وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۳۵ تا حدیث نمبر ۳۳۳۸۷

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ
مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلّف

الأمام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنّف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر ۹)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور ظلہٗ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے، پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے،

اجمالی فہرست

﴿جلدنمبر۷﴾

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

﴿جلدنمبر۸﴾

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

﴿جلدنمبر۹﴾

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا؟

﴿جلدنمبر۱۰﴾

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغَسَّلُ الشَّهِيدُ

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهْدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

﴿جلدنمبر۱۱﴾

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الْاَیمَانِ والرّؤیا

کِتَابُ الرّؤیا

كِتَابُ الأمراءِ

كِتَابُ الوَصَايَا

كِتَابُ الفَرَائِضِ

کِتَابُ الفَضَائِلِ

كِتَابُ السِّيَرِ

كِتَابُ الأيمَانِ والرّؤيا

ایمان اور خواب کا بیان

(۱) ما ذكر في الإيمانِ والإسلام

ان روایات کا بیان جو ایمان اور اسلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٠٩٤٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِيمَانُ ؟ فَقَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلامُ ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِحْسَانُ ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لاَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (مسلم ٥- احمد ٤٢٦)

(۳۰۹۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو، اور اس کی کتابوں کو اور اس سے ملاقات کرنے کو اور اس کے رسولوں کو دل سے مانو۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کو دل سے مانو۔ اس آدمی نے عرض کیا: اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک مت ٹھہراؤ اور فرض نمازوں کو قائم کرو، اور فرض زکوۃ کی ادائیگی کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگر ایسا ممکن نہیں کہ تم اسے دیکھ سکو پھر اس کا گمان کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(۳۰۹٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا: رَبِيعَةُ ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ ، أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلا نَدَامَى ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَأْتِيك مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ ، وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ ، وَإِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَك إلاَّ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ ، وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَقَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مَنْ وَرَائَكُمْ. (بخاری ۸۷۔ مسلم ۲۴)

(۳۰۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کس قبیلہ کا وفد ہے؟ یا فرمایا: کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا! قبیلہ ربیعہ کے افراد ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید ان لوگوں کو یا فرمایا وفد والوں کو نہ دنیا میں تمہارے لیے رسوائی ہے اور نہ آخرت کی شرمندگی۔ پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے پاس بہت دور جگہ سے آئے ہیں، اور چونکہ ہمارے درمیان اور آپ ﷺ کے درمیان کفارِ مضر کا قبیلہ ہے، اس لیے ہم آپ ﷺ کے پاس صرف ان مہینوں میں آ سکتے ہیں جن میں لڑنا حرام ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ایسے احکام ہمیں عطا فرما دیجئے۔ جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بھی اس کی اطلاع کریں جن کو ہم پیچھے وطن میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے روکا؛ آپ ﷺ نے ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، (اور آپ ﷺ نے چار کے علاوہ پانچویں بات کا بھی حکم فرمایا) کہ مال غنیمت میں سے خمس دینا۔ پھر فرمایا: ان کو یاد کرو اور جن کو تم نے پیچھے چھوڑا ہے ان کو اس کی اطلاع کرو۔

(۳۰۹٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ: قَدِمْت الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، مَالَكَ تَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ وَتَرَكْت الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ: وَيْلَك إنَّ الإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ،

تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۹۴۷) حضرت یزید بن بشر السکسکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اہل عراق میں سے ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے عبداللہ! آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا صرف حج اور عمرہ کرتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کو ترک کر دیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو، ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوٰۃ ادا کر دے، اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہی سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے، اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہ سوال دوہرایا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ہم سے فرمایا تھا۔

(۳۰۹۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ عُمَرُ : عُرَى الإِيمَانِ أَرْبَعٌ : الصَّلاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْجِهَادُ وَالأَمَانَةُ.

(۳۰۹۴۸) امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ابتدا تو چار چیزیں ہیں: نماز، زکوۃ، جہاد، اور امانت۔

(۳۰۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : الإِسْلامُ ، ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ : الصَّلاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالإِسْلامُ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۰۹۴۹) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں! نماز ایک حصہ ہے، زکوۃ ایک حصہ ہے، اور جہاد ایک حصہ، اور رمضان کے روزے ایک حصہ، اور نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ، اور برائی سے روکنا ایک حصہ، اور فرمانبرداری کرنا ایک حصہ ہے، اور جس شخص کا کوئی حصہ نہیں تحقیق وہ نامراد ہو گیا۔

(۳۰۹۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَلَمَّا رَأَيْته خَالِيًا قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : بَخٍ ، لَقَدْ سَأَلْت عَنْ عَظِيمٍ ، وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ : تُقِيمُ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، أَوَلا أَدُلُّك عَلَى رَأْسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ أَمَّا رَأْسُ الأَمْرِ فَالإِسْلام مَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ ، وَأَمَّا عَمُوده فَالصَّلاة ، وَأَمَّا ذِرْوَته وَسَنَامه

فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۰۹۵۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے دیکھا تو میں نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کسی ایسے عمل کی اطلاع دیجیے جس پر عمل کرنے کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تحقیق تو نے ایک بہت بڑے معاملہ کے متعلق سوال کیا۔ اور یہ آسان ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے اللہ آسان فرما دیں: وہ یہ ہے کہ فرض نماز کی پابندی کرے، اور فرض زکوٰۃ ادا کرے، اور تو اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ تو نے اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ اور کیا میں تیری راہنمائی نہ کروں معاملہ کی بنیاد پر اور اس کے ستون پر، اور اس کی چوٹی پر؟ بہر حال معاملہ کی بنیاد اسلام ہے، جو شخص اسلام لے آیا وہ محفوظ ہو گیا۔ اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی چوٹی اور کوہان اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔

(۳۰۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شبيب ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ ...ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۹۵۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے نکلے اور پھر ما قبل جیسا مضمون ذکر فرمایا۔

(۳۰۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَنْ يَجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِنَّ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَبِأَنَّهُ مَيِّتٌ ، ثُمَّ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ.

(ترمذی ۲۱۴۵۔ احمد ۱۳۳)

(۳۰۹۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ آدمی ہرگز ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا یہاں تک کہ وہ ان چار چیزوں پر دل سے یقین نہ کر لے: وہ چیزیں یہ ہیں: یقین کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اور یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں اللہ نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا یقین کہ وہ مرے گا اور مرنے کے بعد پھر اُٹھایا جائے گا۔ اور وہ ہر قسم کی تقدیر کو دل سے مان لے۔

(۳۰۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا غُلاَمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَأَنَا سَائِلُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مَسْأَلَتِي إِيَاكَ ، وَمُنَاشِدُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ ، قَالَ: خُذْ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ قَبْلَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَ

السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَك بِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَك بِذَلِكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْت سَائلك عنها ، وَلا أَرَبَ لِي فِيهَا ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ، ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

(۳۰۹۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: تجھ پر سلامتی ہو اے بنی عبد المطلب کے لڑکے: پس آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر بھی ہو: پھر اس نے کہا: بے شک میں تمہارے ننھیال قبیلہ بنو سعد بن بکر قبیلہ کا آدمی ہوں۔ اور میں تمہاری طرف اپنی قوم کا پیغامبر اور قاصد بن کر آیا ہوں۔ اور میں آپ ﷺ سے کچھ سوال کروں گا۔ اور آپ ﷺ سے میرا سوال کرنا سخت انداز میں ہوگا۔ اور آپ سے قسم کا مطالبہ کرنا، پس میرے آپ سے قسم کے مطالبہ میں سختی ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو سعد کے بھائی: سوال کرو۔

اس دیہاتی نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور وہ ہی آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا اور آپ کے بعد والے لوگوں کا پیدا کرنے والا ہوگا۔؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے، دیہاتی نے پوچھا: میں آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو کس نے پیدا کیا اور ان کے درمیان رزق کس نے پھیلایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: میں آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں ان کے وقت پر ادا کریں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا یہی معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے مالوں میں سے مقررہ حصہ نکال کر اپنے فقراء میں تقسیم کر دیں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا معاملہ اسی طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر اس نے عرض کیا: بہر حال پانچواں سوال میں اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھوں گا اور نہ ہی مجھے اس میں کوئی شک ہے، راوی کہتے ہیں، پھر اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اور میری قوم میں سے جو میری اطاعت کرے گا ضرور بالضرور ان اعمال کی پابندی کریں گے۔ پھر وہ واپس لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو یہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(٣٠٩٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا قَدْ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُك فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ ، فقَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أرسلك ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا خمس صلوات في يومنا وليلتنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا زكاة في أموالنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: فزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَك بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك ، أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ لِمَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً ، قَالَ صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ وَلَّى ، وَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئًا ، وَلا أَنْقُصُ مِنهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مسلم ۴۱۔ ترمذی ۶۱۹)

(۳۰۹۵۴) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ہمیں روک دیا گیا تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ گاؤں والوں میں سے کوئی عقل مند آدمی آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے اور ہم سنیں، پس ایک دیہاتی آدمی آ گیا اور کہنے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اس نے دعویٰ کیا کہ آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: ان پہاڑوں کو کس نے گاڑا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے، اس نے کہا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین کو پیدا کیا، اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے عرض کیا اور آپ کے قاصد نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازوں کا ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا: کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا، آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا: ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھنا لازم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا! اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور

زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: آپ کے قاصد نے کہا: ہم میں سے ان لوگوں پر حج فرض ہے جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر وہ پلٹا اور کہنے لگا: اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا نہ ہی اس میں کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں سے کسی قسم کی کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۲) ما قالوا فِي صفةِ الإيمانِ

جن لوگوں نے ایمان کی صفت کے بارے میں بیان کیا

(٣٠٩٥٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِسْلامُ عَلانِيَةٌ وَالإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ ، ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ: التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا. (احمد ۱۳۴/۳۔ بزار ۲۰)

(۳۰۹۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تو ظاہری انقیاد کا نام ہے، اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

(٣٠٩٥٦) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ. (احمد ۱۳۵/۳۔ ابن حبان ۱۹۴)

(۳۰۹۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان بھی کچھ نہیں۔

(٣٠٩٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الإِيمَانُ يَبْدَأُ نُقْطَةً بَيْضَاءَ فِي الْقَلْبِ ، كُلَّمَا ازْدَادَ الإِيمَانُ ازْدَادَتْ بَيَاضًا حَتَّى يَبْيَضَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالنِّفَاقُ يَبْدَأُ نُقْطَةً سَوْدَاءَ فِي الْقَلْبِ كُلَّمَا ازْدَادَ النِّفَاقُ ازْدَادَتْ سَوَادًا حَتَّى يَسْوَدَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَبْيَضَ ، وَلَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُنَافِقٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَسْوَدَ الْقَلْبِ .

(۳۰۹۵۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی شروعات دل میں ایک سفید نقطہ سے ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ایمان بڑھتا رہتا ہے سفیدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایمان کے نور سے مومن کا

سارا دل سفید ہو جاتا ہے اور نفاق کی شروعات دل میں ایک سیاہ نقطہ سے ہوتی ہے، جیسے جیسے نفاق بڑھتا ہے سیاہی میں بھی زیادتی ہوتی ہے، یہاں تک کہ سارا دل ہی نفاق کی ظلمتوں سے کالا ہو جاتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم مومن کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سفید پاؤ گے، اور اگر تم منافق کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سیاہ پاؤ گے۔

(٣٠٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُنْكَتُ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، ثُمَّ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُنْكَتُ أُخْرَى حَتَّى يَصِيرَ قَلْبُهُ لَوْنَ الشَّاةِ الرَّبْدَاءِ.

(۳۰۹۵۸) حضرت طارق بن شھاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو دوسرا نکتہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل خاکستری رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔

(٣٠٩٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : مَا نَقَصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ قَطُّ إِلاَّ نَقَصَ إِيمَانُه.

(۳۰۹۵۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: امانت داری نہ کرنا بندے سے ایمان کے علاوہ کچھ کمی نہیں کرتا۔

(٣٠٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ هَيُوبٌ.

(۳۰۹۶۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایمان خوف زدہ ہونے کا نام ہے۔

(٣٠٩٦١) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بشر بْنَ سُحَيْمٍ الْغِفَارِيَّ يَوْمَ النَّحْرِ يُنَادِي فِي النَّاسِ ، إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ.

(۳۰۹۶۱) حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت بشر بن سحیم غفاری رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں یہ ندا لگانے کے لیے بھیجا: جنت میں اس شخص کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا جس کا نفس مومن ہوگا۔

(٣٠٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغُرَّنَّكُمْ صَلاَةُ امْرِءٍ ، وَلاَ صِيَامُهُ ، مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ صَلَّى ، أَلاَ لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ.

(۳۰۹۶۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالے کسی کا نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا، جو چاہے نماز پڑھتا ہو اور جو چاہے روزہ رکھتا ہو، لیکن جس میں امانت داری نہیں اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٣٠٩٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

حَبِيبِ بْنِ خُمَاشَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : الإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ ، قِيلَ لَهُ : وَمَا زِيَادَتُهُ ، وَمَا نُقْصَانُهُ ، قَالَ : إِذَا ذَكَرْنَاهُ وَخَشِينَاهُ فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَنَسِينَا وَضَيَّعْنَا فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ.

(۳۰۹۶۳) حضرت عمیر بن حبیب بن خماشہ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے، ان سے پوچھا گیا: ایمان کی کمی و زیادتی کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم اس کا ذکر کریں اور اس ذات سے ڈریں تو یہ ایمان کا زیادہ ہونا ہے، اور جب ہم اس سے غافل ہو جائیں اور اسے بھول جائیں اور ہم اس کو ضائع کریں تو یہ اس کا کم ہونا ہے۔

(٣٠٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۹۶۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھ سے ایمان کو مت چھیننا جیسا کہ آپ نے مجھے عطا کیا ہے۔

(٣٠٩٦٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ ، عَنْ غَالِبٍ عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : لَوْ سُئِلْتُ عَنْ أَفْضَلِ أَهْلِ هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالُوا : تَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الإِيمَانِ بَرِيءٌ مِنَ النِّفَاقِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ سُئِلْتُ عَنْ رَجُلٍ ، أَشَرَّ أَوْ أَخْبَثِ ، الشَّكُّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، رَجُلٍ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ مُسْتَكْمِلُ النِّفَاقِ بَرِيءٌ مِنَ الإِيمَانِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ أَنَّهُ فِي النَّارِ.

(۳۰۹۶۵) حضرت غالب بن بکر فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے مسجد کے سب سے افضل آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کامل ایمان والا مومن ہے اور نفاق سے بری ہے۔ تو میں گواہی نہیں دوں گا اور اگر گواہی دوں گا تو یہ گواہی اس بات کی گواہی ہوگی کہ وہ جنت میں ہے۔ اگر مجھ سے سب سے برے آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے اور لوگ کہیں کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ مکمل نفاق والا منافق ہے اور ایمان سے محروم ہے تو میں گواہی نہیں دوں گا کیونکہ اگر میں گواہی دوں تو وہ گواہی اس بات کی ہوگی کہ وہ جہنم میں ہے۔

(٣٠٩٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِغُلاَمٍ مِنْ غِلْمَانِهِ : أَلاَ أُزَوِّجُك فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَزْنِي إلاَّ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ.

(۳۰۹۶۶) حضرت عثمان بن ابی صفیہ الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے سے کہا: کیا میں تیرا نکاح نہ کر دوں؟ پس نہیں ہے کوئی بندہ جو زنا کرے مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے۔

(٣٠٩٦٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عن هشام عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. (بزار ۱۱۲)

(۳۰۹۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان

باقی نہیں رہتا۔ اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۳) مَنْ قَالَ أنا مؤمِنٌ

جو شخص یوں کہے: میں مومن ہوں

(٣٠٩٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّسُولُ الَّذِي سَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ: أَسْأَلُك بِاللهِ أَتَعْلَمُ ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلاثَةِ أَصْنَافٍ مُؤْمِنِ السَّرِيرَةِ وَمُؤْمِنِ الْعَلانِيَةِ ، وَكَافِرِ السَّرِيرَةِ كَافِرِ الْعَلانِيَةِ ، وَمُؤْمِنِ الْعَلانِيَةِ كَافِرِ السَّرِيرَةِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْشُدُك بِاللهِ: مِنْ أَيِّهِمْ كُنْت ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُؤْمِنُ السَّرِيرَةِ مُؤْمِنُ الْعَلانِيَةِ ، أَنَا مُؤْمِنٌ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلاحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ: لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۶۸) حضرت ثعلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بیان کیا اس قاصد نے جس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں سوال کیا تھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین قسم کے تھے: وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر مومن ہو اور وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر کافر ہو اور وہ جو ظاہری طور پر مومن ہو اور پوشیدہ طور پر کافر ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا یقیناً تھا۔ اس نے کہا: پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ ان تینوں قسم میں سے کون تھے: راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ظاہری اور پوشیدہ طور پر مومن تھا۔ میں مومن تھا۔

ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے ملا تو میں نے عرض کیا: یقیناً نیکوکاروں میں سے چند لوگ میرے یوں کہنے پر عیب لگاتے ہیں۔ میں مومن ہوں، تو حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق تو ناکام ونامراد ہوا اگر تو مومن نہ ہو۔

(٣٠٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ: وَمَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَى صِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنَ الْكَذِبِ.

(۳۰۹۶۹) حضرت موسیٰ بن مسلم الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے لیے یوں کہنا نقصان دہ نہیں ہے کہ میں مومن ہوں۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچا ہے تو اللہ اسے سچ بولنے پر عذاب نہیں دیں گے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو کفر کا عذاب جھوٹ کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۰۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ، قَالَ: أَرْجُو.

(۳۰۹۷۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ مومن ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں اس کی۔

(۳۰۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَقَامَ مُعَاذٌ بِحِمْصٍ فَخَطَبَهُمْ، فَقَالَ:

إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، اللَّهُمَّ اقْسِمْ لآلِ مُعَاذٍ نَصِيبَهُمُ الأَوْفَى مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ، عَنِ الْمِنبَرِ أَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ مُعَاذٍ قَدْ أُصِيبَ، فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ نَحْوَهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُقْبِلاً، قَالَ: إِنَّهُ ﴿الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾، قَالَ: فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ قَالَ: فَمَاتَ آلُ مُعَاذٍ إِنْسَانًا إِنْسَانًا حَتَّى كَانَ مُعَاذٌ آخِرَهُمْ، قَالَ: فَأُصِيبَ، فَأَتَاهُ الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: فَأُغْشِيَ عَلَى مُعَاذٍ غَشْيَةً، قَالَ: فَأَفَاقَ مُعَاذٌ وَالْحَارِثُ يَبْكِي، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذٌ: مَا يُبْكِيك؟ قَالَ: فَقَالَ: أَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ الَّذِي يُدْفَنُ مَعَك، قَالَ: فَقَالَ: إِنْ كُنت طَالِبَ الْعِلْمِ لاَ مَحَالَةَ فَاطْلُبْهُ مِنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمِنْ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَمِنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: وَإِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ، قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْف لِي أَصْلَحَك اللَّهُ أَنْ أَعْرِفَهَا، قَالَ: إِنَّ لِلْحَقِّ نُورًا يُعْرَفُ بِهِ، قَالَ: فَمَاتَ مُعَاذٌ وَخَرَجَ الْحَارِثُ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِالْكُوفَةِ، قَالَ: فَانْتَهَى إِلَى بَابِهِ فَإِذَا عَلَى الْبَابِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَجَرَى بَيْنَهُمَ الْحَدِيثُ حَتَّى، قَالُوا: يَا شَامِيُّ أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالُوا: مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ لِي ذُنُوبًا لاَ أَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا فَلَوْ أني أَعْلَمُ، أَنَّهَا غُفِرَتْ لِي لأَنْبَأْتُكُمْ أَنِّي مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ، فَقَالُوا لَهُ: أَلا تَعْجَبُ مِنْ أَخِينَا هَذَا الشَّامِيِّ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، ولا يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ قُلْتُ إِحْدَاهُمَا لاتَّبَعَتْهَا الأُخْرَى، قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُعَاذٍ، قَالَ: وَيْحَك وَمَنْ مُعَاذٌ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ فَأَحْلِفُ بِاللهِ، أَنَّهَا مِنْك لَزَلَّةٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، وَمَا الإِيمَانُ إِلاَّ أَنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ وَالْمِيزَانِ، وَإِنَّ لَنَا ذُنُوبًا لاَ نَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا، فَلَوْ أنا نَعْلَمُ أَنَّهَا غُفِرَتْ لَنَا لَقُلْنَا: إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: صَدَقْت وَاللهِ إِنْ كَانَتْ مِنِّي لَزَلَّةً.

(ابو داؤد ۴۵۹۲۔ حاکم ۴۶۰)

(۳۰۹۷۱) حضرت حارث بن عمیرہ الزبیدی فرماتے ہیں کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو حضرت معاذ ؓ حمص کے مقام پر خطبہ

دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے، اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت ہے۔ اے اللہ! آلِ معاذ کو اس میں سے پورا پورا حصہ عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے تو ایک آنے والے نے آ کر خبر دی: بے شک عبد الرحمٰن بن معاذ طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اس کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف چلے: راوی کہتے ہیں جب عبد الرحمٰن نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: بے شک یہی حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہونا، راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ضرور پائیں گے آپ ان شاء اللہ صابروں میں سے۔ راوی فرماتے ہیں: پس آل معاذ ایک ایک فرد کر کے مر گئے یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان میں سے آخر میں رہ گئے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ بھی طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو حارث بن عمیر الزبیدی آپ کے پاس آئے۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو حارث رو رہے تھے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ حارث نے کہا: میں اس علم کے ضائع ہونے پر رو رہا ہوں جو آپ کے ساتھ دفن ہو جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو علم کا طالب ہے تو کوئی مشکل نہیں پس تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کو طلب کر، اور عویمر ابو الدرداء سے، اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے، اور فرمایا: تم عالم کی غلطیوں سے بچو۔ حارث کہتے ہیں میں نے پوچھا: میں کیسے اس کی غلطی کو پہچانوں؟ (اللہ آپ کو تندرست فرمائے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً حق کے لیے نور ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ پہچان لیا جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، اور حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی غرض سے کوفہ کی طرف نکلے۔ جب ان کے دروازے پر پہنچے۔ تو دیکھا وہاں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا گروہ دروازے پر بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان بات چیت جاری تھی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے، اے شامی بھائی: کیا تم مومن ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا جی ہاں! پھر انہوں نے پوچھا: جنتیوں میں سے ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا: یقیناً میرے سے کچھ گناہ سرزد ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ اللہ نے ان گناہوں کا کیا معاملہ کیا، پس اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے ان گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے، تو میں تمہیں ضرور بتلاتا کہ بے شک میں جنتی ہوں راوی فرماتے ہیں: ہم اسی درمیان میں تھے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے، تو ان کے اصحاب نے ان سے کہا: کیا آپ تعجب نہیں کرتے ہمارے اس شامی بھائی پر جو مومن ہونے کا گمان تو کرتا ہے اور جنتی ہونے کا گمان نہیں کرتا، راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ان دونوں میں سے ایک کہوں گا تو ساتھ ہی دوسری بات بھی کہوں گا، تو حارث نے کہا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے! اللہ معاذ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے!۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہلاکت ہو، کون معاذ؟ انہوں نے کہا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا تھا؟ حارث نے کہا: تم عالم کی غلطیوں سے بچے۔ پس میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ غلطی پر ہیں۔نہیں ہے ایمان مگر یہ کہ ہم اللہ پر ایمان لائیں، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر، اور جنت اور جہنم پر، اور مرنے کے بعد اٹھنے پر، اور ترازو پر، اور ہمارے کچھ گناہ ہوتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اللہ نے ان کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا پس اگر ہم جان لیں کہ ہمارے ان گناہوں کو معاف کر دیا تو ہم ضرور کہیں گے کہ ہم جنتی ہیں۔تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔اللہ کی قسم میں غلطی پر تھا۔

(٤) ما قالوا فِيما يُطوى عليهِ المؤمِن مِن الخِلالِ

جن لوگوں نے کہا کہ مومن کی عادتیں ایسی ہوتی ہیں

(٣٠٩٧٢) حَدَّثَنَا مُعْصَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاذَا يُنَجِّي الْعَبْدَ مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ : الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَوَ مَعَ الإِيمَانِ عَمَلٌ ، فَقَالَ : تَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَك اللَّهُ ، أَوْ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ.

(۳۰۹۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جو بندے کو جہنم سے نجات دلاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دے اس رزق میں سے جو اللہ نے تجھے دیا۔ یا یوں فرمایا: وہ دے اس رزق میں سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔

(٣٠٩٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَائِشَةَ : مَا الإِيمَانُ ؟ قَالَتْ : أُفَسِّرُ أَمْ أُجمِلُ ، قَالَ : لاَ بَلْ أَجْمِلِي ، فقَالَتْ : مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(ترمذی ۲۱۶۵۔ احمد ۴۴۶)

(۳۰۹۷۳) حضرت ام محمد رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تفصیل سے بیان کروں یا مختصر طور پر بیان کروں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ اجمالاً بیان کریں۔تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس کو اس کی نیکی اچھی لگے اور اس کی برائی کھٹکے تو وہ مومن ہے۔

(٣٠٩٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سابق ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن علْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلا اللَّعَّانِ ، وَلا بِالْفَاحِشِ ، وَلا بِالْبَذِيء. (ترمذی ۱۹۷۷۔ احمد ۴۰۴)

(۳۰۹۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طعن وتشنیع کرنے والا لعن طعن

کرنے والا، اور فحش کلامی اور بدکلامی کرنے والا نہیں ہوتا۔

(٣٠٩٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا إلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۵) حضرت مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن تمام چیزوں کا عادی ہوسکتا ہے مگر خیانت کا اور جھوٹ کا نہیں۔

(٣٠٩٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۳۰۹۷۶) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(٣٠٩٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: حُدِّثْت عن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطْوى الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ شيءٍ إلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے مگر خیانت اور جھوٹ کو نہیں۔

(٣٠٩٧٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا.

(۳۰۹۷۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ آخری زمانہ میں اتنے فتنہ ہوں گے جیسا کہ اندھیری رات کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔

(٣٠٩٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ ، فَاطَّلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا ، قَالَ: وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ ، لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلا أُعْتِقُهَا قَالَ: ائْتِنِي بِهَا ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللَّهُ ؟ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ: مَنْ أَنَا ؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ: أَعْتِقْهَا ، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. (مسلم ۳۳۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۳۰۹۷۹) حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ مقام پر میری بکریاں چراتی تھی۔ پس ایک دن میں اس کے پاس گیا تو اچانک ایک بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آدم کے بیٹوں میں سے ایک آدمی ہوں میں نے افسوس کیا جیسا کہ وہ افسوس کرتے ہیں۔ لیکن میں نے اس کے چہرے پر زور سے تھپڑ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے یہ بہت ناگوار گزرا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو بے شک یہ مومن ہے۔

(٣٠٩٨٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ يَرْفَعُهُ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ، وَعِنْدِي رَقَبَةٌ سَوْدَاءُ أَعْجَمِيَّةٌ ، فَقَالَ: ائْتِ بِهَا ، فَقَالَ: أَتَشْهَدِينَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: فَأَعْتِقْهَا. (بزار ۱۳۔ طبرانی ۱۳۳۶۹)

(۳۰۹۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میری والدہ کے ذمہ ایک مومنہ باندی تھی۔ اور میرے پاس ایک عجمی سیاہ رنگ کی باندی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو۔

(٥) بابٌ

باب

(٣٠٩٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ . (مسلم ۲۱۶۳۔ ترمذی ۲۸۶۶)

(۳۰۹۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے، اور اسی طرح مومن بھی ہمیشہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے وہ نشو ونما نہیں پاتا یہاں تک کہ اس کے کٹنے کا وقت آ جاتا ہے۔

(٣٠٩٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ

أَبِيهِ كعب ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ الخَامَةِ من الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصلهَا لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. (بخاری ۵۶۴۳۔ مسلم ۵۹)

(۳۰۹۸۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس ناپختہ کمزور کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا حرکت دیتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ اس کو پچھاڑتی ہے اور پھر دوسری مرتبہ اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتی ہے، اور کافر کی مثال اس صنوبر کے درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر مضبوط کھڑا ہوتا ہے اس کو کوئی چیز بھی نہیں ہلا سکتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ ہی اکھڑ جاتا ہے۔

(٣٠٩٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يحيى بْنِ سعيد ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُمِيلُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتُقِيمُهَا مَرَّةً ، قَالَ: قُلْتُ: فَالْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ ، قَالَ: مِثْلُ النَّخْلَةِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ فِي ظِلِّهَا ذَلِكَ ، وَلا تُمِيلُهَا الرِّيحُ.

(۳۰۹۸۳) حضرت بشیر بن نہیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کمزور مومن کی مثال ناپختہ کھیتی کی سی ہے۔ ہوا کبھی اس کو جھکا دیتی ہے۔ اور کبھی اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اور قوی مومن کی مثال؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے جو اپنا پھل دیتا ہے جب بھی کوئی اس کے سائے میں ہوتا ہے اور ہوا اس کو کبھی نہیں جھکاتی۔

(٣٠٩٨٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۰۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو پاک چیز کھاتی ہے اور پاک چیز دیتی ہے۔

(٣٠٩٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا. (بخاری ۴۸۱۔ مسلم ۱۹۹۹)

(۳۰۹۸۵) حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط بناتا ہے۔

(٣٠٩٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۰۹۸۶) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک ایمان

بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٩٨٧) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَمَّارٌ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ. (ابن ماجه ۱۴۷)

(۳۰۹۸۷) حضرت ھانی بن ھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ اور خوشبودار کو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٩٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلا بِالتَّمَنِّي ، إِنَّمَا الإِيمَانُ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ. (ابن عدی ۲۲۹۰)

(۳۰۹۸۸) حضرت زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ایمان مزین ہونے اور خواہش کرنے کا نام نہیں۔ بے شک ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو اور عمل اس کی تصدیق کرے۔

(٦) بابٌ

باب

(٣٠٩٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ : مَنْ أَرَادَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ زَوَّجْنَاهُ ، فَلا يَزْنِي مِنكُمْ زَانٍ إِلاَّ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْنَعَهُ إِيَّاهُ مَنَعَهُ.

(۳۰۹۸۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہو تو ہم اس کی شادی کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ تم میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرے گا مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیں گے۔ پھر اگر لوٹانا چاہیں گے تو لوٹا دیں گے اور اگر روکنا چاہیں گے تو اس سے ایمان کو روک لیں گے۔

(٣٠٩٩٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، عَجَبًا لإِخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُسَمُّونَ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۹۰) حضرت ابن طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاوس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے عراقی بھائیوں کے لیے تعجب ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کو مومن گردانتے ہیں!۔

(٣٠٩٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ ،

يَعْنِي الْحَجَّاجَ.

(۳۰۹۹۱) حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ شیاطین پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ سے کفر کرتا ہے۔ یعنی حجاج بن یوسف۔

(۳۰۹۹۲) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ،قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۰۹۹۲) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا لوگ جمع ہوں گے اور مساجد میں نماز پڑھیں گے۔ اس حال میں کہ ان میں ایک بھی مومن نہیں ہوگا۔

(۳۰۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ: صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ: التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۰۹۹۳) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ ہمیں تقویٰ کی تعریف بیان کر دیجئے۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تقویٰ نام ہے اللہ کی رضامندی کے مطابق عمل کرنے کا، اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔ اور تقویٰ نام ہے اللہ کی نافرمانی چھوڑنے کا، اللہ سے ڈرنے کا۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔

(۳۰۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْحَجَّاجَ ، قَالَ: أَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

(۳۰۹۹۴) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے جب بھی حجاج بن یوسف کا ذکر کیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ فرماتے: خبردار ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔

(۳۰۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۰۹۹۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے حق میں جو حجاج کے بارے میں شک کرے اتنی سزا کافی ہے: کہ اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(۳۰۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِساور ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤْمِنُ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ طَاوٍ إِلَى جَنْبِهِ.

(ابویعلی ۲۶۹۱۔ حاکم ۱۶۷)

(۳۰۹۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن نہیں ہے وہ شخص جو خود پیٹ بھرنے کی حالت میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(۳.۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاوَتَهُ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ وَيُبْغِضَ فِي اللهِ ، وَذَكَرَ الشِّرْكَ.

(۳۰۹۹۷) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں تو اس شخص نے ایمان کے ذائقہ اور اس کی مٹھاس کو پالیا۔ وہ یہ ہیں کہ: اللہ اور اس کے رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو، اور یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے اللہ کی خوشنودی میں، اور کسی سے بغض رکھے اللہ کی خوشنودی میں، اور شرک کا ذکر فرمایا۔

(۳.۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا دَخَلا عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالاَ :الصَّلاةُ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لاَ حَظَّ لأَحَدٍ فِي الإِسْلامِ أَضَاعَ الصَّلاةَ فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. (بیهقی ۳۵۷)

(۳۰۹۹۸) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے جب انہیں نیزہ مارا گیا۔ ان دونوں نے کہا: نماز کا وقت: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ضائع کر دیا۔ پھر انہوں نے اس حال میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

(۳.۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شباك ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :امْشُوا بِنَا نَزْدَاد إِيمَانًا.

(۳۰۹۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

(۳۱...۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ :قَالَ لِي مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۱۰۰۰) حضرت اسود بن ھلال المحاربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھ بیٹھو ہم کچھ گھڑی ایمان کا مذاکرہ کرلیں یعنی: ہم اللہ کا ذکر کرلیں۔

(۳۱..۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك إِيمَانًا دَائِمًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَهَدْيًا قَيِّمًا ، قَالَ مُعَاوِيَةُ :فَنُرَى أَنَّ مِنَ الإِيمَانِ إِيمَانًا لَيْسَ بِدَائِمٍ وَمِنَ الْعِلْمِ عِلْمًا لاَ يَنْفَعُ وَمِنَ الْهَدْيِ هَدْيًا لَيْسَ بِقَيِّمٍ.

(۳۱۰۰۱) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے مانگتا

ہوں ہمیشہ کا ایمان، اور علم نافع اور سیدھا راستہ۔

حضرت معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس ہمیں سمجھ آئی! بے شک ایمان ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیشہ نہ رہے، اور علم ایسا بھی ہوتا ہے جو نفع نہ پہنچائے، اور ایسا بھی راستہ ہوتا ہے جو سیدھا نہ ہو۔

(٣١٠٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ :قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ :اجْلِسْ بِنَا فَلْنُؤْمِنْ سَاعَةً ، فَيَجْلِسَانِ يَتَذَاكَرَانِ اللَّهَ وَيَحْمَدَانِهِ.

(۳۱۰۰۲) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایک سے کہتے: ہمارے ساتھ بیٹھو پس تا کہ ہم کچھ دیر ایمان کا مذاکرہ کریں۔ پھر وہ دونوں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد وثنا بیان کرتے۔

(٣١٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ مِمَّا يَأْخُذُ بِيَدِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ :قُمْ بِنَا نَزْدَادُ إِيمَانًا.

(۳۱۰۰۳) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے اصحاب میں سے ایک یا دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے: ہمارے ساتھ آؤ ہم ایمان میں اضافہ کریں۔

(٣١٠٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ مَثَلَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ سِهَامِ الْغَنِيمَةِ ، فَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِخَمْسَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمٍ ، وَمَا جَعَلَ اللَّهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الإِسْلامِ كَمَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۰۰۴) حضرت طارق بن شھاب الاحمسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک پانچ نمازوں کی مثال غنیمت کے حصول کی سی ہے۔ پس جو شخص اس میں سے پانچ حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے چار حصے لیتا ہے۔ اور جو شخص اس میں سے چار حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے تین حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے تین حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے دو حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے دو حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے، اس سے جو ایک حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ نہ بنائے اس شخص کو جس کا اسلام میں ایک حصہ ہو اس کی طرح جس کا کوئی حصہ نہیں۔

(٣١٠٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ الإِيمَانُ نُورٌ ، فَمَنْ زَنَا فَارَقَهُ الإِيمَانُ ، فَمَنْ لامَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ رَاجَعَهُ الإِيمَانُ.

(۳۱۰۰۵) حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو ایک نور ہے پس جو شخص زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایمان اس کے پاس واپس

لوٹ آتا ہے۔

(٣١٠٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے اور افضل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٨) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٩) حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَكْبَرُ ظَنِّي ، أَنَّهُ قَالَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إن الْحَيَاءُ وَالإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ.

(٣١٠١٠) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان دونوں کو ملا دیا گیا ہے۔ پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

(٣١٠١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ : إِنِّي مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ : قُلْ : إِنِّي فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكِنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

(٣١٠١١) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس یوں کہا: یقیناً میں مومن ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں کہہ! یقیناً میں اہل جنت میں سے ہوں؟! اور فرمایا لیکن ہم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں

پراوراس کے رسولوں پرایمان لاتے ہیں۔

(٣١.١٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :أَرْجُو.

(٣١٠١٢) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کیا آپ مومن ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں۔

(٣١.١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِصْمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(٣١٠١٣) حضرت عبدالرحمن بن عصمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشادفرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تم ایمان والے ہو۔

(٣١.١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، فَلا يَشُكَّنَّ.

(٣١٠١٤) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز شک مت کرے۔

(٣١.١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ؟ فَلا يَشُكُّ فِي إِيمَانِهِ.

(٣١٠١٥) حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کہ کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز اپنے ایمان میں شک مت کرے۔

(٣١.١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَا مُؤْمِنٌ.

(٣١٠١٦) حضرت ابوکثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ میں مومن ہوں۔

(٣١.١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :لَقِيت رَكْبًا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتُمْ ، قَالُوا :نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ :أَفَلا قَالُوا :نَحْنُ فِي الْجَنَّةِ.

(٣١٠١٧) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی آ کر کہنے لگا: میں چند سواروں سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ وہ کہنے لگے: ہم ایمان والے ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے یوں کیوں نہیں کہہ دیا: کہ ہم جنت میں ہیں!!

(٣١.١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا سُئِلَا قَالَا :آمَنَّا بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِه.

(۳۱۰۱۸) حضرت طاوس ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحل اور حضرت ابراہیم ﷫ جب ان دونوں سے ایمان کا پوچھا جاتا تو فرماتے: ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۳۱۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :لَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ :أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۱۰۱۹) حضرت شیبانی ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل ﷫ سے ملاقات کی تو میں نے ان سے عرض کی: دین داروں میں سے کچھ لوگ عیب لگاتے ہیں میرے یوں کہنے پر: میں مومن ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن معقل ﷜ نے فرمایا: تحقیق تم ناکام و نامراد ہوا گر تم مومن نہ ہو۔

(۳۱۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَيَّ بِالْكُفْرِ ، فَقَالَ :أَلا تَقُولُ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتُكَذِّبُهُمْ.

(۳۱۰۲۰) حضرت سوار بن شبیب ﷫ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر ﷜ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یہاں کچھ لوگ ہیں جو میرے خلاف کفر کی گواہی دیتے ہیں، تو آپ ﷜ نے فرمایا: تم یوں کیوں نہیں کہتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس طرح ان کی تکذیب کرو۔

(۳۱۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :تَسَمَّوْا بِأَسْمَائِكُمَ الَّتِي سَمَّاكُمَ اللَّهُ بِالْحَنِيفِيَّةِ وَالإِسْلامِ وَالإِيمَانِ.

(۳۱۰۲۱) حضرت ابوقلابہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری ﷫ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو ان ناموں کے ساتھ مسمّٰی کرو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں۔ حنفی، مسلمان اور مومن۔

(۳۱۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا مُعَاذٌ ، فَقَالَ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ.

(۳۱۰۲۲) حضرت سلمہ بن سبرہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ﷜ نے ہم سے خطاب فرمایا: اور فرمانے لگے: تم لوگ ایمان والے ہو اور تم جنتی ہو۔

(۳۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَ الإِسْلامِ الإِيمَانُ بِاللهِ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ فَصَلُّوا الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا.

(۳۱۰۲۳) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ﷫ نے ہمیں خط لکھا جس میں فرمایا: حمد و صلوۃ کے بعد یقیناً دین کی مضبوطی اور اسلام کی بنیاد، ایمان باللہ، اور نمازوں کی پابندی کرنا، اور زکوۃ دینا ہے، پس تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر

پڑھا کرو۔

(٣١٠٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ شَعِيرَةً ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَفِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ، ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

(۳۱۰۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو، پھر دوسری مرتبہ فرمایا: اور جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں گیہوں کے وزن کے برابر بھلائی ہو، پھر فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص بھی جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حال میں کہ اس کے دل میں ذرے کے وزن کے برابر بھلائی ہو۔

(٣١٠٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ إِلاَّ رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَ فُلانًا وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلاثًا.

(۳۱۰۲۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مال عطا کیا سوائے ان میں سے ایک آدمی کے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو عطا کیا اور فلاں کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن جانتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کو مومن جانتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار کہا۔

(٣١٠٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : يُقَالُ لَهُ : سَلْ تُعْطَهُ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ : أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا فَقَالَ سَلْمَانُ يَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، قَالَ سَلْمَانُ : فَذَلِكُمُ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۱۰۲۶) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کو کہا جائے گا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ دعا کرو قبول کی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں

گے اور ارشاد فرمائیں گے دو یا تین مرتبہ! میرے رب! میری امت، میری امت! پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے ہر اس شخص کے بارے میں جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، یا فرمایا: کہ جو کے دانے کے برابر ایمان ہو، یا فرمایا: کہ رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے مقام محمود ہے۔

(٣١٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(٣١٠٢٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتا ہے اس حال میں کہ لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اٹھ رہی ہوتی ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ ، يَعْنِي الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(٣١٠٢٨) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ پس تم بچو (ان گناہوں سے)۔

(٣١٠٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا رُؤُوسَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(٣١٠٢٩) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب کسی شریف سے چھینا جھپٹی کرتا ہے اور مسلمانوں کے سر بے بسی سے اس کی طرف اٹھتے ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٣٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... نَحْوَهُ.

(۳۱۰۳۰) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل والی حدیث نقل کی۔

(۳۱.۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءِ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور بداخلاقی سنگدلی کا حصہ ہے۔ اور سنگدلی جہنم میں ہوگی۔

(۳۱.۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ، قَالَ : الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ، قِيلَ : أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا ، قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۳۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا اور سخاوت کرنا، پوچھا گیا: پس مومنین میں سے کامل ترین ایمان والا کون ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

(۳۱.۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاةِ. (ابوداؤد ۴۶۴۵۔ ترمذی ۲۶۲۰)

(۳۱۰۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فاصلہ ہے۔

(۳۱.۳٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... نَحْوَهُ. (مسلم ۸۸۔ ترمذی ۲۶۱۹)

(۳۱۰۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل کی۔

(۳۱.۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ : سَمِعْت أَبِي يَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول : الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ الصَّلاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

(ترمذی ۲۶۲۱۔ احمد ۳۴۶)

(۳۱۰۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے درمیان اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا تحقیق اس نے کفر کیا۔

(۳۱.۳٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَلا دِينَ لَهُ.

(۳۱۰۳۶) حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا دین میں کچھ

حصہ نہیں۔

(۳۱۰۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱۰۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱۰۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ، قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً حَتَّى تَفُوتَه مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۹) حضرت عباد بن میسرہ المنقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں بیٹھے تھے تو حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا ہے: جس شخص نے عصر کی نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ بغیر عذر کے اس نے نماز کو قضا کر دیا تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے، راوی فرماتے ہیں! حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص فرض نماز کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو قضا کر دے تو تحقیق اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۳۱۰۴۰) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ :لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ ، وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ.

(۳۱۰۴۰) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ اور جو شخص عہد کی وفا نہ کرے تو اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔

(۳۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ الرَّأْيُ الْحَسَنُ.

(۳۱۰۴۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ افضل ترین عبادت اچھا مشورہ ہے۔

(۳۱۰۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ إنَّ قِبَلَنَا قَوْمًا نَعُدُّهُمْ مِنْ أَهْلِ الصَّلاحِ إنْ قُلْنَا نَحْنُ مُؤْمِنُونَ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَقَالَ عَطَاءٌ نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ الْمُؤْمِنُونَ ، وَكَذَلِكَ أَدْرَكْنَا

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ.

(۳۱۰۴۲) حضرت یوسف بن میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: اگر ہم کچھ لوگوں کی ضمانت کریں تو ہم انہیں نیکوکار پاتے ہیں: اگر ہم یوں کہیں: ہم مومنین ہیں۔ تو وہ اس وجہ سے ہم پر عیب لگاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم تو مومنین اور مسلمان ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس طرح ہی کہتے ہوئے پایا تھا۔

(٣١٠٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ مُصَفَّحٌ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ ، كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يُزْهِرُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ قُرْحَةٍ يَمُدُّ بِهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا غَلَبَ. (طبری ۴۰۶)

(۳۱۰۴۳) حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دل چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ دل جس میں کھوٹ ہے یہ منافق کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو غلاف میں لپٹا ہوا ہے یہ کافر کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو شفاف ہے اور اس سے روشنی جھلکتی ہے یہ مومن کا دل ہے۔ ایک وہ دل جس میں نفاق اور ایمان ہے۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جس میں پیپ اور خون ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کو صاف اور گندا پانی ملتا ہے جو پانی غالب آ جائے اس میں اسی کا اثر ہوتا ہے۔

(٣١٠٤٤) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْت بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ، قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا.

(۳۱۰۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے: میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما؛ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایمان لائے آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر۔ کیا اب بھی آپ کو ہمارے متعلق ڈر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! بلاشبہ تمام دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پھیرتا رہتا ہے۔

(٣١٠٤٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يا رسول الله ، مَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ : إِنَّهُ لَيْسَ من آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ.

(۳۱۰۴۵) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کون سی دعا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہی ہوتی ہے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے چاہے سیدھا کر دیتا ہے اور جسے چاہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(٣١٠٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّك لَتَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ : يَا عَائِشَةُ ، أَو مَا عَلِمْت أَنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصَابِعِي اللهِ ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى الْهُدَى قَلَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلالَةٍ قَلَّبَهُ.

(۳۱۰۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ دعا فرمار ہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے معلوم نہیں ابن آدم کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی وضلالت کی طرف پھیر دیتے ہیں؟!۔

(٣١٠٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِك.

(۳۱۰۴۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔

(٣١٠٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا رَأَيْت مِنْ نَاقِصِ الدِّينِ وَالرَّأْيِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمَا نُقْصَانُ دِينِهَا ، قَالَ : تَرْكُهَا الصَّلاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ، قَالُوا : فَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ إِلاَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ.

(۳۱۰۴۸) حضرت وائل بن مہانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کسی کو عورتوں سے زیادہ ناقص دین اور مشورہ دینے کے اعتبار سے اور ہوشیار مردوں پر ان کے معاملات میں غالب آنے کے اعتبار سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! ان کے دین میں کیا کمی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض کے دنوں میں ان کا نماز ترک

کرنا۔لوگوں نے عرض کیا: اوران کی عقل کی کمی کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوعورتوں کی گواہی جائز نہیں مگر ایک آدمی کی گواہی کے ساتھ۔

(۳۱۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حسن بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سُئِلَ إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :الْجَوَابُ فيه بِدْعَةٌ ، وَمَا يَسُرُّنِي أني شَكَكْتُ.

(۳۱۰۴۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی آدمی سے پوچھے! کیا تو مومن ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا جواب دینا بدعت ہے۔اور میں خوش نہیں ہوں کہ میں کہوں کہ مجھے ایمان میں شک ہے۔

(۳۱۰۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۵۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۳۱۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۱۰۵۱) حضرت ابوعمار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً آدمی صبح کرے گا دیکھنے کی حالت میں، پھر وہ شام کرے گا اس حال میں کہ وہ پلک بھی نہیں دیکھ سکتا ہوگا۔

(۳۱۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً بِالشَّامِ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اجْلِبُوهُ عَلَيَّ ، فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّك مُؤْمِنٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :هَلْ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ عَلَى ثَلاثَةِ مَنَازِلَ : مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَمُنَافِقٌ ، وَاللهِ مَا أَنَا بِكَافِرٍ ، وَلا نَافَقْتُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :ابْسُطْ يَدَك ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : قُلْتُ :رَضِيَ بِمَا قَالَ :قَالَ :رَضِيَ بِمَا قَالَ.

(۳۱۰۵۲) حضرت سعید بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو خبر پہونچی کہ شام میں ایک آدمی ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ یقیناً وہ مومن ہے۔راوی فرماتے ہیں تو حضرت عمر ؓ نے تحریر لکھی کہ اس کو میرے پاس حاضر کرو چنانچہ وہ حضرت عمر ؓ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ؓ نے فرمایا: تو ہی وہ شخص ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ تو مومن ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! کیا لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تین قسم کے نہیں تھے؟ مومن، منافق اور کافر، اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں۔اور نہ میں منافقت کرتا ہوں۔راوی کہتے

ہیں: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنا ہاتھ کشادہ کر۔

حضرت ابن ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا؟ راوی کہتے ہیں: ہاں! انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا۔

(٣١.٥٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عن يزيد عَنْ سَعْد بْنِ سِنَان ، عَنْ أَنَس ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَكُونُ بَيْنَ يَدَىَ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا. (حاکم ۴۳۸۔ ترمذی ۲۱۹۷)

(۳۱۰۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب بہت سے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے حصہ کی طرح۔ جس میں آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔

(٣١.٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنِّي لأَعْلَمُ أَهْلَ دِينَيْنِ ، أَهْلُ ذَيْنِكَ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ :أَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ :الإِيمَانُ كَلامٌ ، وَلا عَمَلَ وَإِنْ قَتَلَ وَإِنْ زَنَا ، وَأَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ : كَانَ أَوَّلُونَا أُرَاهُ ذَكَرَ كَلِمَةً سَقَطَتْ عَنِّي لِيَأْمُرُونَنَا بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ ، وَإِنَّمَا هِيَ صَلاتَانِ :صَلاةُ الْعِشَاءِ وَصَلاةُ الْفَجْرِ.

(۳۱۰۵۴) حضرت یحییٰ بن ابوعمرو السیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں دین کے دو گروہوں کے بارے میں جانتا ہوں یہ دونوں دین کے گروہ والے جہنم میں ہوں گے۔ ایک دین والا گروہ کہتا ہے! ایمان نام ہے کلام کا نہ کہ عمل کا۔ اگر چہ وہ قتل کرے اگر چہ وہ زنا کرے، اور ایک دین کے گروہ والے کہتے ہیں: ہم سے پہلے والے لوگ۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک کلمہ کا ذکر کیا تھا جو مجھ سے ساقط ہو گیا۔ ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیتے تھے پورے دن میں۔ حالانکہ وہ صرف دو نمازیں ہیں، عشاء کی نماز اور فجر کی نماز۔

(٣١.٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ ، أَوْ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ أَعْلاهَا شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ , وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے شعبے ساٹھ یا ستر یا ستر سے کچھ اوپر ہیں یا ان دو عددوں میں کوئی ایک عدد مراد ہے۔ اس میں افضل ترین شعبہ گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(٣١.٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ. (مسلم ۶۳۔ ترمذی ۲۶۱۵)

(۳۱۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاایمان کا حصہ ہے۔

(۳۱۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَقَدْ صَافَّنَا الْعَدُوُّ ، فَقَالَ : هَؤُلاءِ الْمُؤْمِنُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُنَافِقُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُشْرِكُونَ ، فَيَنْصُرُ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ بِدَعْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِدَعْوَةِ الْمُنَافِقِينَ.

(۳۱۰۵۷) حضرت حبہ بن جوین العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمن کے سامنے صف بنائے کھڑے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: یہ لوگ مومنین ہیں، اور یہ منافقین ہیں اور یہ مشرکین ہیں۔ پس اللہ مومنین کی دعاؤں کی وجہ سے منافقین کی مدد فرمائیں گے، اور منافقین کی دعاؤں کی وجہ سے مومنین کی تائید کریں گے۔

(۳۱۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ لِرَجُلٍ : لَوْ قَطَعْتَ أَعْضَاءً مَا بَلَغْتَ الإِيمَانَ.

(۳۱۰۵۸) حضرت ابوقرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: اگر تیرے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تب بھی تو ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔

(۳۱۰۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِسْلامِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. (احمد ۲۸۶)

(۳۱۰۵۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام کی مضبوط ترین بنیاد کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا ہے، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۱۰۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِيهِ.

(۳۱۰۶۰) حضرت زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: ایمان کی مضبوط ترین بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۱۰۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ، فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلَ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(ابن ماجہ ۱۴۲۶۔ دارمی ۱۳۵۵)

(۳۱۰۶۱) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب

سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا: دیکھو کیا اس کے پاس نفلوں کا بھی کوئی ذخیرہ ہے؟ اگر ہوا تو پھر اس کے نفلوں سے فرض کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے فرائض مکمل نہ ہوئے اور اس کے پاس نفلوں کا ذخیرہ بھی نہ ہوا۔ تو پھر اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اور اس طرح سے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(٣١٠٦٢) حَدَّثَنَا يُونُسَ بْنِ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ :أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً ، فَمَا ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَلَمْ أَظْلف نَفْسِي ، عَنِ الدُّنْيَا ، أَسْهَرْت لَيْلِي وَأَظْمَأْت هَوَاجِرِي , وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَرَفْت أَوْ آمَنْت فَالْزَمْ.

(۳۱۰۶۲) حضرت محمد بن صالح الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو فرمایا: اے عوف بن مالک! تو نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اس بات کی کیا حقیقت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے نہیں روکا؟ میں نے راتوں میں خود کو جگایا: اور شدید گرمی کی دوپہر میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے جنت میں باتیں کر رہے ہیں، اور گویا کہ میں اہل جہنم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے پہچان لیا یا فرمایا تو ایمان لایا پس اس کو لازم پکڑے رکھ۔

(٣١٠٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَيُؤْخَذُ بِطَرَفَيْهِ فَيُقْذَفُ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۶۳) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر راوی نے ماقبل حدیث یزید کو ذکر کیا مگر یہ جملہ ذکر نہیں کیا، اور اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(٣١٠٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ :أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ، قَالَ :إِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ ، قَالَ :أَصْبَحْتُ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرْت لَيْلِي وَأَظْمَأْت نَهَارِي وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي قَدْ أُبْرِزَ لِلْحِسَابِ ، وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكَأَنِّي أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ :عَبْدٌ نَوَّرَ الإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ ، إِذْ عَرَفْت فَالْزَمْ. (عبدالرزاق ۲۰۱۱۴۔ بزار ۳۲)

(۳۱۰۶۴) حضرت زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حارث بن مالک رضی اللہ عنہ تم نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میرے نفس نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی، پس میں نے راتوں میں خود کو جگایا۔ اور دن میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ حساب لینے کے لیے ظاہر ہو گیا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہیں اور گویا کہ میں اہل جہنم کی چیخ وپکار کی آواز سن رہا ہوں، راوی کہتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: یہ ایسا بندہ ہے کہ ایمان نے اس کے دل میں نور کو بھر دیا ہے۔ اگر تو نے اس کو پہچان لیا تو پھر اس کو لازم پکڑو۔

(۳۱۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْخُذُ بِيَدِ النَّفَرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ : تَعَالَوْا نُؤْمِنُ سَاعَةً تَعَالَوْا فَلْنَذْكُرُ اللَّهَ وَنَزْدَدْ إِيمَانًا ، تَعَالَوْا نَذْكُرُهُ بِطَاعَتِهِ لَعَلَّهُ يَذْكُرُنَا بِمَغْفِرَتِهِ. (احمد ۲۶۵)

(۳۱۰۶۵) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے! آؤ ہم کچھ دیر کے لیے ایمان ویقین کی باتیں کریں۔ آؤ پس ہم اللہ کا ذکر کر کے ایمان میں اضافہ کریں۔ آؤ ہم اس کی اطاعت کا ذکر کریں تا کہ وہ بھی ہمارا ذکر کرے مغفرت کرتے ہوئے۔

(۳۱۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ الإِسْلاَمَ ثَلاَثُ أَثَافِي : الإِيمَانُ وَالصَّلاَةُ وَالْجَمَاعَةُ ، فَلا تُقْبَلُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِإِيمَانٍ ، وَمَنْ آمَنَ صَلَّى وَمَنْ صَلَّى جَامَعَ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلامِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۱۰۶۶) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے تین پائے ہیں: ایمان، نماز اور جماعت۔ پس نماز بغیر ایمان کے قبول نہیں ہوگی۔ اور جو ایمان لایا وہ نماز پڑھے گا، اور جو نماز پڑھے گا وہ جماعت کے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت فاصلہ جتنا بھی جدا ہو گیا تو اس نے اسلام کا ہار اپنے گلے سے اتار دیا۔

(۳۱۰۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الباهلي ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ. (احمد ۲۶۹۔ حاکم ۵۲)

(۳۱۰۶۷) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم بولنا دونوں حیا کے شعبے ہیں۔

(۳۱۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : وَرَدْنَا الْمَدِينَةَ ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّا نُمْعِنُ فِي الأَرْضِ فَنَلْقَى قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنْ لاَ قَدَرَ ، فَقَالَ : مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قُلْنَا نَعَمْ مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قَالَ : فَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ

أَنِّي لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بُرَآءُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فقلت :أَجَلْ فَقَالَ :كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ جَيِّدُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ حَسَنُ الْوَجْهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلاَمُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُقِيمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ :صَدَقْتَ ، فَمَا الإِيمَانُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَبِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ ، قَالَ :صَدَقْتَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، قَالَ :فَقُمْنَا بِأَجْمَعِنَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ.

(۳۱۰۶۸) حضرت محارب بن دثار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم اپنے شہروں سے بہت دور تھے۔ تو ہماری چند ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ لوگ مسلمانوں میں سے ہیں؟ اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ اتنے غضبناک ہوئے کہ میں نے چاہا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان کو بتلا دو کہ یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان سے بری ہے، اور وہ لوگ مجھ سے بری ہیں، پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں؟ میں نے عرض کیا! جی ہاں! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ پس ایک آدمی آیا صاف ستھرے کپڑوں والا، اچھی خوشبو والا اور خوبصورت چہرے والا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ دو، اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو اور جنابت سے پاکی کا غسل کرو۔ اس شخص نے کہا! آپ نے سچ فرمایا: ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اور آخرت کے دن پر، اور فرشتوں پر، اور کتاب پر، اور نبیوں پر اور تقدیر کے اچھے، بُرے ہونے پر اور اس کی مٹھاس اور کھٹاس پر۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: پھر وہ شخص واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جوتی دو، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سب کھڑے ہو گئے۔ پس ہمیں اس پر قدرت نہ ہوئی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔

(۳۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :الطُّهْرُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۶۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱.۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنا عَلِيٌّ ، أَنَّ الطُّهُورَ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۰) حضرت حجر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱.۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :الْوُضُوءُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۱) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔

(۳۱.۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، عَنْ غُلامٍ لِحُجْر ، أَنَّ حُجْرًا رَأَى ابْنًا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، فَقَالَ :يَا غُلامُ نَاوِلْنِي الصَّحِيفَةَ مِنَ الْكُوَّةِ فَسَمِعْت عَلِيًّا يَقُولُ : الطُّهُورُ نِصْفُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۷۲) حضرت ابولیلی کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حجر رحمہ اللہ کے لڑکے نے فرمایا کہ حضرت حجر رحمہ اللہ نے اپنے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء سے نکل کر کہنے لگا، اے لڑکے مجھے طاقچے سے قرآن دو: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱.۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عمر ، قَالَ :إنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَهُ الصَّلاةُ وَالزَّكَاةُ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَإِنَّ مِنْ إصْلاحِ الأَعْمَالِ الصَّدَقَةَ وَالْجِهَادَ ، قُمْ فَانْطَلِقْ.

(۳۱۰۷۳) حضرت حواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دین کی بنیاد اور روح نماز اور زکوٰۃ ہے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں کیا جائے گا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا ہے، اور یقیناً اچھے اعمال میں سے صدقہ اور جہاد ہے، اٹھو اور جہاد پر جاؤ۔

(۳۱.۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱.۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ :أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَرَى فِي امْرَأَةٍ لاَ تُصَلِّي ، قَالَ :مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

(۳۱۰۷۵) حضرت معقل خثعمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ وہ گھر کے صحن میں تھے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس عورت کے بارے میں جو نماز نہیں پڑھتی،

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

(٣١٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ.

(٣١٠٧٦) حضرت عبد اللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے۔

(٣١٠٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ ، وَمَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(٣١٠٧٧) حضرت عبد اللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اور سنتا ہے اور اطاعت کرتا ہے، تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے عطا کرتا ہے اور اللہ ہی کے لیے روکتا ہے تحقیق اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

(٣١٠٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلاعِيِّ ، قَالَ : أَخَذَ بِيَدِي مَكْحُولٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا وَهْبٍ ، لِيَعْظُمْ شَأْنُ الإِيمَانِ فِي نَفْسِكَ ، مَنْ تَرَكَ صَلاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ ، وَمَنْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ.

(٣١٠٧٨) حضرت عبید اللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے ابو وھب رحمہ اللہ! اپنے نفس میں ایمان کی عظمت بڑھاؤ، جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑی تحقیق اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور جس سے اللہ کا ذمہ بری ہو تحقیق اس نے کفر کیا۔

(٣١٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الصَّبْرُ مِنَ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(٣١٠٧٩) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبر کا ایمان میں وہی درجہ ہے جو سر کا جسم میں ہے۔ پس جب صبر گیا تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔

(٣١٠٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : ثَلاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ جَمَعَ الإِيمَانَ : الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ ، وَبَذْلُ السَّلامِ لِلْعَالَمِ.

(٣١٠٨٠) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کو جمع کیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا! اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور کنجوسی کی بجائے خرچ کرنا، اور دنیا میں سلامتی پھیلانا۔

(۳۱.۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ : ﴿إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ﴾ قَالَ : لَا عَهْدَ لَهُمْ.

(۳۱۰۸۱) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ فرمایا: جن میں وعدے کی وفا نہیں۔

(۳۱.۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْسَانٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. (مسلم ۹۳)

(۳۱۰۸۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے! وہ انسان جہنم میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۳۱.۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَقِيلُ الْجَعْدِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. (طيالسى ۳۷۸۔ حاكم ۴۸۰)

(۳۱۰۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی میں محبت کرنا، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں بغض رکھنا ہے۔

(۳۱.۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنا عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الإِيمَان فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودَ وَسُنَن ، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا ، وَإِنْ أَمُتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ.

(۳۱۰۸۴) حضرت عدی بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، یقیناً ایمان کے کچھ فرائض واحکام اور حدود اور ضابطے ہیں۔ پس جس نے ان کو پورا کر لیا اس کا ایمان مکمل ہو گیا، اور جس شخص نے ان کو پورا نہ کیا اس کا ایمان بھی مکمل نہ ہوا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو عنقریب میں ان کو تمہارے سامنے بیان کروں گا تاکہ تم ان پر عمل کرنے لگو، اور اگر میں یہ بتانے سے پہلے ہی مر جاؤں تو میں تمہاری صحبت پر زیادہ حریص نہیں ہوں۔

(۳۱.۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : لَا بُدَّ لأَهْلِ هَذَا الدِّينِ مِنْ أَرْبَعٍ : دُخُولٌ فِي دَعْوَةِ الإِسْلامِ ، وَلا بُدَّ مِنَ الإِيمَانِ وَتَصْدِيقٌ بِاللهِ وَبِالْمُرْسَلِينَ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَبِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلا بُدَّ من أَنْ تَعْمَلَ عَمَلاً تُصَدِّقُ بِهِ ، وَلا بُدَّ مِنْ أَنْ تَعْلَمَ عِلْمًا يُحْسِنُ بِهِ عَمَلَك ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾.

(۳۱۰۸۵) حضرت ھشام بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دین والوں کے لیے چار باتیں لازمی ہیں، اسلام کی دعوت میں داخل ہونا، اور ایمان لانا ضروری ہے، اور تصدیق کرنا اللہ کی، اور اس کے پہلے اور آخری رسولوں کی، اور جنت، جہنم کی، اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کی، اور ضروری ہے کہ ایسا عمل کریں جوان کے ایمان کے سچا ہونے کی تصدیق کرے، اور ضروری ہے کہ وہ اتنا علم سیکھیں جس کے ذریعہ ان کا عمل اچھا ہو جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور بے شک میں غفار ہوں اس شخص کے حق میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے پھر سیدھی راہ پر چلتا رہا۔

(۳۱۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :مَا كَانُوا يَقُولُونَ لِعَمَلٍ تَرَكَهُ رَجُلٌ كُفْرٌ غَيْرِ الصَّلاةِ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :تَرْكُهَا كُفْرٌ.

(۳۱۰۸۶) حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کسی عمل کے بھی چھوڑنے کی وجہ سے آدمی کو کافر نہیں گردانتے تھے سوائے نماز کے، راوی کہتے ہیں: وہ لوگ فرمایا کرتے تھے نماز کا چھوڑنا کفر ہے۔

(۳۱۰۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، قَالَ :لَعَمْرُكَ وَاللهِ إِنَّ حَشْوَهَا غَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۰۸۷) حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بے شک بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مومنین جہنم میں داخل ہوں گے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جہنم کی بھرتی مومنین کے علاوہ لوگوں سے ہوگی۔

(۳۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ :سَمِعْتَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَلْيَشْهَدْ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۰۸۸) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے سنا ہے: بلاشبہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ وہ مومن ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اس بات کی گواہی بھی دے کہ یقیناً وہ جنت میں ہوگا؟ حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔

تم كتاب الإيمان والحمد لله رب العالمين , والصلاة على محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ایمان کا بیان مکمل ہوا۔)

کِتَابُ الرّؤیا

(۱) ما قالوا فِي تعبِيرِ الرُّؤيا

وہ باتیں جو خواب کی تعبیر کے بارے میں اسلاف نے فرمائی ہیں

(۳۱۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ :أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ.

قَالَ :وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

قَالَ :وَأَحْسَبُهُ قَالَ :لاَ تَقُصَّهَا إلاَّ عَلَى وَادٍّ ، أَوْ ذِي رَأْيٍ. (احمد ۱۲۔ حاکم ۳۹۰)

(۳۱۰۸۹) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے، وہ پرندے کے پاؤں میں اٹکا ہوا ہوتا ہے، پھر جب اس کی تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو دوست یا عقلمند آدمی کے علاوہ کسی شخص کے سامنے بیان نہ کرو۔

(۳۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۸۔ مسلم ۱۷۷۴)

(۳۱۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا

چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (مسلم ۱۷۷۴۔ احمد ۴۹۵)

(۳۱۰۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُفْتِي بِمِصْرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ مَا سَأَلَنِي عنها أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنها ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ. (ترمذی ۳۱۰۶۔ احمد ۴۴۷)

(۳۱۰۹۲) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ ایک محدث سے روایت کرتے ہیں جو مصر میں فتویٰ کی خدمت سرانجام دیتے تھے، وہ محدث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ فرمانے لگے کہ میں نے جب سے اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی ہے اس وقت سے لے کر اب تک کسی نے مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے اس وقت فرمایا تھا تم سے پہلے کسی نے مجھ سے اس آیت کی تفسیر نہیں پوچھی، اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے، اور آخرت میں جس چیز کی خوشخبری ملے گی وہ جنت ہے۔

(۳۱۰۹۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری ۶۹۸۷۔ مسلم ۱۷۷۴)

(۳۱۰۹۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۰۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ. (ترمذی ۳۱۰۶)

(۳۱۰۹۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خوشخبری کے بارے میں دریافت کیا جس کا مسلمان کے ساتھ دنیا میں وعدہ کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

(۳۱۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(مسلم ۱۷۷۵۔ احمد ۱۸)

(۳۱۰۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱۰۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إلاَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۰۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا، جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری میں سے ان اچھے خوابوں کے علاوہ کچھ نہیں بچا جن کو مسلمان دیکھے یا اس کو دکھایا جائے۔

(۳۱۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةُ ، فَحَرِجَ النَّاسُ ، فَقَالَ : قَدْ بَقِيَتْ مُبَشِّرَاتٌ ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ترمذی ۲۲۷۲۔ احمد ۲۶۷)

(۳۱۰۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے، یہ سننے کے بعد لوگوں نے تنگی محسوس کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں خوشخبریاں باقی رہ گئی ہیں اور وہ نبوت کا جزء ہیں۔

(۳۱۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : تِلْكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.

(مسلم ۱۶۶۔ ابن ماجہ ۴۲۲۵)

(۳۱۰۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی آدمی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس کی بنا پر لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ مؤمن کے لیے خوشخبری ہے

(۳۱۰۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ : عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ الصَّادِقَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (طبرانی ۹۰۵۷)

(۳۱۰۹۹) حضرت زاہر اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اچھے اور سچے خواب نبوت کا سترواں حصہ ہیں۔

(۳۱۱۰۰) حَدَّثَنَا الْقَسْمَلِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ابویعلی ۳۳۱۷)

(۳۱۱۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ ،

وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(۳۱۱۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ خواب خوشخبریوں میں سے ہے اور وہ نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ. (مالك ۹۵۸)

(۳۱۱۰۲) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو نیک آدمی دیکھتا ہے۔

(۳۱۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۱۰۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔

(۳۱۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ الْقَنَّادِ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ ، أَوْ لأَخِيهِ.

(۳۱۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھا خواب ہے جو کوئی مسلمان اپنے لیے یا اپنے بھائی کے لئے دیکھے۔

(۳۱۱۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۹۔ ابویعلی ۱۳۵۷)

(۳۱۱۰۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۲) ما قالوا فِيمَن رأى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المنام

وہ باتیں جو اسلاف نے اس آدمی کے بارے میں فرمائی ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو

(۳۱۱۰٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي. (احمد ۴۷۲)

(۳۱۱۰۶) حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص کو

خواب میں میری زیارت نصیب ہوئی اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا۔

(۳۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَعَنْ سُفْيَان ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي. (بخاری ۶۹۹۳۔ مسلم ۱۷۷۵)

(۳۱۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۰۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَوْفٌ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي ، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي. (ابن ماجه ۳۹۰۵۔ احمد ۲۷۹)

(۳۱۱۰۸) حضرت یزید فارسی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے حاکم تھے اس زمانے میں مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شیطان مجھ جیسی صورت بنانے کی طاقت نہیں رکھتا، پس جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا ہو وہ جان لے کہ اس نے مجھ کو ہی دیکھا ہے۔

(۳۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي.

(مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳)

(۳۱۱۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِي.

(بخاری ۶۹۹۴۔ ابویعلی ۳۲۷۱)

(۳۱۱۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ

أَبِی سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی ، إنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِی. (بخاری ۶۹۹۷۔ ابن ماجه ۳۹۰۳)

(۳۱۱۱۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

(۳) ما قالوا فِيما لاَ يخبِر بِهِ الرّجل مِن الرّؤيا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جن کو کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے

(۳۱۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :قَالَ رَجُلٌ إلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنِّی رَأَيْت كَأَنَّ عُنُقِی ضُرِبَتْ ! قَالَ :لِمَ يُخْبِرُ أَحَدُكُمْ بِلَعِبِ الشَّيْطَانِ بِهِ؟!. (مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳۸۳)

(۳۱۱۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اڑادی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو کیوں بیان کرتا ہے؟

(۳۱۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْت فِی الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِی قُطِعَ ! قَالَ :فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :إذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِی مَنَامِهِ فَلاَ يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ. (مسلم ۱۷۷۷۔ احمد ۳۱۵)

(۳۱۱۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں کچھ یوں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا، راوی فرماتے ہیں کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ اس کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

(۳۱۱۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِیُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِی الْحُسَيْنِ ، قَالَ :حدَّثَنِی عَطَاءُ بْنُ أَبِی رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنِّی رَأَيْت فِی الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِی ضُرِبَتْ ، فَرَأَيْته بِيَدِی هَذِهِ ! قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ ، ثُمَّ يَغْدُو فَيُخْبِرُ النَّاسَ!. (ابن ماجه ۳۹۱۱۔ احمد ۳۶۴)

(۳۱۱۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور پھر میں نے اپنا سر اپنے اس ہاتھ میں رکھا ہوا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس خوفناک شکل میں آتا ہے اور اسے خوف میں مبتلا کرتا ہے، اور پھر وہ آدمی صبح کے وقت یہ بات لوگوں کو بتانا شروع کر دیتا ہے۔

(۳۱۱۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ : أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا : مَنْ صَلَّى اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ! ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقُولُ : اخْرُجُوا لاَ تَغْتَرُّوا فَإِنَّمَا هِيَ نَفْخَةُ شَيْطَانٍ!.

(۳۱۱۱۵) حضرت حارثہ بن مضرّب نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ جس شخص نے آج رات مسجد میں نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا، یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہوئے نکلے کہ نکل جاؤ، دھوکہ نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔

(٤) ما قالوا فِيما يخبره النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن الرُّؤيا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمادیا کرتے تھے

(۳۱۱۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت فِي يَدَيَّ سِوَارَينِ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتَهُمَا فَأَوَّلْتهمَا هَذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ : مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ. (بخاری ۳٦۲۱۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۱٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، پس میں نے ان پر پھونک دیا، ان کنگنوں کی تعبیر میں نے یہ لی کہ یہ دو جھوٹے ہیں۔ مسیلمہ اور عنسی۔

(۳۱۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَرِهْتهمَا فَنَفَخْتهمَا فَذَهَبَا : كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

(۳۱۱۱۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، مجھے وہ کنگن برے لگے تو میں نے ان پر پھونک دیا جس سے وہ اُڑ گئے، ایک کسریٰ اور ایک قیصر۔

(۳۱۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْت رَجُلاً يَخْرُجُ مِنَ الأَرْضِ وَعَلَى رَأْسِهِ رَجُلٌ فِي يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ ، كُلَّمَا أَخْرَجَ رَأْسَهُ ضَرَبَ رَأْسَهُ فَيَدْخُلُ فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَان آخَرَ ، فَيَأْتِيه فَيَضْرِبُ رَأْسَهُ فَقَالَ : ذَاكَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ ، لاَ يَزَالُ يُصْنَعُ بِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۱۱۸) حضرت مسلم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں ایک آدمی کو زمین سے نکلتے ہوئے دیکھا، اس کے سر پر ایک آدمی نگران تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا، جب بھی وہ

زمین سے سر نکالتا وہ آدمی اس کے سر پر گرز مارتا جس سے وہ پھر زمین میں دھنس جاتا، پھر وہ دوسری جگہ سے نکلتا تو پھر وہ آدمی اس کے پاس آ کر اس کے سر پر گرز مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ابو جہل بن ہشام ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جاتا رہے گا۔

(۳۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : إِنِّي رَأَيْتُنِي يَتْبَعُنِي غَنَمٌ سُودٌ يَتْبَعُهَا غَنَمٌ عُفْرٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ الْعَرَبُ تَتْبَعُكَ تَتْبَعُهَا الْعَجَمُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَلِكَ عَبَّرَهَا الْمَلَكُ.

(حاکم ۳۹۵۔ احمد ۵۵۴)

(۳۱۱۱۹) حضرت عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیچھے کالی بھیڑیں چل رہی ہیں اور ان کے پیچھے خاکی رنگ کی بھیڑیں ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ عرب ہیں جو آپ کی پیروی کریں گے اور ان کے پیچھے عجمی لوگ چلیں گے، راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی اس خواب کی یہی تعبیر بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَلِكَ عَبَّرَهَا الْمَلَكُ بِالسَّحَرِ.

(۳۱۱۲۰) حضرت حر بن صیاح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی تعبیر فرشتے نے بھی صبح کے وقت بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلا ، وَكَأَنَّ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْهَا فَبَيْنَ مُسْتَكْثِرٍ وَبَيْنَ مُسْتَقِلٍّ ، وَبَيْنَ ذَلِكَ ، وَكَأَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجِئْتَ فَأَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، فَأَعْلاَك اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ فَأَخَذَ بِهِ ، ثُمَّ قَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرَهَا ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَقَالَ : أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ ، وَأَمَّا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا السَّبَبُ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ ، تَعْلُو فَيُعْلِيك اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى مِنْهَاجِكَ فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَيَأْخُذُ بِأَخْذِكُمَا فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ عَلَى مِنْهَاجِكُمْ ثُمَّ يُقْطَعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَيُعْلِيه اللَّهُ ، قَالَ : أَصَبْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتَ ، قَالَ : أَقْسَمْت يَا رَسُولَ اللهِ لَتُخْبِرنِّي ، قَالَ : لاَ تُقْسِمْ. (بخاری ۷۰۴۶۔ مسلم ۱۷۷۷)

(۳۱۱۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور لوگ اس میں سے لے رہے ہیں، پس بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم، اس دوران آسمان سے ایک رسّی لٹکائی گئی پس آپ تشریف لائے اور آپ نے اس رسّی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر لے گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آئے انہوں نے بھی رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بلندیوں پر پہنچادیا، پھر آپ دونوں کے بعد ایک اور آدمی آئے انہوں نے رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچادیا، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی نے اس رسّی کو پکڑا تو وہ رسّی کاٹ دی گئی، پھر اس کو جوڑا گیا تو وہ آدمی بھی اوپر چڑھنے لگے اور اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچادیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں، آپ نے اس کی اجازت دے دی، انہوں نے فرمایا کہ بادل سے مراد اسلام ہے، اور گھی اور شہد سے مراد قرآن ہے، اور رسّی سے مراد وہ راستہ ہے جس پر آپ چل رہے ہیں اور بلندیوں پر چڑھتے چلے جارہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر پہنچادیں گے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا بلندیوں پر چڑھتا چلا جائے گا، پس اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچادیں گے، پھر ایک آدمی آپ دونوں کے بعد آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا اور بلندی کی طرف جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچادیں گے، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا، پھر اس کے سامنے ایک رکاوٹ آئے گی، پھر وہ رکاوٹ ہٹ جائے گی، پس وہ بلندیوں کی طرف چلے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی بلندی پر پہنچادیں گے۔

اس کے بعد انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے صحیح تعبیر بیان کی؟ آپ نے فرمایا تم نے صحیح تعبیر بھی بیان کی اور غلطی بھی کی، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

(۳۱۱۲۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرَةَ ! حَدِّثْنا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :- وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَسْأَلُ عنها - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْت فِيهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْت بِأَبِي بَكْرٍ ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَان فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خِلاَفَةُ ونُبُوَّة، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، قَالَ : فَزُخَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا . (ابوداؤد ۴۶۱۰۔ ترمذی ۲۲۸۷)

(۳۱۱۲۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم زیاد کے ساتھ ایک وفد کی شکل

میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ کسی وفد سے اتنے خوش نہیں ہوئے جتنا ہم سے خوش ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے ابوبکرہ! ہمیں کوئی ایسی بات بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ کو اچھے خواب پسند تھے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاتا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اتاری گئی، پس اس میں میرا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا پس میں ابوبکر سے جھک گیا، پھر ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر جھک گئے، پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر عثمان سے جھک گئے، پھر ترازو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خلافت اور نبوت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے حکومت عطا فرمائیں گے، حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣١١٢٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْب ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمٌ ، عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَبَاءِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَدِمَتْ مَهْيَعَةَ ، فَأَوَّلْت أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ. (بخاری ٧٠٣٨۔ ترمذی ٢٢٩٠)

(٣١١٢٣) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مدینہ کی وباء کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مقام مہیعہ میں پہنچ کر ٹھہر گئی، میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔

(٣١١٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْت آنِفًا أَنِّي أُعْطِيت الْمَوَازِينَ وَالْمَقَالِيدَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْت فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْت بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، قَالَ : ثُمَّ رُفِعْت ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ. (احمد ٧٦)

(٣١١٢٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا کہ میں نے ابھی دیکھا ہے کہ مجھے ترازو اور کنجیاں دی گئی ہیں، کنجیاں تو یہی چابیاں ہیں، مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو ایک پلڑے میں رکھا گیا پس میں ان سے جھک گیا، پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ جھک گیا پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی جھک گئے، پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کو تولا گیا تو وہ بھی جھک گئے، آپ نے فرمایا کہ پھر ترازو کو اٹھا لیا گیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ پھر ہم کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جس جگہ تم اپنے آپ کو

رکھو گے۔

(۳۱۱۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوباً أَوْ ذَنُوبَيْنِ ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. (بخاری ۳۶۷۶۔ مسلم ۱۹)

(۳۱۱۲۵) حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں پر لگی چرخی کے ڈول کو کھینچ رہا ہوں، پس ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، پس انہوں نے کمزوری کے ساتھ کھینچا اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے، پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا تو وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جوان جیسا عمدہ کام کرنے والا ہو، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی کے قریب ٹھہرانے لگے۔

(۳۱۱۲۶) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا ، فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ ، فَقَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ :إِنِّي أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ ، أَو اثْنَانِ الشَّكُّ مِنْ هَوْذَةَ ، فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَأْخُذُهُ ، وَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ الْمَرَّةِ الأُولَى ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْهُ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الأُولَى ، فَقُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقْ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ ، قَالَ :فَأَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْنَا فِيهِ لَغَطًا وَأَصْوَاتًا ، فَاطلعنا فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقْ انْطَلِقْ.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ أَحْمَرَ - مِثْلِ الدَّمِ ، فَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَإِذَا

عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً ، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ، فَيَذْهَبُ فَيَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي كُلَّمَا رَجَعَ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ الْحَجَرَ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا هَذَا ؟ قَالَ :قَالاَ :لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلاً مَرْآةً ، وَإِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحشُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا هَذَا ؟ قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتهمْ قَطُّ وَأَحْسَنِه ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا ؟ وَمَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى دَرَجَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ قَطُّ دَرَجَةً أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ ، قَالَ :قَالاَ لِي :ارْقَ فِيهَا ، فَارْتَقَيْتُهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ ، قَالَ :فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَاهَا فَفُتِحَ لَنَا ، فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ ، قَالَ :قَالاَ لَهُمْ :اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ ، قَالَ :فَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ ، قَالَ : فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا وَقَدْ ذَهَبَ السُّوءُ عَنْهُمْ وَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ.

قَالَ :قَالاَ لِي :هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ ، وَهَا هُوَ ذَاكَ مَنْزِلُك ، قَالَ :فَسَمَا بَصَرِي صُعَدًا ، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ ، قَالَ :قَالاَ لِي :هَا هُوَ ذَاك مَنْزِلُك ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَلأَدْخُلَهُ ، قَالَ :قَالاَ لِي :أَمَّا الآنَ فَلاَ ، وَأَنْتَ دَاخِلُهُ.

قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :إِنِّي قَدْ رَأَيْت هَذِهِ اللَّيْلَةَ عَجَبًا ، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْت ؟ قَالَ :قَالاَ :أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُك ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شَدْقُهُ وَعَيْنُهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ. وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمَ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ كَرِيهِ الْمِرْآةِ فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، قَالَ :فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟ قَالَ : وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ.

وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ شَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا رَأَيْت وَشَطْرٌ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْت فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا

وَآخَرَ سَيِّئًا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ. (بخاری ۱۳۸۶۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۲۶) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس آپ پر جو اللہ تعالیٰ چاہتا بیان کیا جاتا، ایک صبح آپ نے ہم سے فرمایا: بے شک میرے پاس آج رات دو آدمی آئے، ''راوی نے "آتیان" کا لفظ بیان کیا یا "اثنان" کا،'' ان دو آدمیوں نے مجھ سے کہا چلو، میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے سرہانے ایک چٹان اٹھائے کھڑا تھا، اچانک اس نے اس کے سر پر چٹان پھینک کر اس کا سر کچل دیا، پس پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا گیا، وہ آدمی جا کر اس پتھر کو اٹھاتا ہے اور ابھی اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس نہیں پہنچتا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح سلامت ہو جاتا ہے، پھر وہ اس کے ساتھ پہلے والا عمل دہراتا ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے چلو۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو گدّی کے بل لیٹا ہوا ہے، اور دوسرا آدمی اس کے قریب لوہے کا آنکڑا اٹھائے کھڑا ہے اور وہ اس لیٹے ہوئے آدمی کے ایک کلّے کے قریب آ کر اس کے کلّے کو گدّی تک چیر دیتا ہے اور اس کی آنکھ کو بھی گدّی تک چیر دیتا ہے اور گلے کو بھی گدّی تک چیر دیتا ہے، پھر دوسری جانب آتا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہی فعل کرتا ہے، وہ اس دوسرے سے کلّے سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب پہلے کی طرح صحیح وتندرست ہو جاتی ہے، پھر وہ دوسری مرتبہ وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا، میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی عمارت کے پاس پہنچے، راوی فرماتے ہیں کہ غالباً آپ نے یہ فرمایا کہ ہم نے اس تنور میں شور وغل کی آوازیں سنیں، ہم نے اس عمارت میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں، اور نیچے سے آگ کے شعلے آتے ہیں، پس جب ان کے پاس آگ کے شعلے آتے ہیں تو وہ چیخ وپکار کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہر پر پہنچے، راوی کہتے ہیں کہ غالباً آپ نے فرمایا: کہ وہ سرخ رنگ کی نہر تھی، خون جیسے رنگ کی، وہاں یہ دیکھا کہ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی ہے جس نے اپنے ارد گرد بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں وہ تیرنے والا اپنی بساط کے مطابق تیرتا ہوا اس آدمی کے پاس پہنچتا ہے جس نے اپنے گرد پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں اور اس کے سامنے پہنچ کر اپنا منہ کھولتا ہے چنانچہ وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ وہ مجھ سے کہنے لگے آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہایت بدصورت شخص کے پاس پہنچے، ایسا بدصورت کہ کسی نے اس جیسا

بدصورت نہیں دیکھا ہوگا، اور ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جس کو وہ بھڑکا رہا ہے اور اس کے گرد چکر لگا رہا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلے چلیے۔

چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک باغ میں، جس کے اندر موسم بہار کے ہمہ اقسام کے پھول نکل رہے تھے، اور ہم نے باغ کے درمیان ایک لمبے قد کے آدمی کو دیکھا، میں آسمان کی طرف اس کے سر کی اونچائی کو ٹھیک طرح سے دیکھ نہیں پا رہا تھا، اور میں نے دیکھا کہ اس آدمی کے گرد بہت زیادہ تعداد میں اور بہت خوب رو بچے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ چلیے۔

الغرض ہم چلے اور ایک بڑی سیڑھی کے پاس پہنچے، میں نے اس سے پہلے اس سے بڑی اور اس سے اچھی سیڑھی نہیں دیکھی، آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے، میں اس پر چڑھا اور ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ ہم شہر کے دروازے پر آئے، اور ہم نے دروازہ کھلوانا چاہا تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، چنانچہ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمیں کچھ لوگ ملے جن کے جسم کا ایک حصہ نہایت خوبصورت اور دوسرا حصہ نہایت بدصورت، آپ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ میں نے دیکھا تو ایک نہر چل رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید تھا، آپ فرماتے ہیں کہ وہ گئے اور اس نہر میں کود گئے، پھر وہ ہمارے پاس ایسی حالت میں لوٹے کہ ان سے برائی جاتی رہی، اور وہ خوب صورت شکل میں بدل گئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں کہنے لگے یہ جنّتِ عدن ہے، اور یہ دیکھیے یہ آپ کا گھر ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میری نظر اوپر کی طرف پڑی تو میں نے دیکھا کہ سفید بادل جیسا ایک محل ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہی آپ کی جائے قیام ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اللہ تم دونوں میں برکت دے ذرا مجھے اپنے گھر میں جانے دو، وہ کہنے لگے کہ ابھی تو نہیں لیکن آپ کسی وقت اپنے گھر میں پہنچ جائیں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آج رات عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا چیزیں ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اب آپ کو بتائیں گے، پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جس نے قرآن حفظ کیا ہو لیکن وہ فرض نماز چھوڑ کر سویا رہے، اور وہ آدمی جس کے کلے اور آنکھیں اور کلہ گدّی چیرے جا رہے تھے وہ شخص ہے جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا ہے اور ایسا جھوٹ بولتا ہے جو اطرافِ عالم میں پھیل جاتا ہے، اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت کے اندر ہیں وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں، اور وہ آدمی جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے وہ سود خور ہے، اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا وہ مالک جہنم کا داروغہ ہے۔

اور وہ طویل قامت جو باغیچہ میں تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور ان کے گرد جو بچے تھے یہ وہ تمام بچے ہیں جو فطرتِ اسلام پر مر گئے، راوی فرماتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مشرکین کی اولاد کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

کہ مشرکین کے بچے بھی وہیں ہوں گے، آپ نے آگے بیان فرمایا کہ وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ انتہائی بدصورت اور دوسرا حصہ نہایت خوب صورت تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک اور برے اعمال ملے جلے کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔

(۳۱۱۲۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْت إِلَى مَشْيَخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجَاءَ شَيْخٌ مُتَوَكِّءٌ عَلَى عَصًا لَهُ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ، قَالَ : فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْت إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ ، وَإِنِّي رَأَيْت عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا : رَأَيْت كَأَنَّ رَجُلاً يَأْتِي ، فَقَالَ لِي : انْطَلِقْ فَذَهَبْت مَعَهُ فَسَلَكَ بِي فِي مَنْهَجٍ عَظِيمٍ ، فَعَرَضَت لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي ، فَأَرَدْت أَنْ أَسْلُكَهَا ، فَقِيلَ : إِنَّك لَسْت مِنْ أَهْلِهَا ، ثُمَّ عَرَضَتْ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي ، فَسَلَكْتهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْت إِلَى جَبَلٍ زَلْقٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَاسَكْ ، وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَدَحَانِي حَتَّى أَخَذْت بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ : اسْتَمْسِكَ ، فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ وَاسْتَمْسَكْت بِالْعُرْوَةِ.

فَقَصَصْتهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت خَيْرًا ، أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ : فَالْمَحْشَرُ ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَسَارِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ ، وَلَسْت مِنْ أَهْلِهَا ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَمِينِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلْقُ : فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْت بِهَا : فَعُرْوَةُ الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ.

قَالَ : فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ. (بخاری ۳۸۱۳۔ مسلم ۱۴۸)

(۳۱۱۲۷) حضرت خرشہ بن حر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں مسجد میں کچھ عمر رسیدہ لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے، فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے، لوگوں نے کہا جس کو خواہش ہو کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے وہ ان کو دیکھ لے، راوی فرماتے ہیں کہ وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ بعض لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ جنت میں تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے داخل فرمائیں گے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ چلیے، میں اس کے ساتھ چل دیا، وہ مجھے ایک بڑے راستہ کی طرف لے گیا، میرے بائیں جانب ایک اور راستہ پھیل گیا، میں نے چاہا کہ اس راستے پر چلوں تو کہا گیا کہ تو اس راستے والوں میں سے نہیں ہے، پھر میرے دائیں جانب ایک راستہ پھیل گیا، میں اس راستے پر چل پڑا یہاں تک کہ میں ایک چکنے پہاڑ پر پہنچا، اس

آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چڑھایا، یہاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا لیکن میں ٹھہر نہیں پا رہا تھا اور میرے پاؤں نہیں جم رہے تھے، اس اثناء میں میں نے لوہے کا ایک ستون دیکھا جس کے بالائی حصّے پر سونے کا ایک دائرہ تھا، اس آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دھکیلا یہاں تک کہ میں نے کڑے کو پکڑ لیا، اس نے کہا مضبوطی سے اس کو تھام لو، میں نے کہا ٹھیک ہے، اس نے ستون کو پاؤں سے ٹھوکر دی اور میں نے کڑے کو مضبوطی سے تھام لیا،

میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ نے فرمایا تم نے بھلائی کی چیز دیکھی ہے، بڑا راستہ تو میدانِ حشر ہے، اور وہ راستہ جو تمہارے بائیں جانب پھیلا وہ اہل جہنم کا راستہ ہے اور تم ان میں سے نہیں ہو، اور وہ راستہ جو تمہارے دائیں جانب پھیلا وہ اہل جنت کا راستہ ہے، اور چکنا پہاڑ شہداء کا مقام ہے، اور وہ کڑا جس کو تم نے تھاما تھا وہ اسلام کا کڑا ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے، وہ بزرگ صحابی فرمانے لگے مجھے امید ہے کہ میں اہل جنت میں سے ہوں گا، راوی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۱۱۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا ، وَالْعَاقِبَةَ فِي الأُخْرَى ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ. (مسلم ۱۷۷۹۔ ابو داؤد ۴۹۸۶)

(۳۱۱۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں اور ہمارے پاس ابن طاب نامی شخص کی تازہ کھجوریں لائی گئیں، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لیے دنیا میں بلندی و رفعت ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین پاکیزہ دین ہے۔

(۳۱۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ ، وَرَأَيْت بَقَرًا مَنْحُورَةً ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةُ ، وَالْبَقَرَةَ نَفَرٌ. (دارمی ۲۱۵۹۔ بزار ۲۱۳۳)

(۳۱۱۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور میں نے ایک ذبح شدہ گائے دیکھی، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ زرہ سے مراد مدینہ منورہ ہے اور گائے سے مراد آدمی ہیں۔

(۳۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا ، وَكَأَنَّ ضُبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ ، فَأَوَّلْت أَنِّي أَقْتُلُ صَاحِبَ الْكَتِيبَةِ ، قَالَ عَفَّانَ : كَانَ بَعْدَ هَذَا شَيْءٌ لَمْ أَدْرِ مَا هُوَ. (بزار ۲۱۳۱۔ طبرانی ۲۹۵۱)

(۳۱۱۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب کی حالت میں دیکھا کہ میں ایک

مینڈھے پر سوار ہوں اور گویا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ میں علمبر دار کو قتل کروں گا۔

عفان راوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس جملے کے بعد بھی کچھ تھا لیکن مجھے بھول گیا ہے۔

(٣١١٣١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْت كَأَنَّ دَلْوًا دُلِيَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ. (ابو داؤد ٣٦١٣۔ طبرانی ٦٩٦٥)

(٣١١٣١) حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول اتارا گیا، حضرت ابوبکر آئے، انہوں نے اس ڈول کی رسّی کو پکڑا اور کچھ پانی پی لیا، لیکن ان میں کچھ کمزوری تھی، پھر حضرت عمر آئے، انہوں نے اس کی رسّی کو پکڑا اور پینے لگے یہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر حضرت عثمان آئے اور انہوں نے بھی ڈول کی رسّی پکڑ کر پانی کھینچا اور پی لیا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔

(٣١١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ الرِّيَّ يَجْرِي بَيْنَ ظُفْرِي ، أَوْ أَظْفَارِي ، قَالُوا :مَا أَوَّلْته ؟ قَالَ :الْعِلْمُ. (بخاری ٣٦٨١۔ مسلم ١٨٥٩)

(٣١١٣٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ناخنوں کے درمیان تری چل رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس سے علم مراد لیا۔

(٥) مَنْ قَالَ إذا رأى ما يكره فليتعوّذ

وہ روایات جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب آدمی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو تعوذ پڑھے

(٣١١٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ ، فَلْيَنْفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ.

(٣١١٣٣) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی بری چیز دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ ہلکا سا تھوک دے، اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے، وہ خواب اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔

(٣١١٣٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو برا لگتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ پناہ مانگے ا، اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا ہے اس کو بدل لے۔

(٣١١٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلرُّؤْيَا كُنًى ، وَلَهَا أَسْمَاءٌ ، فَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا وَعَبِّرُوهَا بِأَسْمَائِهَا ، وَالرُّؤْيَا لأَوَّلِ عَابِرٍ.

(ابن ماجه ٣٩١٥۔ ابویعلی ٤١١٧)

(۳۱۱۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوابوں کی کنیتیں بھی ہوتی ہیں اور ان کے نام بھی ہوتے ہیں، تم ان کی کنیتیں بیان کر دیا کرو اور ان کے ناموں کے اعتبار سے ان کی تعبیریں بیان کر دیا کرو، اور خواب پہلے تعبیر بیان کرنے والے کے مطابق ہوتا ہے۔

(٦) ما عَبَرَهُ أبو بكرٍ الصِّدِّيق رضي الله عنه

وہ تعبیرات جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائیں

(٣١١٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَرَّ صُهَيْبٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ : مَالَكَ أَعْرَضْتَ عَنِّي ؟ أَبَلَغَكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ؟ قَالَ : لاَ وَاللهِ إِلاَّ رُؤْيَا رَأَيْتُهَا لَكَ كَرِهْتُهَا ، قَالَ : وَمَا رَأَيْتَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ : أَبُو الْحَشْرِ ! فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ ، جَمَعَ لِي دِينِي إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۱۱۳۶) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ سے منہ موڑ لیا، حضرت نے فرمایا کہ آپ نے کس بنا پر مجھ سے منہ موڑ لیا؟ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا ایسا نہیں ہے، البتہ میں نے آپ کے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے برا لگا ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے انصار کے ایک آدمی کے دروازے پر جس کا نام ''ابوالحشر'' ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے بہترین خواب دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میرے دین کو قیامت تک جمع رکھا ہے۔

(٣١١٣٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لأَبِيهَا : إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ

كَأَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِي حُجْرَتِي حَتَّى ذَكَرَتْ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ :إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ ، دُفِنَ فِي بَيْتِكَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ :ثَلاَثَةٌ. (طبرانی ۱۲۷)

(۳۱۱۳۷) حضرت ابوقلابہ ؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ چاند میری گود میں گر گیا ہے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ بیان کی، حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گھر میں روئے زمین کے تین بہترین آدمی دفن ہوں گے۔

(۳۱۱۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :إنِّي رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا ، قَالَ :أَرَاك تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے خواب میں دکھائی دیا ہے کہ مجھے پیشاب میں خون آ رہا ہے، آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں آتا ہے، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ :إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أُجْرِي ثَعْلَبًا ، قَالَ :أَنْتَ رَجُلٌ كَذُوبٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۹) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم جھوٹے آدمی ہو اللہ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ لأَبِي بَكْرٍ :إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ بَقَرًا يُنْحَرْنَ حَوْلِي ، قَالَ :إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاك قُتِلَتْ حَوْلَك فِئَةٌ!.

(۳۱۱۴۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ارد گرد بہت سی گائیں ذبح کی جا رہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گرد ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

(۷) ما عبّره عمر رضي الله عنه مِنَ الرُّؤيا

وہ تعبیرات جو حضرت عمر ؓ نے بیان فرمائی ہیں

(۳۱۱٤۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَة ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إنِّي رَأَيْت دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ، وَلاَ أُرَى ذَلِكَ إلاَّ حُضُورَ أَجَلِي.

(مسلم ۳۹۷۔ احمد ۴۸)

(۳۱۱۴۱) حضرت معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا راوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعے کے دن خطبہ دیا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں نے ایک سرخ مرغ خواب میں دیکھا ہے کہ اس نے مجھے دو مرتبہ چونچ ماری ہے، اور مجھے اس کی تعبیر یہی سمجھ میں آتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

(۳۱۱٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ، قَالَ :حَجَجْت الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ :فَخَطَبَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۳۱۱۴۲) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا اس سال میں نے حج کیا، فرماتے ہیں کہ آپ نے خطبے میں فرمایا تھا کہ میں نے ایک مرغ دیکھا ہے جس نے مجھے دو یا تین مرتبہ چونچ ماری ہے۔

(۳۱۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ :إنِّي رَأَيْت الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي وَرَأَيْته يُجْلِيه النَّاسُ عَنِّي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إلاَّ ثَلاَثًا حَتَّى قَتَلَهُ عَبْدُ الْمُغِيرَةِ :أَبُو لُؤْلُؤَةَ. (بيهقى ۲۳۲)

(۳۱۱۴۳) حضرت عبداللہ بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے گزشتہ رات ایک مرغ کو دیکھا کہ اس نے مجھے ٹھونگ ماری ہے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں، آپ اس کے بعد تین روز نہیں ٹھہرے کہ آپ کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے شہید کر دیا۔

(۳۱۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَرَأَيْته لاَ يَنْظُرُنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنِي ؟ قَالَ : أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قُلْتُ :وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۳۱۱۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مجھے دیکھ نہیں رہے تھے،، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری یہ کیسی حالت ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم وہی نہیں ہو جو روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آج کے بعد روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ نہیں لوں گا۔

(۳۱۱٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ :أَنْ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ مَا هِيَ ؟ قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً ، قَالَ :فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

(۳۱۱۴۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے بہت سے لوگوں نے بیان کیا کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اورعرض کیا اے امیر المومنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا، آپ نے فرمایا کیا خواب ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سورج اور چاند کو آپس میں جنگ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ ستارے بھی آدھے آدھے ان کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ اس نے کہا چاند کے ساتھ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً'' (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پس ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) آپ نے فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم تم کبھی میرے لیے کام نہ کرو گے!۔

(۳۱۱۴۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت فِي مَنَامِي دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي عَلَى مَعْقِدِ إِزَارِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ ، فَاسْتَعْبَرْتُهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَتْ : إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاك ، قَتَلَك رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ.

(۳۱۱۴۶) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک سرخ مرغ کو دیکھا ہے کہ اس نے میرے ازار باندھنے کی جگہ میں تین ٹھونگیں ماری ہیں، میں نے اسماء بنت عمیس سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو ایک عجمی آدمی آپ کو قتل کرے گا۔

(۸) بابٌ

باب

(۳۱۱۴۷) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا عَلَى ثَلاَثَةٍ : مِنْهَا تَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهِ ابْنَ آدَمَ ، وَمِنْهُ الأَمْرُ يُحَدِّثُ بِهِ نَفْسَهُ فِي الْيَقَظَةِ فَيَرَاهُ فِي الْمَنَامِ ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (ابن ماجه ۳۹۰۷۔ ابن حبان ۶۰۴۲)

(۳۱۱۴۷) حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، اور بعض وہ معاملات ہوتے ہیں جن کو آدمی بیداری میں سوچتا ہے تو وہ خواب میں نظر آجاتے ہیں، اور بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

(۳۱۱۴۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ : فَالْبُشْرَى مِنَ اللهِ ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ ، فَلْيَقُصَّهَا إِنْ شَاءَ ، وَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلاَ يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ يُصَلِّي.

(بخاری ۷۰۱۷۔ مسلم ۱۷۷۳)

(۳۱۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں، اور بعض خواب دل کی باتیں ہوتی ہیں، اور بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ بیان کردے اگر اس کا جی چاہے، اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے۔

(۳۱۱٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الرُّؤْيَا ثَلاَثَةٌ : حُضُورُ الشَّيْطَانِ ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالنَّهَارِ فَيَرَاهُ بِاللَّيْلِ ، وَالرُّؤْيَا الَّتِي هِيَ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۴۹) حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب تین طرح کے ہیں، بعض خواب شیطان کے آنے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اور بعض اوقات آدمی دن کے وقت اپنے دل سے باتیں کرتا ہے تو اسی کو رات میں دیکھتا ہے، اور بعض حقیقی خواب ہوتے ہیں۔

(۹) ما ذُكِر عن عثمان رضى الله عنه فِي الرّؤيا

وہ روایات جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں مروی ہیں

(۳۱۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ بِنْتِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ : أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ : إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَنِي ، قُلْتُ : كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالَ : إِنَّك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۱۱۵۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ہلکی سی نیند طاری ہوئی، جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے عرض کیا ہرگز نہیں اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے وہ فرما رہے تھے کہ آج رات ہمارے پاس افطاری کرو، یا یہ فرمایا کہ آپ آج رات ہمارے پاس افطاری کریں گے۔

(۳۱۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِماً وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

(۳۱۱۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صبح کے وقت لوگوں کے سامنے یہ بات بیان فرما رہے تھے کہ میں نے آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا اے عثمان! ہمارے پاس افطاری کرو، آپ نے روزہ

رکھا اور اسی دن شہید ہو گئے۔

(١٠) ما ذكر عن أبي هريرة رضي الله عنه فِي الرُّؤيا

وہ روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں نقل کی گئی ہے

(٣١١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُحِبُّ الْقَيْدَ فِي الْمَنَامِ ، وَأَكْرَهُ الْغُل ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ الْفِطْرَةُ.

(۳۱۱۵۲) حضرت محمد رحمہ اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں خواب میں بیڑیوں کو پسند کرتا ہوں اور گلے کے طوق کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب میں دودھ فطرت ہے۔

(١١) رؤيا عائِشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خواب

(٣١١٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :رَأَيْتُنِي عَلَى تَلٍّ كَأَنَّ حَوْلِي بَقَرًا تُنْحَر ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ :إِنِ اسْتَطَعْتِ أَنْ لاَ تَكُونِي أَنْتِ هِيَ فَافْعَلِي ، قَالَ :فَابْتُلِيت بِذَلِكَ رَحِمَهَا اللَّهُ.

(۳۱۱۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ٹیلے پر دیکھا اور میرے گرد بہت سی گائیں ذبح کی جا رہی تھیں، حضرت مسروق نے فرمایا اگر آپ کے اندر طاقت ہے کہ آپ وہ نہ ہو تو ایسا ضرور کریں، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں مبتلا ہو گئیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

(٣١١٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّهَا قَتَلَتْ جَانًّا ، فَأُتِيَتْ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقِيلَ لَهَا :أَمَا وَاللهِ لَقَدْ قَتَلْتِ مُسْلِمًا ، قَالَتْ :فَلِمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقِيلَ لَهَا :مَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ إِلاَّ وَعَلَيْكِ ثِيَابُكِ ، فَأَصْبَحَتْ فَزِعَةً وَأَمَرَتْ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَجعلَت فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۱۵۴) حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک سانپ کو قتل کر دیا، چنانچہ ان سے خواب میں کہا گیا بخدا تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجروں میں کیوں داخل ہوا تھا؟ ان سے کہا گیا کہ وہ آپ کے پاس اسی وقت آتا ہے جب آپ اپنے کپڑوں میں ہوتی ہیں، چنانچہ آپ گھبرا

کرائیں اور بارہ ہزار اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۲) رؤيا خزيمة بنِ ثابتٍ رضى الله عنه

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے خواب

(۳۱۱۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرُّوحَ لَيَلْقَى الرُّوحَ، أَوْ قَالَ :الرُّوحُ يَلْقَى الرُّوحَ ، شَكَّ يَزِيدُ ، فَأَقْنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَسَجَدَ مِنْ خَلْفِهِ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۱۵۵) حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہے ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک روح البتہ روح سے ملا کرتی ہے، یا فرمایا کہ روح روح سے ملتی ہے، یزید راوی کو شک ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو جھکایا اور ان کو سجدے کا حکم دیا، پس انہوں نے آپ کے پیچھے سے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر لیا۔

(۳۱۱۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ :أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ :رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَفْتِلُ شَرِيطًا وَأَضَعُهُ إِلَى جَنْبِي وَنَقَدٌ يَأْكُلُنَهُ ، قَالَ :تَزَوَّجُ امْرَأَةً ذَاتَ وَلَدٍ يَأْكُلُ كَسْبَكَ. قَالَ : وَرَأَيْت ثَوْرًا خَرَجَ مِنْ جُحْرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ يَعُودُ فِيهِ ، قَالَ : هَذِهِ الْعَظِيمَةُ تَخْرُجُ مِنْ فِي الرَّجُلِ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّهَا ، قَالَ :وَرَأَيْت كَأَنَّهُ قِيلَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ ، فَجَعَلْتُ أَتَقَحَّمُ الْجُدُرَ ، فَالْتَفَتّ خَلْفِي فَفُرِجَتْ لِي الأَرْضُ فَدَخَلْتهَا ، قَالَ :تُصِيبُكَ فُحَمٌ فِي دِينِكَ ، وَالدَّجَّالُ عَلَى إِثْرِكَ قَرِيبًا.

(۳۱۱۵٦) حضرت علی بن زید رحمہ اللہ اور ابو عمران جونی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں رسّی بٹ رہا ہوں اور میں نے رسّی بٹ کر اپنے پہلو میں رکھ دی، اور چھوٹی بھیڑیں اسے کھا رہی ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک لڑکے والی عورت سے شادی کرو گے جو تمہارا مال کھا جائے گی، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بیل کو دیکھا کہ ایک سوراخ سے نکلا لیکن پھر وہ اس کے اندر نہ جا سکا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ بڑا بول ہے جو آدمی کے منہ سے نکلتا ہے لیکن وہ اس کو واپس لے جانے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ گویا کہا جا رہا ہے کہ دجال نکل رہا ہے، میں دیواروں کے پیچھے چھپنے لگا، اچانک میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ میرے لیے زمین پھٹ گئی ہے،

چنانچہ میں اس میں داخل ہو گیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے تیرے دین میں مشکلات پیش آئیں گی اور دجال تیرے بعد عنقریب آ جائے گا۔

(۳۱۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ تَمْرًا ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ :إِنِّي رَأَيْتُك تَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ حَلاَوَةُ الإِيمَانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۱۱۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چھوہارے کھا رہے ہیں، چنانچہ میں نے ان کو خط لکھا کہ میں نے آپ کو چھوہارے کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اور اس کی تعبیر ان شاء اللہ تعالیٰ حلاوتِ ایمان ہے۔

(۳۱۱۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ ،قَالَ :رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَرَى عَجُوزًا كَبِيرَةً عَوْرَاءَ الْعَيْنِ وَالأُخْرَى قَدْ كَادَتْ تَذْهَبُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ ، وَمِنَ الْحِلْيَةِ شَيْءٌ عَجَبٌ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ :الدُّنْيَا ، قُلْتُ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكَ، قَالَتْ :إِنْ سَرَّك أَنْ يُعِيذَكَ الله مِنْ شَرِّي فَأَبْغِضِ الدِّرْهَمَ.

(۳۱۱۵۸) حضرت حمید بن ھلال حضرت علاء بن زیاد عدوی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک بڑھیا کو دیکھا جس کی آنکھ کانی تھی، اور دوسری آنکھ بھی ختم ہونے کے قریب تھی۔ اس پر زبرجد اور خوبصورت ترین زیور تھا، فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں، میں نے کہا: میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، کہنے لگی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرے شر سے نجات دے تو درہم سے نفرت کرو۔

(۳۱۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ، فَقَالَ :بَيْنَ شَارِبٍ وَتَارِكٍ.

(۳۱۱۵۹) حضرت فضیل بن غزوان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن قاسم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے آپ سے شرابوں کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا بعض لوگ ان کے پینے والے ہیں اور بعض ان کو چھوڑنے والے ہیں۔

(۳۱۱۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :إِنَّ فُلاَنًا يَضْحَكُ ، قَالَ :وَلِمَ لاَ يَضْحَكُ ، فَقَدْ ضَحِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، حُدِّثْت أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ :ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ ضَحِكًا مَا رَأَيْته ضَحِكَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَقَدْ عَلِمْت مَا الرُّؤْيَا ، وَمَا تَأْوِيلُهَا ، رَأَى كَأَنَّ رَأْسَهُ قُطِعَ ، قَالَ :فَذَهَبَ يَتْبَعُهُ ، فَالرَّأْسُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَلْحَقَ بِعَمَلِهِ عَمَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يُدْرِكُهُ.

(۳۱۱۶۰) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی ہنستا ہے، آپ نے فرمایا وہ کیوں نہ ہنسے؟ جبکہ اس سے بہترین ذات ہنسی ہے، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کا خواب سن کر اس قدر ہنسے کہ میں نے آپ کو اس سے زیادہ کسی چیز پر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے علم ہے کہ کیا خواب تھا اور اس کی کیا تعبیر ہے؟ اس آدمی نے دیکھا کہ اس کا سر قلم کر دیا گیا، اور وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے، تو سر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آدمی چاہتا ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالے لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکتا۔

(۳۱۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ :أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، أَوْ أَنَسًا قَالَ :رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَخَذْت جَوَادَّ كَثِيرَةً فَسَلَكْتهَا حَتَّى انْتَهَيْت إلَى جَبَلٍ ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْجَبَلِ ، وَأَبُو بَكْرٍ إلَى جَنْبِهِ وَجَعَلَ يُومِءُ بِيَدِهِ إلَى عُمَرَ ، فَقُلْتُ :إنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَاتَ وَاللهِ عُمَرُ ، فَقُلْتُ :أَلاَ تَكْتُبُ بِهِ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا كُنْت أَنْعَى إلَى عُمَرَ نَفْسَهُ.

(۳۱۱۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یا خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بہت سے راستوں پر چلا یہاں تک کہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ پہاڑ کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، واللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو فوت ہو گئے، میں نے کہا کیا آپ یہ خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ کر نہیں بھیج دیتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہی کی وفات کی خبر نہیں سناتا۔

(۳۱۱۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رُؤْيَا :كَأَنَّ مَلَكًا انْطَلَقَ بِهِ إلَى النَّارِ ، فَلَقِيَهُ مَلَكٌ آخَرُ وَهُوَ يَزَعُهُ ، فَقَالَ :لَمْ تُرَعْ ، هَذَا نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ :فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُطِيلُ الصَّلاَةَ بِاللَّيْلِ ، قَالَ :وَقَدِ انْتَهَى بِي إلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا أَقُولُ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِذَا هِيَ ضَيِّقَةٌ كَالْبَيْتِ أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ وَأَعْلاَهُ ضَيِّقٌ ، وَإِذَا رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَعْرِفُهُمْ مُنَكَّسُونَ بِأَرْجُلِهِمْ.

(بخاری ۱۱۵۶۔ مسلم ۱۹۲۸)

(۳۱۱۶۲) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ان کو دوزخ کی طرف لے کر چلا، اس کو دوسرا فرشتہ ملا اور وہ اس فرشتے کو منع کرنے لگا، اور اس نے مجھ سے کہا آپ ڈریئے نہیں، یہ شخص کیا ہی بہترین آدمی ہے اگر رات کا کچھ حصہ نماز پڑھا کرے، راوی فرماتے ہیں کہ آپ اس کے بعد رات کو لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ وہ مجھے جہنم کے قریب لے گیا اور میں کہہ رہا تھا کہ میں آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے کی مانند ہے، جس کا نچلا حصہ کشادہ اور اوپر کا حصہ تنگ ہو، اور میں نے دیکھا کہ قریش کے بہت سے آدمی اوندھے منہ اس میں پڑے ہیں

جن کو میں پہچانتا ہوں۔

(۱۳) ما حفظت فیمن عَبَّر مِن الفقهاءِ

وہ روایات جو مجھے فقہاء کے خوابوں کی تعبیر دینے کے بارے میں یاد ہیں

(٣١١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ :إنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رَأَيْت كَأَنِّي أَقْسِمُ رَيْحَانًا بَيْنَ النَّاسِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، فَقَالَ :إنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۳۱۱۶۳) حضرت سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میری اس مجلس پر اس بات نے مجبور کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لوگوں میں ''ریحان'' پھول تقسیم کر رہا ہوں، میں نے یہ خواب ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ریحان کی صورت بہت خوشنما ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(٣١١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ قَالَ: عِبَارَةُ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۶۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔

(٣١١٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ :أَنَّهُ سَمِعَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ رُؤْيَا وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا انْصَرَفَ سَأَلَهُمْ عنها فَكَتَمُوهُ ، فَقَالَ :أَمَا أَنَّهُ جَاءَ تَأْوِيلُ رُؤْيَا يُوسُفَ بَعْدَ أَرْبَعِينَ . يَعْنِي :سَنَةً.

(۳۱۱۶۵) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے کچھ لوگوں کو خواب بیان کرتے ہوئے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے اس خواب کے بارے میں پوچھا، انہوں نے چھپالیا، آپ نے فرمایا: خبردار یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔

(٣١١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا ، قَالَ :رَأَيْتُ كَأَنِّي آكُلُ خَبِيصًا فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ :الْخَبِيصُ حَلاَلٌ ، وَلاَ يَحِلُّ لَكَ الأَكْلُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ لَهُ :تُقَبِّلُ امْرَأَتَكَ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلْ.

(۳۱۱۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نماز میں ''خبیص'' نامی حلوا کھا رہا ہوں، آپ نے فرمایا خبیص حلال ہے، لیکن تمہارے لیے نماز میں کھانا حلال نہیں ہے، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔

(٣١١٦٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَتَأْوِيلِهَا أَرْبَعُونَ سَنَةً.

(۳۱۱۶۷) حضرت ابوعثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے۔

(٣١١٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرَسُولُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عون حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سلف صالحین خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا کرتے کہ میں پناہ چاہتا ہوں اس ذات کی جس کی پناہ میں ہے اللہ کے فرشتے اور اس کے رسول اور اس خواب کے شر سے جو میں نے دیکھا ہے، اس بات سے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں کوئی ایسا نقصان پہنچے جس کو میں ناپسند کرتا ہوں۔

(٣١١٦٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَعَهُ سَيْفًا مُخْتَرِطَةً ، فَقَالَ :وَلَدٌ ذَكَرٌ ، قَالَ :انْدَقَّ السَّيْفُ ، قَالَ :يَمُوتُ.
قَالَ :وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْحِجَارَةِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :قَسْوَةٌ.
وَسُئِلَ عَنِ الْخَشَبِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :نِفَاقٌ.

(۳۱۱۶۹) بکیر بن ابی السمیط رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس کے پاس تلوار ہے جس کو وہ نیام سے باہر نکال رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذکر اولاد ہے، اس آدمی نے کہا کہ پھر وہ تلوار ٹوٹ گئی، آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ مر جائے گا۔
راوی فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب میں پتھر دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ سخت دلی ہے، اور ان سے خواب میں لکڑی دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ نفاق ہے۔

(٣١١٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى ضَوْئًا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ هَذَا خَيْرًا نَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۱۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے درمیانی شب میں روشنی دیکھی، آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بھلائی کی چیز ہوتی تو اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ضرور دیکھتے۔

(٣١١٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ صِلَةُ بْنُ أَشْيَمَ :رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي فِي رَهْطٍ ، وَكَانَ رَجُلٌ خَلْفِي مَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهُ ، قَالَ :كُلَّمَا أَتَى عَلَى أَحَدٍ مِنَّا ضَرَبَ رَأْسَهُ فَوَقَعَ ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، قَالَ :فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ مَتَى يَأْتِي عَلَيَّ فَيَصْنَعُ بِي ذَاكَ ، قَالَ :فَأَتَى

عَلَیَّ فَضَرَبَ رَأْسِی فَوَقَعَ فَكَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَی رَأْسِی حِینَ أَخَذْته أَنْفُضُ عَنْ شَفَتَیَّ التُّرَابَ ، ثُمَّ أَخَذْته فَأَعَدْته كَمَا كَانَ.

(۳۱۱۷۱) حضرت حمید بن ھلال صلہ بن اُشیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک جماعت کے درمیان ہوں اور میرے پیچھے ایک آدمی تلوار سونتے کھڑا ہے، جب بھی وہ ہم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اس کا سر قلم کر دیتا ہے تو وہ سر گر جاتا ہے، پھر وہ مقتول بیٹھ جاتا ہے اور پہلے کی طرح دوبارہ درست ہو جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ میں انتظار کرنے لگا کہ میرے پاس کب آتا ہے اور میرے ساتھ کیا کرتا ہے؟ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور میرے سر پر مارا تو میرا سر گر پڑا، گویا کہ میں اب بھی اپنے سر کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اپنا سر پکڑا اور میں اپنے ہونٹوں سے مٹی جھاڑ رہا تھا، پھر میں نے اپنا سر پکڑ کر پہلے کی طرح دوبارہ اس کی جگہ رکھ کر درست کر لیا۔

(۳۱۱۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةُ :رَأَیْت أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِیبَ فِی النَّوْمِ عَلَى نَاقَةٍ سَرِیعَةٍ ، وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَطُوفٍ ، وَأَنَا آخِذ عَلَى أَثَرِهِ ، قَالَ : فَیُعَوِّجُهَا عَلَیَّ، فَأَقُولُ :الآنَ أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ ، فَسَرَّحهَا ، وَأَنَا أَتْبَعُ أَثَرَهُ ، قَالَ :فَأَوَّلْت رُؤْیَایَ آخُذُ طَرِیقَ أَبِی رِفَاعَةَ وَأَنَا أُكُدُّ الْعَمَلَ بَعْدَهُ كَدًّا. (حاکم ۴۳۲)

(۳۱۱۷۲) حضرت حمید بن ھلال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت رفاعہ کو ان کے قتل ہونے کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہیں اور میں ایک سست رفتار چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والے اونٹ پر سوار ہوں اور ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا ہوں وہ میری طرف اونٹنی کو موڑ لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اب میں ان کو آواز سنا سکتا ہوں، پھر انہوں نے اونٹنی کو چلا دیا ہے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خواب کی یہ تعبیر لی کہ ابو رفاعہ کے راستہ پر چلوں گا اور میں ان کے بعد کام کرنے میں خوب کوشش کروں گا۔

(۳۱۱۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ :أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَى فِیمَا یَرَى النَّائِمُ : وَیْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِی الْعِظَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(۳۱۱۷۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو ثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے اپنے جسم کو موٹا کرنے والی عورتوں کے لیے قیامت کے بڑے بڑے کاموں میں کمزوری کی۔

تم كتاب الرؤيا والحمد لله رب العالمين (وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم)

(کتاب الرؤیا مکمل ہوئی) (والحمد لله رب العلمين)

كِتَابُ الأُمَرَاءِ

(١) ما ذُكِرَ مِن حدِيثِ الأمراءِ والدّخولِ عليهم

وہ روایات جو امراء کی باتوں اور ان کے درباروں میں داخل ہونے کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣١١٧٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : دَخَلَ شَقِيقٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ إِلَيَّ الأَمِيرُ حَتَّى عَلِمَ اسْمِي ، قَالَ : أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَا إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَفْسِي ، فَاسْتَعْفَاهُ فَأَعْفَاهُ ، قَالَ : فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَامَ وَهُوَ يَقُولُ : هَكَذَا يَتَعَاشَى ، قَالَ : فَقَالَ الْحَجَّاجُ : سَدِّدُوا الشَّيْخَ ، سَدِّدُوا الشَّيْخَ.

(۳۱۱۷۴) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبدالملک نے فرمایا کہ شقیق ؒ حجاج کے پاس تشریف لائے، حجاج نے کہا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ امیر نے میرا نام جاننے سے پہلے مجھے نہیں بلایا، حجاج نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے اپنے بعض کاموں میں مدد لوں، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تیرے پاس اپنی جان کا خوف ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے کام سے معذرت چاہی اور حجاج نے ان کی معذرت قبول کر لی، راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ اس کے پاس سے نکلے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ یہ اسی طرح بتکلف اندھا بنتا رہے گا، راوی کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا: شیخ کو سیدھا کرو، شیخ کو سیدھا کرو۔

(٣١١٧٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : بَعَثَ ابْنُ أَوْسَطَ بِالشَّعْبِيِّ إِلَى الْحَجَّاجِ وَكَانَ عَامِلاً عَلَى الرَّيِّ ، قَالَ : فَأُدْخِلَ عَلَى ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ وَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ لَطِيفًا ، قَالَ : فَعَذَلَهُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ ، وَقَالَ : إِنِّي مُدْخِلُكَ عَلَى الأَمِيرِ فَإِنْ ضَحِكَ فِي وَجْهِكَ فَلاَ تَضْحَكَنَّ ، قَالَ : فَأُدْخِلَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۷۵) حضرت ابن ابجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن اوسط نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو حجاج کے پاس بھیجا جبکہ وہ رے کا گورنر تھا راوی فرماتے ہیں کہ ان کو ابن ابی مسلم کے پاس پہنچایا گیا، ان دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات تھے، ابن ابی مسلم نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ میں آپ کو امیر کے پاس پہنچاتا ہوں اگر امیر تیرے سامنے ہنسے تو تم مت ہنسنا، راوی کہتے ہیں اس کے بعد ان کو حجاج کے پاس پہنچایا گیا۔

(۳۱۱۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ جَدَّتِه ، قَالَتْ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسْتَخْفٍ عِنْدَ أَبِيك زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَأَخْرَجَهُ أَبُوك فِي صُنْدُوقٍ إِلَى مَكَّةَ.

(۳۱۱۷۶) قبیلہ نخع کے ایک بزرگ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے فرمایا کہ حجاج کے زمانے میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ تیرے باپ کے پاس روپوش تھے، آپ کے والد ان کو ایک صندوق میں ڈال کر مکہ مکرمہ لے گئے۔

(۳۱۱۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ يَخْطُبُ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَعْزِمُ عَلَى مَنْ سَمَّانِي أَشْعَرَ بَرَكًا لَمَا قَامَ ، فَتَحَرَّجَ عَدِيٌّ مِنْ عَزْمَتِهِ ، فَقَامَ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّهُ لَذُو نَدَبَةِ الَّذِي يَقُومُ فَيَقُولُ : أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُك ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَكَانَ هُوَ الَّذِي سَمَّاهُ.

(۳۱۱۷۷) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ نے خطبے کے دوران کہا اے اہل کوفہ! میں لازم کرتا ہوں اس شخص پر جس نے مجھے ''سینے کے گھنے بالوں والا'' کا نام دیا ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے، چنانچہ اس کے اس لازم کرنے سے پریشان ہو گئے، اور اس کو کہا کہ جو آدمی کھڑا ہو کر یہ اقرار کرے گا کہ میں نے آپ کو یہ نام دیا ہے وہ قتل کر دیا جائے گا، ابن عون فرماتے ہیں کہ عدی نے ہی اس کو یہ نام دیا تھا۔

(۳۱۱۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَلِيٌّ مَرَّةً وَمَعَهُ عَقِيلٌ ، قَالَ : وَمَعَ عَقِيلٍ كَبْشٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : عضَّ أَحَدُنَا بِذِكْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ عَقِيلٌ : أَمَّا أَنَا وَكَبْشِي فَلَا.

(۳۱۱۷۸) عبدالملک بن ابجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے، ان کے ساتھ عقیل تھے اور عقیل کے ساتھ دنبہ تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کی برائی کی جارہی ہے، حضرت عقیل نے فرمایا کہ میری اور میرے دنبہ کی تو بہر حال نہیں کی جارہی۔

(۳۱۱۷۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ : إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، - يَعْنِي : عَبْدَ الرَّحْمَنِ - ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ لَيَحْجُزُنِي عَنْ ذَلِكَ ثَلَاثُ آيَاتٍ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ

فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ قَالَ : فَكَانَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ، فَكَانَ أَبِي مِنْهُمْ : ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ فَكُنْتُ مِنْهُمْ ، قَالَ : صَدَقْتَ.

(۳۱۱۷۹) حضرت مجمع ؒ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ حجاج کے پاس تشریف لائے تو حجاج نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ اگر تم چاہو کہ اس آدمی کو دیکھو جو حضرت امیر المؤمنین عثمان ؓ کو گالی دیتا ہے تو یہ عبدالرحمٰن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو، حضرت عبدالرحمٰن ؒ نے فرمایا کہ اے امیر! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں حضرت عثمان ؓ کو برا بھلا کہوں، مجھے اس بات سے کتاب اللہ کی تین آیتیں روکتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ (ان ہجرت کرنے والے فقراء کے لیے جن کو ان کے شہروں اور اموال سے بے دخل کر دیا گیا، وہ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضاء، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں) حضرت عثمان ؓ بھی ان لوگوں میں سے تھے، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے جگہ پکڑی گھر میں اور ایمان میں) میرے والد ان لوگوں میں سے تھے۔ ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ (اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے) میں ان لوگوں میں سے ہوں، حجاج نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

(۳۱۱۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : مِنْ قَوْمٍ يُبْغِضُهُمُ النَّاسُ : مِنْ ثَقِيفٍ.

(۳۱۱۸۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوجعفر محمد بن علی نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ان لوگوں میں سے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں، یعنی ثقیف سے۔

(۳۱۱۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لِعَلِيٍّ : اكْتُبْ إِلَى هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ بِعَهْدِهِمَا إِلَى الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ ، يَعْنِي الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ ، وَاكْتُبْ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِعَهْدِهِ إِلَى الشَّامِ فَإِنَّهُ سَيَرْضَى مِنْكَ بِذَلِكَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَمْ أَكُنْ لأُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِي ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ لَقِيَ الْمُغِيرَةُ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : أَنْتَ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَ وَاللهِ مَا وَقَى شَرَّهَا إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۱۱۸۱) حضرت ابوموسیٰ ؒ روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ ؓ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا کہ ان دو آدمیوں یعنی زبیر ؓ اور طلحہ ؓ کو کوفہ اور بصرہ کی ولایت لکھ دو اور حضرت معاویہ ؓ کو شام کی ولایت لکھ دو، اس طرح وہ آپ سے راضی ہو جائیں گے، حضرت علی ؓ نے فرمایا میں اپنے دین میں گھٹیا کام کرنے والا نہیں ہوں، راوی کہتے ہیں کہ بعد میں حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ بات کہنے والے آپ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا بخدا اس بات کے شر سے اللہ کے سوا کوئی نہیں بچا سکا۔

(۳۱۱۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ : مِنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَجَاءَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ : ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ : مِنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى زِيَادٍ ابْنِهَا.

(۳۱۱۸۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زیاد نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس طرح خط لکھا: ''زیاد بن ابی سفیان کی طرف سے......''، اس امید پر کہ وہ بھی اس کو ''ابن ابی سفیان'' لکھیں گے، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب میں لکھا، ''ام المؤمنین عائشہ کی طرف سے اس کے بیٹے زیاد کی طرف''

(۳۱۱۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : مَا جَالَسْت فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِثْلَهُ : يَعْنِي : عَلِي بْنَ حُسَيْنٍ.

(۳۱۱۸۳) حضرت ابن اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں علی بن حسین جیسے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔

(۳۱۱۸۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللهِ مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ ، قَالَ : ابْنَ أَخِي قَدْ سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۱۱۸۴) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت حسن سے کہا کہ اے ابوسعید! خدا کی قسم میں آپ کو کلام میں غلطی کرتا ہوا نہیں دیکھتا، انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! میں کلام کی غلطی سے آگے گزر گیا ہوں۔

(۳۱۱۸۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : أَلاَ أُعَجِّبُك ! قَالَ : إِنِّي يَوْمًا فِي الْمَنْزِلِ وَقَدْ أَخَذْت مَضْجِعِي لِلْقَائِلَةِ إِذْ قِيلَ : رَجُلٌ بِالْبَابِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا جَاءَ هَذَا هَذِهِ السَّاعَةَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ ، أَدْخِلُوهُ ، قَالَ : فَدَخَلَ ، قَالَ : قُلْتُ : لَك حَاجَةٌ ؟ قَالَ : مَتَى يُبْعَث ذَلِكَ الرَّجُلُ ؟ قُلْتُ : أَيُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ : عَلِيٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ يُبْعَثُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ! قَالَ : فَقَالَ : تَقُولُ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ الْحَمْقَى ! قَالَ : قُلْتُ : أَخْرِجُوا هَذَا عَنِّي.

(۳۱۱۸۵) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں تعجب میں ڈالنے والی بات نہ بتاؤں؟ پھر فرمانے لگے کہ میں ایک دن اپنے گھر میں تھا اور قیلولے کے لیے بستر پر لیٹ چکا تھا، مجھے کہا گیا کہ دروازے پر ایک آدمی ہے، میں نے کہا یہ شخص اس وقت کسی ضرورت سے ہی آیا ہوگا، اس کو اندر بھیج دو، کہتے ہیں کہ وہ اندر داخل ہوا، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کس ضرورت سے آئے ہیں؟ وہ کہنے لگا آپ ان صاحب کو قبر سے کب نکالیں گے؟ میں نے کہا: کون سے آدمی کو؟ کہنے لگا حضرت علی کو، میں نے کہا ان کو قبر سے اسی وقت اٹھایا جائے گا جب اللہ تعالیٰ قبر والوں کو اٹھائیں گے، فرماتے ہیں کہ وہ کہنے

لگا کیا آپ بھی ایسی بات کہتے ہیں جو یہ بیوقوف لوگ کہتے ہیں؟ میں نے کہا اس آدمی کو میرے پاس سے نکال دو۔

(۳۱۱۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : انتهى الشعبى إلى رجلين وهما يغتابانه ويقعان فيه ، فقال :

هَنِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(۳۱۱۸۶) حضرت عبد الملک بن ابجر بیان فرماتے ہیں کہ شعبی دو آدمیوں کے پاس پہنچے جو ان کی غیبت میں مصروف تھے اور ان کی برائیاں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا

عزّہ کے لیے خوش ذائقہ اور خوشگوار ہیں ہماری عزتیں اور آبروئیں جو اس نے حلال سمجھ لی ہیں بغیر کسی بیماری کے۔

(۳۱۱۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى الْحَجَّاجِ ، قَالَ : أَنْتَ الشَّقِيُّ بْنُ كُسَيْرٍ ، قَالَ : لاَ ، أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنِّي قَاتِلُك ، قَالَ : لَئِنْ قَتَلْتَنِي ، لَقَدْ أَصَابَتْ أُمِّي اسْمِي.

(۳۱۱۸۷) عبد الملک ابن ابجر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ حجاج کے پاس تشریف لائے، تو حجاج نے کہا تم بد بخت ہو اور ٹوٹے ہوئے شخص کے بیٹے ہو، وہ فرمانے لگے کہ میں خوش بخت ہوں اور جڑے ہوئے کا بیٹا ہوں، حجاج نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا، انہوں نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کرتا ہے تو میری ماں نے پھر میرا نام درست ہی رکھا ہے۔

(۳۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الطُّلَقَاءِ يُبَايَعُ لَهُ - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ - ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ لاَ تَعْجَبْ ، هُوَ مُلْكُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۳۱۱۸۸) حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ فتح مکہ میں آزاد کیے جانے والے ایک آدمی کی بیعت کی جا رہی ہے، یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم تعجب نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا ملک ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(۳۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ : أَنَّهُ قَالَ : لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ كَانَ بَعْدَهَا مُلْكٌ.

(۳۱۱۸۹) حضرت ولید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ کوئی نبوت ایسی نہیں گزری جس کے بعد بادشاہت نہ ہوئی ہو۔

(۳۱۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَه قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : الْيَوْمُ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ - أَوْ خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ - مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۱۱۹۰) حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا صنعاء کا حاکم تھا، جب اس کے پاس

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگا اور بہت رویا، جب اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: آج کے دن نبوت چھین لی گئی یا کہا کہ نبوت کی خلافت چھین لی گئی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے، اور یہ خلافت بادشاہت اور جبری حکومت میں تبدیل ہو گئی جو جس چیز پر غالب ہو جائے گا اس کو ہڑپ کر جائے گا۔

(۳۱۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَسَنُ :أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ! دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي :أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۱۱۹۱) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن نے کہا کیا تمہیں سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر تعجب نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ قتال کے بارے میں پوچھنے لگے اور ان کے ساتھ بعض رؤساء بھی تھے یعنی ابن الأشعث کے ساتھی۔

(۳۱۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ كَأَنَّهُمَا عَسِيبَا نَخْلٍ وَهُوَ يَقُولُ :وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي لاَ أَغْبرَ فِيكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، فَقَالُوا : إلَى رَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ ، فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ وَلَوْ كَرِهَ أَمْرًا غَيَّرَهُ.

وَزَادَ فِيهِ ابْنُ بِشْرٍ :هَلِ الدُّنْيَا إلاَّ مَا عَرَفْنَا وَجَرَّبْنَا؟!

(۳۱۱۹۲) حضرت قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مرض الموت میں سنا اور اس وقت انہوں نے اپنے بازو چڑھا رکھے تھے اور وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے کھجور کی شاخیں ہوتی ہیں اور فرما رہے تھے کہ میں تمہارے درمیان تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہوں گا، لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کی رحمت اور مغفرت کی طرف جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، اور اگر کسی بات کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کو تبدیل فرما دیتے ہیں، ابن بشر نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ’’دنیا وہی تو ہے جس کو ہم نے پہچانا اور جس کا ہم نے تجربہ کیا۔

(۳۱۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ رُمَّانَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا قَاتَلْت عَلِيًّا إلاَّ فِي أَمْرِ عُثْمَانَ.

(۳۱۱۹۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے لڑا ہوں۔

(۳۱۱۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلَ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَغْلَظَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا ابْنَ أَخِي ، أَنْهَاك عَنِ السُّلْطَانِ ، إنَّ السُّلْطَانَ يَغْضَبُ غَضَبَ الصَّبِيِّ وَيَأْخُذُ أَخْذَ الأَسَدِ.

(۳۱۱۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک جوان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سخت کلامی کی، حضرت رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے بھتیجے! میں تجھے بادشاہ کے پاس جانے سے منع کرتا ہوں، بے شک بادشاہ بچے کی طرح غصے

میں آتا ہے اور شیر کی طرح پکڑ کرتا ہے۔

(۳۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ زِيَادٌ :مَا غَلَبَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِشَيْءٍ مِنَ السِّيَاسَةِ إلاَّ بِبَابٍ وَاحِدٍ ، اسْتَعْمَلْت فُلاَنًا فَكَسرَ خَرَاجَهُ فَخَشِيَ أَنْ أُعَاقِبَهُ ، فَفَرَّ إلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إلَيْهِ :إنَّ هَذَا أَدَبُ سُوءٍ لِمَنْ قِبَلِي ، فَكَتَبَ إلَيَّ :أَنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي لِي وَلاَ لَكَ أَنْ نَسُوسَ النَّاسَ سِيَاسَةً وَاحِدَةً ، أَنْ نَلِينَ جَمِيعًا فَيَمْرَجَ النَّاسُ فِي الْمَعْصِيَةِ ، وَلاَ أَنْ نَشْتَدَّ جَمِيعًا فَنَحْمِلَ النَّاسَ عَلَى الْمَهَالِكِ ، وَلَكِنْ تَكُونُ لِلشِّدَّةِ وَالْفَظَاظَةِ وَالْغِلْظَةِ ، وَأَكُونُ لِلِّينِ وَالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ.

(۳۱۱۹۵) حضرت شعبی ؒ کہتے ہیں کہ زیاد نے کہا کہ امیر المؤمنین سیاست کے کسی باب میں مجھ پر غالب نہیں ہوئے سوائے ایک باب کے، میں نے ایک آدمی کو ایک علاقے کا عامل بنایا اس نے اس کی آمدنی کم کر دی، اس کو میری سرزنش کا خوف ہوا تو وہ امیر المؤمنین کی طرف بھاگا، میں نے ان کی طرف لکھا کہ یہ کام پہلے لوگوں کے طرزِ عمل کے خلاف ہے، انہوں نے میری طرف لکھا کہ میرے اور تمہارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے ایک جیسی سیاست روا رکھیں، اگر ہم سب کے لئے نرم پڑ جائیں گے تو سب گناہوں میں پڑ جائیں گے، اور اگر ہم سب کے لئے سخت طبیعت ہو جائیں گے تو یہ ہلاکت کے راستوں پر لوگوں کو چلانا ہوگا، صحیح طریقہ یہ ہے کہ تم سختی و درشتی اور سخت طبعی کے لئے مناسب ہو اور میں نرمی، محبت اور رحمت کے لیے مناسب ہوں۔

(۳۱۱۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :مَا تَفَرَّقَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إلاَّ ظَهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ إلاَّ هَذِهِ الأُمَّةَ.

(۳۱۱۹۶) حضرت عامر ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ ؓ کو یہ فرماتے سنا کہ کسی بھی امت کی تفرقہ بازی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آ گئے، سوائے اس امت کے۔

(۳۱۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الْجُمُعَةَ بِالنُّخَيلَةِ فِي الضُّحَى ، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ :مَا قَاتَلْتُكُمْ لِتُصَلُّوا وَلاَ لِتَصُومُوا وَلاَ لِتَحُجُّوا وَلاَ لِتُزَكُّوا ، وَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ، وَلَكِنْ إنَّمَا قَاتَلْتُكُمْ لأَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ، فَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ ذَلِكَ وَأَنْتُمْ كَارِهُونَ.

(۳۱۱۹۷) حضرت سعید بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حضرت معاویہ ؓ نے نخیلہ کے مقام پر زوال کے وقت جمعہ پڑھایا پھر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے تم سے اس لیے قتال نہیں کیا کہ تم نماز پڑھنے لگو نہ اس لئے کہ تم روزے رکھنے لگو، نہ اس لئے کہ تم حج کرنے لگو، اور نہ اس لئے کہ تم زکوٰۃ ادا کرنے لگو، میں خوب جانتا ہوں کہ تم یہ سب کام کرتے ہو، میں نے تم سے اس لئے قتال کیا تا کہ میں تم پر حکومت کروں، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اختیار دے دیا ہے اور تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

(۳۱۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيب ، عَنْ هُزَيْلَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْت حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ،

قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنبَرِ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْتَ بِهِ الْيَوْمَ ؟! زَعَمْتَ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوكَ طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْتَ حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ :فَقَامَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ! وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي؟.

(۳۱۱۹۸) حضرت ھزیل بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم لوگ آئے اور تم نے میرے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کر لی، اور اگر تم کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ پر بھی بیعت کر لیتے تو میں بھی تمہارے ساتھ اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے جاتا، راوی فرماتے ہیں کہ جب آپ منبر سے اترے تو ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے آج کیا کام کیا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو کہ لوگوں نے تمہارے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کی ہے، اور اگر وہ کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ بیعت کر لیتے تو تم بھی ان کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے جاتے، راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو! کیا اس کام کا مجھ سے زیادہ حق دار بھی کوئی اور شخص ہے؟

(۳۱۱۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :لاَ حِلْمَ إِلاَّ التَّجَارِبُ.

(۳۱۱۹۹) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلم تجربوں ہی کا نام ہے۔

(۳۱۲۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ :أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: لأُجِيزَنَّكَ بِجَائِزَةٍ لَمْ أُجِزْ بِهَا أَحَدًا قَبْلَكَ، وَلاَ أُجِيزُ بِهَا أَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَجَازَهُ بِأَرْبَعِمِئَةِ أَلْفٍ ، فَقَبِلَهَا.

(۳۱۲۰۰) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آج آپ کو ایسا تحفہ دیتا ہوں جو میں نے آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور عرب میں سے آپ کے بعد میں کسی کو ایسا تحفہ نہیں دوں گا، چنانچہ یہ کہہ کر آپ نے ان کو چار لاکھ عطا فرمائے، اور انہوں نے ان کو قبول فرمالیا۔

(۳۱۲۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأُتِيَ بِالطَّعَامِ فَطَعِمْنَا وَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلاَّ اللَّبَنَ ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ ، وَالْحَدِيثَ الْحَسَنَ.

(۳۱۲۰۱) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے میرے والد کو تخت پر بٹھا لیا، پھر کھانا لایا گیا اور ہم نے کھا لیا پھر مشروب لایا گیا، ہم نے پی لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو جوانی میں مجھے لذیذ لگتی تھی اور اب میں اس کو لے لیتا ہوں سوائے دودھ اور اچھی بات کے، کہ میں اب بھی انہیں لیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مُحَلِّمٍ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِدَتَكَ الَّتِي وَعَدْتَنِي ، قَالَ :وَمَا وَعَدْتُكَ ؟ قَالَ :أَنْ تَزِيدَنِي مِئَةً فِي عَطَائِي ، قَالَ :مَا فَعَلْت ، قَالَ :بَلَى ، قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ قَالَ الأَسْوَدُ ، أَو ابْنُ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا يَقُولُ هَذَا يَا ابْنَ الأَسْوَدِ؟ قَالَ :نَعَمْ قَدْ زِدْته ، فَأَمَرَ لَهُ بِهَا ، ثُمَّ إنَّ مُعَاوِيَةَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ :مَا بِي مِئَةٌ زِدْتهَا رَجُلاً وَلَكِنْ بِي غَفْلتي أَنْ أَزِيدَ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِئَة ، ثُمَّ أَنْسَاهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الأَسْوَدِ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ !فَهُوَ آمِن عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا زِدْته شَيْئًا وَلَكِنَّهُ لاَ يَدْعُونِي رَجُلٌ إلَى خَيْرٍ يُصِيبُهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ ، وَلاَ شَرٌّ أَصْرِفُهُ عَنْهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ.

(۳۱۲۰۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! میرے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میں نے تجھ سے کیا وعدہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ میرے وظیفے میں سو درہم کا اضافہ فرمائیں گے، آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے کوئی کام کیا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس بات کو کون جانتا ہے؟ اس نے کہا اسود، یا کہا ابن الأسود، آپ نے فرمایا اے ابن الاسود یہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے امیر المؤمنین آپ نے اس کے وظیفے میں اضافہ فرمایا تھا، آپ نے اس اضافے کے دینے کا حکم فرما دیا، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مجھے اس بات کا غم نہیں کہ میں نے کسی آدمی کے لئے سو دراہم کے اضافے کا حکم دے دیا، بلکہ مجھے اپنی غفلت کا افسوس ہے کہ میں نے مہاجرین کے ایک آدمی کے وظیفے میں سو دراہم کا اضافہ کیا اور پھر میں ان کو بھول گیا، اس پر ابن الأسود نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! کیا ان دراہم کے بارے میں وہ بے خوف رہے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! انہوں نے کہا اللہ کی قسم آپ نے اس کے لئے کوئی اضافہ نہیں فرمایا، لیکن جو شخص مجھے دعوت دیتا ہے کہ میں اس کے لئے ان پیسوں کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی رئیس سے ملیں گے تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں، اسی طرح جو شخص مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں اس کے لئے کسی شر کے دور کرنے کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی صاحبِ منزلت آدمی سے پہنچنے کا خوف ہو تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :لَمَّا كَانَ عَامُ الْجَمَاعَةِ بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إلَى الْمَدِينَةِ بُسْرَ بْنَ أَرْطَاةَ لِيُبَايِعَ أَهْلَهَا عَلَى رَايَاتِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ جَائَتْهُ الأَنْصَارُ ، جَائَتْهُ بَنُو سَلِمة ، قَالَ :أَفِيهِمْ جَابِرٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :فَلْيَرْجِعُوا فَإِنِّي لَسْتُ مُبَايِعَهُمْ حَتَّى يَحْضُرَ جَابِرٌ ، قَالَ :فَأَتَانِي ، فَقَالَ :نَاشَدْتُك اللَّهَ إلاَّ مَا انْطَلَقْت مَعَنا فَبَايَعْت فَحَقَنْت دَمَك وَدِمَاءَ قَوْمِكَ ، فَإِنَّك إنْ لَمْ تَفْعَلْ قُتِلَتْ مُقَاتِلَتُنَا وَسُبِيَتْ ذَرَارِيّنَا ، قَالَ :فَاسْتَنْظَرْتهُمْ إلَى اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَمْسَيْت دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ :يَا

ابْنَ أَخِي ، انْطَلِقْ فَبَايِعْ وَاحْقِنْ دَمَكَ وَدِمَاءَ قَوْمِكَ ، فَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ ابْنَ أَخِي يَذْهَبُ فَيُبَايِعُ.

(۳۱۲۰۳) حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت کے سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بُسر بن ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ بھیجا تاکہ وہ اہل مدینہ سے ان کے جھنڈوں اور قبیلوں کے اعتبار سے بیعت کرلیں، سو جس دن ان کے پاس انصار کے آنے کا دن تھا اس روز ان کے پاس بنو سلمہ آئے، انہوں نے کہا کیا ان لوگوں میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے کہا چلو واپس چلے جاؤ، میں اس وقت تک ان سے بیعت نہیں لوں گا جب تک ان کے اندر حضرت جابر نہیں ہوں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ میرے پاس آئے اور کہا ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر بیعت کریں تاکہ آپ کا اور ہمارے خون محفوظ ہو جائیں، اور کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ہمارے لڑ سکنے والے لوگ قتل کر دیئے جائیں گے اور ہمارے بچے قید ہو جائیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے رات تک مہلت مانگی، جب رات ہوئی تو میں حضرت ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ان کو ساری بات بتائی، انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! جاؤ اور بیعت کرلو اور اپنا اور اپنی قوم کے خون کا تحفظ کرو، کیونکہ میں نے بھی اپنے بھتیجے کو بیعت کا حکم دیا ہے۔

(۳۱۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ :سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ :فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَلأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةً يُعْرَفُونَ بِهَا وَتُعْرَفُ فِيهِمْ :مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّمَا مَثَلُ الإِمَامِ مَثَلُ السُّوقِ :يَأْتِيه مَا كَانَ فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَاءَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَاءَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۱۲۰۴) وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو عراق کے ایک آدمی نے ان کی طرف خط لکھا: ''السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں اور اہل خیر کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ چیزیں ان میں نظر آتی ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالانا، اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے، کہ اس میں اسی طرح کے لوگ آتے ہیں جس طرح کی اس کے اندر چیزیں ہوتی ہیں، اگر وہ اہل خیر ہو تو اس کے پاس بھی نیک لوگ آتے ہیں اور اگر وہ فاجر ہو تو اس کے پاس بھی فاسق و فاجر لوگ اپنے فسق و فجور کے ساتھ آتے ہیں۔

(۳۱۲۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ الْمُخْتَارَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾.

(۳۱۲۰۵) حضرت سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان سے کہا گیا کہ مختار یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی آتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾۔

(۳۱۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ الْجَبَابِرَةُ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۱۲۰۶) حضرت شمر، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پہلے بہت سے بادشاہ ہوں گے، پھر جابر حکمران ہوں گے پھر سرکش سلاطین آئیں گے۔

(۳۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ بَنِي فُلاَنٍ يُصِيبُهُمْ قَتْلٌ شَدِيدٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ هَرَبَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ إِلَى الرُّومِ ، فَجَلَبُوا الرُّومَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۲۰۷) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے یہ بیان کیا جاتا تھا کہ فلاں قبیلے کے لوگوں مین سخت ترین خون ریزی کی جائے گی، چنانچہ جب ایسا ہوا تو ان میں سے چار آدمی روم کی طرف بھاگ گئے اور رومیوں کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے پر آمادہ کرلائے۔

(۳۱۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : خَبَّرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُبَايِعُوا لِيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ، قَامَ مَرْوَانُ فَقَالَ : سُنَّةُ أَبِي بَكْرٍ الرَّاشِدَةُ الْمَهْدِيَّةُ فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : لَيْسَ بِسُنَّةِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ تَرَكَ أَبُو بَكْرٍ الأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالأَصْلَ ، وَعَمَدَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنْ رَأَى أَنَّهُ لِذَلِكَ أَهْلٌ ، فَبَايَعَهُ.

(۳۱۲۰۸) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں سے یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جا رہی تھی اس دوران مروان کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مثالی طریقہ ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا طریقہ نہیں، اورانہوں نے تو اپنے اہل وعیال اور قبیلے کے لوگ چھوڑ دیے تھے، اور بنی عدی بن کعب کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اس کام کا سب سے زیادہ اہل ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(۳۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَوْلَةً ، حَتَّى إِنَّ لِلْحُمْقِ عَلَى الْحِلْمِ دَوْلَةً.

(۳۱۲۰۹) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہر چیز کا باری باری غلبہ آتا ہے یہاں تک کہ حماقت کو بھی عقل مندی پر غلبہ آیا کرتا ہے۔

(۳۱۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ لَمَّا نَزَعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ

حَسَنَةَ ، قَالَ :يَا عُمَرُ عَنْ سَخْطَةٍ نزَعْتَنِي ؟ قَالَ :لَا ، وَلَكِنَّا رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نَتْرُكَكَ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك ، فَقَالَ لَهُ شُرَحْبِيلُ :فَأَعْذِرْنِي فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ : كُنَّا اسْتَعْمَلْنَا شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ ، ثُمَّ نَزَعْنَاهُ مِنْ غَيْرِ سَخْطَةٍ وَجَدْتهَا عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نُقِرَّهُ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَنَظَرَ عُمَرُ مِنَ الْعَشِيِّ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَلُوذُونَ بِالْعَامِلِ الَّذِي اُسْتُعْمِلَ ، وَشُرَحْبِيلُ مُحْتَبٍ وَحْدَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَمَّا الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَكَاعٌ.

(۳۱۲۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا تو انہوں نے عرض کیا اے عمر رضی اللہ عنہ ! کیا آپ نے مجھے کسی ناراضی کے سبب معزول کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن ہم نے آپ سے زیادہ قوت والا ایک آدمی دیکھا ہے، حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر مجھے معذور رکھو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے شرحبیل بن حسنہ کو عامل بنایا تھا پھر ہم نے بغیر کسی ناراضی کے ان کو معزول کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں ان سے قوی شخص مل گیا، ہمیں اللہ تعالیٰ سے خوف آیا کہ ہم ان کو ان کے عہدے پر برقرار رکھیں جب کہ ہمیں ان سے زیادہ قوی شخص مل گیا ہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے وقت دیکھا کہ وہ جا رہے ہیں اس عامل کے پاس جس کو عامل بنایا گیا تھا اور حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ اکیلے ہاتھ باندھے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا دنیا تو کمینی ہے۔

(۳۱۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبِ :أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ :لاَ يُصْلِحُ هَذَا الأَمْرَ إِلاَّ شِدَّةٌ فِي غَيْرِ تَجَبُّرٍ ، وَلِينٌ فِي غَيْرِ وَهَنٍ.

(۳۱۲۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ کاتب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کام کی اصلاح سختی کر سکتی ہے مگر بغیر جبر کے، اور نرمی کر سکتی ہے مگر بغیر کمزوری کے۔

(۳۱۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مَلِكٍ مُؤَجَّلٍ.

(۳۱۲۱۲) حضرت محمد بن عمر بن علی رحمہ اللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جان دار کو پیدا کیا کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ٹلانا آسان ہے طے شدہ بادشاہت کو ٹلانے سے۔

(۳۱۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عصمة، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ ، فَقَالَ :أَرْسَلَ بِهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا :يَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا ؟ قَالَتْ :أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُونَ ، وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

(۳۱۲۱۳) حضرت عبد الرحمن بن عصمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد ہدیہ لے کر آیا اور اس نے کہا کہ یہ چیز امیر المؤمنین نے بھیجی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اس کو قبول فرمالیا، جب قاصد نکل گیا تو ہم نے عرض کیا! اے اُمّ المؤمنین کیا ہم مؤمنین نہیں ہیں اور وہ ہمارے امیر ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ تم ان شاء اللہ مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔

(٣١٢١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ سُلِّمَ عَلَى أَمِيرٍ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ : خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ ، فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۱۲۱۴) حضرت تمیم بن حزلم فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کوفہ کے کسی امیر کو امیر کہہ کر سلام کرنے کا قصہ یوں پیش آیا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے محل سے نکلے تو ان کے پاس قبیلہ کندہ کا ایک آدمی آیا اس نے ان کو امیر کہہ کر سلام کیا، انہوں نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں تو عام لوگوں کا ایک فرد ہوں، چنانچہ اس لقب کو ایک عرصے تک چھوڑا گیا، پھر بعد میں اس کو شامل کر لیا۔

(٣١٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَلَمْ أُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۱۵) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حجاج کے پاس گیا اور میں نے اس کو سلام نہیں کیا۔

(٣١٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ بُويِعَ لَهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ خَيْرًا رَضِينَا ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا صَبَرْنَا.

(۳۱۲۱۶) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا کہ یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جا رہی ہے آپ نے فرمایا اگر یہ خیر ہوئی تو ہم راضی ہو جائیں گے اور اگر یہ شر ہوا تو ہم صبر کریں گے۔

(٣١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : شَهِدْت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَ يَتَقَاضَى سَعْدًا دَرَاهِمَ أَسْلَفَهَا إِيَّاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَقَالَ : رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، فَقَالَ سَعْدٌ : أَظُنُّك لاَقِيًا شَرًّا ، قَالَ : رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : هَلْ أَنْتَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلاَّ عَبْدٌ مِنْ هُذَيْلٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَلْ أَنْتَ إِلاَّ ابْنُ حُمَيْنَةَ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ أَخِي سَعْدٌ : أَجَل ، أَنَّكُمَا لَصَاحِبَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْكُمَا ! فَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : وَيْحَك ، قُلْ قَوْلاً وَلاَ تَلْعَنْ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : أَمَ وَاللهِ أَنْ لَوْلاَ مَخَافَةُ اللهِ لَدَعَوْت عَلَيْك دَعْوَةً لاَ تُخْطِئُك ، قَالَ : فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ كَمَا هُوَ.

(۳۱۲۱۷) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان دراہم کا تقاضا کر رہے ہیں جو انہوں نے ان کو بیت المال سے قرض دیے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں برا ملاقاتی سمجھتا

ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مال لوٹاؤ، انہوں نے فرمایا اے ابن مسعود! کیا تم قبیلہ ہذیل کے ایک غلام نہیں ہو؟ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم حُمینہ کے بیٹے نہیں ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے فرمایا کہ بے شک تم دونوں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو لوگ تمہیں دیکھتے ہیں، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اٹھا لیے ''اے اللہ! جو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار ہے'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے جو چاہو کہو لیکن لعنت نہ کرنا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں تم پر ایسی بد دعا کرتا جو تم سے خطا نہ کھاتی، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے آئے تھے ایسے چل دیے۔

(۳۱۲۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :لَمَّا أَرَادَ عُثْمَان أَنْ يَجْلِدَ الْوَلِيدَ ، قَالَ لِطَلْحَةَ :قُمْ فَاجْلِدْهُ ، قَالَ :إِنِّي لَمْ أَكُنْ مِنَ الْجَلاَدِينَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَلَدَهُ ، فَجَعَلَ الْوَلِيدُ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِزِيَادٍ :وَمَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ؟ قَالَ :امْرَأَةٌ كَانَ يَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا.

(۳۱۲۱۸) زیاد راوی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت طلحہ سے فرمایا کہ کھڑے ہو کر ان کو کوڑے مارو، وہ کہنے لگے میں کوڑے مارنے والا نہیں ہوں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کو کوڑے لگائے تو ولید کہنے لگا کہ میں مکینہ کا ساتھی ہوں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے زیاد سے پوچھا کہ مکینہ کے ساتھی کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مکینہ ایک عورت تھی جس سے وہ باتیں کیا کرتا تھا۔

(۳۱۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ :لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :وَقَالَ طَلْحَةُ :دَعُوهُ فَإِنَّهُ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(۳۱۲۱۹) حضرت قیس روایت کرتے ہیں کہ جمل کے قصے میں مروان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب جنگ شعلہ پذیر ہوئی تو مروان نے کہا کہ میں اپنا خون بہا آج کے بعد طلب نہیں کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے ان کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا، پس خون نہیں رکا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

(۳۱۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَقِيَ أَبُو بَكْرَةَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَوْمًا نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ مُتَقَنِّعٌ ، فَقَالَ :أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ :أُرِيدُ حَاجَةً ، قَالَ :إِنَّ الأَمِيرَ يُزَارُ ، وَلاَ يَزُورُ.

(۳۱۲۲۰) حضرت عُیینہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ایک دن نصف النہار کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ملے جبکہ انہوں نے سر پر کپڑا ڈال رکھا تھا، حضرت ابو بکرہ نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا میں ایک ضرورت سے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ امیر کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے خود امیر کسی کے پاس نہیں جاتا۔

(۳۱۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَلِيَ الْمَوْسِمَ ، فَبَلَغَهُ أَنْ أَمِيرًا يَقْدَمُ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَهُ يَوْمَ الأَضْحَى.

(۳۱۲۲۱) ھشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حج کے امیر بنے، ان کو یہ پیغام ملا کہ ان کے پاس امیر تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس عرفہ کے دن تشریف لائے تو انہوں نے خوشی میں اس کو عید کا دن بنا لیا۔

(۳۱۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْت بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْت لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا لَهُ : خُذْ لَنَا أَمَانًا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ وَإِنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّة شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَل نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۱۲۲۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے لشکر کے اگلے حصے میں رہے تھے، اور ان کے ساتھ پانچ ہزار افراد تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنے سروں کو منڈ والیا تھا، پس جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل ہو گئے تو قیس نے داخل ہونے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں لے کر ہمیشہ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ ہم میں سے پہلے مرنے والا مر جائے، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے امان طلب کر لوں، وہ کہنے لگے آپ ہمارے لئے امان طلب کر لیں، چنانچہ انہوں نے ان کے لئے کچھ شرائط اور معاوضے کے ساتھ صلح کر لی، اور شرط ٹھہرائی کہ ان کو کسی قسم کی سزا نہ دی جائے، اور یہ کہا کہ میں ان کا ایک فرد ہوں گا، اور اپنے لئے کوئی شرط نہیں لگائی، جب وہ مدینہ کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے تو سارے راستے میں روزانہ ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

(۳۱۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ شَيْءٌ ، فَقَالَ : لأَنْ أَخَذْته لأُتْبِعَنَّهُ أَحْجَارَهُ.

(۳۱۲۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی نامناسب بات پہنچی، آپ نے فرمایا اگر میں اس کی پکڑ کرنا چاہوں تو اس کے پتھر اسی کو جا لگیں۔

(۳۱۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ فُلاَنًا شَهِدَ عِنْدَ عُمَرَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۳۱۲۲۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی کو رد کر دیا۔

(٣١٢٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ :أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْف ، قَالَ :اذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ بِبِطْنَتِك ، لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنهَا بِشَيْءٍ.

(ابن سعد ۱۳۶۔ طبرانی ۲۶۳)

(۳۱۲۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی فرمایا: جاؤ اے ابن عوف اپنی شکم سیری کی عادت کو لے کر، تم نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔

(٣١٢٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلاً يَسُبُّ الْحَجَّاجَ ، فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إِنَّ اللَّهَ حَكَمٌ عَدْلٌ ، يَأْخُذُ لِلْحَجَّاجِ مِمَّنْ ظَلَمَهُ ، كَمَا يَأْخُذُ لِمَنْ ظَلَمَهُ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۲۲۶) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ حجاج کو برا بھلا کہہ رہا ہے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والے ہیں اور عادل ہیں، حجاج کا بدلہ لیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے اس پر ظلم کیا جیسا کہ حجاج سے جن لوگوں پر اس نے ظلم کیا ہے ان کا بدلہ لیں گے۔

(٣١٢٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّاف ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ :إِنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لاَ تُقَاتِلْ ، إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَبْتَزَّ هَذِهِ الأُمَّةَ أَمْرَهَا ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۱۲۲۷) معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مختار کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے وہ ہمیں بلاتا ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ قتال مت کرو میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس امت کے معاملے کو چھین لوں یا ان پر ناحق حکمرانی کروں۔

(٣١٢٢٨) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :رَحِمَ اللَّهُ امْرَئًا أَغْنَى نَفْسَهُ وَكَفَّ يَدَهُ ، وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ ، وَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ ، وَهُوَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(۳۱۲۲۸) حضرت حارث ازدی سے روایت ہے کہ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو اپنے نفس کو غنی رکھے اور اپنا ہاتھ روک کر رکھے، اور اپنی زبان بند رکھے، اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہ اس کے لئے جو اس نے کیا اور وہ اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہو۔

(٣١٢٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رِضَى بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ بِالشِّعْبِ فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ - لَهُ ذُؤَابَتَان - فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ، إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكُمُ السَّلاَمَ ، قَالَ :فَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ ، قَالَ :إِنَّ أَبِي يَقُولُ :إِنَّا لاَ نُحِبُّ اللَّعَّانِينَ ، وَلاَ الْمُفْرِطِينَ ، وَلاَ الْمُسْتَعْجِلِينَ بِالْقَدَرِ.

(۳۱۲۲۹) ابو عقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک گھاٹی میں حضرت محمد ابن حنفیہ کے دروازے پر تھے، ان کا بیٹا گھر سے نکلا جس کے دو

مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں اس نے کہا اے حضرت علی کے ساتھیوں کی جماعت! میرے والد صاحب آپ کو سلام کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اس طرح مؤدّب ہو گئے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، پھر اس نے کہا میرے والد صاحب فرماتے ہیں کہ ہم لعنت کرنے والوں، حد سے تجاوز کرنے والوں اور تقدیر کے فیصلے میں جلدی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتے۔

(٣١٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا ، كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي : الشِّعْبَ.

(۳۱۲۳۰) محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری اس حالت کو دیکھتے تو ان کے کجاوے کی جگہ یہ گھاٹی ہوتی۔

(٣١٢٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا مِنْهُمَ الْعَنْسِيُّ وَمُسَيْلِمَةُ وَالْمُخْتَارُ.

(ابویعلی ٦٧٨٦۔ بزار ٣٣٧٦)

(۳۱۲۳۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں، انہی میں سے ہیں اسود عنسی، مسیلمہ اور مختار۔

(٣١٢٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ الْحُسَيْنُ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ : لاَ يقبلَنَّ رَجُلٌ مَعِي عَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ : ضَمِنَتِ امْرَأَتِي دَيْنِي ، فَقَالَ : امْرَأَة ! مَا ضَمَانُ امْرَأَةٍ ؟ قَالَ : وَنَادَى فِي الْمَوَالِي : فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لاَ يُقْتَلُ رَجُلٌ لَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً إِلاَّ دَخَلَ النَّارَ.

(۳۱۲۳۲) حضرت عمیر سے روایت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے: کہ میرے ساتھ وہ آدمی نہ آئے جس پر قرضہ ہو، ایک آدمی نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے قرض کا ضامن بناتا ہوں، آپ نے فرمایا عورت کے ضمان کا کیا حاصل ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ نے آزاد شدہ غلاموں میں یہ منادی کروائی کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ جو آدمی ایسی حالت میں قتل کیا جاتا ہے کہ اس نے کوئی مال چھوڑا ہو جس سے قرضہ ادا کیا جا سکے وہ آدمی جہنم میں جائے گا۔

(٣١٢٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فِتْنَةٍ.

(۳۱۲۳۳) حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابراہیم نے فرمایا کہ تم اس بات سے بچو کہ تم فتنے کے ساتھ قتل کیے جاؤ۔

(٣١٢٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِسْعَرًا يَذْكُرُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ : أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَرْكَبُ كُلَّ جُمُعَةٍ بَغْلَةً لَهُ وَيَجْعَلُنِي خَلْفَهُ ، فَيَأْتِي كُنَاسَةً بِالْحِيرَةِ قَدِيمَةً فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا بَغْلَتَهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : الدُّنْيَا تَحْتَنَا.

(۳۱۲۳۴) ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مسروق رضی اللہ عنہ ہر جمعے اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھاتے پھر مقام حیرہ کے گندگی کے ڈھیر پر آتے اور اس پر اپنے گدھے کو کھڑا فرماتے اور پھر کہتے ہیں کہ دنیا ہمارے نیچے ہے۔

(۳۱۲۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الأَصَمَّ ، يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، قَالَتْ :وَنَزَلْت فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الرَّحْبَةِ ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، قَالَ :فَقُلْتُ :مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ ؟ قَالُوا :طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قُلْتُ :فَإِنِّي سَمِعْت أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :(فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا).

(۳۱۲۳۵) حضرت ام راشد رحمہا اللہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں امّ ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی اور فرمانے لگیں کہ میں میدان کی طرف اتری اور میں نے دو آدمی دیکھے تو میں نے ان میں سے ایک کو سنا کہ دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا وہ دو آدمی کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے طلحہ اور زبیر، فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو یہی کہتے ہوئے سنا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے عہد شکنی کی اس کی عہد شکنی کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے اس وعدے کو پورا کیا جس کو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا تھا تو عنقریب وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۳۱۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُمَا :إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا :هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ فِي حَيْفٍ فِي حُكْمٍ ، أَوْ فِي اسْتِئْثَارٍ فِي فَيْءٍ ، أَوْ فِي كَذَا ، أَوْ فِي كَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ :لاَ وَلاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۱۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جنگ جمل کے دن قاصد بنا کر بھیجا، میں نے ان دونوں سے کہا، آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو مجھ پر کسی معاملے کے فیصلے میں ظلم کرنے پر ناراضگی ہے یا کسی مالِ غنیمت پر اپنا قبضہ کرنے کے بارے میں یا فلاں فلاں بات میں؟ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، بلکہ کچھ ایسا خوف ہے جس کے ساتھ سخت نوع کی طمع جمع ہوگئی ہے۔

(۳۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَيُحْرَقَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۷) حضرت عُلَیم کندی حضرت سلمان ﷜ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ بیت اللہ حضرت زبیر ﷜ کی آل میں سے ایک آدمی کے ہاتھوں جلے گا۔

(۳۱۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت رَجُلاً هُوَ أَسَبَّ مِنْهُ. يَعْنِي : ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۸) حضرت ابوحصین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر ﷜ سے زیادہ کوئی شخص برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(۳۱۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَامِرٍ : إنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنٌ ؟ فَقَالَ : وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ.

(۳۱۲۳۹) اجلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے عرض کیا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حجاج مؤمن ہے؟ فرمایا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ وہ طاغوت وشیطان پر ایمان لانے والا ہے اور اللہ کے احکام کا انکار کرنے والا ہے۔

(۳۱۲٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَبَّ دَابَّةً قَطُّ إلاَّ الْحَجَّاجَ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ بَعْضَ صَنِيعَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمَ الْحَجَّاجَ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، قَالَ : ثُمَّ تَدَارَكَهَا بَعْدُ ، فَقَالَ : إنْ كَانَ ذَلِكَ أَحَبَّ إلَيْك ، فَقُلْتُ : أَتَشُكُّ فِي الْحَجَّاجِ ؟ قَالَ : وَتَعُدُّ ذَلِكَ ذَنْبًا؟.

(۳۱۲۴۰) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے ابووائل ﷫ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے زمین پر چلنے والے کسی ذی روح کو برا بھلا کہا ہو سوائے حجاج کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اس کی بدعملیوں کا ذکر کر کے فرمایا اے اللہ! حجاج کو ضریع نامی جھاڑ میں سے کھلا ایسا کھانا جو نہ فربہ کرے اور نہ بھوک مٹائے ،فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے بطور تدارک کے فرمایا: اگر آپ اس بات کو پسند فرمائیں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کو حجاج کے بارے میں ابھی تک شک ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات کے اضافے کو گناہ سمجھتے ہو۔

(۳۱۲٤۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ : إنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاى ، فَأَرْسَل ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ أُسَامَةُ : أَمَّا اللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلا ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ : فَوَثَبَ النَّاسُ إلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إلَى جَنْبِهِ ، فَالْتَفَتَ إلَيَّ فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۱۲۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت طلحہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ میری گدّی پر تلوار رکھی ہوئی تھی، آپ نے حضرت ابن عباس ﷜ کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے ان سے اس بات کی حقیقت پوچھی تو حضرت اسامہ ﷜ نے فرمایا کہ گدّی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن دراصل بات یہ ہے کہ انہوں ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ وہ مجبور کیے گئے تھے، چنانچہ لوگ ان پر پل پڑے قریب تھا کہ ان کو جان سے مار ڈالتے، فرماتے ہیں کہ پھر حضرت صہیب ﷜ نکلے اور میں ان کے پہلو میں تھا، انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا تم جانتے ہو کہ ٹڈی ہلاک ہو کر ہی رہتی ہے۔

(۳۱۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ فَقَالَ : قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ

جَائُونِی ، فَقُلْتُ لَهُ :أَتَرِيبُكَ نَفْسُكَ ؟.

(۳۱۲۴۲) اعمش فرماتے ہیں کہ ہم ابن ابی ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا پھر میرے پاس آئے تو میں نے کہا آپ کا دل آپ کو کچھ پریشان کر رہا ہے؟

(۳۱۲٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ : كَيْفَ أَرْجُو الشَّهَادَةَ بَعْدَ قَوْلِي :أَرَأَيْت أَبَاكَ يُزْجَرُ زَجْرَ الأَعْرَابِ.

(۳۱۲۴۳) ہارون بن عنترہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں شہادت کی تمنا کیسے کروں میرے اس بات کے کہنے کے بعد کہ کیا تم نے اپنے باپ کو دیکھا ہے کہ اسے اعرابیوں کی طرح ڈانٹ پلائی جا رہی تھی؟

(۳۱۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَامَ يَمْشِي قُمْنَا لِنَمْشِي مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ :أَعْلَمْ مَا تَصْنَعُ ، قَالَ :مَا تَرَى فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةٌ لِلتَّابِعِ.

(۳۱۲۴۴) حضرت سلیم بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ ان سے بات چیت کریں، جب آپ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے، چنانچہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے ان پر درّہ اٹھا لیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ دیکھ نہیں رہے؟ یہ چیز آگے چلنے والے کے لئے فتنہ ہے اور پیچھے چلنے والے کے لئے ذلّت کی بات ہے۔

(۳۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ، وَمَا نَزَلَ فِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَعِيبُهُ ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حُرْمَةٌ وَقَرَابَةٌ ، وَكَعْبٌ سَاكِتٌ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَمْ تَرَ أَنِّي ذَكَرْت مَا نَزَلَ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ، فَلَمْ يَكُنْ مِنْ كَعْبٍ ، فَالْتَقَى عُمَرُ كَعْبًا ، فَقَالَ :أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ذُكِرَ عِنْدَكَ فَلَمْ يَكُنْ مِنْك ، قَالَ كَعْبٌ :قَدْ سَمِعْت مَقَالَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَيْته كَأَنَّهُ تَعَمَّدَ مَسَائَتِي ، كَرِهْتُ أَنْ أُعِينَهُ عَلَى مَسَائَتِي ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْت أَنْ لَوْ ضَرَبْت أَنْفَهُ ، أَوْ وَدِدْت أَنْ لَوْ كَسَرْت أَنْفَهُ.

(۳۱۲۴۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عبداللہ بن اُبی کے بارے میں قرآن میں جو کچھ نازل ہوا بیان کرنے لگا اور اس کی عیب گوئی کرنے لگا، ان دونوں کے درمیان احترام اور قرابت داری کا معاملہ بھی تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ خاموشی سے سنتے رہے، اس کے بعد وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پاس گیا اور کہا اے امیر المومنین میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے حضرت کعب کے سامنے عبداللہ بن ابیّ کے بارے میں جو قرآن میں نازل ہوا ہے بیان کیا لیکن انہوں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ کے پاس

عبد اللہ بن ابیؒ کا ذکر کیا گیا آپ نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اس کی بات سن لی تھی جب میں نے دیکھا کہ وہ جان بوجھ کر میری عیب جوئی کرنا چاہ رہا ہے کہ تو میں نے نامناسب سمجھا کہ اپنے عیب پر اس کی مدد کروں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر تم اس کی ناک پر مار دیتے، یا فرمایا کہ اچھا ہوتا کہ تم اس کی ناک توڑ ڈالتے۔

(۳۱۲٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ الأَشْتَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا ضَرَبْته إِلاَّ ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا أَوْ سِتًّا، ثُمَّ قَالَ: فَأَلْقَانِي بِرِجْلِي، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْت مِنْك عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ، قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلَ أَسْمَاءَ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتَ الَّذِي بَشَّرَهَا، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۱۲۴۶) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ اشتر اور ابن زبیر کی ملاقات ہوئی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو ایک ہی ضرب لگائی تھی کہ اس نے مجھے پانچ یا چھ ضربیں لگائیں پھر مجھے میرے پاؤں کی طرف گرا دیا اور پھر کہا بخدا اگر تمہاری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ داری نہ ہوتی تو میں تیرا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیتا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہاں تک فرما دیا تھا کہ ہائے اسماء کی بربادی! فرماتے ہیں کہ بعد میں جس آدمی نے انہیں میرے زندہ ہونے کی خبر دی انہوں نے اس کو دس ہزار درہم انعام میں عنایت فرمائے۔

(۳۱۲٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا عَلِمْت أَحَدًا انْتَصَفَ مِنْ شُرَيْحٍ إِلاَّ أَعْرَابِيٌّ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: إِنَّ لِسَانَك أَطْوَلُ مِنْ يَدِكَ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: أَسَامِرِيٌّ أَنْتَ فَلاَ تُمَسُّ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: أَقْبِلْ قِبَلَ أَمْرِك، قَالَ: ذَاكَ أَعملَنِي إِلَيْك، قَالَ: فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْك بِقَوْلِي، قَالَ: وَلاَ اجْتَرَمْتُ عَلَيْك.

(۳۱۲۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے حضرت شُریح سے انتقام لیا ہو سوائے ایک اعرابی کے، شریح نے اس سے فرمایا کہ تمہاری زبان تمہارے ہاتھ سے زیادہ لمبی ہے تو اعرابی نے کہا: کیا تم سامری ہو کہ تمہیں ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا؟ حضرت شریح نے فرمایا: اپنے معاملے کی ہوش لو، اس نے جواب دیا کہ میرا معاملہ ہی مجھے آپ کے پاس لایا ہے جب حضرت شریح رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے لگے تو فرمایا میں نے اپنی بات سے تمہیں مراد نہیں لیا تھا، اس اعرابی نے کہا کہ میں نے بھی آپ کا کوئی گناہ نہیں کیا۔

(۳۱۲٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ: أَنَّ ابْنَ مِخْنَفٍ الأَزْدِيَّ جَلَسَ إِلَى عَلِيٍّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اقْرَا، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَمَا فَرَغَ مِنْهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيَّ، قَالَ: فَبَعَثَهُ إِلَى أَصْبَهَانَ، قَالَ: فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَحَمَلَ بَقِيَّةَ الْمَالِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۲۴۸) شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ابن مخنف ازدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اس سے فرمایا پڑھو، اس نے

سورۂ بقرہ شروع کردی، ان کے فارغ ہونے سے پہلے میں مشقت محسوس کرنے لگا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اصفہان کی طرف بھیجا، انہوں جتنا مال چاہا لے لیا اور باقی حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا۔

(۳۱۲٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَعِينُونِي عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ الْقَرْيَةُ لَيُصْلِحُهَا السَّبْعَةُ ، وَإِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ مُنْتَهِبِيهِ فَهَلُمَّ حَتَّى أُقَسِّمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ مَتَى يَنْزِلُوا بِالْقَوْمِ يَضْرِبُوا وُجُوهَهُمْ عَنْ قَرْيَتِهِمْ.

(۳۱۲۴۹) حضرت ثعلبہ بن یزید حمانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس منبر سے یہ فرماتے سنا! اے لوگو! اپنی جانوں پر میری مدد کرو تو پوری بستی کی اصلاح کے لئے سات آدمی کافی ہیں، اور اگر تم ضرور اس میں لوٹ مار مچانا ہی چاہتے ہو تو آؤ میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، کیونکہ جب کوئی قوم کسی قوم کے پاس آ کر ٹھہرتی ہے تو ان کے چہروں کو ان کی بستی سے پھیر دیتی ہے۔

(۳۱۲۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِحُذَيْفَةَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَقَدْ جَلَسَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا مَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ أَعْطَى مِنْ دِينِهِ إِلاَّ هَذَا الرَّجُلُ.

(۳۱۲۵۰) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک مجلس میں بیٹھے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنا دین کچھ نہ کچھ دے نہ دیا ہو سوائے اس آدمی کے۔

(۳۱۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، وَإِنَّ أَحَدَ أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ أَوْ هُوَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمَ اثْنَتَيْنِ لَمْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهَا : الْعَدْلَ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلَ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ فَيُعْوَجَّ بِهِمْ. (بیہقی ۱۳۴)

(۳۱۲۵۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا جبکہ میری ایک انگلی پر یا یہ ان کے زخم پر تھی: کہ اے قریش کی جماعت! مجھے تم پر لوگوں کا خوف نہیں بلکہ مجھے لوگوں پر تمہارا خوف ہے، اور میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو گے بھلائی میں رہو گے، ایک فیصلے میں انصاف کرنا، دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا اور میں تمہیں چوپایوں کے راستوں جیسے ایک وسیع اور نرم راستے پر چھوڑ رہا ہوں الاّ یہ کہ کوئی قوم خود ہی ٹیڑھی ہو جائے تو ان کو ٹیڑھا کر دیا جائے۔

(۳۱۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

مَنْزِلِهِ ، قَالَ : كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْت هَذِهِ الآيَةَ : ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :إِنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَقُلْتُ :إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُثْمَان ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَان :أَنْ أَقْبِلْ ، فَلَمَّا قَدِمْت رَكِبَنِي النَّاسُ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ ، فَشَكَوْت ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ :لَوِ اعْتَزَلْت فَكُنْت قَرِيبًا ، فَنَزَلْت هَذَا الْمَنْزِلَ ، فَلاَ أَدَعُ قَوْلَه وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ عَبْدًا حَبَشِيًّا.

(۳۱۲۵۲) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ہم نے وہاں پر ان کے قیام کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں رہا کرتا تھا، وہاں میں نے یہ آیت پڑھی: ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، میں نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اوران کے بارے میں ہے، میں نے یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی، انہوں نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ، جب میں آیا تو لوگ میرے گرد اس طرح جمع ہو گئے جیسا کہ انہوں نے مجھے اس سے پہلے دیکھا ہی نہیں تھا، میں نے اس بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر آپ مدینہ کے باہر قریب کی کسی بستی میں علیحدگی اختیار کر لیتے! میں اس جگہ آ گیا اب میں امیر کے فرمان کو نہیں چھوڑوں گا چاہے وہ میرے اوپر کسی حبشی غلام کو ہی امیر بنا دیں۔

(۳۱۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَر ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۱۲۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے بارے میں شک کرنے والے کے لئے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔

(۳۱۲۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لَهُ سُمَّارٌ ، فَكَانَ عَلاَمَةُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ :إِذَا شِئْتُمْ.

(۳۱۲۵۴) حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کچھ قصہ گو تھے، ان کی آپس میں مجلس برخاست کرنے کی علامت یہ تھی کہ وہ ان سے فرماتے کہ ''اب جس وقت تم چاہو''۔

(۳۱۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَدْ رَأَيْت فَتًى يَغْشَى عَلْقَمَةَ فِي عَيْنِهِ بَيَاضٌ فَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَدْ رَأَيْته. يَعْنِي :فِي زَمَانِ ابْنِ زِيَادٍ.

(۳۱۲۵۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سامنے جب حضرت ابراہیم کا ذکر ہوتا تو فرماتے کہ میں نے ان کو ایسا جوان دیکھا ہے کہ حضرت علقمہ کو ہر وقت چمٹے رہتے ہیں ان کی آنکھ میں سفیدی تھی، اور شعبی کو بھی میں نے ابن زیاد کے زمانے میں دیکھا ہے۔

(۳۱۲۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذُ شَابًّا آدَمَ وَضَّاحَ الثَّنَايَا ، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا لَهُ مَا يَرَوْنَ لِلْكَهْلِ.

(۳۱۲۵۶) اعمش فرماتے ہیں کہ معاذ جوان مرد تھے، گندم گوں رنگت والے، چمکتے دندان والے، اور جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ کے ساتھ بیٹھتے تو لوگ دیکھتے کہ ان کو ادھیڑ لوگوں میں مقام حاصل ہوتا تھا۔

(۳۱۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ ، وَتَهَيَّأَ إِلَى صِفِّينَ اجْتَمَعَتِ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ، قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ ، وَإِنَّكُمْ سَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ ، فَلْيَنْظُرَ امْرُؤٌ مِنكُم أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ ؟!.

(۳۱۲۵۷) حضرت عمیر بن سعد فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے واپس ہوئے اور صفین کی تیاری کرنے لگے تو قبیلہ نخع والے جمع ہو کر اشتر کے پاس پہنچ گئے، آپ نے پوچھا کہ اس گھر میں قبیلہ نخع کے لوگوں کے علاوہ کوئی آدمی نہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا بے شک اس جماعت نے اپنے بہترین آدمی قتل کر دیے، اور ہم نے اہل بصرہ کی طرف پیش قدمی کی جن پر ہمارا بیعت کا حق تھا پس ان کی عہد شکنی کے ساتھ ہماری مدد کی گئی، بے شک تم لوگ عنقریب اہل شام کی طرف کوچ کرو گے جن پر تمہیں بیعت کا حق حاصل نہیں ہے، اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ دیکھ لے اور خوب سوچ لے کہ اپنی تلوار کہاں چلائے گا۔

(۳۱۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ : اكْتُبْ إِلَى جَوَانَانَ ، قَالَ : وَمَا جَوَانَانُ ، قَالُوا : خَيْرُ الْفِتْيَانِ ، قَالَ : اكْتُبْ إِلَى شَرِّ الْفِتْيَانِ. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۵)

(۳۱۲۵۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ جوانوں کی طرف پیغام لکھ دو آپ نے پوچھا جوان کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ بہترین نوجوان، آپ نے فرمایا: میں بدترین نوجوانوں کو پیغام لکھ دیتا ہوں۔

(۳۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ضَرَبَهُ الْحَجَّاجُ وَأَوْقَفَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ : الْعَنِ الْكَذَّابِينَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : لَعَنَ اللَّهُ الْكَذَّابِينَ ، ثُمَّ سَكَتَ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ يَقُولُ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، فَعَرَفْتُ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ ابْتَدَأَهُمْ فِعَرَّفَهُمْ ، أَنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُهُمْ.

(۳۱۲۵۹) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجاج نے ان کو کوڑے لگوا کر مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ ان سے کہنے لگے کہ جھوٹوں پر لعنت کرو، وہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے جھوٹوں پر، پھر تھوڑا رک کر فرماتے، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن زبیر اور مختار بن ابی عبید، ان کے خاموش رہنے کے بعد بولنے سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ انہیں مراد نہیں لے رہے۔

(۳۱۲۶۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : مَثَلُ عُثْمَانَ عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، قَالَ : فَرَفَعَ

رَأْسَهُ ثُمَّ تَأَوَّهَ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ : فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : كَفَرَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۲۶۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوالبختری طائی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے، کہتے ہیں کہ پھر اس نے سر اٹھا کر آہ نکالی پھر کہا ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ ...... ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (اور بنانے والا ہوں تیرے متبعین کو کفار پر غالب قیامت کے دن تک) عطاء فرماتے ہیں کہ اس پر ابوالبختری نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ کافر ہو گیا۔

(۳۱۲۶۱) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كِنَانَةُ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُودُ بِصَفِيَّةَ لِتَرُدَّ عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَلَقِيَهَا الأَشْتَرُ فَضَرَبَ وَجْهَ بَغْلَتِهَا حَتَّى مَالَتْ وَحَتَّى قَالَتْ : رُدُّونِي لاَ يَفْضَحُنِي هَذَا.

(ابن سعد ۱۲۸)

(۳۱۲۶۱) کنانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صفیہ کی سواری چلا رہا تھا تا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف داری کرتے ہوئے ان کا دفاع کریں، کہ اس اثناء میں ان کے سامنے اشتر آ گیا اور اس نے ان کے خچر کے چہرے پر مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ خچر واپس ہو گیا، اور حضرت صفیہ بھی فرمانے لگیں کہ مجھے واپس کر دو کہیں یہ آدمی مجھے رسوا نہ کر دے۔

(۳۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيُنْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ إِلَى وَاسِطٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، أَوْ أَرْبَعَةٌ ، فَوَجَدْنَاهُ فِي كُنَاسَةِ الْخَشَبِ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَبَكَى رَجُلٌ مِنَّا ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : أَبْكِي لِلَّذِي نَزَلَ بِكَ مِنَ الأَمْرِ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ يَكُونُ هَذَا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾.

(۳۱۲۶۲) ربیع بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب سعید بن جبیر مکہ سے کوفہ آئے تا کہ ان کو واسط میں حجاج کے پاس لے جایا جائے تو ہم تین یا چار آدمی ان کے پاس آئے تو ہم نے ان کو لکڑی کے ایک ڈھیر میں بیٹھا ہوا پایا۔ ہم ان کے پاس بیٹھے تو ہم میں سے ایک آدمی رو پڑا، سعید نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رُلاتی ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مصیبت پر رو رہا ہوں، آپ نے فرمایا نہ روؤ کیونکہ اللہ کے علم میں پہلے سے یہ بات ہے کہ اس طرح ہوگا، پھر آپ نے پڑھا ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾ (زمین میں اور تمہاری جانوں میں کوئی مصیبت نہیں آتی مگر وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے ہمارے اس زمین کو پیدا کرنے سے پہلے، بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

(۳۱۲۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبَّادٍ، قَالَ: أَتَى

الْمُخْتَارُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِمَالٍ مِنَ الْمَدَائِنِ وَعَلَيْهَا عَمُّهُ سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ الْمَالَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ حَمْرَاءُ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ كِيسًا فِيهِ نَحْوٌ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَة، قَالَ: هَذَا مِنْ أُجُورِ الْمُومِسَاتِ قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي أُجُورِ الْمُومِسَاتِ ، قَالَ : وَأَمَرَ بِمَالِ الْمَدَائِنِ فَرُفِعَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَاتَلَهُ الله ، لَوْ شُقَّ عَلَى قَلْبِهِ لَوُجِدَ مَلآنُ مِنْ حُبِّ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۳۱۲۶۳) عباد فرماتے ہیں کہ مختار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مدائن سے مال لے کر آیا اور مدائن پر اس کے چچا سعد بن مسعود حاکم تھے، راوی کہتے ہیں کہ اس نے ان کے سامنے مال رکھا اس پر سرخ رنگ کی چادر پڑی تھی، اس نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا اور ایک تھیلی اس میں سے نکالی جس میں تقریباً پندرہ سو درہم تھے، کہنے لگا کہ یہ زانیہ عورتوں کی اجرتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں زانیہ عورتوں کی اجرتوں کی کوئی ضرورت نہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر مدائن کے مال کو بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیا اور جب مختار چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو غارت کرے اگر اس کا سینہ چیر کر دیکھا جائے تو لات اور عزیٰ کی محبت سے بھرا ہوا ملے۔

(۳۱۲٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ : فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ قَالَ لَقَدْ نَزَلَتْ ، وَمَا نَدْرِي مَنْ يَخْلُفُ لَهَا ، قَالَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَلِمَ جِئْت إِلَى الْبَصْرَةِ ؟ قَالَ : وَيْحَك إنَّا نُبْصِرُ وَلَكِنَّا لاَ نَصْبِرُ.

(۳۱۲۶۴) حضرت حسن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ نازل ہوئی اور ہم یہ نہیں جانتے کہ اس فتنے کا پیچھا کون کرے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اے ابوعبد اللہ! پھر آپ بصرہ کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو ہم خوب دیکھتے ہیں لیکن ہم صبر نہیں کر پاتے۔

(۳۱۲٦٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : نَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عِتَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَأَتَاهُ آتٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ بِالْكُنَاسَةِ ، قَالَ عَلِيٌّ : هَاه ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : آهٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، أَو الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ هِيَ بِالْكُنَاسَةِ ، فَقَالَ : الآنَ صَدَقْتَنِي سِنَّ بَكْرِكَ يَا شَدَّادُ ؟ أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ وَبَنِي تَمِيمٍ فَأَفْرِغْ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۲۶۵) قدامہ بن عتاب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ فرما رہے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین! بکر بن وائل کی مدد کو پہنچو کیونکہ ان کو مقام کناسہ میں بنو تمیم نے مار ہی ڈالا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آہ لی اور پھر خطبے کی طرف متوجہ ہو گئے، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہی کہا آپ نے بھی آہ کیا، پھر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آیا اور وہی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا کہ اے شداد! اب تو نے میرے ساتھ سچائی کا برتاؤ کیا، بکر بن وائل اور بنو تمیم کے پاس پہنچو اور ان کے

درمیان قرعہ اندازی کردو۔

(٣١٢٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مَوْلَى صُخَيرٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :بَعَثَ إلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقَدِمْت عَلَيْهِ الأَهْوَازَ ، قَالَ لِي :مَا مَعَك مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :قُلْتُ :مَعِي مَا إن اتَّبَعْته كَفَانِي ، قَالَ :إنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ :قُلْتُ :إنْ تُقْحِمْنِي أَقْتَحِمْ ، وَإِنْ تَجْعَلْ مَعِي غَيْرِي خِفْت بَطَائِنَ السُّوءِ ، قَالَ :فَقَالَ الْحَجَّاجُ :وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إنَّ بَطَائِنَ السُّوءِ لَمَفْسَدَةٌ لِلرَّجُلِ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا زِلْت أُقَحِّزُ مُنْذُ اللَّيْلَةَ عَلَى فِرَاشِي مَخَافَةَ أَنْ تَقْتُلَنِي ، قَالَ :وَعَلاَمَ أَقْتُلُك ؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ ، إنِّي لأَقْتُلُ الرَّجُلَ عَلَى أَمْرٍ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلِي يُهَابُ الْقَتْلُ عَلَى مِثْلِهِ.

(٣١٢٦٦) ابووائل فرماتے ہیں کہ میرے پاس حجاج کا پیغام آیا تو میں اس کے پاس اہواز گیا، اس نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کو کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ اگر میں اس کی پیروی کروں تو میرے لیے کافی ہے، وہ کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض کاموں میں آپ سے مدد لوں، میں نے کہا اگر آپ مجھے اس کام میں جھونک دیں تو میں اتر جاؤں گا، اور اگر آپ میرے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو بھی لگائیں گے تو مجھ برے راز دار کا خطرہ رہے گا، کہتے ہیں کہ اس پر حجاج نے کہا: بخدا آپ نے سچ فرمایا بے شک برے راز دان انسان کی بگاڑ کا سبب ہیں، میں نے کہا: میں رات بھر اپنے بستر پر اس بارے میں بے چین رہا کہ کہیں تم مجھے قتل نہ کر ڈالو، کہنے لگا کہ میں تمہیں کیوں قتل کروں گا؟ بخدا اگر آپ نے یہ کہہ ہی دیا ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کسی بھی آدمی کو ایسے جرم پر قتل کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے لوگ بھی اس جیسی بات پر قتل کا خوف رکھتے تھے۔

(٣١٢٦٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبِي ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لِمَرْوَانَ وَأَبْطَأَ بِالْجُمُعَةِ :تَظَلُّ عِنْدَ بِنْتِ فُلاَنٍ تُرَوِّحُك بِالْمَرَاوِحِ وَتَسْقِيكَ الْمَاءَ الْبَارِدَ ، وَأَبْنَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يُسْلَقُونَ مِنَ الْحَرِ ، لَقَدْ هَمَمْت أَنِّي أَفْعَلُ وَأَفْعَلُ ، ثُمَّ قَالَ :اسْمَعُوا لأَمِيرِكُمْ.

(٣١٢٦٧) ہلال قرشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے اس وقت یہ فرماتے سنا جبکہ مروان جمعہ کے لئے دیر سے پہنچا تھا، کہ تم فلاں کی بیٹی کے پاس پڑے رہتے ہو جو تمہیں پنکھے جھلتی اور ٹھنڈا پانی پلاتی ہے اور مہاجرین کی اولاد گرمی سے جلتی رہتی ہے میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ ایسا ایسا کروں گا، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے امیر کی بات سنو۔

(٣١٢٦٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، قَالَ :حدّثنا حماد بن زيد ، قَالَ :حدّثنا أَبُو نَعَامَةَ عَمْرُو بْنُ عِيسَى ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ :اللَّهُمَّ أَدْرِكْ خُفْرَتَكَ فِي عُثْمَانَ وَأَبْلِغِ الْقِصَاصَ فِي مُذَمَّمٍ وَأَبْدِ عَوْرَةَ أَعْيَنَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَبِي امْرَأَةِ الْفَرَزْدَقِ.

(٣١٢٦٨) ابونعامہ عمرو بن عیسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! عثمان کے بارے میں اپنے وعدے کو پورا کردیجیے! اور "مذمم" کو قصاص تک پہنچائیے! اور اُعَین کے عیوب کو ظاہر فرما دیجیے! اُعین بنو تمیم کا ایک آدمی تھا اور فرزدق کی

بیوی کا باپ تھا۔

(۳۱۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو نَضْرَةَ :أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَت طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي سَلَمَةَ ، فَقَالَت :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حِينَ جَائَتنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتَ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا ، فَقَالَ :إنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّج ، فَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ.

قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ وَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنَ حَكِيمٍ قَالَ لِلزُّبَيْرِ : فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى عنقِي فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۱۲۶۹) ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ ربیعہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے مسجد بنوسلمہ میں بات کی، اور کہا کہ ہم دشمن سے مقابلہ کررہے تھے جب ہمیں آپ کی اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کی خبر پہنچی، پھر اب آپ ان سے قتال کررہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تنگ جگہ میں داخل کر کے میری گردن پر تلوار رکھ دی گئی اور مجھ سے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم آپ کو قتل کردیں گے اس لیے میں نے یہ جانتے ہوئے بیعت کی کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے کہا کہ اہل عراق کے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ نے تو بیعت کرلی تھی؟ حضرت زبیر نے جواب دیا کہ میری گردن پر تلوار رکھ کر مجھے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے، اس لیے میں نے بیعت کرلی۔

(۳۱۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ أُنَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ ، فَمَرَّ عُثْمَان أُرَى ذَاكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَشْتِمُنِي ؟ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْك بِطَلْحَةِ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، قَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لأَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ :لأُحْرِمَنَّكَ عَطَائَك ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۱۲۷۰) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے پاس تھے کہ ادھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، میرا خیال ہے کہ یہ مکہ کا واقعہ ہے، ابوسعید فرماتے ہیں کہ میرے علاوہ ان تمام آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کی اور ان کو برا بھلا کہا، ان میں ایک آدمی اہل کوفہ میں سے تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسروں کے مقابلے میں اس کوفی پر زیادہ جرأت دکھائی اور کہا اے کوفہ والے! کیا تم مجھے گالیاں دیتے ہو؟ ذرا مدینہ آؤ، یہ بات آپ نے دھمکی کے انداز میں فرمائی، وہ آدمی مدینہ آیا، اس کو کہا گیا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہو، کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے پاس آئے، عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تمہیں سو کوڑے لگاؤں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم تم اس کو صرف زانی ہونے کی صورت میں ہی سو کوڑے لگا سکتے ہو، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو تیرے وظیفے سے محروم کروں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو روزی دے دیں گے۔

(۳۱۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، قَالَ الأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ فَإِنِّي مَا أَرَى هَذَا إِلاَّ مَقْتُولاً ، يَعْنِي عُثْمَانَ ، قَالاَ : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قُلْتُ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ قَالاَ : نَعَمْ ، قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًّا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ ، وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ؟ قَالَتْ : عَلِيٍّ ، قُلْتُ : أَتَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ الأَمْرَ قَدِ اسْتَقَامَ.

فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالُوا : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونَك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : فَأَتَانِي أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِي قَطُّ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ خِذْلاَنِي هَؤُلاَءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِي ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِي بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ.

قَالَ : فَلَمَّا أَتَيْتهمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أُنْشِدُك بِاللهِ أَقُلْتُ لَكِ : مَنْ تَأْمُرِينِي فَقُلْتِ : عَلِيّ ، وَقُلْتُ : تَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضِينَهُ لِي ؟ قُلْتُ : نَعَم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّل ، فَقُلْتُ : يَا زُبَيْرُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ: أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ ، فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ، فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ؟ قَالاَ : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ.

قَالَ : قُلْتُ : لاَ أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِي بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الأَعَاجِمِ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَعْتَزِلُ فَأَكُونَ قَرِيبًا ، قَالُوا : نَأْتَمِر ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك ، فَأْتَمَرُوا ، فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ يَلْحَقُ بِهِ الْمُفَارِقُ وَالْخَاذِلُ ، أَوْ يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسَكُمْ فِي قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِرَأْيٍ ، اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلُ قَتِيلٍ طَلْحَةَ

وَكَعْبَ بْنَ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ حَتَّى قُتِلَ بَيْنَهُمْ ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنْكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ : رَجُلٌ مِنْ مُجَاشِعٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ ، فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي لاَ يُوصَلُ إِلَيْكَ ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ ، فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، فَقَالَ : هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لَحِقَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ : فَمَا يَأْمَنُ ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ.

قَالَ : فَسَمِعَهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ ، وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفُضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ فَلَقُوهُ مَعَ النَّعِرِ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالَ لَهُ : ذُو الْخِمَارِ ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ نَائِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ يَا نُفَيْعُ ، يَا فُضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۱۲۷۱) احنف بن قیس ؒ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے اور ہم حج کے لئے جانا چاہتے تھے، کہتے ہیں میں چل کر طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ تم مجھے کس کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور کس کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ کیونکہ میرے خیال میں تو یہ صاحب یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو جائیں گے، فرمانے لگے کہ ہم تمہیں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا کیا تم مجھے ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور ان کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ فرمانے لگے جی ہاں! کہتے ہیں کہ پھر میں حج کو چلا گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا، ہم وہیں تھے کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں تھیں میں ان سے ملا اور پوچھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم فرماتی ہیں؟ فرمانے لگیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا، میں نے کہا کیا آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم کرتی ہیں اور ان کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں جی ہاں! اس کے بعد میں مدینہ میں حضرت علی کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی، پھر میں بصرہ چلا گیا اور میرا خیال تھا کہ معاملہ صاف ہو گیا ہے۔

اس دوران ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خُریبہ کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں میں نے کہا وہ کس لیے تشریف لائے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں مدد لیں، کیونکہ ان کو ظلماً قتل کیا گیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں اتنا گھبرا گیا کہ اس سے پہلے اتنی گھبراہٹ مجھ پر نہیں آئی تھی، اور میں نے سوچا کہ میرا ان حضرات کو چھوڑ دینا جن کے ساتھ ام المؤمنین اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حواری ہیں نہایت سخت بات ہے، اور اسی طرح میرا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چچا زاد سے قتال کرنا بعد از اں کہ یہ حضرات مجھے ان کی بیعت کا حکم بھی فرما چکے ہیں بہت ہی مشکل کام ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ فرمانے لگے کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم آپ سے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے خلاف مدد لینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں آپ بتائیں کہ کیا میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ علی کی، اور پھر میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتی اوران کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! فرمانے لگیں ایسا ہی ہوا ہے لیکن حضرت علی بدل گئے ہیں، پھر میں نے کہا اے زبیر! اے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حواری! اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی جیلت کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا: علی کی، میں نے پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتے اوران کو میرے لیے پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! کہنے لگے کیوں نہیں، ایسا ہی ہے، لیکن وہ بدل گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں تمہارے ساتھ قتال نہیں کروں گا کیونکہ تمہارے ساتھ ام المؤمنین اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حواری ہیں، اور نہ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چچازاد ہی سے لڑوں گا جن کی بیعت کا تم نے مجھے حکم دیا ہے۔ میری تین باتوں میں سے ایک قبول کرلو! یا تو میرے لیے پل کا راستہ کھول دو، میں عجمیوں کے علاقے میں چلا جاتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، یا میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں اور وہیں رہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرمادیں، یا میں علیحدگی اختیار کرکے قریب ہی کہیں رہنے لگوں، فرمانے لگے کہ ہم مشورہ کرتے ہیں، پھر ہم آپ کے پاس پیغام بھیج دیں گے، چنانچہ انہوں نے مشورہ کیا، اور فرمایا کہ اگر ہم اس کے لئے پل کا راستہ کھول دیتے ہیں تو جو شخص لشکر سے جدا ہونا چاہے گا یا ناکام اور پسپا ہوجائے گا وہ اس کے پاس چلا جائے گا، اور اگر اس کو مکہ مکرمہ بھیج دیا جائے تو قریش مکہ سے تمہاری خبریں لیتا رہے گا اور تمہاری خبریں انہیں پہنچاتا رہے گا، یہ کوئی درست فیصلہ نہیں ہے، اس کو یہیں قریب ہی رکھو جہاں تم اس کو اپنے لئے نرم گوش بھی رکھو گے اور اس کی نگرانی بھی کرسکو گے۔

چنانچہ وہ بصرہ سے مقام ''جلحاء'' میں علیحدہ ہوگئے اور ان کے ساتھ چھ ہزار کے لگ بھگ آدمی بھی مل گئے، پھر ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو سب سے پہلے قتل ہونے والے حضرت طلحہ اور کعب بن مسور تھے جن کے پاس قرآن کریم کا نسخہ تھا جو دونوں جماعتوں کو نصیحت کررہے تھے یہاں تک کہ انہی جماعتوں کے درمیان شہید ہوگئے، اور حضرت زبیر بصرہ کے مقام پر سفوان میں پہنچ گئے، اتنا دور جتنا کہ تم سے مقامِ قادسیہ ہے، چنانچہ ان کو قبیلہ مجاشع کا ایک نعر نامی آدمی ملا اور پوچھا اے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حواری! آپ کہاں جارہے ہیں؟ میرے ساتھ آئیے آپ میرے ضمان میں ہیں، آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا، چنانچہ آپ اس کے ساتھ چلے گئے، چنانچہ ایک آدمی احنف کے پاس آیا اور کہا زبیر یہاں سفوان میں پہنچ گئے ہیں، اس نے کہا کہ اب وہ بے خوف کیسے رہ سکتے ہیں جبکہ انہوں نے مسلمانوں کو اس طرح جمع کردیا کہ ان میں سے بعض بعض کے سروں کو مارنے لگے پھر یہ اپنے گھر کو واپس چلے جارہے ہیں۔

یہ بات عمیر بن جرموز اور بنو تمیم کے بدمعاشوں نے سن لی، اسی طرح فضالہ بن عبید اور نفیع نے بھی، چنانچہ وہ ان کا پیچھا

کرنے لگے اوران کی حضرت زبیر کے ساتھ ملاقات ہوئی جبکہ حضرت زبیر نعر کے ساتھ تھے، عمیر بن جرموذ ان کے پیچھے آیا جبکہ وہ ایک کمزور سے گھوڑے پر سوار تھا، اور آ کر ان کو ہلکی سی ضرب لگائی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا جبکہ وہ اپنے ذوالخمار نامی گھوڑے پر سوار تھے، جب اس کو یقین ہوگیا کہ وہ حضرت زبیر کی پہنچ میں آ گیا ہے تو اپنے ساتھیوں کو آواز لگائی اے نفیع !اے فضالہ! چنانچہ انہوں نے حضرت زبیر پر حملہ کیا اور آپ کو قتل کر دیا۔

(٣١٢٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ، فَقَالَ: لَأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ، فَقَالَ لَهُ: لَكَ مَكَانُهَا أَسِيرٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: أَكْرِمْهَا، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا السُّكَ.

(٣١٢٧٢) یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کے ساتھ مزاح فرمایا کہ میں تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا انہوں نے فرمایا کہ ان کے بدلے میں آپ کو ایک غلام دیتا ہوں۔ آپ نے بعد میں ان سے فرمایا ان کا خوب خیال رکھو، چنانچہ وہ ان پر خوشبو لگا کر رکھتے تھے۔

(٣١٢٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلاَ بِهَا ، فَقَالَ لَهَا : إذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ : فَبَعَثَ إلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتهنَّ ، فَلَمَّا مَثُلْت بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : لَقَدْ بَعَثْت إلَيْك وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَك ، وَلَقَدْ صِرْت وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْك ، سَلْنِي حَاجَتَك.

(٣١٢٧٣) حضرت حسن بن حسن روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور تنہائی میں اس کو نصیحت فرمائی کہ جب تمہیں موت آنے لگے یا دنیا کی کوئی گھبراہٹ میں ڈالنے والی حالت پیش آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ان الفاظ میں دعا کرنا: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حسن بن حسن فرماتے ہیں کہ حجاج نے میرے پاس پیغام بھیجا تو میں نے یہ الفاظ پڑھ لیے، جب میں اس کے سامنے پیش کیا گیا تو کہنے لگا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا تھا کہ آپ کو قتل کروں، لیکن میرے اوپر آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو قتل کرنا سخت دشوار ہو رہا ہے، اس لئے آپ اپنی کوئی ضرورت پوری کرنا چاہتے ہیں تو بتایئے میں آپ کو دیتا ہوں۔

(٣١٢٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : كَلِّمْ هَؤُلاَءِ لأَهْلِ الشَّامِ رَجَاءَ أَنْ يَرُدَّهُمْ ذَاكَ ، فَسَمِعَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ فَأَرْسَلَ إلَيْهِمْ : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ ، فَلاَ تَسْمَعُوا مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ عُبَيْدٌ : وَيْحَكُمْ ، لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا : ﴿لاَ تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾.

(٣١٢٧٤) ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ابن زبیر نے عبید بن عمیر سے فرمایا کہ ان شامیوں سے بات کرو تا کہ وہ واپس لوٹ

جائیں، حجاج نے یہ سن کر لوگوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی آوازیں بلند کرلو تمہیں ان کی بات سنائی نہ دے، تو عبید نے فرمایا تمہاری ہلاکت ہو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ''اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور و غل کرو تاکہ تم غالب ہو جاؤ۔''

(۳۱۲۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي لَسْتُ لَهُمْ بِإِمَامٍ.

(۳۱۲۷۵) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے فرمایا: اے اللہ! بے شک آپ جانتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا امام نہیں ہوں۔

(۳۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا السِّلاَحُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : لَقَدْ أَعْظَمْتُمَ الدُّنْيَا ! حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۳۱۲۷۶) جریر بن حازم اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کے زمانے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں داخل ہوئے تو اسلحہ دکھائی دیا، فرمانے لگے کہ تم نے دنیا کی تعظیم شروع کردی ہے، یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا۔

(۳۱۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْجُعْفِيُّ ، قَالَ : أَرْسَلَ الْحَجَّاجُ إِلَى سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَقَالَ : لاَ تَؤُمَّ قَوْمَكَ ، وَإِذَا رَجَعْتَ فَاسْبُبْ عَلِيًّا ، قَالَ : قُلْتُ : سَمْعٌ وَطَاعَةٌ.

(۳۱۲۷۷) حضرت ابراہیم بن عبد اعلیٰ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے سوید بن غفلہ کو پیغام بھجوایا کہ لوگوں کو نماز نہ پڑھاؤ۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ حکم کی تعمیل ہوگی۔

(۳۱۲۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ : أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ زَمَنَ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ : فَطَلاَ وَجْهَهُ بِطِلاَءٍ ، وَشَرِبَ دَوَاءً ، فَلَمْ يَأْتِهِمْ فَتَرَكُوهُ.

(۳۱۲۷۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میرے پاس مختار کے زمانے میں بلاوا آیا تو میں نے اپنے چہرے پر روغن مل لیا اور کوئی دوا پی لی اور ان کے پاس نہیں گیا، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

(۳۱۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِسَخَطِ اللهِ يُعَدُّ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا. (حمیدی ۲۶۲۔ ابن حبان ۲۷۷)

(۳۱۲۷۹) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضی والے اعمال کرتا ہے اس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی مذمت کرنے والے شمار کیے جانے لگتے ہیں۔

(۳۱۲۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ : هاه !

بَيْعَتِي لاَ أُقِيلُهَا وَلاَ أَسْتَقِيلُهَا ، سَمَاعُ اللهِ وَالنَّاسِ. يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمُغِيرَةَ.

(۳۱۲۸۰) ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حجر بن عدی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہائے میری بیعت! جس کو میں ختم کرسکتا ہوں نہ اس سے سبکدوشی طلب کرسکتا ہوں، کہ وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی سنی ہوئی ہے، لوگوں سے ان کی مراد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۱۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كَتَبَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْبَ عُثْمَانَ فَقَالُوا :مَنْ يَذْهَبُ بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ عَمَّارٌ :أَنَا ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ :أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ :وَبِأَنْفِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ :فَقَامَ وَوَطِئَهُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَكَانَ عَلَيْهِ تُبَّان.

قَالَ :ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ فَقَالاَ لَهُ :اخْتَرْ إِحْدَى ثَلاَثٍ :إِمَّا أَنْ تَعْفُوَ ، وَإِمَّا أَنْ تَأْخُذَ الأَرْشَ ، وَإِمَّا أَنْ تَقْتَصَّ ، قَالَ :فَقَالَ عَمَّارٌ :لاَ أَقْبَلُ مِنْهُنَّ شَيْئًا حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْت يَحْيَى بْنَ آدَمَ ، قَالَ :ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، فَقَالَ :مَا كَانَ عَلَى عُثْمَانَ أَكْثَرَ مِمَّا صَنَعَ.

(۳۱۲۸۱) حضرت سالم بن ابی الجعد روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوئی عیب لکھا، اس کے بعد وہ پوچھنے لگے یہ تحریر ان کے پاس کون لے کر جائے گا؟ حضرت عمار نے فرمایا میں لے کر جاؤں گا، وہ لے کر گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ تحریر پڑھی تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی ناک خاک آلود کرے، حضرت عمار نے اس پر فرمایا: تو پھر حضرت ابوبکر وعمر کی ناک کو بھی، کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور ان کو گرالیا اور پاؤں سے روندنے لگے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے، اس وقت انہوں نے جانگیا پہن رکھا تھا، پھر حضرت عثمان نے ان کے پاس حضرت زبیر اور طلحہ کو بھیجا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو، یا تو معاف کردو یا تاوان لے لو یا بدلہ لے لو، حضرت عمار نے فرمایا میں ان میں سے کچھ قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن آدم کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حسن بن صالح کے سامنے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان پر ان کے اس فعل سے زیادہ کوئی الزام نہیں۔

(۳۱۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :إِنَّ الْكُتُب تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ قُتَيْبَةَ فِيهَا الْبَاطِلُ وَالْكَذِبُ ، فَإِذَا أَرَدْت أَنْ أُحَدِّثَ جَلِيسِي أَفْعَلُ ؟ قَالَ :لاَ بَلْ أَنْصِتْ.

(۳۱۲۸۲) حماد فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ قتیبہ کی طرف سے خط آتے ہیں جن میں باطل اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں، جب میں اپنے کسی ہمنشین کو اس کے بارے میں بیان کرنا چاہوں تو کردوں؟ فرمایا نہیں! بلکہ خاموش رہو۔

(۳۱۲۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ :ذَهَبْتُمْ بِالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : لَكُمْ أَمْوَالٌ تَصَدَّقُونَ مِنْهَا وَتَصِلُونَ مِنْهَا ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، قَالَ : لَدِرْهَمٌ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ فَيَضَعُهُ فِي حَقٍّ أَفْضَلَ مِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ يَأْخُذُها أَحَدُنَا غَيضًا مِنْ فَيْضٍ فَلاَ يَجِدُ لَهَا مَسًّا.

(۳۱۲۸۳) اسرائیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عثمان بن ابی العاص سے کہا کہ تم دنیا اور آخرت دونوں ہی لے گئے، انہوں نے پوچھا کیسے؟ کہنے لگا آپ کے پاس مال ہیں جن میں سے آپ صدقہ کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں، اور ہمارے پاس مال نہیں ہیں، آپ نے فرمایا ایک درہم جس کو تم میں سے کوئی شخص لے کر حق طریقے سے خرچ کرتا ہے ان دس ہزار دراہم سے افضل ہے جو ہم میں سے کوئی بہت زیادہ میں سے لیتا ہے لیکن اس میں اس کو تصرف کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

(٣١٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلاَمٌ ، قَالَ : فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْدَ سَعْدٍ ، فَقَالَ سَعْدٌ : مَهْ ، إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۳۱۲۸۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی تھی، ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت خالد کی برائی کی تو آپ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ، ہمارا جھگڑا اتنا زیادہ نہیں کہ ہمارے دین تک پہنچ جائے۔

(٣١٢٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ سَالِمًا ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا نَهَى النَّاسَ عَنْ شَيْءٍ جَمَعَ أَهْلَ بَيْتِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي نَهَيْتُ النَّاسَ عَنْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ النَّاسَ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ نَظَرَ الطَّيْرِ إِلَى اللَّحْمِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْكُمْ فَعَلَهُ إِلاَّ أَضْعَفْتُ لَهُ الْعُقُوبَةَ ضِعْفَيْنِ.

(۳۱۲۸۵) عبید اللہ بن عمر سالم کے ایک شاگرد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے فرماتے کہ میں نے لوگوں کو فلاں فلاں کام سے منع کر دیا ہے اور لوگ تمہاری طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے پرندہ گوشت کی طرف دیکھتا ہے، اور خدا کی قسم! تم میں سے جس کو بھی میں یہ کام کرتے دیکھوں گا اس کو دوسروں سے دوگنی سزا دوں گا۔

(٣١٢٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّبَاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَسْمَعُ الْخَادِمَ تَسُبُّ الشَّاةَ ، فَيَقُولُ : تَسُبِّينَ شَاةً تَشْرَبِينَ مِنْ لَبَنِهَا.

(۳۱۲۸٦) صباح بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد خادمہ کو سنتے کہ بکری کو برا بھلا کہتی ہے تو فرماتے کہ تم اسی بکری کو برا بھلا کہتی ہو جس کا دودھ پیتی ہو!

(٣١٢٨٧) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : اكْتُبْ إِلَيَّ بِسُنَّةِ عُمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّكَ إِنْ عَمِلْت بِمَا عَمِلَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ ، إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِثْلُ زَمَانِ عُمَرَ ، وَلاَ رِجَالٌ مِثْلُ رِجَالِ عُمَرَ.

(۳۱۲۸۷) سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ میرے پاس لکھ بھیجو، میں نے کہا: اگر آپ اس طرح عمل کر لیں جس طرح حضرت عمر نے عمل کیا تو آپ حضرت عمر سے افضل ٹھہریں گے، کیونکہ نہ تو آپ کا زمانہ ہی حضرت عمر والا زمانہ ہے اور نہ آپ کیساتھ حضرت عمر کے ساتھیوں جیسے آدمی ہیں۔

(۳۱۲۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الْكَعْبَةِ نَحْوَ الْحَجَرِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَسَوَّطُ.

(۳۱۲۸۸) عثمان بن واقد ایک بیان کرنے والے کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حطیم کعبہ میں حجر اسود کے قریب سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ! میں ان فتنوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو قریش برپا کر رہے ہیں۔

(۳۱۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً عِنْدَ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ ، جَاءَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ : إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو : اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ ، وَقُلْ لَهُ : إِنَّا وَاللهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۸۹) ابوایاس معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان بن مقرن کے پاس ٹھہرا ہوا تھا، جب رمضان کا مہینہ آیا تو ان کے پاس ایک آدمی مصعب بن زبیر کی طرف سے درہم لے کر آیا اور کہا کہ امیر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے کسی صاحبِ شرافت قاری کو بھی اپنی جانب سے بھلائی سے محروم نہیں کیا، آپ یہ دو ہزار درہم لے لیں اور اس مہینے کے خرچ میں اس سے مدد حاصل کر لیں، حضرت عمرو نے جواب میں فرمایا کہ امیر کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ واللہ! ہم نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے قرآن نہیں پڑھا، یہ کہہ کر وہ دراہم واپس کر دیے۔

(۳۱۲۹۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ وَابْنَاهُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ ، وَقَدْ خَطَبَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ النَّاسَ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللهِ ، نَكَّسَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَلاَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِيَدِكَ ، وَلاَ بِيَدِهِ ، فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ هُنَيْهَةً - إِنْ شِئْتَ قُلْتَ طَوِيلاً ، وَإِنْ شِئْتَ قُلْتُ لَيْسَ بِطَوِيلٍ - ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ ، أَنَّهُ هُوَ نفعك ، قَالَ : فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ وَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ : أَمَا إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ الَّتِي فِيهَا الْفَضْلُ : أَنْ أَقُولَ : كَذَبْتَ.

(۳۱۲۹۰) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم مسجد حرام میں بیٹھے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، اور ان کے دائیں بائیں ان کے صاحبزادے بیٹھے ہوئے تھے، حجاج بن یوسف نے لوگوں سے خطبے میں کہا تھا:

خبردار! بے شک عبداللہ بن زبیر نے کتاب اللہ کو بگاڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بگاڑے، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! نہ یہ تمہارے اختیار میں ہے نہ ان کے اختیار میں ہے۔ حجاج اس بات پر تھوڑی دیر خاموش رہا، اتنا کہ اگر میں اس خاموشی کو طویل کہوں تو بھی کہہ سکتا ہوں اور اگر کہوں کہ زیادہ طویل خاموشی نہیں تھی تب بھی درست ہوگا، پھر کہنے لگا: اے بڈھے! آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں، تمہیں اور ہر مسلمان کو علم بخشا ہے اگر وہ علم تجھے نفع دے، راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عمر ہنسنے لگے، اور اردگرد کے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں نے فضیلت والی بات چھوڑ دی، یہ کہ میں کہتا کہ تو نے جھوٹ کہا۔

(٣١٢٩١) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ كَامِلِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ الْعَبَّاسُ أَقْرَبَ شَحْمَةِ أُذُنٍ إِلَى السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۱) حضرت کامل بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت آسمان کی طرف زیادہ قریب کان کی لو والے تھے۔

(٣١٢٩٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، إِذْ رَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مُقْبِلاً ، فَقَالَ : هَذَا أَحَبُّ أَهْلِ الأَرْضِ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۲) ولید بن عیزار فرماتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سائے میں تھے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو تشریف لاتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص زمین والوں میں آسمان والوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(٣١٢٩٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّكَ قَادِمٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَانْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ، لاَ تَقُلْ مَا يَسْتَحِلُّ بِهِ دَمَكَ ، قَالَ : إِنَّمَا يَسْأَلُنِي كَافِرٌ أَنَا أَوْ مُؤْمِنٌ ؟ فَلَمْ أَكُنْ لأَشْهَدَ عَلَى نَفْسِي بِالْكُفْرِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي أَنْجُو مِنْهُ أَمْ لاَ.

(۳۱۲۹۳) عبدالواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ آپ حجاج کے پاس جارہے ہیں تو ذرا دھیان سے بات کرنا، کہیں ایسی بات نہ کہہ بیٹھنا جس سے وہ تمہارے خون کو مباح سمجھ کر قتل کر ڈالے، انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے پوچھے گا کہ تم کافر ہو یا مؤمن؟ میں تو اپنی ذات پر کفر کی گواہی نہیں دے سکتا، اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں کہ میں اس کے شر سے نجات پاؤں گا یا نہیں۔

(٣١٢٩٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : الْزَمِ الْحَقَّ يَلْزَمْكَ الْحَقُّ.

(۳۱۲۹۴) نعمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ حق کے ساتھ ساتھ رہیے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

(٣١٢٩٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : نَسْتَعِينُ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِ وَإِثْمُهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۹۵) عبدالملک بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی قوت سے مدد حاصل کر لیتے ہیں اور اس کا گناہ

اسی پر رہتا ہے۔

(۳۱۲۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْفَرَزْدَقَ يَقُولُ :كَانَ ابْنُ حِطَّانَ مِنْ أَشْعَرِ النَّاسِ.

(۳۱۲۹۶) ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے فرزدق کو یہ کہتے سنا کہ ابن حطان قابل ترین شعراء میں سے تھا۔

(۳۱۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

(۳۱۲۹۷) زہری فرماتے ہیں کہ جب میں عبید اللہ بن عبد اللہ ؒ سے ملتا تو مجھے ایسا لگتا کہ ان کی باتوں سے میرے اندر علم کے سمندر جاری ہوگئے ہیں۔

(۳۱۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ، قَالَ :هَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفِثَ.

(۳۱۲۹۸) حمزہ بن ابی عمارہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے فرمایا کہ آپ کا شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے فرمایا کہ تپ دق کا مریض پھونکنے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے؟

(۳۱۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ ، حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ وَكَفَّ الآخَرُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۱۲۹۹) ابن عون فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار اہل بصرہ میں حسن بصری سے زیادہ مقام کے حامل تھے یہاں تک کہ ابن الاشعث کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا مرتبہ گھٹ گیا، اس لئے ابو سعید حسن بصری بلند مرتبہ ہی رہے اور دوسرے کا مقام گر گیا۔

(۳۱۳۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُنْقِذٌ صَاحِبُ الْحَجَّاجِ :أَنَّ الْحَجَّاجَ لَمَّا قَتَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ مَكَثَ ثَلاَثَ لَيَالٍ يَقُولُ :مَالِي وَلِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(۳۱۳۰۰) عمیر بن ہانی فرماتے ہیں کہ مجھے حجاج کے ساتھی منقذ نے خبر دی کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا تو تین رات تک یہی کہتا ہوا جاگتا رہا کہ سعید بن جبیر میرا کیسا دشمن ہوگیا۔

(۳۱۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :بَيْنَا شَاعِرٌ يَوْمَ صِفِّينَ يُنْشِدُ هِجَاءً لِمُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :وَعَمَّارٌ يَقُولُ :الْزَقْ بِالْعَجُوزَيْنِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ :سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَذْهَبَ فَاذْهَبْ.

(۳۱۳۰۱) عبداللہ بن سلیمہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شاعر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہجو کر رہا تھا اور عمار رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ دونوں بڑھیوں کے ساتھ چپکے رہو، کہ اس بات پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جا اور اگر جانا چاہے تو چلا جا۔

(۳۱۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۱۳۰۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن زبیر پر رحم فرمائے کہ وہ شام کے دینار چاہتے تھے، اور اللہ تعالیٰ مروان پر رحم فرمائے کہ وہ عراق کے درہم چاہتا تھا۔

(۳۱۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَهُوَ عَلَى خُرَاسَانَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ : أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ ، فَلاَ يُقَسَّمُ بَيْنَ النَّاسِ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : بَلَغَنِي كِتَابُكَ ، تَذْكُرُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الْبَيْضَاءُ وَالصَّفْرَاءُ ، وَأَنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللهِ قَبْلَ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّهُ وَاللهِ لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ ثُمَّ اتَّقَى اللَّهَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : اغْدُوَا عَلَيَّ بِمَالِكُمْ ، فَغَدَوْا ، فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۳۰۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو پیغام بھیجا جو خراسان کے عامل تھے کہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ کر لی جائے اور لوگوں کے درمیان تقسیم نہ کی جائے، انہوں نے جواب میں لکھا: مجھے آپ کا خط ملا جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنین نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ رکھ لیا جائے، اور میں نے امیر المؤمنین کے خط سے پہلے کتاب اللہ کو پڑھ لیا ہے، بخدا اگر آسمان وزمین کسی بندے پر بالکل بند بھی ہو جائیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ نکال دیں گے، والسلام علیکم، پھر انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ صبح میرے پاس اپنے مال لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو آپ نے وہ سارا مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۱۳۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا زَالَ الزُّبَيْرِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ حَتَّى أَدْرَكَ بُنَيُّهُ عَبْدُ اللهِ فَلَفَتَهُ عَنَّا.

(۳۱۳۰۴) عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ زبیر رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے ہمارے ساتھ اس طرح رہے جیسے وہ ہمارے گھر کے ایک فرد ہوں یہاں تک کہ جب وہ اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے ان کی توجہ ہم سے ہٹا دی۔

(۳۱۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي شُرَاعَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : ذَكَرُوا الشُّعَرَاءَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا امْرَأَ الْقَيسِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَذْكُورٌ فِي الدُّنْيَا مَذْكُورٌ فِي الآخِرَةِ.

حَامِلُ لِوَاءَ الشِّعْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي جَهَنَّمَ ، أَوْ قَالَ فِي النَّارِ.

(۳۱۳۰۵) عبادہ بن نُسی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعراء کا تذکرہ کیا، جب امرؤالقیس کا تذکرہ آیا تو آپ نے فرمایا: اس شاعر کا ذکر دنیا میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، آخرت میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، اور وہ قیامت کے دن جہنم میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا، یا فرمایا آگ میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا۔

(۳۱۳۰۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ : رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ.

(۳۱۳۰۶) ھُنیدہ بن خالد خزاعی فرماتے ہیں کہ پہلا سر جو اسلام میں تحفۃً بھیجا گیا وہ ابن الحمِق کا سر تھا۔

(۳۱۳۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ صَارَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ ، فَالْتَقَيْنَا ، فَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْبَرُوا ، فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : إِبْرَاهِيمُ. يَعْنِي : ابْنَ الأَشْتَرِ : إِنِّي قَتَلْتُ الْبَارِحَةَ رَجُلاً وَإِنِّي وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنَ مَرْجَانَةَ ، شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ وَاللهِ هُوَ.

(۳۱۳۰۷) ابو جویریہ جرمی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو جنگ خازر کے دن شام کی طرف جا رہا تھا، چنانچہ ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمارے مخالف فریق کے پڑاؤ میں تیز ہوا چل پڑی، وہ بھاگ کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے ان کو ساری رات صبح تک قتل کیا، ابراہیم بن اشتر کہنے لگے کہ میں نے گذشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا جس سے بہت خوشبو آ رہی تھی اور میرا خیال ہے کہ وہ شخص ابن مرجانہ ہی ہوگا، میں نے اس کو اس طرح قتل کیا کہ اس کے دونوں پاؤں مشرق کی سمت گرے اور سر مغرب کی سمت، یا اس کا سر مشرق کی سمت گرا اور اس کے پاؤں مغرب کی سمت گرے، کہتے ہیں کہ میں نے چل کر دیکھا تو بخدا وہ شخص ابن مرجانہ ہی تھا۔

(۳۱۳۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْجَهْمِ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا عَنِّي شَيْءٌ فَضَرَبَنِي أَسْوَاطًا ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ رَجُلَيْنِ يُفَتِّشَانِ مَنْزِلَهُ ، فَوَجَدَا الْكِتَابَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَهُوَ مِنَ الْعَشِيرَةِ : إِنَّك مِنَ الْعَشِيرَةِ فَاسْتُرْ عَلَيَّ ، قَالَ : فَأَتَيَا عَلِيًّا فَأَخْبَرَاهُ ، قَالَ : فَرَكِبَ عَلِيٌّ وَرَكِبَ أَبِي ، فَقَالَ لأَبِي : أَمَا إِنَّا فَتَّشْنَا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ بَاطِلاً ، قَالَ : مَا ضَرَبَنِي فِيهِ أَبْطَلُ.

(۳۱۳۰۸) ابو جہم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے بارے میں کوئی بری خبر پہنچی تو انہوں نے مجھے کوڑے لگوائے، پھر ان کو خبر پہنچی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی خط لکھا ہے چنانچہ انہوں نے دو آدمی میرا گھر تلاش کرنے بھیجے، انہوں نے میرے گھر میں وہ خط پالیا، تو میں نے ان میں سے ایک آدمی سے جو میرے خاندان سے تھا کہا کہ تو میرے خاندان کا ہے اس لئے میری پردہ پوشی کرنا، چنانچہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بات بتائی، ابو جہم فرماتے ہیں کہ پھر

میرے والد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار ہو کر نکلے تو انہوں نے ان سے فرمایا کہ ہم نے آپ کے بارے میں تحقیق کی ہے تو وہ بات باطل محض ثابت ہوئی ہے، میرے والد نے کہا کہ جس معاملے میں آپ نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں وہ اس سے زیادہ بے اصل ہے۔

(۳۱۳۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ : وَيْحَكَ يَا مُغِيرَةُ ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ قَطُّ إِلاَّ خَشِيتُ.

(۳۱۳۰۹) ابو الضحیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے ایک صاحب نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے کہ جب آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے کہ مغیرہ! تیرا ناس ہو جب بھی میں نے آپ کو دیکھا میں ڈر ہی گیا۔

(۳۱۳۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ فُقِدَتْ مِنْ بَيْتِ مَالِكُمُ اللَّيْلَةَ مِئَةُ أَلْفٍ لَمْ يَأْتِنِي بِهَا كِتَابٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۳۱۰) عبد اللہ بن سنان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے کوفہ والو! آج رات تمہارے بیت المال میں سے ایک لاکھ درہم غائب ہو گئے جن کے بارے میں میرے پاس امیر المؤمنین کا کوئی خط بھی نہیں آیا۔

(۳۱۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنا فِطْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهُ لاَ يُشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ انْتَسَفَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أَجَلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوْ أَجْمَعَ مَنْ فِي الأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ ؟!.

(۳۱۳۱۱) محمد بن حنفیہ سے روایت ہے فرمایا کہ ان فتنوں سے بچو کیونکہ جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہ اس کو برباد کر دیتے ہیں، آگاہ رہو! بے شک اس قوم کا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اگر تمام زمین والے اس مدت میں ان کی سلطنت زائل کرنا چاہیں تو نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی اجازت دے دیں، کیا تم ان پہاڑوں کو ٹلا سکتے ہو؟!

(۳۱۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي سَعْدٌ أَقْسِمُ بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَخَبَّابٍ أَرْضًا ، فَتَرَامَيَا بِالْجَنْدَلِ ، فَرَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ سَعْدًا ذَلِكَ ، فَضَحِكَ حَتَّى ضَرَبَ بِرِجْلِهِ ، وَقَالَ : فِي الأَرْضِ مِثْلُ هَذَا الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَلَّ مَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَهَلاَّ رَدَدْتَهُمَا.

(۳۱۳۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک زمین کو تقسیم کرنے کے لئے بھیجا تو وہ ایک دوسرے کو کنکر مارنے لگے، میں نے واپس آ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا اور فرمایا کہ وہ زمین اس مسجد جتنی یا اس سے ذرا بڑی ہوگی، پھر فرمایا کہ تم نے

ان کو روک کیوں نہیں دیا؟

(۳۱۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ جَدَاوِلاً ، فَقَالَ :انهشوا نَهْشًا.

(۳۱۳۱۳) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس گوشت کے پارچے لائے گئے ، انہوں نے حاضرین سے فرمایا اس کو نوچ کر کھاؤ۔

(۳۱۳۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي فَقَالَ :إِنَّك امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّام ، وَقَدِ اسْتَعْمَلْتُك عَلَيْهِمْ ، فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَذَكَرْت الْقَرَابَةَ وَذَكَرْت الصِّهْر ، فَقُلْتُ :أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُك ، قَالَ :فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَأُتِيَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَنْفِرَ النَّاسَ ، قَالَ :فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَعْجَلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ :وَأَتَيْت أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخْبَرَتْ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا :مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعُ ، قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ، وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۱۳۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اہل شام تم سے محبت کرتے ہیں اور میں تمہیں ان پر عامل بناتا ہوں تم ان کے پاس چلے جاؤ، میں نے ان سے رشتہ داری اور سسرالی رشتے کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ بخدا! میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہی نہیں کرتا، کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے چھوڑا اور نکل گئے، بعد میں حضرت ابن عمر ام کلثوم کے پاس آئے، ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف چل دیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ ابن عمر شام کی طرف چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے نکلنے کا مطالبہ کیا اور کہا کوئی آدمی تیزی سے جائے اور اپنی چادر ان کے اونٹ کی گردن میں ڈال دے، کہتے ہیں کہ ام کلثوم کے پاس کسی نے خبر پہنچائی تو انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ میرے پاس آئے، مجھ سے سلام کیا اور مکہ کی طرف گئے ہیں، چنانچہ یہ سن کر لوگ واپس لوٹ آئے۔

(۳۱۳۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَقَاصِّنَا وَمُؤَذِّنِنَا وَقَارِئِنَا ، فَفَقِيهُنَا :ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا :أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا :عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا : عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۳۱۳۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں پر چار آدمیوں کے ذریعے فخر کیا کرتے تھے، اپنے فقیہ کے ذریعے، اپنے واعظ کے ذریعے، اور اپنے مؤذن اور قاری کے ذریعے، ہمارے فقیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے، ہمارے مؤذن ابو محذورہ تھے، ہمارے واعظ عبید بن عمیر تھے، اور ہمارے قاری عبداللہ بن سائب تھے۔

(۳۱۳۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا ، خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ، نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ ، يَعْنِي هَدْمَ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۳۱۶) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے منہدم کرنے کا فیصلہ کرلیا تو ہم منیٰ کی طرف نکل گئے اور ہم عذاب کا انتظار کررہے تھے۔

(۳۱۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ : هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ ، فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ : مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ ، وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۱۳۱۷) حضرت صفیہ روایت کرتی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں داخل ہوئے جبکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے، لوگوں نے آپ سے فرمایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء کے پاس گئے اور ان کو وعظ و نصیحت کی اور کہا کہ جسم کی کچھ حقیقت نہیں، اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہیں، آپ صبر کیجیے! اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیے! انہوں نے فرمایا مجھے صبر سے کیا مانع ہے؟ جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کو دے دیا گیا تھا۔

(۳۱۳۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ : بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا وَعَلَّقُوا مَعَهُ الْهِرَّةَ ، وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لاَ أَمُوتُ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَائَهُ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، قَالَ : فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءَ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۱۳۱۸) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، وہ فرمانے لگیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے عبداللہ کو الٹا کر کے سولی چڑھایا ہے، اور اس کے ساتھ ایک بلی کو بھی لٹکایا ہے، بخدا میں چاہتی ہوں کہ میری موت سے پہلے مجھے اس کی نعش دی جائے تو میں اس کو غسل دوں خوشبو لگاؤں، کفن دوں اور دفن کردوں، کچھ ہی دیر بعد عبدالملک کا خط آگیا کہ ان کی نعش کو ان کے گھر والوں کے سپرد کردیا جائے، چنانچہ ان کو حضرت اسماء کے پاس لایا گیا، انہوں نے ان کو غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن دیا اور دفنا دیا۔

(۳۱۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْت أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ ، وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ تَجِدِينَك ، قَالَتْ : وَجِعَةٌ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً ، قَالَتْ : لَعَلَّكَ تشمتُ بِمَوْتِي فَلِذَلِكَ تَتَمَنَّاهُ ؟ فَلاَ تَفْعَلْ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيَّ أَحَد طرفَيْك ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَك ، وَإِمَّا تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْك

خِطَّة لاَ تُوَافِقُك ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، قَالَ : وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا ذَلِكَ.

(۳۱۳۱۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء کے پاس حضرت عبداللہ کے قتل سے دس رات پہلے حاضر ہوئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو تکلیف تھی، حضرت عبداللہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا موت کے اندر عافیت ہے، انہوں نے فرمایا کہ شاید تم مجھے میری موت کی خبر سنا رہے ہو، کیا تم یہی چاہتے ہو؟ ایسا نہ کرو، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک مرنا نہیں چاہتی جب تک میرے پاس تمہاری دو حالتوں میں سے ایک حالت کی خبر نہ آ جائے، یا تو تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تجھ پر ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں، یا تم کو غلبہ حاصل ہو جائے تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، اس بات سے بچے رہنا کہ تم پر کوئی ایسی حالت پیش کر دی جائے جو تمہارے لئے موافق نہ ہو اور تم موت سے بچنے کے لئے اس کو قبول کر لو، راوی کہتے ہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان سے اس وجہ سے کی تھی کہ ان کو قتل کا یقین تھا اور انہوں نے سوچا کہ کہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے قتل کی وجہ سے غم نہ پہنچے۔

(۳۱۳۲۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي : أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : انْظُرُوا إِلَى هَذَا ! هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلاَهُ : وَيْحَك خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ : فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ : رَحِمَك اللَّهُ ، إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(۳۱۳۲۰) خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا تو ان کو منٰی لے گیا اور ان کو وادی کے درمیان ایک ٹیلہ کے قریب سولی دے دی، پھر لوگوں سے کہا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ امت کا بدترین آدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر آتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے خچر کو شہتیر سے قریب کرنے لگے اور خچر بدکنے لگا، حضرت نے اپنے غلام سے فرمایا اس کی لگام پکڑ کر شہتیر کے قریب کرو، کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ انہوں نے خچر کو شہتیر کے قریب کر دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں رکے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، بے شک تو بہت روزے رکھنے والا اور بہت نماز کے لئے قیام کرنے والا تھا، اور یقیناً وہ امت فلاح پا گئی جس کا بدترین آدمی تجھ جیسا ہو۔

(۳۱۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمِرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أُرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْته.

(۳۱۳۲۱) ہلال بن یساف روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس لایا تھا، اس نے کہا کہ جب میں نے مختار کا سر ان کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ کعب نے مجھے جو بات بھی بیان کی میں نے اس کا

مصداق دیکھ لیا، سوائے اس بات کے کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے قبیلہ بنوثقیف کا ایک آدمی قتل کرے گا، میرا خیال ہے کہ میں نے ہی اس ثقفی کو قتل کر دیا ہے۔

(۳۱۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : تَكَلَّمَ الْحَجَّاجُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَأَطَالَ الْكَلاَمُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : أَلاَ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ ذِكْرٍ ، قَالَ : فَمَضَى الْحَجَّاجُ فِي خُطْبَتِهِ ، قَالَ : فَأَعَادَهَا عَبْدُ اللهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا نَافِعُ نَادِ بِالصَّلاَةِ ، فَنَزَلَ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۳۲۲) یعلی بن حرملہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن گفتگو کی اور بہت لمبی گفتگو کی ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا آج کا دن ذکر کا دن ہے ، کہتے ہیں کہ حجاج نے اپنا خطبہ جاری رکھا ، حضرت عبد اللہ نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی ، پھر فرمایا اے نافع ! نماز کے لئے اذان کہو ، یہ سن کر حجاج منبر سے اتر گیا۔

(۳۱۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَلاَ تُخْبِرانِي عَنْ مَنْزِلَيكُمْ هَذَيْنِ ، وَمَعَ هَذَا إِنِّي لأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيُّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ : أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا إِحْدَى الْمَنْزِلَتَيْنِ : فَأَدْنَى نَخْلَةٍ بِالسَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ : فَأَرْضُ فَارِسٍ ، وَعْكُهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا. يَعْنِي : الْمَدَائِنَ ، قَالَ : فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَكْذَبُ ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : أَلاَ تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا أَمُجْزِءٌ هُوَ ؟ قُلْتُ : وَاللهِ مَا هُوَ بِمُجْزِىءٍ وَلاَ كَافٍ وَلاَ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۱۳۲۳) قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے خبر دیتے نہیں اپنی ان دو منزلوں کے بارے میں ، لیکن اس کے باوجود میں تم سے پوچھوں گا اور میں تمہارے چہروں سے معلوم کروں گا کہ کون سی منزل بہتر ہے ، کہتے ہیں کہ جریر نے آپ سے عرض کیا : اے امیر المؤمنین ! میں آپ کو بتاتا ہوں ، ایک منزل تو درختوں کے اعتبار سے عرب کی زمین کے قریب قریب ہے ، اور دوسری منزل فارس کی زمین ہے جس میں سخت بخار اور گرمی اور کھٹمل ہیں ، یعنی مدائن ، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے جھٹلایا اور کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تم نے اس سے زیادہ جھوٹ بولا ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تم مجھے اپنے اس امیر کے بارے میں بتاؤ ، کیا یہ معقول اور مناسب آدمی ہے ؟ لوگوں نے کہا واللہ ! نہ تو یہ بہتر کام کرنے والے ہیں اور نہ اکیلے کفایت کرنے والے ہیں اور نہ ہی سیاست کو جانتے ہیں ، چنانچہ آپ نے ان کو معزول کر دیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۳۱۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ حَسَنٌ ، قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمَا سَعْدٌ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَمِسَّ بَيْنَهُمَا ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : لَقَدْ أُجِيبَ فِينَا سَعْدٌ.

(۳۱۳۲۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ولید بن عقبہ کے درمیان اچھے تعلقات تھے ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ

نے ان دونوں پر بددعا کر دی، اور کہا اے اللہ! ان دونوں میں اتراہٹ اور اکڑ پیدا کر دے، چنانچہ بعد میں ان میں سے ایک دوسرے سے کہا کرتا تھا کہ ہمارے بارے میں حضرت سعد کی بددعا قبول ہوگئی ہے۔

(۳۱۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوسٍ ، قَالَ :ذَكَرْت الأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :يَا هَزْهَازُ ، لاَ تَجْعَلْ نَفْسَك فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا رَأَيْت فِي الْقَوْمِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(۳۱۳۲۵) حضرت طاوس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے امراء کا ذکر کیا گیا ان لوگوں میں ایک آدمی امراء کو خوب برا بھلا کہنے لگا یہاں تک کہ مجھے گھر میں کوئی آدمی اس سے لمبی بات کرنے والا نہیں ملا، پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اے حرکت کرنے والے! اپنے آپ کو ظالموں کے لئے فتنہ نہ بناؤ! چنانچہ وہ خاموش ہوگیا یہاں تک کہ پھر میں نے لوگوں میں اس سے زیادہ کم گو شخص نہیں دیکھا۔

(۳۱۳۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ الْخُلَفَاءَ وَحُبَّ النَّاسِ تَغْيِيرَهُمْ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَوْ وَلِيَ النَّاسَ صَاحِبُ هَذِهِ السَّارِيَةِ مَا رَضُوا بِهِ. يَعْنِي :عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ.

(۳۱۳۲۶) اعمش سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے خلفاء کا ذکر کیا اور یہ بتایا کہ لوگ ان کا تبدیل کرنا پسند کرتے ہیں، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس ستون والا شخص لوگوں کا حاکم بن جائے تو بھی لوگ اس کو پسند نہیں کریں گے یعنی عبدالملک بن مروان۔

(۳۱۳۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إنَّ حُمَةً كَحُمَةِ الْعَقْرَبِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْحَقُوا بِعَمَّتِكُمُ النَّخْلَةِ. يَعْنِي :السَّوَادَ.

(۳۱۳۲۷) حضرت عبدالرحمن بن ابزی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ تمثیلی فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہت سے ڈنگ بچھو کے ڈنگ کے سے ہوتے ہیں، جب ایسا ہو تو تم اپنی پھوپھی کھجور کے ساتھ ہو جاؤ یعنی عام لوگوں کے ساتھ۔

(۳۱۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ قَالَ :سَتَكُونُ عَكَرَةٌ.

(۳۱۳۲۸) داؤد ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عنقریب شدید گڑبڑ ہو جائے گی۔

(۳۱۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :ابْنُ أَخِيك مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعِرَاقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، جِئْتُك لأَسْأَلَك عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ ، وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ ، وَجَبَوا الأَمْوَالَ ، فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ؟ قَالَ :وَكَمَ الْعِدَّةُ ؟ قَالَ :

خَمْسَةُ آلاَفٍ ، قَالَ :فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :عَمَّرَكَ اللهُ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةً لِلزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا ؟.

(۳۱۳۲۹) حضرت سعید سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ صفامروہ کے درمیان طواف کررہے تھے،انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ آپ کا بھتیجامصعب بن زبیر، پوچھا کہ عراق کا حاکم؟ جواب دیا جی ہاں! میں آپ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت چھوڑ دیں اور خون بہائیں اور مال چھین لیں، ان سے قتال کیا جائے اور اس میں وہ مغلوب ہوجائیں پھر وہ قلعہ بند ہو کر امان طلب کریں ان کو امان دے دی جائے یا پھر ان کو قتل کردیا جائے؟ آپ نے پوچھا وہ کتنے ہیں؟ عرض کیا پانچ ہزار۔ کہتے ہیں کہ اس بات کو سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا، اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تمہاری عمر دراز کرے، اگر کوئی آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کی بکریوں کے پاس آئے اور ایک ہی وقت میں ان میں سے پانچ ہزار بکریاں ذبح کرڈالے تو کیا تم اس آدمی کو حدّ سے تجاوز کرنے والا سمجھو گے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرمایا کہ تم اس بات کو ان جانوروں کے حق میں اسراف سمجھتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتے ،تو کلمہ پڑھنے والے اتنے لوگوں کو ایک ہی دن میں قتل کرنے کو کیسے حلال سمجھ بیٹھے ہو؟!

(۳۱۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ. فَانْظُرْ لاَ تَكُنْهُ.

(احمد ۱۳۶۔ حاکم ۳۸۸)

(۳۱۳۳۰) سعید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تعالیٰ کے حرم میں بے دینی کا ارتکاب کرنے سے بچو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عنقریب اس حرم میں قریش کا ایک آدمی بے دینی کا ارتکاب کرے گا اگر اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو اس ایک آدمی کے گناہ جھک جائیں،خوب دھیان رکھو کہ تم کہیں وہ شخص نہ بنو۔

(۳۱۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ :خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ :إِنَّا قَدِ ابْتُلِينَا بِمَا قَدْ تَرَوْنَ ، فَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ، وَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَيْسَ لَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ طَاعَةٌ ، وَلاَ نِعْمَةُ عَيْنٍ.

(۳۱۳۳۱) ابوسفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہوگئے ہیں، اس لئے میں اگر تمہیں ایسے کام کا حکم کروں جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہو تو تم پر ہمارے

لئے اس کا سننا اور بجالانا لازم ہے، اور جس کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ ہوتی ہو اس کی اطاعت بھی ضروری نہیں اور ہمیں کوئی خوشی بھی نہ ہوگی۔

(٣١٣٣٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ ابْنَ أَخِيكُمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَدْ جَمَعَ مَالاً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَحَضَرَ النَّاسُ فَقَامَ الْحَسَنُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جَمَعْته لِفُقَرَائِكُمْ ، فَقَامَ نِصْفُ النَّاسِ ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ.

(۳۱۳۳۲) حارثہ بن مضرب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر فرمایا تمہارے بھتیجے حسن بن علی نے مال جمع کر رکھا ہے اور وہ تمہارے درمیان اسے تقسیم کرنا چاہتے ہیں، سب کے سب لوگ آ گئے تو حضرت حسن نے کھڑے ہو کر فرمایا میں نے تو یہ مال تمہارے فقراء کے لیے جمع کیا ہے، یہ سن کر آدھے آدمی کھڑے ہو کر چل دیے، پھر وہ شخص جس نے سب سے پہلے اس مال میں سے لیا اشعث بن قیس تھے۔

(٣١٣٣٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ ظُلْمًا ، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا : قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ. (طبرانی ۲۸۲۴)

(۳۱۳۳۳) حضرت ہانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ: البتہ حسین کو ظلماً قتل کیا جائے گا، اور البتہ میں جانتا ہوں اس زمین کی مٹی کو جس میں ان کو قتل کیا جائے گا، وہ جگہ دو نہروں کے قریب ہے۔

(٣١٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : جَاءَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَجَلَسَ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : ضَعْهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۳۱۳۳۴) عمرو بن مرّہ سُلَمی فرماتے ہیں کہ اشعث بن قیس مسجد میں آئے اور کعب بن عُجرہ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لیا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس کو نیچے رکھو کیونکہ یہ ہیئت انسان کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(٣١٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : وَفَدْت إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِي الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَجَزِعْتُمْ أَنِّي فَضَّلْت عَلَيْكُمْ أَهْلَ الشَّامِ فِي الْجَائِزَةِ ، لِبُعْدِ شُقَّتِكُمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۱۳۳۵) ابو خالد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس ایک وفد کے ساتھ گیا، انہوں نے اہل شام کو ہم پر انعام اور عطیہ میں فوقیت دی، ہم نے ان سے یہ بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا اے کوفہ والو! تم دور ہونے کی وجہ سے اس بات پر پریشان ہو رہے ہو کہ میں نے شام والوں کو تم پر فوقیت دی ہے، لیکن میں نے تمہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صورت میں فوقیت اور ترجیح بھی

تو دی ہے۔

(٣١٣٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : مَا يَكْرِثُكَ مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ؟ فَقَالَ : وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يُفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(٣١٣٣٦) منذر فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ بستر پر بے چینی سے کروٹیں بدل رہے ہیں اور لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ آپ کو آپ کے اس دشمن عبداللہ بن زبیر کی کون سی بات نے بے چین کر رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ واللہ! مجھے یہ پریشانی نہیں کہ ابن زبیر اللہ کا دشمن ہے، لیکن مجھے یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے حرم میں کیا ہوگا! کہتے ہیں کہ پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور یہ کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں جانتا تھا اس علم سے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے کہ وہ اس حرم سے قتل ہو کر نکلیں گے اور ان کے سر کو شہروں یا بازاروں میں پھرایا جائے گا۔

(٣١٣٣٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : خَرَجْت إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الشَّرَفَ وَالْعِلْمَ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ جَمِيلَةٌ ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ عُمَرَ ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(٣١٣٣٧) قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی طرف بزرگی اور علم کی تلاش میں نکلا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے خوبصورت جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا پس اس نے اپنے ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھ دیے، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ علی بن ابی طالب ہیں۔

(٣١٣٣٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُك اللَّهَ لَمَّا رَدَدْت النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : حَتَّى يُعْطُوا الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

(٣١٣٣٨) حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ انہوں نے اپنے گھر میں تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ لوگوں کو امیر المؤمنین سے باز رکھیں، حضرت طلحہ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ان کو ان کی جانوں کا بدلہ نہ دے دیا جائے۔

(٣١٣٣٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَوِ ابْنِ أَخِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ سَمِعَ الْمُخْتَارَ

وَهُوَ يَقُولُ :مَا بَقِيَ مِنْ عِمَامَةِ عَلِيٍّ إلاَّ زِرَاعَانِ حَتَّى يَجِيءَ ، قَالَ :قُلْت :لِمَ تُضِلُّ النَّاسَ ؟ قَالَ :دَعْنِي أَتَأَلَّفُهُمْ.

(۳۱۳۳۹) ابواسحاق سعید بن وہب یا ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے مختار کو یہ کہتے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عمامے کے صرف دو گز رہ گئے ہیں پھر وہ ظاہر ہو جائیں گے، کہتے ہیں میں نے کہا تم لوگوں کو گمراہ کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے لوگوں کو مانوس کرنے دو۔

(۳۱۳٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ يَوْمَ الْجَمَلِ :إنَّا كُنَّا قَدْ دَاهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ ، فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ الْمُبَالَغَةِ.

(۳۱۳۴۰) حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے معاملے میں مداہنت سے کام لیا تھا اب ہمارے لئے ان کی طرف داری میں حد سے گزر جانے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

(۳۱۳٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ - يَعْنِي :إلَى الْمَدِينَةِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي فَتَرَكْته لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لاِمْرِءٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْت هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إلَى حِينٍ﴾.

(۳۱۳۴۱) شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان صلح ہو گئی تو حضرت حسن نے مدینہ کی طرف واپسی کا ارادہ کیا، حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک لوگوں کو خطبہ نہ دے دیں، شعبی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے حضرت حسن کو منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! سب سے بڑی عقل مندی تقویٰ اختیار کرنا ہے اور سب سے بڑی عاجزی گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے، اور بے شک یہ امارت جس میں میرا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہوا تھا میرا حق تھا جس کو میں نے حضرت معاویہ کے لئے چھوڑ دیا یا پھر یہ کسی ایسے آدمی کا حق تھا جو مجھ سے زیادہ اس کا حق دار ہو، اور میں نے یہ کام تمہاری جانوں کے تحفظ کے لئے کیا ہے، اور میں نہیں جانتا کہ ممکن ہے یہ کام تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا سامان ہو۔

(۳۱۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :اللَّهُمَّ إنِّي أَبْرَأُ إلَيْك مِنْ مُغِيرَةَ وَبَيَانَ.

(۳۱۳۴۲) ابوالضحیٰ روایت کرتے ہیں کہ ابوجعفر نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کے سامنے براءت کا اعلان کرتا ہوں مغیرہ اور بیان سے۔

(۳۱۳٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحِيهِمْ ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۱۳۴۳) سمیط حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر زمانے کے علیحدہ بادشاہ ہوا کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر نیک لوگوں کو بادشاہ بناتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر بدمعاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(۳۱۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الْغُلاَمُ ، أَوِ الْجَارِيَةُ مِمَّنْ يُخْرِجُهُ الْحَجَّاجُ إِلَى السَّوَادِ فَيَقُولُ :مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ :اللَّهُ ، فَيَقُولُ :مَنْ نَبِيُّكَ ؟ فَيَقُولُ :مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَيَقُولُ :وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لاَ أَجِدُ أَحَدًا يُقَاتِلُ الْحَجَّاجَ إِلاَّ قَاتَلْتُ مَعَهُ الْحَجَّاجَ.

(۳۱۳۴۴) میسرہ فرماتے ہیں کہ میرے قریب سے لڑکا یا لڑکی گزرا کرتے تھے جن کا تعلق ان لوگوں سے تھا جن کو حجاج نے دیہاتوں کی طرف نکال دیا تھا، وہ لوگوں سے کہتے: تمہارا رب کون ہے؟ لوگ کہتے ''اللہ'' وہ کہتے: تمہارا نبی کون ہے؟ لوگ کہتے: محمد رسول اللہ ﷺ، پھر وہ کہتے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں جس شخص کو بھی حجاج کے ساتھ قتال کرتا ہوا دیکھ لوں گا اس کے ساتھ مل کر حجاج سے قتال کروں گا۔

(۳۱۳٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ :أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً انْحَازَ ، فَقَالَ :حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۱۳۴۵) یزید فرماتے ہیں کہ ابوالبختری نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جنگ میں پشت دے کر بھاگ رہا تھا، انہوں نے فرمایا: دوزخ کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۱۳٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَضِّضُ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(۳۱۳۴۶) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ جماجم کے دنوں میں لوگوں کو جنگ کی ترغیب دے رہے تھے۔

(۳۱۳٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :قالُوا لِمُطَرِّفٍ :هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ :وَاللهِ لَقَدْ نَرَى بَيْنَ أَمْرَيْنِ ، لَئِنْ ظَهَرَ لاَ يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لاَ

تَزَالُون أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۳۴۷) ابوالعلاء فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مطرف سے کہا کہ یہ عبدالرحمٰن بن اشعث آ رہا ہے، مطرف نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دو باتوں کے بیچ میں حملہ آور ہوا ہے، اگر یہ غالب آیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے دین قائم نہیں ہوگا، اور اگر مغلوب ہو گیا تو تم قیامت تک ذلیل رہو گے۔

(۳۱۳٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ :أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ :وَمَا رَأَيْت ؟ قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ : عُمَرُ :﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

قَالَ عَطَاءٌ :فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۱۳۴۸) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے ایک سے زیادہ آدمیوں نے خبر دی ہے کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، آپ نے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے سورج اور چاند کو لڑتے ہوئے دیکھا جن کی ماتحتی میں ستارے بھی دو فریق بنے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا تم کس فریق کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا میں چاند کے ساتھ تھا جو سورج پر حملہ آور ہو رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، پس رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) پھر فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم! آئندہ تم میرے لئے کوئی کام نہیں کرو گے: عطاء فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ مقتول ہوا۔

(۳۱۳٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَقَامَ الْحَجَّاجُ فِي الْعِيدِ الأَوَّلِ ، فَقَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يُجَمِّعَ مَعَنا فَلْيُجَمِّعْ ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ ، وَلاَ حَرَجَ ، فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَمَيْسَرَةُ :مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ، مِنْ أَيْنَ سَقَطَ عَلَى هَذَا ؟

(۳۱۳۴۹) عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں، چنانچہ پہلی عید کی نماز کے وقت حجاج کھڑا ہوا اور کہنے لگا: جو شخص ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، اور جو شخص جانا چاہے چلا جائے کوئی حرج نہیں، یہ سن کر ابوالبختری اور میسرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اس پر یہ وحی کہاں سے آ پڑی۔

(۳۱۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، قَالَ :رَأَى إِبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيم :الْجَوْرُ فِي الطَّرِيقِ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۱۳۵۰) واصل اُحدب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ اپنے چوپایوں کو لوگوں کی کھیتیوں سے گزارتا ہوا چلا جارہا تھا، آپ نے فرمایا: راستے کی بے راہ روی دین کی بے راہ روی سے بہتر ہے۔

(۳۱۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا مِنْهُ شَيْءٌ لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَلَعَمْرُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا وَايْمُ اللهِ مَا جَاءَ الْوَهَمُ إلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۱۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال اس حال میں چھوڑا کہ ان کے لئے اس میں سے کچھ حلال تھا تو وہ گھاٹے میں رہ گئے اور ان کی رائے کمزور رہی، اور خدا کی قسم! نہ وہ گھاٹا کھانے والے تھے اور نہ ضعیف الرائے تھے، اور اگر ان پر مال جو ہم نے ان کے بعد پایا حرام تھا تو یقیناً ہم ہلاک ہو گئے، اور بخدا غلطی ہم لوگوں کو ہی لگی ہے۔

(۳۱۳۵۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بِكِتَابٍ فَأَغْلَظَا لَهُ فِيهِ وَشَتَمَاهُ وَأَوْعَدَاهُ فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يُقَارِبُهُمَا وَيُطْمِعُهُمَا فِي نَفْسِهِ، قَالَ: فَلَمَّا أَتَاهُمَا الْكِتَابُ كَتَبَا إلَيْهِ بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يَذْكُرَانِ فَضْلَهُ وَيُطْمِعَانِهِ فِيمَا قِبَلَهُمَا ، فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِجَوَابِ كِتَابِهِمَا الأَوَّلِ يُغْلِظُ لَهُمَا ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا إلاَّ قَالَهُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: لاَ وَاللهِ مَا نُطِيقُ نَحْنُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، وَلَكِنْ تَعَالَ نَمْكُرْ بِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَبَعَثَا بِكِتَابِهِ الأُولَى إلَى عَلِيٍّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ :عَدُوُّ اللهِ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ فَاعْزِلْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :وَيْحَكُمْ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ هِيَ وَاللهِ إحْدَى فِعْلاَتِهِ ، فَأَبَوْا إلاَّ عَزْلَهُ فَعَزَلَهُ ، وَبَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ :اُنْظُرْ مَا آمُرُك بِهِ ، إذَا كَتَبَ إلَيْك مُعَاوِيَةُ بِكَذَا وَكَذَا فَاكْتُبْ إلَيْهِ بِكَذَا وَكَذَا ، وَإِذَا صَنَعَ كَذَا فَاصْنَعْ كَذَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُخَالِفَ مَا أَمَرْتُك بِهِ ، وَاللهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَيْك إنْ فَعَلْت قَدْ قُتِلْت ، ثُمَّ أُدْخِلْت فِي جَوْفِ حِمَارٍ فَأُحْرِقْت بِالنَّارِ ، قَالَ :فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِ.

(۳۱۳۵۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے قیس بن سعد کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا، حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھ بھیجا جس میں ان کو سخت الفاظ میں خطاب کیا، چنانچہ انہوں نے ان کی طرف جواب میں نرم الفاظ میں خط لکھا جس میں ان کو اپنے قریب کیا اور ان کو اپنے بارے میں طمع دلائی، جب ان کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے حضرت قیس کے پاس نرم الفاظ پر مشتمل خط بھیجا جس میں ان کی فضیلت تحریر کی اور ان کو اس خط میں اپنی جانب لالچ دیا، چنانچہ قیس نے ان کو پہلے خط کا جواب دیا جس میں ان کے لئے سخت الفاظ استعمال کیے، اور کوئی بات جواب کے بغیر نہیں چھوڑی، یہ دیکھ کر ان دونوں نے ایک

دوسرے سے کہا: واللہ! ہم قیس بن سعد پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے، لیکن ہم حضرت علی کے پاس خط لکھ کر قیس کے ساتھ ایک تدبیر کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا پہلا خط بھیج دیا، جب خط پہنچا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفہ والوں نے کہا: قیس بن سعد اللہ کا دشمن ہے اس کو معزول کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، بخدا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ تو قیس بن سعد کا ایک کردار ہے، لیکن کوفہ والے مسلسل قیس بن سعد کی معزولی کا مطالبہ کرنے لگے، چاروناچار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو امیر بنا کر بھیجا، جب محمد بن ابی بکر قیس بن سعد کے پاس پہنچے تو قیس نے فرمایا میری بات غور سے سنو! اگر حضرت معاویہ تمہاری طرف اس مضمون کا خط لکھیں تو تم یہ یہ بات لکھ کر جواب دینا، اور جب وہ یہ یہ کام کریں تو تم اس طرح کرنا، اور خبردار! میرے اس حکم کی مخالفت نہ کرنا، اللہ کی قسم! گویا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم میرے حکم کی مخالفت کرو گے تو تم قتل کر دیے جاؤ گے اور پھر گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیے جاؤ گے، راوی کہتے ہیں: کہ بعد میں ان کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔

(٣١٣٥٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ ، فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(٣١٣٥٣) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت سے پہلے لوگوں نے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی تہمت نہیں لگائی، جب ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو لوگوں نے ان پر حضرت عثمان کے قتل کی تہمت لگادی۔

(٣١٣٥٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ :لَوْلاَ أَنْ يَمْكُرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَفْجُرَ لَمَكَرْتُ بِأَهْلِ الشَّامِ مَكْرًا يَضْطَرِبُونَ يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ.

(٣١٣٥٤) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی مکر سے فاجر نہ ہو جاتا ہو تو میں اہل شام کے ساتھ ایسا مکر کروں جس سے وہ دن رات بے چینی میں مبتلا رہیں۔

(٣١٣٥٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي مَعْدَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْحَسَنَ وَمَالِكَ بْنَ دِينَارٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَسَعِيدًا يَأْمُرُونَ بِقِتَالِ الْحَجَّاجِ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ :إِنَّ الْحَجَّاجِ عُقُوبَةٌ جَائَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَلْنَسْتَقْبِلْ عُقُوبَةَ اللهِ بِالسَّيْفِ.

(٣١٣٥٥) مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بصری اور مالک بن دینار اور مسلم بن یسار اور سعید کو دیکھا کہ ابن الأشعث کے ساتھ ہو کر حجاج کے خلاف قتال کا حکم دیتے تھے، حسن بصری نے فرمایا: حجاج ایک سزا ہے جو آسمان سے اتری ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ کی سزا کا سامنا تلوار سے کرنے والے ہوں گے۔

(٣١٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ جَارِيَةً لِلتَّلَذُّذِ فَلْيَتَّخِذْهَا بَرْبَرِيَّةً ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْوَلَدِ فَلْيَتَّخِذْهَا فَارِسِيَّةً ، وَمَنْ

أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْخِدْمَةِ فَلْيَتَّخِذْهَا رُومِيَّةً.

(۳۱۳۵۶) خالد بن محمد فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے کہا کہ جوشخص لذت حاصل کرنے کے لئے لونڈی خریدنا چاہے وہ بربری باندی خریدے، اور جوشخص اولاد کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ فارس کی باندی خریدے، اور جوشخص خدمت کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ رومی باندی خریدے۔

(٣١٣٥٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۱۳۵۷) ابن ابی غنیہ مدینہ کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(٣١٣٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا زِلْت أَطْمَعُ فِي الْخِلاَفَةِ مُنْذُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مُعَاوِيَةُ ، إنْ مَلَكْت فَأَحْسِنْ.

(طبرانی ٨٥٠- بيهقی ٤٤٦)

(۳۱۳۵۸) عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسلسل خلافت کی طمع میں مبتلا رہا جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں بادشاہت ملے تو لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔

تم كتاب الأمراء والحمد لله رب العالمين ، والصلاة على محمد وآله والسلام.

''کتاب الأمراء مکمل ہوئی'' والحمد لله رب العالمين

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کی کتاب

(۱) ما جاء في الوصيّة لوارثٍ

وہ روایات جو کسی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۱۳۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۵۹) شرحبیل بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبے میں یہ فرماتے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، پس کسی وارث کے لئے کوئی وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۶۰) عمرو بن خارجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۱) حضرت حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۳۱۳۶۲) حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ عُمَرَ مَا تَرَى

فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ ؟ فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ :هَلْ قَارَبْتَ الْحَرُورِيَّةَ ، فَقَالَ :لاَ تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِلْوَارِثِ.

(۳۱۳۶۲) عبداللہ بن بدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے ابن عمر! آپ کی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: کیا تمہارا خارجیوں سے تعلق ہے؟ کسی وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(٣١٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلاَّ إِنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ.

(۳۱۳۶۳) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری اور محمد بن سیرین نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں مگر اس وقت جبکہ تمام ورثاء چاہیں۔

(٣١٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۴) ابو مسکین روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(٢) فِي الرَّجلِ يستأذِن ورثته أن يوصِي بِأكثر مِن الثّلثِ

یہ باب ہے اس آدمی کے حکم کے بیان میں جو اپنے ورثاء سے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرنے کی اجازت طلب کرے

(٣١٣٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ لِوَارِثٍ ، فَأَجَازَ الْوَرَثَةُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، ثُمَّ رَجِعَ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، وَإِذَا كَانَ لِغَيْرِ وَارِثٍ زِيَادَة عَلَى الثُّلُثِ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَإِذَا كَانَتْ لِغَيْرِ وَارِثٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ فَإِنَّهَا جَائِزَةٌ.

(۳۱۳۶۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی وارث کے لئے وصیت کرے اور اس کے مرنے سے پہلے اس کے ورثاء اس کی اجازت دے دیں پھر اس کے مرنے کے بعد اپنے فیصلے سے رجوع کرلیں تو ان کو اس کا اختیار ہے، اور اگر کسی غیر وارث شخص کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کی گئی ہو تب بھی ایسا ہی ہے، اور اگر کسی نے غیر وارث کے لئے ایک تہائی سے کم کی وصیت کی ہو تو وہ نافذ ہو جاتی ہے۔

(٣١٣٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ وَرَثَتَهُ فِي الْوَصِيَّةِ فَأَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ ، فَطَيَّبُوا لَهُ ، فَإِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنْ قَبْرِهِ فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، إِنْ شَاؤُوا أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا.

(۳۱۳۶۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے ورثاء سے وصیت کی اجازت مانگ کر ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کردے اور وہ رضامندی کا اظہار بھی کردیں تو اس آدمی کے مرنے کے بعد ان ورثاء کو نئے سرے سے اس وصیت کو نافذ

کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳۱۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُه ؟ فَقَالَ : هُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ.

(۳۱۳۶۷) صالح بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایسی وصیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کو نئے سرے سے اختیار مل جائے گا۔

(۳۱۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يَرْجِعُونَ إِنْ شَاؤُوا.

(۳۱۳۶۸) ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایسے ورثاء اگر چاہیں تو اپنے فیصلے سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ بِرِضًا مِنَ الْوَرَثَةِ ، فَلَمَّا مَاتَ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِمْ.

(۳۱۳۶۹) یونس حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ورثاء کی رضامندی سے ان کے لئے ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی اور جب وہ مر گیا تو ورثاء نے ایک تہائی سے زیادہ نکالنے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا یہ ان کے لئے جائز ہے۔

(۳۱۳۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : جَائِزٌ ، قَدْ أَذِنُوا.

(۳۱۳۷۰) ابن جریج فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات ورثاء کے لئے جائز ہے، علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۳۱۳۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ : أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ فِيهِ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، وَقَالَ الْحَكَمُ : إِنْ شَاؤُوا رَجَعُوا فِيهِ.

(۳۱۳۷۱) شعبہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے، ورثاء اس کی اجازت دے دیں اور پھر بعد میں رجوع کر لیں فرمایا: ان کو اس طرح رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے، اور حکم فرماتے ہیں کہ اگر چاہیں تو وہ رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَزَادَ عَلَى الثُّلُثِ فَاسْتَأْذَنَ ابْنَهُ فِي حَيَاتِهِ فَأَذِنَ لَهُ ، فَإِذَا مَاتَ فَعَادَ إِلَى ابْنِهِ ، إِنْ شَاءَ أَجَازَهُ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ.

(۳۱۳۷۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کرے اور اپنی زندگی میں اپنے بیٹے سے اس کی جازت لے اور بیٹا اس کو اجازت دے دے، تب بھی اس آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو اختیار ہوگا، چاہے تو اس وصیت کو نافذ کر دے اور چاہے تو ردّ کر دے۔

(۳۱۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ فِي مَرَضِهِ فِي أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ، فَلَمَّا مَاتَ رَجَعُوا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ ، ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ.

(۳۱۳۷۳) قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مرضِ وفات میں اپنے ورثاء سے اس بات کی اجازت مانگی کہ ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے، انہوں نے اس کی اجازت دے دی، لیکن جب وہ آدمی مرا تو وہ انکاری ہوگئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں اس بات کا اختیار ہے اوران کو اس کے خلاف پر مجبور کرنا جائز نہیں۔

(۳۱۳۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ . وَعَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِي مَرَضِهِ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ لِغَيْرِ وَارِثٍ أَوْ لِوَارِثٍ ، فَأَذِنَ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ مَاتَ فَلَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا .

(۳۱۳۷۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے مرض الموت میں کسی غیر وارث یا وارث کے لیے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور ورثاء بھی اس کی اجازت دیدیں، پھر وہ آدمی مر جائے تو ان کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

(۳۱۳۷٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَارِثُ ، ثُمَّ لاَ يُجِيزُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، قَالَ : ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ .

(۳۱۳۷۵) عبد الرحمٰن حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں جو ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور وارث بھی اس کو نافذ کرنے کی اجازت دے دے لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کو نافذ نہ کرے فرمایا: اس پر جبر کرنا جائز نہیں۔

(۳) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ ثمّ يوصِي بِأخرى بعدها

اس آدمی کا بیان جو پہلے ایک وصیت کرے پھر دوسری وصیت کر ڈالے

(۳۱۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، أَوْ هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ أَوْصَى بِأُخْرَى بَعْدَهَا ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأُخْرَى مِنْهُمَا .

(۳۱۳۷۶) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کوئی شخص ایک وصیت کرے اور اس کے بعد کوئی دوسری وصیت کر دے تو دوسری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالُوا : يُؤْخَذُ بِآخِرِ وَصِيَّةٍ .

(۳۱۳۷۷) عمرو بن دینار حضرت عطاء، طاؤس اور ابو الشعثاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایسے آدمی کی آخری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى فَدَعَا نَاسًا ، فَقَالَ : أُشْهِدُكُمْ أَنَّ غُلاَمِي فُلاَنًا إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقِيلَ لَهُ : أَعْتَقْت فُلاَنًا وَتَرَكْت فُلاَنًا وَكَانَ أَحْسَنَ بَلاَءً ، فَقَالَ : رُدُّوا عَلَيَّ الْبَيِّنَةَ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَجَعْت فِي عِتْقِ فُلاَنٍ ، وَأَنَّ فُلاَنًا لِعَبْدِهِ الآخَرِ إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ الأَوَّلُ : أَنَا حُرٌّ ، وَقَالَ الآخَرُ : أَنَا حُرٌّ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَرَدَّ عِتْقَ الأَوَّلِ وَأَجَازَ عِتْقَ الآخَرِ.

(۳۱۳۷۸) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی، اور لوگوں کو بلا کر کہا: اگر مجھے موت آ گئی تو میں آپ لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے، اس سے کہا گیا کہ تم نے فلاں غلام کو تو آزاد کر دیا لیکن دوسرا فلاں غلام جو اس سے زیادہ خدمت کرنے والا تھا اس کو تم نے چھوڑ دیا، اس پر اس نے کہا لوگوں کو دوبارہ بلاؤ! اور ان سے کہا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس غلام کی آزادی سے رجوع کر لیا اور دوسرا فلاں غلام آزاد ہے اگر میں مر جاؤں، چنانچہ وہ آدمی مر گیا تو پہلے غلام نے دعویٰ کیا کہ میں آزاد ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں آزاد ہوں، چنانچہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس فیصلہ کروانے کے لئے گئے تو انہوں نے پہلے غلام کی آزادی کو ردّ کر کے دوسرے غلام کی آزادی کا اعلان فرما دیا۔

(۳۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ نَقَضَهَا فَهِيَ الآخِرَةُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْقُضْهَا فَإِنَّهُمَا تَجُوزَانِ جَمِيعًا فِي ثُلُثِهِ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۳۷۹) معمر زہری سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی وصیت کرے اور پھر اس کو توڑ کر دوسری وصیت کر دے تو دوسری وصیت ہی کا اعتبار کیا جائے گا، اور اگر وہ پہلی وصیت کو نہ توڑے تو اپنے اپنے حصّے کے تناسب سے اس کے ثلث میں دونوں وصیتیں نافذ ہو جائیں گی۔

(۳۱۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ : أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : فِي الرَّجُلُ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى ، قَالَ : أَمْلَكُهُمَا آخِرُهُمَا.

(۳۱۳۸۰) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابن ابی ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک وصیت کی پھر دوسری وصیت کر ڈالی، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے آخری وصیت نافذ ہونے کی زیادہ حق دار ہے۔

(٤) فِي الرَّجلِ يوصِي لِرجلٍ بوصِيَّةٍ فيموت الموصى له قبل الموصِي

اس آدمی کا بیان جو کسی کیلئے وصیت کرے اور جس شخص کیلئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے ہی وفات پا جائے

(۳۱۳۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ فَمَاتَ

الَّذِی أُوصِیَ لَہُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِیَہُ ، قَالَ : ہِیَ لِوَرَثَۃِ الْمُوصَی لَہُ.

(۳۱۳۸۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی آدمی کے لئے وصیت کی پھر جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس وصیت کرنے والے سے پہلے ہی مر گیا، آپ نے فرمایا اس وصیت کے حق دار اس شخص کے ورثاء ہیں۔

(۳۱۳۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ سَأَلْتُ عَمْرًا عَنْہُ ، قَالَ : کَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ : ہِیَ لِوَرَثَۃِ الْمُوصَی لَہُ.

(۳۱۳۸۲) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وصیت اس شخص کے ورثاء کو جائے گی۔

(۳۱۳۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : إذَا أَوْصَی لِرَجُلٍ وَہُوَ مَیِّتٌ یَوْمَ یُوصِی لَہُ فَإِنَّ الْوَصِیَّۃَ تَرْجِعُ إلَی وَرَثَۃِ الْمُوصِی ، وَإِذَا أَوْصَی لِرَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ فَإِنَّ الْوَصِیَّۃَ لِوَرَثَۃِ الْمُوصَی لَہُ.

(۳۱۳۸۳) ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے لئے کچھ مال کی وصیت کرے اور جس دن اُس نے وصیت کی اُسی دن مر جائے تو وصیت ورثاء کی طرف لوٹے گی (کہ وہ اس کو نافذ کریں گے) اور جب کسی کے لئے وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی مر جائے تو اس کے ورثاء وصیت کے حق دار ہوں گے۔

(۳۱۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَۃَ ، قَالَ : لاَ وَصِیَّۃَ لِمَیِّتٍ.

(۳۱۳۸۴) ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : لاَ وَصِیَّۃَ لِمَیِّتٍ.

(۳۱۳۸۵) شعبی فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ : فِی الرَّجُلِ یُوصِی بِالْوَصِیَّۃِ فَیَمُوتُ الَّذِی أُوصِیَ لَہُ قَبْلَ الَّذِی أَوْصَی ، قَالَ : لَیْسَ لَہُ شَیْءٌ ، أَنَّہُ أَوْصَی لَہُ وَہُوَ مَیِّتٌ.

(۳۱۳۸۶) زہری اس شخص کے بارے میں جو کچھ وصیت کرے لیکن جس کے لئے وصیت کی وہ اس سے پہلے ہی مر جائے فرماتے ہیں: اس وصیت کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ اس نے گویا مردے کے لئے وصیت کی ہے۔

(۳۱۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ : فِی الرَّجُلِ یُوصِی بِالْوَصِیَّۃِ فَیَمُوتُ الْمُوصَی لَہُ قَبْلَ الَّذِی أَوْصَی ، قَالَ : تَبْطُلُ ، وَإِنْ مَاتَ الَّذِی أَوْصَی ، ثُمَّ الَّذِی أُوصِیَ لَہُ ، کَانَ لِوَرَثَتِہِ.

(۳۱۳۸۷) حماد فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے کوئی وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے مر جائے، کہ وہ وصیت باطل ہو جائے گی، اور اگر پہلے وصیت کرنے والا مر جائے پھر وہ جس کے لئے وصیت کی گئی تھی تو اس کے ورثاء اس مال کے حق دار ہوں گے۔

(۵) فِی الرّجلِ یوصِی لِرجلٍ بِثلثِ مالِهِ ثمّ أفاد بعد ذٰلِكَ مالًا

یہ باب ہے اس آدمی کے بیان میں جو کسی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے پھر مرنے سے پہلے وصیت کے بعد کچھ مال اسے مزید حاصل ہو جائے

(۳۱۳۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَفَادَ مَالاً قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ثُمَّ مَاتَ ، قَالَ :لَهُ ثُلُثُ الَّذِي أَوْصَى لَهُ ، وَلَهُ ثُلُثُ مَا أَفَادَ.

(۳۱۳۸۸) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جو کسی کے لئے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور پھر مرنے سے پہلے اس کا مال بڑھ جائے، پھر مر جائے، فرمایا: اس شخص کو جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کے پہلے مال کا ایک تہائی حصہ ہے اور اس کے ساتھ اس نئے حاصل شدہ مال کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(۳۱۳۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَقُتِلَ خَطَأً، قَالَ :الثُّلُثُ دَاخِلٌ فِي دِيَتِهِ.

(۳۱۳۸۹) خلاس حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، فرمایا: ایک تہائی کی وصیت اس کی دیت میں بھی جائے گی۔

(۳۱۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:لَهُ ثُلُثُ مَالِهِ ، وَثُلُثُ دِيَتِه.

(۳۱۳۹۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس آدمی کو اس وصیت کرنے والے کا ایک تہائی اور اس کی دیت کا بھی ایک تہائی دیا جائے گا۔

(۳۱۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فَقُتِلَ خَطَأً ، قَالَ : يَدْخُلُ ثُلُثُ الدِّيَةِ فِي ثُلُثِ مَالِهِ.

(۳۱۳۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، آپ نے فرمایا: دیت کا ایک تہائی اس کے مال کے ایک تہائی میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَهْلُ الْوَصِيَّةِ شُرَكَاءُ فِي الْوَصِيَّةِ ، إنْ زَادَتْ وَإِنْ نَقَصَتْ ، قَالَ :فَأَخْبَرْت بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۳۱۳۹۲) اشعث، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: وصیت کے مالک وصیت کے مال میں شریک ہوں گے چاہے وہ بڑھے یا گھٹے، اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے بیان کی تو انہوں نے اس کو پسند کیا۔

(۳۱۳۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :فِي رَجُلٍ

أَوْصَى لِرَجُلٍ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ جَائَهُ مَالٌ أَوْ أَفَادَ مَالاً ، قَالَ :لاَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۱۳۹۳) یزید بن ابی حبیب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے کوئی وصیت کی، پھر اس کے پاس مال آ گیا، فرمایا کہ وہ اضافی مال اس وصیت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٦) فِي الرَّجلِ يوصِي لِلرَّجلِ بشيءٍ مِن مالِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بیان میں جو اپنے مال کے کچھ حصے کی کسی کے لئے وصیت کرے

(٣١٣٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا عُجِّلَتْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ ، وَإِذَا أَوْصَى بِثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ كَانَ فِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ.

(۳۱۳۹۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی کے لئے پچاس درہم کی وصیت کرے تو اس کو وہ دراہم میت کے نقد مال میں سے دے دیے جائیں گے، اور جب کوئی ایک تہائی یا ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے تو وہ مال اس آدمی کو میت کے نقد مال اور قرض دونوں سے نکال کر دیا جائے گا۔

(٣١٣٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : يُعَجَّلُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثُلُثِ الْعَيْنِ.

(۳۱۳۹۵) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کسی کے لئے اپنے مال میں سے پچاس درہم کی وصیت کرے، آپ نے فرمایا کہ موجودہ نقد مال کے ایک تہائی حصے سے نکال کر دے دیے جائیں۔

(٧) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي عمِّهِ وهم رِجالٌ ونِساءٌ

اس آدمی کا بیان جو اپنے چچازادوں کے لئے وصیت کرے جن میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں

(٣١٣٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ وَقَتَادَةَ. وَعَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي عَمِّهِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، قَالُوا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَى ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ قَالَ :﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۳۹۶) مطر حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے چچا کی اولاد کے لئے وصیت کی جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، علماء فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں مرد کو عورت کے برابر حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر اس نے یہ کہا ہو کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا تو ممکن ہے ایسا ہی کیا ہو۔

(٣١٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ الأَعْلَمِ الْحَنَفِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى لأَرَامِلَ بَنِي حَنِيفَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :هُوَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّنْ خَرَجَ مِنْ كَمَرَةِ حَنِيفَةَ.

(۳۱۳۹۷) طلحہ بن اُعلم حنفی حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبیلہ بنوحنیفہ کی بیوہ عورتوں کے لیے وصیت کی، حضرت شعبی نے فرمایا: یہ وصیت ہر اس مرد وعورت کے لئے ہے جو حنیفہ کی نسل سے ہو۔

(۸) فِي رجلٍ قَالَ لِبنِي فلانٍ، يعطَى الأغنِياء ؟

اس آدمی کا بیان جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے، کیا اس وصیت کے مال سے مال داروں کو بھی حصّہ دیا جائے گا

(۳۱۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : لِبَنِي فُلاَنٍ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : هُوَ لِغَنِيِّهِمْ وَفَقِيرِهِمْ وَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ.

(۳۱۳۹۸) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے اتنا اتنا مال ہے، آپ نے فرمایا: مال ان کے مال داروں اور فقراء اور مرد وعورت سب کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي رجلٍ له دورٌ فأوصى بِثلثِها ، أتجمع له فِي موضِعٍ أم لا

اس آدمی کا بیان جس کے کچھ گھر ہوں، اور وہ ان کے ایک تہائی حصّے کی وصیت کرے، کیا ان جگہوں کو ایک جگہ سے جمع کر کے وصیت میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳۱۳۹۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ مَسَاكِنُ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ لَهُ ؟ قَالَ : يُخْرَجُ حَتَّى يَكُونَ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۳۹۹) سعد بن ابراہم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس کے کچھ گھر تھے، پھر اس نے ہر گھر کے ایک تہائی کی وصیت کر دی، آپ نے فرمایا: اس پورے حصّے کو ایک مکان سے نکال کر دیا جائے گا۔

(۳۱٤۰۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَشْيَاءَ سِوَى ذَلِكَ ، وَتَرَكَ دَارًا تَكُونُ ثُلُثَهَا ، أَيُعْطَاهَا الْمُوصَى لَهُ بِالثُّلُثِ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنْ يُعْطَى بِالْحِصَّةِ مِنَ الْمَالِ وَالدَّارِ.

(۳۱۴۰۰) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے ایک تہائی مال اور اس کے علاوہ کچھ اشیاء کی وصیت کی، اور ایک گھر چھوڑ کر مرا جو اس کے مال کا ایک تہائی ہوتا ہے، ان سے پوچھا گیا کیا جس آدمی کے لئے وصیت کی گئی ہے اسے وہ گھر ایک تہائی حصّے میں دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس کو مال اور گھر دونوں کا ایک حصّہ دیا جائے گا۔

(۱۰) فِي رجلٍ قَالَ ثلثي ثلاثمئةٍ ، لِفلانٍ مِئةٌ ، ومِئةٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کہے میرے مال کا ایک تہائی تین سو درہم ہیں جن میں سے فلاں کو سو درہم ، اور فلاں کو سو درہم دے دیے جائیں

(۳۱٤۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : ثُلُثَيْ ثَلاَثُمِئَةِ دِرْهَمٍ : مِئَةٌ لِفُلاَن ، وَمِئَةٌ لِفُلاَن ، وَمَا بَقِيَ مِنْ ثُلُثي ؛ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ : فَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَمَا بَقِيَ فَلِفُلاَنٍ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۳۱۴۰۱) حکم اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ میرے مال کا تہائی حصہ تین سو درہم ہیں، سو فلاں آدمی کو دیے جائیں، سو فلاں آدمی کو، اور جو باقی بچیں وہ فلاں تیسرے شخص کو دے دیے جائیں، آپ نے فرمایا: پہلے شخص کے لئے سو درہم ، دوسرے کے لئے بھی سو درہم، اور تہائی مال سے جتنا بچے وہ سب کا سب تیسرے آدمی کا ہے، اگر کچھ نہ بچے تو تیسرے آدمی کو کچھ نہ ملے گا۔

(۱۱) إذا قَالَ ثلثي لِفلانٍ ، فإن مات فهو لِفلانٍ

اگر کوئی آدمی کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے اور اگر وہ میری زندگی میں مر جائے تو فلاں دوسرے آدمی کے لئے ہے

(۳۱٤۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى ، قَالَ : ثُلُثَيْ لِفُلاَنٍ ، فَإِنْ مَاتَ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ : هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۲) قتادہ حضرت سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے، اور اگر وہ میری زندگی میں وفات پا جائے تو فلاں دوسرے شخص کے لئے ہے، آپ نے فرمایا وہ مال پہلے آدمی کو دیا جائے گا۔

(۳۱٤۰۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الحُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۳) قتادہ حضرت حسن سے بھی یہی روایت کرتے ہیں۔

(۳۱٤۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُجْرِي كَمَا قَالَ.

(۳۱۴۰۴) قتادہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح اس وصیت کرنے والے نے کہا ہے اسی طرح عمل کیا جائے گا۔

(۳۱٤٠٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۴۰۵) ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے بھی یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۱۲) فِي الوَصِيَّةِ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ من رآها جائِزَةً

یہ باب ہے یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے کے بیان میں اور یہ کہ کون حضرات اس کو جائز سمجھتے ہیں

(۳۱٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا بِمَالٍ عَظِيمٍ، وَكَثِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ كَانُوا وَرَثَتَهَا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ فَوَرِثَهَا غَيْرُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَجَازَ لَهُمْ مَا أَوْصَتْ.

(۳۱۴۰۶) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رشتہ داروں کے لئے بہت سے مال کی وصیت کی تھی، اور بہت سے یہودی ان کے خاندان کے ایسے تھے اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کے وارث ہوتے، لیکن ان کے کافر ہونے کی وجہ سے ان کے خاندان کے مسلمان ان کے وارث ہوئے، اس لئے جو مسلمان نہ تھے ان کے حق میں ان کی وصیت نافذ ہوگئی۔

(۳۱٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا يَهُود.

(۳۱۴۰۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بعض رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی جو یہودی تھے۔

(۳۱٤٠٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : وَصِيَّةُ الرَّجُلِ جَائِزَةٌ لِذِمِّيٍّ كَانَ أَوْ لِغَيْرِهِ.

(۳۱۴۰۸) محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت جائز ہے ذمّی کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے۔

(۳۱٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : الْوَصِيَّةُ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۰۹) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ یہودی، نصرانی، مجوسی اور غلام کیلئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(۳۱٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ.

(۳۱۴۱۰) لیث حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے اپنے یہودی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی۔

(۳۱٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُوصَى لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۳۱۴۱۱) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣١٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ قَالَ : أَوْلِيَائِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، يَقُولُ :وَصِيَّةٌ وَلَا مِيرَاثَ لَهُمْ.

(۳۱۴۱۲) قتادہ آیت ﴿إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت میں اولیاء سے مراد اہل کتاب میں سے اولیاء ہیں جن کے بارے میں یہ حکم ارشاد ہے کہ ان کے لئے وراثت نہیں لیکن وصیت ہو سکتی ہے۔

(٣١٤١٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُون، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْوَصِيَّةِ لأَهْلِ الشِّرْكِ؟ قَالَ :لَا بَأْسَ بِهَا.

(۳۱۴۱۳) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو فرماتے سنا جبکہ ان سے مشرکین کے لئے وصیت کرنے کا حکم پوچھا جا رہا تھا، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٣) فِي الوصِيّةِ إلى المرأةِ

یہ باب ہے عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ دار بنانے کے بیان میں

(٣١٤١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ :أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى إِلَى حَفْصَةَ.

(۳۱۴۱۴) عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وصیت کی ذمہ داری دی۔

(٣١٤١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ:أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَجَازَ ذَلِكَ شُرَيْحٌ.

(۳۱۴۱۵) ابوعون ثقفی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اپنی وصیت پورا کرنے کی ذمہ دار بنایا، تو حضرت شریح نے اس کی اجازت دے دی۔

(٣١٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو الأَزْدِيِّ ، قَالَ :حدَّثَتْنِي خَالَتِي ، وَكَانَتِ امْرَأَةُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَتْ : أَوْصَى إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ بِشَيْءٍ مِنْ وَصِيَّتِهِ.

(۳۱۴۱۶) حضرت ابراہیم کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے اپنی وصیت کے کچھ حصے کے نافذ کرنے کی ذمہ داری دی۔

(٣١٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ وَصِيًّا ، فَإِنْ فَعَلَ نُظِرَ إِلَى رَجُلٍ يُوثَقُ بِهِ ، فَجُعِلَ ذَلِكَ إِلَيْهِ

(۳۱۴۱۷) عبد الملک حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی، اگر کوئی آدمی ایسا کر بیٹھے تو کوئی با اعتبار آدمی ڈھونڈ کر اس کو یہ ذمہ داری دی جا سکتی ہے۔

(٣١٤١٨) وَسَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ :قَالَ سُفْيَانُ :تَكُونُ وَصِيًّا ، رُبَّ امْرَأَةٍ خَيْرٌ مِنْ رَجُلٍ.

(۳۱۴۱۸) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ فرماتے سنا کہ عورت وصیت کی ذمہ دار بن سکتی ہے کیونکہ بہت سی عورتیں آدمی سے بہتر ہوتی ہیں۔

(١٤) رجلٌ أوصى لِلمحاوِيجِ أين يجعل ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حاجت مندوں کیلئے وصیت کی ہو، اس کی وصیت کہاں صرف کی جائے

(٣١٤١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَصِيَّةً لِلْمُحْوِجِينَ ، قَالَ :يُجْعَلُ فِي الْقَرَابَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْمَوَالِي ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْجِيرَانِ.

(۳۱۴۱۹) معمر ایک آدمی کے واسطے سے عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حاجت مندوں کے لئے وصیت کی تھی کہ اس وصیت کو سب سے پہلے اس کے رشتہ داروں میں خرچ کیا جائے، اگر وہ نہ ہوں تو غلاموں میں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پڑوسیوں میں۔

(١٥) فِي الرّجلِ يوصِي بِثلثِهِ لِغيرِ ذِي قرابةٍ مَنْ أجازه ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے مال کے ایک تہائی حصّے کی غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے، اوران حضرات کا ذکر جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں

(٣١٤٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ فِي الْوَصِيَّةِ :مَنْ سَمَّى :جَعَلْنَاهَا حَيْثُ سَمَّى ، وَمَنْ قَالَ حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ :جَعَلْنَاهَا فِي قَرَابَتِهِ. (عبدالرزاق ١٦٤٣٠)

(۳۱۴۲۰) محمد روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر نے وصیت کے بارے میں فرمایا جس شخص نے وصیت کرتے ہوئے آدمی کا نام لیا تو ہم اس آدمی کو اس کا مال دلا دیں گے جس کا اس نے وصیت میں نام لیا، اور جس نے اس طرح وصیت کی جہاں اللہ کا حکم ہے وہیں خرچ کر دیا جائے تو ہم اس کے قرابت داروں کو مال دلائیں گے۔

(٣١٤٢١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ :تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ :لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ ، وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، أَعْطَاهُ اللَّهُ ، يَضَعُهُ حَيْثُ أَحَبَّ.

(۳۱۴۲۱) معتمر اپنے والد سے وہ حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور قریب کے رشتہ داروں کو چھوڑ دے، فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی، اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی، اور محمد بن کعب فرماتے تھے کہ یہ تو اللہ کا دیا ہوا مال ہے جہاں اس کا جی چاہے خرچ کرے۔

(٣١٤٢٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ بِهَا.

(۳۱۴۲۲) حُمید محمد بن سیرین کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصیت کرنے والے نے جس جگہ وصیت کے مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اسی جگہ اسے خرچ کرو۔

(٣١٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ : أَنَّ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ ؟ قَالَ : كَانَ سَالِمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعَطَاءٌ يَقُولُونَ : هِيَ لِمَنْ أُوصِي لَهُ بِهَا.

(۳۱۴۲۳) ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو ان لوگوں کے لیے وصیت کرتا ہے جن کا اس سے کوئی رشتہ نہیں، فرمایا کہ سالم، سلیمان بن یسار اور عطاء فرمایا کرتے تھے کہ وہ مال اس کو دیا جائے گا جس کے لئے اس نے اس مال کی وصیت کی۔

(٣١٤٢٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَوْصَى إِنْسَانٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْمَسَاكِينِ ، وَتَرَكَ قَرَابَةً مُحْتَاجِينَ ؟ قَالَ : وَصِيَّتُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهَا.

(۳۱۴۲۴) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے مجاہدین اور مسکینوں کے لئے وصیت کی لیکن اس کے رشتہ داروں میں بہت سے حاجت مند لوگ ہیں، فرمایا کہ اس کی وصیت وہیں نافذ کی جائے گی جہاں اس نے کی ہے۔

(٣١٤٢٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَمَرَهُمْ بِأَمْرٍ فَإِنْ خَالَفُوا جَازَ وَبِئْسَ مَا صَنَعُوا ، وَقَدْ كَانَ عَطَاء قَالَ : ذُو الْقَرَابَةِ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۱۴۲۵) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا کہ وصیت کرنے والے نے وصیت کے ذمہ داروں کو یہ حکم دیا ہے، اگر وہ اس حکم کی مخالفت کریں تب بھی نافذ تو ہو جائے گی لیکن ان کا یہ فعل برا ہوگا، اور حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ قرابت دار زیادہ حق دار ہیں۔

(٣١٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لِلرَّجُلِ ثُلُثُهُ ، يَطْرَحُهُ فِي الْبَحْرِ إِنْ شَاءَ.

(۳۱۴۲۶) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ آدمی کو اپنے تہائی مال کا اختیار ہے، چاہے تو اس کو سمندر میں پھینک دے۔

(١٦) مَنْ قَالَ يردّ على ذِي القرابةِ

ان اسلاف کے فرمان جو فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں میں وصیت کو نافذ کیا جائے

(٣١٤٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ : تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ : لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ.

(۳۱۴۲۷) حمید حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کردے اور قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ دے، آپ نے فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کے تین حصے کیے جائیں، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی۔

(٣١٤٢٨) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى الْوَصِيَّةَ إلاَّ لِذَوِي الأَرْحَامِ أَهْلِ الْفَقْرِ ، فَإِنْ أَوْصَى بِهَا لِغَيْرِهِمْ إنْتُزِعَتْ مِنْهُمْ فَرُدَّتْ إلَيْهِمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فُقَرَاءُ فَلأَهْلِ الْفَقْرِ مَا كَانُوا ، وَإِنْ سَمَّى أَهْلَهَا الَّذِينَ أُوصِي لَهُمْ.

(۳۱۴۲۸) ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ طاؤس حاجت مندوں ذوی الأرحام رشتہ داروں کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور یہ رائے رکھتے تھے کہ اگر کوئی ان کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرے تو ان سے مال لے کر ذوی الأرحام رشتہ داروں کو دلایا جائے گا، اور اگر ذوی الأرحام رشتہ داروں میں حاجت مند نہ ہوں تو وصیت کا مال فقراء میں تقسیم کیا جائے گا چاہے وہ کوئی بھی ہوں، اگر چہ وصیت کرنے والے نے ان لوگوں کا نام بھی لیا ہو جن کے لئے وصیت ہے۔

(٣١٤٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْوَصِيَّةِ ؟ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَأَ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ قَالاَ : هِيَ لِلْقَرَابَةِ.

(۳۱۴۲۹) عطاء بن أبی میمونہ فرماتے ہیں کہ میں نے علاء بن زیاد اور مسلم بن یسار سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے قرآن پاک منگوایا اور آیت ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ پڑھی، اور پھر فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کے لئے ہے۔

(٣١٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى ، قَالاَ : تُرَدُّ عَلَى قَرَابَتِهِ.

(۳۱۴۳۰) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت عبد الملک بن یعلیٰ نے فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔

(٣١٤٣١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي جَعَلْت حَائِطِي لِلَّهِ ، وَلَوَ اسْتَطَعْت أَنْ أُخْفِيَهُ لَمْ أُظْهِرْهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِك. (مسلم ۲۸۵۔ ابو داؤد ۱۶۸۶)

(۳۱۴۳۱) حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا باغ اللہ کے نام پر دے دیا، اور اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو اس کو ظاہر نہ کرتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس باغ کو اپنے حاجت مند قرابت داروں میں تقسیم کردو۔

(۱۷) الرّجل یوصِی بالوصِیّۃِ فِی مرضِہِ ثمّ یبرأ فلا یغیّرھا

اس آدمی کا بیان جو بیماری کے زمانے میں وصیت کردے پھر تندرست ہو جائے لیکن اس وصیت کو تبدیل نہ کرے

(۳۱٤۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :فِي الرَّجُلِ إذَا أَوْصَى فِي مَرَضِهِ ، ثُمَّ بَرَأَ فَلَمْ يُغَيِّرْ وَصِيَّتَهُ تِلْكَ حَتَّى يَمُوتَ بَعْدُ ، قَالَ :يُؤْخَذُ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۳۲) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو بیماری کے زمانے میں وصیت کرے پھر تندرست ہو جائے اور اپنی اس وصیت کو تبدیل نہ کرے یہاں تک کہ اسی حالت میں مر جائے ،فرماتے ہیں کہ اس کی وصیت کے مطابق اس کا مال لے لیا جائے گا۔

(۳۱٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فِي مَرَضِهِ فَبَرَأَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۳۳) قتادہ عبدالملک سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بیماری کے زمانے میں کوئی وصیت کی پھر تندرست ہو گیا اور مرنے تک اس وصیت کو اسی حال میں چھوڑے رکھا ،فرمایا کہ وہ وصیت نافذ ہو جائے گی۔

(۱۸) رجلٌ مات وترک ثلاثۃ بنِین ، وأوصی بِمِثلِ نصِیبِ أحدِھِم

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کر دی

(۳۱٤۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلاَثَةَ بَنِينَ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ ؟ قَالَ :هُوَ رَابِعٌ ، لَهُ الرُّبُعُ.

(۳۱۴۳۴) داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کر دی آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو چوتھا ہے ،اس کو ایک چوتھائی حصّہ ملے گا۔

(۳۱٤۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا تَرَكَ الرَّجُلُ ثَلاَثَةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ بَنِيهِ ، قَالَ :زِدْ وَاحِدًا اجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳۵) منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی تین بیٹے چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کر دے تو ایک آدمی کا اضافہ سمجھ کر مال کو چار حصّوں میں تقسیم کر لو۔

(۳۱٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : زِدْ وَاحِدًا وَاجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳٦) شعبی سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

(۱۹) إذا ترك ابنينِ وأبوينِ ، وأوصى بِمِثلِ نصِيبِ أحدِ الابنينِ

جب کوئی دو بیٹے اور والدین چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۳۱٤۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَبَوَيْنِ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الابْنَيْنِ ، قَالَ ، هِيَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ.

(۳۱۴۳۷) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے دو بیٹے اور والدین چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کی، فرمایا کہ اس کو آٹھ میں سے ایک حصّہ ملے گا۔

(۲۰) إذا ترك سِتّة بنِين وأوصى بِمِثلِ نصِيبِ بعضِ ولدِهِ

جب کوئی آدمی چھ بیٹے چھوڑ کر مرے اور بعض بیٹوں کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۳۱٤۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ سِتَّةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ وَلَدِهِ ، قَالَ : قَالَ مَنْصُورٌ : هِيَ مِنْ سَبْعَةٍ ، يَدْخُلُ مَعَهُمْ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ : يَنْقُصُ وَلاَ يَتِمُّ لَهُ مِثْلُ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ.

(۳۱۴۳۸) منصور اور مغیرہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے چھ بیٹے چھوڑے اور چند بیٹوں کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کر دی، منصور کی روایت کے مطابق انہوں نے فرمایا: اس کو سات میں سے ایک حصّہ ان بیٹوں کے برابر دیا جائے گا، اور مغیرہ کی روایت کے مطابق فرمایا کہ اس کے حصّے کو کم رکھا جائے گا اور کسی ایک بیٹے کے برابر نہیں دیا جائے گا۔

(۲۱) رجلٌ أوصى بِنصفِه وثلثه وربعِهِ

اس آدمی کا بیان جس نے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کی

(۳۱٤۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : لَقِيَنِي إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِنِصْفِهِ وَثُلُثِهِ وَرُبُعِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : إِبْرَاهِيمُ ، خُذْ مَالاً لَهُ نِصْفٌ وَثُلُثٌ وَرُبُعٌ :

اثْنَا عَشَرَ فَخُذْ نِصْفَهَا سِتَّةً وَثُلُثَهَا أَرْبَعَةً وَرُبُعَهَا ثَلَاثَةً ، فَاقْسِمَ الْمَالَ عَلَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ ، فَمَا أَصَابَ سِتَّةً كَانَ لِصَاحِبِ النِّصْفِ ، وَمَا أَصَابَ أَرْبَعَةً كَانَ لِصَاحِبِ الثُّلُثِ ، وَمَا أَصَابَ ثَلَاثَةً كَانَ لِصَاحِبِ الرُّبُعِ.

(۳۱۴۳۹) ابوعاصم ثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مجھ سے ملے اور پوچھا تم کیا کہتے ہو اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کر دی، مجھے اس کے جواب کا کوئی علم نہیں تھا، خود ہی انہوں نے فرمایا: اس کے مال کے اتنے حصے کرو جس سے آدھا، ایک تہائی اور ایک چوتھائی نکل آئیں، یعنی بارہ حصے کرلو، اس کا آدھا چھ ہے اور اس کا ایک تہائی چار ہے، اور اس کا ایک چوتھائی تین ہے، اب مال کے تیرہ حصے کرو، چھ کے مقابلے میں جتنا مال آئے آدھے حصے والے کو دے دو، اور چار کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک تہائی حصے والے کو دے دو، اور تین کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک چوتھائی حصے والے شخص کو دے دو۔

(۲۲) من كره أن يوصِي بِمِثلِ أحدِ الورثةِ ومن رخّص فِيهِ

ان حضرات کا ذکر جو کسی وارث کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کی اجازت دیتے ہیں

(۳۱٤٤٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الْوَرَثَةِ حَتَّى يَكُونَ أَقَلَّ.

(۳۱۴۴۰) منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا علماء ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ آدمی کسی ایک وارث کے حصے کے برابر مال کی کسی کے لئے وصیت کر دے، بلکہ وہ فرماتے تھے کہ وصیت وارث کے حصے سے کم ہونی چاہیے۔

(۳۱٤٤١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَادَةُ الصَّيْدَلَانِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّهُ أَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ.

(۳۱۴۴۱) ثابت روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں سے ایک بچے کے حصے کے برابر مال کی وصیت کی تھی۔

(۲۳) فِي الرّجلِ يوصِي لِلرّجلِ بسهمٍ مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے لئے اپنے مال کے "ایک غیر متعین حصے" کی وصیت کرے

(۳۱٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ أَبُو قُتَيْبَةَ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : تُرْفَعُ السِّهَامُ فَيَكُونُ لِلْمُوصَى لَهُ سَهْمٌ.

(۳۱۴۴۲) یسار بن ابی کرب حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا تھا جس نے کسی

کے لئے اپنے مال کے ایک غیر متعین حصے کی وصیت کی تھی اور مال کی تحدید نہیں کی تھی، آپ نے فرمایا: مال کے حصے بنا لیے جائیں اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کو بھی ایک حصہ دے دیا جائے۔

(٣١٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ ، هَذَا مَجْهُولٌ.

(۳۱۴۴۳) سفیان ایک خراسانی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا: اس آدمی کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ مجہول وصیت ہے۔

(٣١٤٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ عَطَاءٍ. وَيَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لَمْ يُبَيِّنْ.

(۳۱۴۴۴) محمد بن صہیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی کہ اس وصیت کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ اس نے مال کی مقدار بیان نہیں کی۔

(٣١٤٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا عرب کہا کرتے تھے کہ اس آدمی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(٣١٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهُزَيْلِ : أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ لِرَجُلٍ سَهْمًا مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۶) ھُزیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کر دی اور مقدار بیان نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

(٣١٤٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ : أَنْ عَدِيًّا سَأَلَ إِيَاسًا ؟ فَقَالَ : السَّهْمُ فِي كَلاَمِ الْعَرَبِ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۷) حُمید سے روایت ہے کہ عدی نے حضرت ایاس بن معاویہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''حصے'' سے مراد اہل عرب کے محاورات میں چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

(٢٤) امرأةٌ قِيل لها أوصِي ، فجعلوا يقولون لها أوصِي بكذا فجعلت تومء برأسِها نعم

اس عورت کا بیان جس سے کہا گیا کہ وصیت کر دو، اس کے بعد لوگ کہنے لگے فلاں چیز کی وصیت کر دو، فلاں کی کر دو اور وہ اثبات میں سر ہلاتی رہی

(٣١٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، أَنَّ امْرَأَةً قِيلَ لَهَا فِي مَرَضِهَا : أَوْصِي

بِکَذَا ، أَوْصِی بِکَذَا ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا ، فَلَمْ یُجِزْهُ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ.

(۳۱۴۴۸) خلاس سے روایت ہے کہ ایک عورت سے مرض الموت میں کہا گیا کہ فلاں وصیت کردو، فلاں وصیت کردو اور وہ سر کو اثبات میں ہلاتی رہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ گیا تو آپ نے اس وصیت کو نافذ نہیں کیا۔

(۲۵) الرّجل یوصِی بالوصِیّۃِ ثمّ یرِید أن یغیِّرھا

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کردے پھر اس وصیت کو بدلنا چاہے

(۳۱۴۴۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِی رَبِیعَةَ ، أَو الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی رَبِیعَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ : شَیْءٌ یَصْنَعُهُ أَهْلُ الْیَمَنِ ، یُوصِی الرَّجُلُ ، ثُمَّ یُغَیِّرُ وَصِیَّتَهُ ، قَالَ : لِیُغَیِّرْ مَا شَاءَ مِنْ وَصِیَّتِهِ.

(۳۱۴۴۹) عبداللہ بن حارث بن ابی ربیعہ یا حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اہل یمن یہ کام کرتے ہیں کہ آدمی کوئی وصیت کر دیتا ہے پھر اپنی وصیت کو بدل دیتا ہے، آپ نے فرمایا آدمی کو اختیار ہے کہ اپنی وصیت میں تبدیلی کرے۔

(۳۱۴۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ فِی مَرَضِهِ مِنْ رَقِیقِهِ فَهِیَ وَصِیَّةٌ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِیهَا.

(۳۱۴۵۰) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے مرض الموت میں جو غلام آزاد کرتا ہے وہ وصیت کے حکم میں داخل ہے اگر چاہے تو رجوع بھی کرسکتا ہے۔

(۳۱۴۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : یُغَیِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِیَّتِهِ مَا شَاءَ إِلاَّ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کرسکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِیُّ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : کُلُّ وَصِیَّةٍ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِیهَا غَیْرِ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۲) شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کرسکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِی، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ، قَالَ: إِذَا أَوْصَی الرَّجُلُ بِوَصَایَا، وَأَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثُ الْمَوْتِ، قَالَ: لاَ یَرْجِعُ فِی الْعِتْقِ؛ لَیْسَ الْعِتْقُ کَسَائِرِ الْوَصِیَّةِ.

(۳۱۴۵۳) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب آدمی بہت سی وصیتیں کردے اور اپنے غلام کو بھی آزاد کردے اس شرط پر کہ اگر اس کو موت آگئی تو وہ آزاد ہیں، تو غلاموں کی آزادی میں وہ رجوع نہیں کرسکتا، کیونکہ غلام کی آزادی دوسری وصیتوں کی طرح نہیں ہے۔

(۳۱٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ مَا شَاءَ ، قِيلَ لَهُ :فَالْعَتَاقَةُ ، قَالَ الْعَتَاقَةُ وَغَيْرُ الْعَتَاقَةِ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِآخِرِهَا.

(۳۱۴۵۴) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی وصیت کرے تو اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کرسکتا ہے، پوچھا گیا: غلاموں کی آزادی کی وصیت کا بھی یہی حکم ہے؟ فرمایا غلاموں کی آزادی اور دوسری وصیتوں کا یہی حکم ہے، صرف اس آدمی کی آخری وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔

(۳۱٤٥٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعُودَ الرَّجُلُ فِي عَتَاقِهِ.

(۳۱۴۵۵) عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی مرض الموت میں آزاد کیے ہوئے غلاموں کی آزادی میں رجوع کرلے۔

(۳۱٤٥٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ ذَكَرُوا لَهُ أَنَّهُ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ :إنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أُعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۴۵۶) عاصم فرماتے ہیں کہ ابو العالیہ بیمار ہوگئے اور انہوں نے ایک غلام آزاد کردیا، لوگوں نے ان کو بتایا کہ وہ نھر سے آگے گیا ہوا ہے فرمایا اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر وہ مرگیا ہے تو آزاد ہے، اور پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾ (اور اس کی کمزور اولاد ہے)۔

(۳۱٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يُوصُونَ ، فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُغَيِّرَ غَيَّرَ إنْ شَاءَ الْعَتَاقَةَ وَغَيْرَهَا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي وَصِيَّتِهِ غَيَّرَ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاقَةِ.

(۳۱۴۵۷) ہشام سے روایت ہے کہ محمد نے فرمایا لوگ اس طرح وصیت کیا کرتے تھے کہ آدمی اپنی وصیت میں لکھتا کہ "اگر مجھے موت آگئی قبل ازیں کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں" اگر اس کو تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو تبدیلی کرسکتا ہے چاہے غلام کی آزادی کی وصیت ہو یا اور کوئی، اور اگر اس نے وصیت میں کوئی شرط نہیں لگائی تھی تب بھی وصیت میں تبدیلی کرسکتا ہے سوائے غلام کی آزادی کے۔

(۳۱٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : كَانَ يُقْسِمُ عَلَيْهِ قَسَمًا ، أَنَّ

الْمُعْتَقَ عَنْ دُبُرٍ وَصِيَّةٌ ، وَأَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُغَيِّرَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۴۵۸) ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ اس بات پر قسم کھایا کرتے تھے کہ جس غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا جائے اس کی آزادی وصیت کے حکم میں ہے، اور آدمی کو اپنی وصیت میں تبدیلی کا اختیار ہے اگر اس کا جی چاہے۔

(٣١٤٥٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :يَرْجِعُ مَوْلَى الْمُدَبَّرِ فِيهِ مَتَى شَاءَ.

(۳۱۴۵۹) حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ طاؤس نے فرمایا کہ مدبَّر غلام کا آقا جب چاہے اس کی آزادی سے رجوع کرسکتا ہے۔

(٣٦) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يكتب فِي وصِيّتِهِ إن حدث بِي حدثٌ قبل أن أغيِّر وصِيّتِي

ان حضرات کا ذکر جو اپنی وصیت میں یہ بات لکھنا اچھا سمجھتے تھے: اگر مجھے موت آجائے قبل اس کے کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں

(٣١٤٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :لِيَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۰) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنی وصیت میں یہ بات لکھ دے: ''اگر مجھے موت آجائے قبل ازیں کہ میں اپنی اس وصیت کو تبدیل کروں۔''

(٣١٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْصَى فَكَتَبَ فِي وَصِيَّتِهِ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ ابْنُ مَسْعُودٍ :إنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِهِ هَذَا.

(۳۱۴۶۱) عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت کی اور اپنی وصیت میں لکھا: ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ وصیت ہے ابن مسعود کی اگر اس کو اس بیماری میں موت آجائے۔''

(٣١٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يُوصُونَ فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ : إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۲) ہشام روایت کرتے ہیں کہ محمد نے فرمایا: لوگ جب وصیت کیا کرتے تھے تو اپنی وصیت میں لکھ دیا کرتے تھے کہ: ''اگر مجھے اپنی وصیت میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔''

(٣١٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :أَوْصَيْت بِضْعَ عَشْرَ مَرَّةٍ أُوَقِّت وَقْتًا إذَا جَاءَ الْوَقْتُ كُنْت بِالْخِيَارِ.

(۳۱۴۶۳) ابوخلدہ سے روایت ہے کہ ابوالعالیہ نے فرمایا: میں دس سے زائد مرتبہ وصیت کر چکا ہوں، میں وصیت کا ایک وقت مقرر کر دیتا ہوں، جب وہ وقت آتا ہے تو مجھے اختیار حاصل ہو جاتا ہے (اس وصیت کو باقی رکھوں یا بدل دوں)۔

(٣١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ :إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أُغَيِّرَ كِتَابِي هَذَا.

(۳۱۴۶۴) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں یہ شرط لگائی تھی ''اگر مجھے اس تحریر میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔''

(٢٧) فی الرّجل یمرض فیوصِی بِعتقِ ممالِیکِهِ ولا یقول فِی مرضِی هذا

اس آدمی کا بیان جو بیمار ہوجائے اور اپنے غلاموں کی آزادی کی وصیت کردے، لیکن یوں نہ کہے: میری اس بیماری میں

(٣١٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس :أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَوْصَى ، فَقَالَ :فُلاَنٌ حُرٌّ وَفُلاَنٌ حُرٌّ - وَلَمْ يُسَمِّ - إِنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَخَاصَمَهُ مَمْلُوكَاهُ إِلَى قَاضِي أَهْلِ الْجَنَدِ ، فَشَاوَرَ فِي ذَلِكَ طَاوُوسًا ، فَقَالَ طَاوُوس :هُمْ عَبِيدٌ ، إِنَّمَا كَانَتْ نِيَّتُهُ :إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ.

(۳۱۴۶۵) ابن طاؤس سے روایت ہے کہ یمن کے ایک باشندے نے وصیت کی اور یوں کہا: فلاں غلام آزاد ہے، اور فلاں غلام آزاد ہے، اور یہ نہیں کہا: ''اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں'' چنانچہ وہ آدمی صحت یاب ہوگیا، اس کے غلاموں نے جَنَد کے قاضی کے پاس دعویٰ دائر کیا، انہوں نے حضرت طاؤس سے مشورہ کیا تو طاؤس نے فرمایا: وہ غلام ہیں کیونکہ اس آدمی کی نیت ہی میں یہ بات تھی کہ: ''اگر مجھے موت آجائے۔''

(٢٨) فِی رجلٍ أوصی بِجارِیتِهِ لابنِ أخِیهِ ثمّ وقع علیها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی باندی کی اپنے بھتیجے کے لئے وصیت کی، پھر اس باندی کے ساتھ ہمبستری کرلی

(٣١٤٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِجَارِيَتِهِ لاِبْنِ أَخِيهِ ، ثُمَّ وَطِئَهَا ؟ قَالَ :أَفْسَدَ وَصِيَّتَهُ.

(۳۱۴۶۶) عاصم سے روایت ہے کہ شعبی سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے بھتیجے کے لئے اپنی باندی کی وصیت کی پھر اس کے ساتھ وطی کرلی، آپ نے فرمایا اس آدمی نے اپنی وصیت کو فاسد کردیا۔

(۲۹) الرّجل يوصِي بِالحجِّ وبالزّكاةِ تكون قد وجبت عليهِ قبل موتِهِ تكون مِن الثّلثِ أو مِن جمِيعِ المالِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حج اور زکوۃ کی وصیت کی جو اس پر موت سے پہلے واجب تھے، آیا ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی یا پورے مال سے؟

(٣١٤٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى بِهِمَا فَهُمَا مِنَ الثُّلُثِ . يَعْنِي الْحَجَّ وَالزَّكَاةَ.

(۳۱۴۶۷) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا جب کوئی آدمی حج اور زکوۃ دونوں کی ادائیگی کی وصیت کر دے تو ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(٣١٤٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى بِحَجَّة وَلَمْ يَكُنْ حَجَّ فَمِنَ الثُّلُثِ .

(۳۱۴۶۸) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے حج کی وصیت کرے جو اس نے ادا کیا تھا تو اس کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(٣١٤٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۴۶۹) ھشام روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے بھی فرمایا ہے کہ ایک تہائی مال سے ادائیگی ہوگی۔

(٣١٤٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۰) یونس اور منصور سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(٣١٤٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَطَاوُسٍ : فِي الرَّجُلِ عَلَيْهِ حِجَّةُ الإِسْلَامِ وَتَكُونُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فِي مَالِهِ ؟ قَالَا : يَكُونَانِ هَذَيْنِ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ.

(۳۱۴۷۱) سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت طاؤس نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس پر فرض حج بھی واجب تھا اور مال میں زکوۃ بھی واجب تھی، کہ یہ دونوں قرض کے درجے میں ہیں۔

(٣١٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيُوصِي أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ ، أَوْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ كَفَّارَةُ رَمَضَانَ ، أَوْ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ؟ قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۴۷۲) عبدالعزیز سے روایت ہے کہ شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو مرنے سے پہلے وصیت کر دے کہ اس کی جانب سے حج کروا دیا جائے یا رمضان کے روزوں کا کفارہ صدقہ کر دیا جائے یا قسم کا کفارہ صدقہ کر دیا جائے، کہ ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی۔

(۳۱٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ وَاجِبٌ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۳) معمر سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا جب کسی آدمی پر کوئی واجب چیز رہتی ہو تو اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۴) لیث سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس نے فرمایا: اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۰) المكاتب يوصِي أو يهب أو يعتِق ، أيجوز ذلِكَ ؟

اس مکاتب کا بیان جو کوئی وصیت کرے، یا کوئی چیز ہبہ کرے، یا غلام آزاد کرے کیا اس کا ایسا کرنا جائز ہے؟

(۳۱٤۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ :أَنَّ الْمُكَاتَبَ لاَ تَجُوزُ لَهُ وَصِيَّةٌ ، وَلاَ هِبَةٌ إلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۵) عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ مکاتب کے لئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت کرنا جائز نہیں۔

(۳۱٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُكَاتَبُ لاَ يَعْتِقُ ، وَلاَ يَهَبُ إلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۶) اشعث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: مکاتب اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ غلام آزاد کر سکتا ہے اور نہ ہبہ کر سکتا ہے۔

(۳۱) فِي وصِيّةِ المجنونِ

یہ باب ہے مجنون کی وصیت کے بیان میں

(۳۱٤۷۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الأَحْمَقُ وَالْمُوَسْوَسُ أَتَجُوزُ وَصِيَّتُهُمَا إنْ أَصَابَا الْحَقَّ وَهُمَا مَغْلُوبَانِ عَلَى عُقُولِهِمَا ؟ قَالَ :مَا أَحْسَبُ لَهُمَا وَصِيَّةً.

(۳۱۴۷۷) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: بے وقوف اور بدحواس آدمی اگر درست وصیت کر دیں جبکہ ان کی عقل مغلوب ہو تو کیا ان کی وصیت نافذ ہوگی، آپ نے فرمایا: میں اس کی وصیت کو معتبر نہیں سمجھتا۔

(۳۱٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فِي وَصِيَّةِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ :إِذَا أَصَابَ الْحَقَّ جَازَ.

(۳۱۴۷۸) حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے مجنون کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ وصیت قاعدے کے مطابق درست ہوتو نافذ ہو جائے گی۔

(٣١٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِيَّة وَلاَ طَلاَق إلاَّ فِي عَقْلٍ.

(۳۱۴۷۹) قتادہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا: وصیت اور طلاق عقل کے بغیر نافذ نہیں ہوتیں۔

(٣٢) فِي الرَّجلِ يوصِي بِالشَّيءِ فِي سبِيلِ اللهِ ، من يعطاه ؟

اس آدمی کا بیان جو کوئی چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کرے اس چیز کو کسے دیا جائے گا؟

(٣١٤٨٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، قَالَ : إنْ كَانَ سَمَّى الْغُزَاةَ : أُعْطِيَ الْغُزَاةَ ، وَإِلاَّ : طَاعَةُ اللهِ : سَبِيلُهُ.

(۳۱۴۸۰) عباد بن عوام سے روایت ہے کہ اگر اس وصیت کرنے والے نے مجاہدین کا نام لیا تھا تو مجاہدین کو وہ چیز دے دی جائے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اس کا راستہ ہے۔

(٣١٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ : فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ فِي الْمُجَاهِدِينَ.

(۳۱۴۸۱) ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی چیز کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، کہ وہ مجاہدین کو دی جائے گی۔

(٣١٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّ امْرَأَةً أَوْصَتْ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْفُرْقَةِ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : امْرَأَةٌ أَوْصَتْ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَنُعْطِيهَا فِي الْحَجِّ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ مِنْ سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۲) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی، میں نے جدائی کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی ہے کیا ہم وہ درہم حج میں لگا دیں؟ آپ نے فرمایا: حج بھی اللہ کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔

(٣١٤٨٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَأَوْصَى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ الْوَصِيُّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : أَعْطِهِ عُمَّالَ اللهِ ، قَالَ : وَمَا عُمَّالُ اللهِ ؟ قَالَ : حُجَّاجُ بَيْتِ اللهِ.

(۳۱۴۸۳) واقد بن محمد بن زید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت کچھ مال چھوڑا اور اس کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کر گیا، اس کی وصیت کے ذمہ دار نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا وہ مال اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والوں کو دے دو، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیت اللہ کے حاجی۔

(٣١٤٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مُجَاهِدًا عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لِي فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :لَيْسَ سَبِيلُ اللهِ وَاحِدًا ، كُلُّ خَيْرٍ عَمِلَهُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۴) ایمن بن نابل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مجاہد سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا کہ میری ہر چیز اللہ کے راستے میں دے دی جائے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک راستہ نہیں، بلکہ ہر نیک عمل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

(٣١٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : الْحَجُّ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۵) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج بھی اللہ کا راستہ ہے۔

(٣٣) الرّجل يوصِي أن يتصدّق عنه بمالِهِ كلِّهِ فلا ينفّذ ذلِكَ حتّى يموت

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی کہ اس کی جانب سے اس کا سارا مال صدقہ کر دیا جائے، تو یہ وصیت موت سے پہلے نافذ نہیں ہوگی

(٣١٤٨٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ عَلَى غَيْرِ وَارِثٍ ، ثُمَّ حَبَسَهُ حَتَّى مَاتَ ، يُرَدُّ ذَلِكَ إِلَى الثُّلُثِ.

(۳۱۴۸۶) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس آدمی کے بارے میں لکھا جس نے غیر وارث پر سارا مال صدقہ کر دیا اور پھر اس مال کو اپنے پاس رکھا یہاں تک کہ مر گیا، کہ اس مال میں سے ایک تہائی اس غیر وارث شخص کو دیا جائے گا۔

(٣١٤٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَنْ صَنَعَ فِي مَالِهِ شَيْئًا لَمْ يُنَفِّذْهُ حَتَّى يَحْضُرَهُ الْمَوْتُ :فَهُوَ فِي سَبِيلِهِ.

(۳۱۴۸۷) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے فرمایا: جس نے اپنے مال میں کوئی ایسی وصیت کی جسے اس نے موت تک نافذ نہیں کیا تو وہ اس مصرف میں جائے گا۔

(٣٤) الرّجل يوصِي بالوصِيّةِ ، ويقول اشهدوا على ما فِيها

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کرے اور کہے اس وصیت نامے کے اندر جو کچھ لکھا ہوا ہے تم لوگ اس کے گواہ ہو جاؤ!

(٣١٤٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِوَصِيَّةٍ مَخْتُومَةٍ لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا تَجِدُ فِي هَؤُلَاءِ النَّاسِ رَجُلَيْنِ تِثِقُهُمَا تُشْهِدُهُمَا عَلَى كِتَابِكَ هَذَا ؟!.

(۳۱۴۸۸) یونس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس ایک وصیت نامہ لے کر آیا جو مُہر بند تھا، تا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کو اس پر گواہ بنالے، حضرت حسن نے فرمایا کیا تمہیں ان لوگوں میں کوئی دو با اعتماد نہیں ملتے جن کو تم اس تحریر پر گواہ بنا سکو؟

(٣١٤٨٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَخْتِمُ وَصِيَّتَهُ ، وَيَقُولُ لِلْقَوْمِ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَهَا عَلَيْهِمْ ، أَوْ تُقْرَأَ عَلَيْهِ فَيُقِرَّ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۸۹) جریر نے مغیرہ سے روایت کیا، اور فرمایا کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے نقل کی ہے، کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کیا اور لوگوں سے کہتا ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ یہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ ان کو وہ وصیت پڑھ کر سنائے، یا اس آدمی کے سامنے وہ وصیت نامہ پڑھا جائے اور وہ اس تحریر کا اقرار کرے۔

(٣١٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : فِي الرَّجُلِ يَكْتب الوَصِيَّة وَيَقُولُ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يُعْلَمَ مَا فِيهَا.

(۳۱۴۹۰) ایوب حضرت قلابہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے وصیت نامہ لکھا اور کہتا ہے: گواہ ہو جاؤ اس وصیت نامے کی تحریر پر، فرمایا کہ جائز نہیں جب تک وہ لوگوں کو اس میں لکھی ہوئی وصیت بتا نہ دے۔

(٣١٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : ذَهَبْت مَعَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ إِلَى سَالِمٍ وَقَدْ خَتَمَ وَصِيَّتَهُ ، فَقَالَ : إِنْ حَدَثَ بِي حَادِثٌ فَاشْهَدُوا عَلَيْهَا.

(۳۱۴۹۱) سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں حفص بن عاصم کے ساتھ حضرت سالم کے پاس گیا جبکہ انہوں نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کر دیا تھا، فرمایا اگر مجھے موت آ جائے تو تم اس وصیت نامے پر گواہ ہو جانا۔

(٣١٤٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى قَاضِي الْبَصْرَةِ : فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ وَصِيَّتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُهَا ، ثُمَّ يَقُولُ : اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا ، قَالَ : جَائِزٌ.

(۳۱۴۹۲) قتادہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلیٰ نے فرمایا اس آدمی کے بارے میں جو وصیت نامے کو لکھ کر مہر

لگادے اور پھر لوگوں سے کہے کہ اس میں جو لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣٤ م) مَنْ قَالَ تجوز وصِيّة الصّبيّ

(٣١٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِى بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ غُلَامٌ مِنْ غَسَّانَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَ لَهُ وَرَثَةٌ بِالشَّامِ ، وَكَانَتْ لَهُ عَمَّةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا حُضِرَ أَتَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَقَالَتْ : أَفَيُوصِى ؟ قَالَ : احْتَلَمَ بَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَلْيُوصِ ، قَالَ : فَأَوْصَى لَهَا بِنَخْلٍ ، فَبِعْته أَنَا لَهَا بِثَلاَثِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(٣١٤٩٣) ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ غسان کا ایک نوجوان لڑکا مدینہ میں رہتا تھا جس کے ورثاء شام میں رہتے تھے اور اس کی ایک پھوپھی مدینہ منورہ میں تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کی پھوپھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، اور اس کی حالت کا ذکر کر کے پوچھا کہ کیا وہ لڑکا کوئی وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ بالغ ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر وہ وصیت کر سکتا ہے، کہتے ہیں اس لڑکے نے اپنی پھوپھی کے لئے ایک نخلستان کی وصیت کی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے وہ نخلستان اس عورت کے لئے تیس ہزار درہم میں بیچا۔

(٣١٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ إحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(٣١٤٩٤) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گیارہ سالہ لڑکے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ وَصِيَّةَ الصَّبِيِّ.

(٣١٤٩٥) زہری ہی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے بچے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ سُئِلَ عَنْ وَصِيَّةِ جَارِيَةٍ صَغَّرُوهَا وَحَقَّرُوهَا ؟ فَقَالَ : مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أُجِر.

(٣١٤٩٦) محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عتبہ سے ایک بچی کی وصیت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو لوگوں نے کم عمر اور حقارت کے انداز میں بیان کیا تھا آپ نے فرمایا: جس شخص نے حق کے مطابق وصیت کی اس کو اجر دیا جائے گا۔

(٣١٤٩٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى مُوسَى ، قَالَ : أَوْصَى ابْنٌ لأَبِى مُوسَى غُلَامٌ صَغِيرٌ بِوَصِيَّةٍ ، فَأَرَادَ إِخْوَتُهُ أَنْ يَرُدُّوا وَصِيَّتَهُ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَأَجَازَ وَصِيَّةَ الْغُلَامِ.

(٣١٤٩٧) ابوبکر بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ایک کم عمر بیٹے نے وصیت کر دی، اس کے بھائیوں نے چاہا کہ اس کی وصیت کو ختم کر دیں، اس کے لئے قاضی شریح کی عدالت میں مرافعہ کیا تو انہوں نے اس بچے کی وصیت کو نافذ فرما دیا۔

(٣١٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ

فِی الثُّلُثِ فَمَا دُونَہُ.

(۳۱۴۹۸) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: بچے کی اپنے مال میں ایک تہائی یا اس سے کم میں وصیت جائز ہے۔

(۳۱٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَہُ : تَجُوزُ وَصِیَّتُہُ ؟ قَالَ : جَائِزَۃٌ.

(۳۱۴۹۹) مطرف سے روایت ہے کہتے ہیں شعبی سے میں نے سوال کیا: کیا بچے کی وصیت جائز ہے؟ فرمایا جائز ہے۔

(۳۱٥۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عُمَارَۃَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَمْرِو بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ : اخْتُصِمَ إلَی عَلِیٍّ ظِئْرُ غُلاَمٍ ، فَأَمَرَ عَلِیٌّ أَنْ نُعْتِقَہُ ، فَأَعْتَقْنَاہُ.

(۳۱۵۰۰) عُمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعمر بن اجدع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کی دایہ کا شوہر مقدمہ لے کر آیا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کردیں، چنانچہ ہم نے اسے آزاد کردیا۔

(۳۱٥۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ : أَنَّہُ قَالَ فِی وَصِیَّۃِ الصَّبِیِّ : أَیُّمَا مُوصٍ أَوْصَی فَأَصَابَ حَقًّا جَازَ.

(۳۱۵۰۱) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے بچے کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ جس وصیت کرنے والے نے کوئی درست وصیت کی وہ نافذ ہوجائے گی۔

(۳۱٥۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِیہِ : أَنَّ صَبِیًّا أَوْصَی لِظِئْرٍ لَہُ مِنْ أَہْلِ الْحِیرَۃِ بِأَرْبَعِینَ دِرْہَمًا ، فَأَجَازَہُ شُرَیْحٌ.

(۳۱۵۰۲) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک بچے نے اپنے حیرہ کے علاقے کی ایک دایہ کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی، قاضی شریح نے اس وصیت کو نافذ فرمادیا۔

(۳۱٥۰۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : إذَا اتَّقَی الصَّبِیُّ الرَّکِیَّ ، أَنْ یَقَعَ فِیہَا فَقَدْ جَازَتْ وَصِیَّتُہُ.

(۳۱۵۰۳) ابو اسحاق سے روایت ہے کہ قاضی شریح نے فرمایا: جب بچہ اتنا بڑا ہوجائے کہ کنویں کی منڈیر پر اس خوف سے نہ جائے کہ کنویں میں گر جائے گا تو اس کی کی گئی وصیت نافذ ہوجائے گی۔

(۳۱٥۰٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِیَّۃُ غُلاَمٍ وَلاَ جَارِیَۃٍ حَتَّی یُصَلِّیَا.

(۳۱۵۰۴) زکریا سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا کہ کسی لڑکے یا لڑکی کی وصیت جائز نہیں یہاں تک کہ وہ نماز کی عمر کو پہنچ جائیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ لاَ تجوز وصِیّۃ الصّبِیِّ حتّی یحتلِم

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے

(۳۱٥۰٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ یَجُوزُ عِتْقُ الصَّبِیِّ ، وَلاَ وَصِیَّتُہُ ، وَلاَ

بَيْعُهُ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ ، وَلاَ طَلاَقُهُ.

(۳۱۵۰۵) حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بچے غلام کا آزاد کرنا، اس کی وصیت اور اس کی خرید و فروخت اور اس کی طلاق درست نہیں ہے۔

(۳۱۵۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةُ غُلاَمٍ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَلاَ جَارِيَةٍ حَتَّى تَحِيضَ.

(۳۱۵۰۶) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کسی لڑکے کی وصیت بالغ ہونے سے پہلے درست نہیں اور کسی لڑکی کی وصیت اس کو حیض آنے سے پہلے درست نہیں۔

(۳۱۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَصِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إِلاَّ مَا لَيْسَ بِذِي بَالٍ.

(۳۱۵۰۷) زہری فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں، سوائے اس مال کے جس کی بہت اہمیت نہ ہو۔

(۳۱۵۰۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ عَشَرَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۸) مکحول فرماتے ہیں کہ جب بچہ پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(۳۱۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۹) حضرت حسن سے منقول ہے کہ نابالغ بچے کی وصیت جائز نہیں ہے۔

(۳۱۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، قَالَ : حَضَرْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ، وَقَالَ لَهُ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْقَضَاءِ : أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيَّ غُلاَمٌ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الأَوْلِيَاءُ ، فَرَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ ذَلِكَ ، ثُمَّ يُؤَدِّي الْغُلاَمُ ، حَتَّى يَشِبَّ الْغُلاَمُ وَيُحِبَّ الْمَالَ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْضِيَ أَمْضَى ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّ رَدَّ.

(۳۱۵۱۰) مستمر بن ریان سے روایت ہے فرمایا کہ میں جامع مسجد میں حضرت جابر بن زید کے پاس تھا جبکہ ان کو حضرت زرارہ بن اوفی نے جو اس وقت قاضی تھے فرمایا کہ میرے پاس ایک نابالغ بچے کا مقدمہ آیا ہے جس نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا اور اولیاء نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، میری رائے یہ ہوئی کہ اس آزادی کو ردّ کر دوں پھر بعد میں لڑکا جب بالغ ہو جائے گا اور اس کے دل میں مال کی محبت آنے لگے گی اس وقت اگر وہ لڑکا غلام کی آزادی کو نافذ کرنا چاہے تو کر لے اور اگر آزادی سے دستبردار ہونا چاہے تو ہو جائے۔

(٣٦) من يوصِي بِمِثْلِ نصِيبِ أحدِ الورثةِ وله ذكرٌ وأنثى

اس آدمی کا بیان جو ایک وارث کے حصّے کے برابر مال کی وصیت کرے جبکہ اس کے ورثاء میں مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے لوگ ہوں

(٣١٥١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْف ، قَالَ : شَهِدْت هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةٍ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لأُخْتٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ بِمِثْلِ نَصِيبِ اثْنَيْنِ مِنْ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ الْمَيِّتُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ ، فَأَرَادَتِ الْمُوصَى لَهَا أَنْ تَجْعَلَ نَفْسَهَا بِمَنْزِلَةِ الذَّكَرِ ، وَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يَجْعَلُوهَا إلاَّ بِمَنْزِلَةِ الأُنْثَى ، فَقَضَى أَنَّهَا بِمَنْزِلَتِهَا إنْ لَمْ تَكُنْ تُبَيِّنَ.

(٣١٥١١) عوف کہتے ہیں کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس اس وقت موجود تھا جب انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے مرتے وقت اپنی بہن کے لئے اپنے دو بچوں کے برابر مال کی وصیت کی تھی، اور اس کے ورثاء میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں تھے، اس بہن نے جس کے لئے وصیت کی گئی تھی یہ چاہا کہ اپنے آپ کو مذکر اولاد کے برابر قرار دے اور ورثاء چاہتے تھے کہ اس کو مؤنث اولاد کے برابر حصہ دیں، انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ اس بہن کو مؤنث اولاد کے برابر سمجھا جائے گا اگر وہ واضح طور پر بیان نہ کرے۔

(٣١٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ ، وَلَهُ ذَكَرٌ وَأُنْثَى ، أَنَّ لَهُ نَصِيبَ الأُنْثَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : لَهُ نَصِيبُ أُنْثَى.

(٣١٥١٢) عوف اعرابی روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے کسی کے لئے اپنے ایک بچے کے برابر مال کی وصیت کی تھی جبکہ اس کی اولاد میں مذکر اور مؤنث دونوں ہوں، کہ اس آدمی کو لڑکی کے برابر حصہ دیا جائے گا، ابوبکر کہتے ہیں کہ وکیع حضرت سفیان سے بھی یہی نقل کرتے ہیں کہ اس کو لڑکی کے حصّے کے برابر مال دیا جائے گا۔

(٣٧) رجلٌ أوصى لِرجلٍ بِفرسٍ ، وأوصى لِآخر بِثلثِ مالِهِ ، وكان الفرس ثلث مالِهِ

اس آدمی کا بیان جس نے کسی کے لئے اپنے گھوڑے کی وصیت کی اور دوسرے کسی آدمی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی، جبکہ اس کے گھوڑے کی قیمت اس کے مال کا ایک تہائی تھی

(٣١٥١٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِفَرَسٍ وَسَمَّاهُ ، وَقَالَ : ثُلُثُ مَالِي لِفُلاَنٍ وَفُلاَنٍ ، وَكَانَ الْفَرَسُ كَفَاف ثُلُثِ مَالِهِ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : نَرَى أَنْ يُقَسَّمَ ثُلُثُ مَالِهِ عَلَى حِصَصِهِمْ.

(٣١٥١٣) یونس زہری سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے ایک گھوڑے کی وصیت کی اور کہا کہ

میرے مال کا تیسرا حصہ فلاں اور فلاں کے لئے ہے، جبکہ اس کا گھوڑا اس کے ایک تہائی مال کے برابر تھا، زہری فرماتے ہیں کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس کا ایک تہائی مال ان کے حصّوں کے برابر تقسیم کردیا جائے۔

(۳۱۵۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِدَرَاهِمٍ وَبِالسُّدُسِ وَنَحْوِهِ : يَتَحَاصُّونَ جَمِيعًا.

(۳۱۵۱۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے دراہم کی وصیت کی اور کسی کے لئے مال کے چھٹے حصے کی وصیت کی اور اس طرح کی دوسری وصیتیں کی، کہ وہ سب حصے بانٹ لیں گے۔

(۳۸) الرّجل یوصِی لِعبدِہِ بِالشّیءِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے کسی چیز کی وصیت کرے

(۳۱۵۱۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ بِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَالْمِئَتَيْنِ إِذَا رَضِيَ الْأَوْلِيَاءُ ، وَإِنْ جَعَلَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ثُلُثِهِ فَهُوَ فِي عُنُقِهِ.

(۳۱۵۱۵) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے غلام کے لئے سو یا دو سو درہم کی وصیت کرے جبکہ اس آدمی کے اولیاء راضی ہوں، اور اگر وہ اس کے لئے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کردے تو وہ اس کی گردن پر ہے۔

(۳۱۵۱٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِعَبْدِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :لَوْ أَوْصَى لَهُ بِرَغِيفٍ وَصِلَتْهُ عَتَاقَتُهُ.

(۳۱۵۱۶) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام کے لئے وصیت کرے، انہوں نے فرمایا: حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ اس کے لئے ایک چپاتی کی وصیت بھی کرے تو اس کی آزادی اس کے ساتھ مل جائے گی۔

(۳۹) فِی العبدِ یوصِی أتجوز لہُ وصِیّتہ ؟

کیا غلام کے لئے وصیت کرنا جائز ہے؟

(۳۱۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَأَلَ طَهْمَانُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُوصِي الْعَبْدُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۵۱۷) جندب فرماتے ہیں کہ طہمان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا غلام وصیت کرسکتا ہے؟ فرمایا نہیں!

(۴۰) مَنْ قَالَ وصِيّة العبدِ حيث جعلها

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ غلام کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی

(۳۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، قَالاَ: وَصِيَّةُ الرَّجُلِ حَيْثُ جَعَلَهَا إِلاَّ أَنْ يُتَّهَمَ الْوَصِيُّ بِهِ.

(۳۱۵۱۸) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی الا یہ کہ وصیت کے ذمہ دار پر تہمت آ جائے۔

(۳۱۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ، وَإِذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ عُزِلَ، أَوْ جُعِلَ مَعَهُ غَيْرُهُ.

(۳۱۵۱۹) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا: وصیت کا ذمہ دار تو باپ کے درجے میں ہے، اور جب اس پر کوئی تہمت لگ جائے تو اس کو معزول کر دیا جائے یا اس کے ساتھ دوسرا آدمی ملا دیا جائے۔

(۴۱) فِي الرّجلِ يوصِي بوصِيّةٍ فِيها عتاقةٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسی وصیت کرے جس میں غلام کی آزادی بھی شامل ہو

(۳۱۵۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتْ وَصِيَّةٌ وَعَتَاقَةٌ تَحَاصُّوا.

(۳۱۵۲۰) مجاہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وصیت اور غلام کی آزادی جمع ہو جائے تو اس کو حصوں پر تقسیم کر لیا جائے۔

(۳۱۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتْ عَتَاقَةٌ وَوَصِيَّةٌ بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۱) نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام کی آزادی اور وصیت جمع ہو جائیں تو غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے۔

(۳۱۵۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ وَحَجَّاجٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۲) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ غلام کی آزادی سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِعَتَاقِ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ وَيُوصِي مَعَهُ بِوَصَايَا، قَالَ: يُبْدَأُ بِعَتَاقِ الْعَبْدِ قَبْلَ الْوَصَايَا، فَإِنْ أَوْصَى أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ نَسَمَةً فَتَعْتِقُ: كَانَتِ النَّسَمَةُ كَسَائِرِ الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۳) مغیرہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیماری میں اپنے غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور اس کے ساتھ دوسری کچھ وصیتیں بھی کی تھیں کہ غلام کو دوسری وصیتوں کے پورا کرنے سے پہلے آزاد کیا جائے گا، البتہ اگر اس نے یہ وصیت کی ہو کہ ایک غلام خرید کر آزاد کیا جائے تو وہ وصیت دوسری وصیتوں کی طرح ہوگی۔

(۳۱۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يُبْدَأُ بِالْعَتَاقِ وَإِنْ أَتَى ذَلِكَ عَلَى الثُّلُثِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۲۴) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا چاہے ایک تہائی مال میں سے صرف وہ غلام ہی نکلتا ہو۔

(۳۱۵۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْوَصِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْعِتْقُ فَتَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ ، قَالَ: الثُّلُثُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد فرماتے ہیں کہ جس وصیت میں غلام کی آزادی بھی بیان کی گئی ہو اور وہ وصیت ایک تہائی مال سے بڑھ جائے تو ایک تہائی مال وصیت کے حق داروں میں حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۵۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَتَاقَةِ وَالْوَصِيَّةِ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۶) شیبانی ایک واسطے سے حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے غلام کی آزادی اور دوسری وصیت کے بارے میں فرمایا کہ دوسری وصیت سے ابتدا کی جائے گی۔

(۳۱۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۷) مطرف شعبی سے وصیت کے حصوں کی بنیاد پر حق داروں کے درمیان تقسیم کرنے کے روایت کرتے ہیں۔

(۳۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۸) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے گی۔

(۳۱۵۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِنَّمَا يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ إِذَا سَمَّى مَمْلُوكًا بِعَيْنِهِ.

(۳۱۵۲۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ غلام کی آزادی سے اس وقت سے ابتدا کی جائے گی جب وصیت کرنے والا غلام کو متعین کر کے آزاد کرے۔

(۳۱۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا أَوْصَى بِأَشْيَاءَ ، وَقَالَ: أَعْتِقُوا عَنِّي فَبِالْحِصَصِ ، وَإِذَا أَوْصَى ، فَقَالَ: فُلاَنٌ حُرٌّ ، بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۰) وکیع سے روایت ہے کہ حضرت سفیان نے فرمایا جب کوئی آدمی مختلف چیزوں کی وصیت کرے اور پھر کہے: میری جانب سے ایک غلام بھی آزاد کر دو تو وصیت کو حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا، اور جب کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے تو غلام کی آزادی پہلے نافذ کی جائے گی۔

(٣١٥٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۳۲) حجاج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ وصیت کو حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۳) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(٣١٥٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَعَبْدًا قِيمَتُهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ ، وَأَوْصَى لِرَجُلٍ بِخَمْسِمِئَةٍ وَأَعْتَقَ الْعَبْد ، قَالَ : يَعْتِقُ الْعَبْدُ وَتَبْطُلُ الْوَصِيَّةُ.

(۳۱۵۳۴) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو ہزار درہم اور ایک غلام چھوڑا جس کی قیمت ایک ہزار درہم تھی اور اس نے ایک آدمی کو پانچ سو روپے دینے کی وصیت کی اور غلام کو آزاد کر دیا، فرمایا کہ غلام کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی وصیت باطل ہو جائے گی۔

(٤٢) فِي قوله تعالى (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى)

اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى) کا بیان

(٣١٥٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ فَحَدَّثَ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ : أَنَّهُ وَلِيَ وَصِيَّةً فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصَنَعَ طَعَامًا لأَجْلِ هَذِهِ الآيَةِ ، وَقَالَ : لَوْلاَ هَذِهِ الآيَةُ لَكَانَ هَذَا مِنْ مَالِي.

(۳۱۵۳۵) سعید بن مسیب نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کی تفسیر میں محمد بن سیرین کے واسطے سے حضرت عبیدہ کے بارے میں بیان فرمایا کہ وہ ایک وصیت کے ذمہ دار بن گئے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس سے اس آیت میں بیان کردہ لوگوں کے لئے کھانا تیار کرایا، اور پھر فرمایا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو یہ سب کام میرے مال سے ہوتا۔

(٣١٥٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ قَالَ : كَانَ إِذَا قَسَمَ الْقَوْمُ الْمِيرَاثَ ، وَكَانَ هَؤُلاَءِ شُهُودًا رُضِخَ لَهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ ، فَإِنْ كَانُوا غَيَبًا وَأَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَى مِنْ نَصِيبِهِ وَإِلاَّ قَالَ لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا ، قَالَ : يَقُولُ : إِنَّ لَكُمْ فِيهِ حَقًّا.

(۳۱۵۳۶) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ جب لوگ میراث تقسیم کرتے اور یہ لوگ وہاں موجود ہوتے تو ان کو میراث میں سے تھوڑا بہت دے دیا جاتا تھا، اور اگر ورثاء موجود نہ ہوتے اور اس وقت ان لوگوں میں سے کوئی وہاں موجود ہوتا تو اگر اپنے حصّے سے دینا چاہتا تو دے دیتا ورنہ ان سے مناسب بات کہہ دیتا، یعنی یوں کہتا: بلاشبہ تمہارا اس مال میں حق ہے۔

(٣١٥٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :يَرْضَخُونَ وَيَقُولُونَ قَوْلاً مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۳۷) عاصم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے گا اور ورثاء ان سے اچھی بات کہیں۔

(٣١٥٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَقْسِمُ مِيرَاثًا ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ :أَلاَ تَجِيءُ نُحْيِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَدْ أُمِيتَتْ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۵۳۸) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ ایک آدمی میراث تقسیم کر رہا تھا اس دوران وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا: کیوں نہ ہم کتاب اللہ کی ایک آیت پر عمل کریں جس پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا ہے! اس کے بعد اس نے ان لوگوں کے درمیان اپنے حصّے میں سے کچھ مال تقسیم کر دیا۔

(٣١٥٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عنسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى﴾ ، قَالاَ :هِيَ مُثْبتةٌ ، فَإِذَا حَضَرَتْ وَحَضَرَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ أُعْطُوا مِنْهَا وَرُضِخَ لَهُمْ.

(۳۱۵۳۹) سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں ہوئی، اس لئے جب میراث تقسیم کی جا رہی ہو اور یہ لوگ وہاں موجود ہوں تو ان کو کچھ مال دے دیا جانا چاہیے۔

(٣١٥٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى﴾ إنَّهَا مُحْكَمَةٌ.

(۳۱۵۴۰) معمر حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ منسوخ شدہ نہیں۔

(٣١٥٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى :فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ :قَضَى بِهَا أَبُو مُوسَى.

(۳۱۵۴۱) حطان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت ﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کے مطابق فیصلہ جاری فرمایا۔

(٣١٥٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ عُرْوَةَ قَسَمَ مِيرَاثَ أَخِيهِ مُصْعَبٍ ، فَأَعْطَى مَنْ حَضَرَهُ مِنْ هَؤُلاَءِ وَبَنُوهُ صِغَارٌ.

(۳۱۵۴۲) ھشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے اپنے بھائی مصعب کی میراث تقسیم کی تو آیت میں مذکورہ لوگوں میں سے جو وہاں موجود تھے ان کو بھی اس میں سے دیا، حالانکہ ان کے بچے نابالغ تھے۔

(٣١٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّهُمَا كَانَا يُعْطِيَانِ مَنْ حَضَرَ مِنْ هَؤُلاَءِ.

(۳۱۵۴۳) ابو اسحاق حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ آیت میں مذکور لوگوں میں جو موجود ہوتا اس کو مال دیا کرتے تھے۔

(٣١٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا كِبَارًا رُضِخُوا ، وَإِنْ كَانُوا صِغَارًا اعْتُذِرَ إِلَيْهِمْ ، فَذَلِكَ قَوْله ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾.

(۳۱۵۴۴) ابو سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے آیت ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر ورثاء بالغ ہوں تو ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے، اور اگر ورثاء نابالغ ہوں تو ان لوگوں سے معذرت کر لی جائے، یہ مطلب ہے ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کا۔

(٣١٥٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : وَلِيَ أَبِي مِيرَاثًا فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصُنِعَتْ ، فَلَمَّا قَسَمَ ذَلِكَ الْمِيرَاثَ أَطْعَمَهُمْ ، وَقَالَ : لِمَنْ لَمْ يَرِثْ مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۴۵) محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ میرے والد ایک مرتبہ وراثت کے مال کے ذمہ دار بنے، تو انہوں نے ایک بکری ذبح کروا کر پکوائی پھر جب میراث تقسیم کر چکے تو ان لوگوں کو کھلا دیا جو وہاں موجود تھے اور اس کے بعد جو لوگ وارث نہیں تھے ان سے اچھی بات فرمادی۔

(٣١٥٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ.

(۳۱۵۴۶) سدی روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٣١٥٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مُحْكَمَةٌ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ.

(۳۱۵۴۷) عکرمہ حضرت ابن عباس ؓ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

(٤٣) مَنْ رَخَّصَ أن يوصِي بِمالِهِ كلِّهِ

ان حضرات کا بیان جنہوں نے پورے مال کی وصیت کرنے کو جائز فرمایا ہے

(٣١٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّةً :سَمِعْت حَدِيثًا مَا بَقِيَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي، سَمِعْت عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ يَقُولُ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:إنَّكُمْ مَعْشَرَ الْيَمَنِ مِنْ أَجْدَرِ قَوْمٍ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ، وَلاَ يَدَعُ عُصْبَةً فَلْيَضَعْ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ، قَالَ الأَعْمَشُ:فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ:إنَّ الشَّعْبِيَّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ إبْرَاهِيمُ:حَدَّثَنِي هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ مِثْلَهُ.

(سعيد بن منصور ٢١٧)

(۳۱۵۴۸) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت شعبی کو مسجد میں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے ایک حدیث ایسی سنی ہوئی ہے کہ اس کے سننے والوں میں میرے علاوہ کوئی زندہ نہیں رہا، میں نے عمرو بن شرحبیل کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن والو! تم میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مرجاتا ہے اور عصبہ بننے والے رشتہ داروں میں سے کوئی چھوڑ کر نہیں جاتا، ایسے آدمی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنا مال لگادے۔

اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ شعبی نے اس طرح فرمایا ہے، حضرت ابراہیم فرمانے لگے: مجھے ھمام بن الحارث نے عمرو بن شرحبیل کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے یہی بیان کیا ہے۔

(٣١٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْدٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عُصْبَةٌ ، يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۵۴۹) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نہ کسی کے ساتھ کوئی معاملہ کر رکھا ہے اور نہ اس کا عصبہ بننے والا کوئی رشتہ دار زندہ ہے، کہ کیا وہ شخص مرتے وقت پورے مال کی وصیت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(٣١٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلًى عَتَاقَةٍ ، وَلاَ وَارِثًا ؟ قَالَ :مَالُهُ حيْثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۵۵۰) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے مرتے وقت آزاد کرنے والا آقا چھوڑا ہے نہ ہی کوئی وارث، فرمانے لگے کہ حضرت سالم نے فرمایا ہے کہ اس کا مال وہیں صَرف کیا جائے گا جہاں صَرف کرنے کی اس نے وصیت کی ہو، اور اگر اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو تو اس کا مال بیت المال میں جمع کرلیا جائے گا۔

(٣١٥٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ :إنْ شَاءَ

أَوْصَى بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۵۱) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے ساتھ موالات کا معاملہ کیا اور پھر اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا، کہ اگر یہ آدمی بھی چاہے تو مرتے وقت اپنے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

(۳۱۵۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ : أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ أَوْصَى بِمِيرَاثِهِ لِبَنِي هَاشِمٍ.

(۳۱۵۵۲) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ نے اپنے مالِ وراثت کی بنو ہاشم کے لئے وصیت کر دی تھی۔

(٤٤) فِي قبولِ الوصِيّةِ ، مَنْ كَانَ يوصِي إلى الرّجلِ ، فيقبل ذلِك

وصیت کی ذمہ داری قبول کرنے کا بیان، اگر کوئی آدمی کسی کو وصیت کا ذمہ دار بنائے تو اس آدمی کو چاہیے کہ اس ذمہ داری کو قبول کر لے

(۳۱۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَمُطِيعَ بْنَ الأَسْوَدِ أَوْصَوا إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : وَأَوْصَى إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۵۵۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود، عثمان، مقداد بن اسود، عبد الرحمن بن عوف اور مطیع بن اسود ؓ نے حضرت زبیر بن عوام ؓ کو وصیت کا ذمہ دار بنایا تھا، اور عبد الرحمن بن زبیر ؓ نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا۔

(۳۱۵۵٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : كَانَ وَصِيَّ لِرَجُلٍ.

(۳۱۵۵۴) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ایک آدمی کی وصیت کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔

(۳۱۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : أَوْصَى إِلَيَّ ابْنُ عَمٍّ لِي ، قَالَ : فَكَرِهْتُ ذَلِكَ ، فَسَأَلْتُ عَمْرًا ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْبَلَهَا ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقْبَلُ الْوَصِيَّةَ.

(۳۱۵۵۵) ابن عون فرماتے ہیں کہ میرے ایک چچا زاد نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا، میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اس کے بعد میں نے حضرت عمرو سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ ذمہ داری قبول کر لینے کا حکم فرمایا، فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین بھی وصیت کی ذمہ داری لے لیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدٍ عَبَرَ الْفُرَاتِ فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۱۵۵۶) قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبید فرات کے پار چلے گئے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو اپنا وصی بنا چھوڑا تھا۔

(۳۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ فَأَوْصَى إِلَيَّ.

(۳۱۵۵۷) ابو الہیثم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے پیغام بھیج کر مجھے اپنا وصی بنایا تھا۔

(۴۵) ما یجوز لِلرّجلِ مِن الوصِیَّۃِ فِی مالِہِ ؟

آدمی کے لئے اپنے کتنے مال کی وصیت کرنا جائز ہے؟

(۳۱۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ قَالَ : مَرِضَ مَرَضًا أَشْفَى مِنْهُ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي مَالاً كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلاَّ ابْنَةٌ لِي ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَالشَّطْرَ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَالثُّلُثُ ؟ قَالَ : الثُّلُثُ كَثِيرٌ.

(بخاری ۶۷۳۳۔ مسلم ۱۲۵۲)

(۳۱۵۵۸) عامر بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہوگیا، میرے پاس عیادت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں، کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: تو کیا آدھا مال صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: اور ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ ، لأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الثُّلُثُ كَثِيرٌ. (بخاری ۲۷۴۳۔ مسلم ۱۲۵۳)

(۳۱۵۵۹) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایک تہائی سے کم کر کے ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنا شروع کردی، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ أَوْصَى بِثُلُثِهِ.

(۳۱۵۶۰) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ الثُّلُثُ فِي الْوَصِيَّةِ ، قَالَ : الثُّلُثُ وَسَطٌ لاَ بَخْسٌ ، وَلاَ شَطَطٌ.

(۳۱۵۶۱) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک تہائی مال کی وصیت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک تہائی درمیانی مقدار ہے۔ نہ بہت کم ہے نہ بہت زیادہ۔

(۳۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ : أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً فِي حَيَاتِكُمْ. يَعْنِي : الْوَصِيَّةَ.

(۳۱۵۶۲) مکحول سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مالوں کا ایک تہائی عطا فرما کر

تمہاری زندگی میں اضافہ فرمادیا ہے، اور وہ اس سے وصیت مراد لے رہے تھے۔

(٣١٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :آخُذُ مِنْ مَالِي مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنَ الْفَيْءِ فَأَوْصَى بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۳) خالد بن ابی عزّہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں اپنے مال میں سے اتنا لیتا ہوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مالِ فی میں سے لیا ہے، اس کے بعد اپنے مال کے پانچویں حصّے کی وصیت کردی۔

(٣١٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :أَوْصَى أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۴) ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے پانچویں حصّے کی وصیت فرمائی تھی۔

(٣١٥٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ :أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :مَا كُنْت لأَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ يُوصِي بِالثُّلُثِ وَلَهُ وَلَدٌ.

(۳۱۵۶۵) بکر فرماتے ہیں کہ حضرت حُمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں اس آدمی کی وصیت قبول نہیں کرتا جس نے اولاد کے ہوتے ہوئے ایک تہائی مال کی وصیت کی ہو۔

(٣١٥٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الثُّلُثُ جَيِّدٌ وَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۵۶۶) محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ایک تہائی مال بہت عمدہ ہے اور اس کی وصیت جائز ہے۔

(٣١٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَرَى الْخُمُسَ فِي الْوَصِيَّةِ حَسَنًا.

(۳۱۵۶۷) یزید بن شخّیر فرماتے ہیں کہ حضرت مطرّف مال کے پانچویں حصّے کی وصیت کو اچھا سمجھتے تھے۔

(٣١٥٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ الَّذِي يُوصِي بِالْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالرُّبُعِ ، وَالَّذِي يُوصِي بِالرُّبُعِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالثُّلُثِ.

(۳۱۵۶۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ علماء فرمایا کرتے تھے کہ جو آدمی مال کے پانچویں حصّے کی وصیت کرے وہ اس آدمی سے بہتر ہے جو ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے، اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنے والا ایک تہائی مال کی وصیت کرنے والے سے افضل ہے۔

(٣١٥٦٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمُسِ وَالرُّبُعِ ، وَالثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَامِحِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ :مُنْتَهَى الْجِمَاحِ.

(۳۱۵۶۹) اسماعیل سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ پہلے لوگ پانچویں حصّے یا چوتھائی مال کی وصیت کرتے تھے، اور تہائی مال جلد بازی کی آخری حد ہے، ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ایک تہائی جلد بازی کی انتہا ہے۔

(٣١٥٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أُوصِيَ بِالْخُمُسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ ، وَلأَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالثُّلُثِ ، وَمَنْ أَوْصَى لَمْ يَتْرُكْ.

(۳۱۵۷۰) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مال کے پانچویں حصّے کی وصیت کروں مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوتھائی مال کی وصیت کروں، اور چوتھائی مال کی وصیت مجھے تہائی مال کی وصیت سے زیادہ پسند ہے، اور جس شخص نے وصیت کی اس نے اپنے ورثاء کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔

(٣١٥٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : الثُّلُثُ حَيْفٌ وَالرُّبُعُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۱) ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرحبیل نے فرمایا کہ ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے اور ایک چوتھائی مال کی وصیت بھی ظلم ہے۔

(٣١٥٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ ، قَالَ : الرُّبُعُ حَيْفٌ وَالثُّلُثُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۲) مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عباس نے فرمایا ایک چوتھائی کی وصیت ظلم ہے اور ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے۔

(٣١٥٧٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَانَ يُقَالَ : السُّدُسُ خَيْرٌ مِنَ الثُّلُثِ فِي الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۷۳) حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا وصیت میں چھٹے حصہ کا ہونا تہائی ہونے سے بہتر ہے۔

(٣١٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتْرُكُوا مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۷۴) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ علماء اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ آدمی ایک تہائی مال میں سے کچھ ورثاء کے لئے چھوڑ دے۔

(٤٦) مَنْ كَانَ يوصِي ويستحِبّها

ان حضرات کا بیان جو وصیت کیا کرتے تھے اور اس کو اچھا سمجھتے تھے

(٣١٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ قُثَم مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَصِيَّتِي إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِي غَيْرَ طَاعِنٍ عَلَيْهِ فِي بَطْنٍ وَلاَ فِي فَرْجٍ.

(۳۱۵۷۵) قثم مولیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری وصیت کا ذمہ دار میرا بڑا بیٹا ہے، اس حال میں کہ

میں نے اس پر پیٹ اور شرمگاہ کے معاملے میں کوئی زیادتی نہیں کی۔

(۳۱۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ ، إِلاَّ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

(مسلم ۱۲۴۹۔ ابو داؤد ۲۸۵۴)

(۳۱۵۷۶) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان آدمی پر یہ واجب ہے دو راتیں بھی اس پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو اور اس نے اس کی وصیت اپنے پاس لکھ نہ رکھی ہو۔

(۳۱۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ لَمْ يَحِفْ فِيهَا وَلَمْ يُضَارَّ أَحَدًا أَنْ يَكُونَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي صِحَّتِهِ.

(۳۱۵۷۷) داؤد سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی وصیت کی اور اس میں کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ کسی کو نقصان پہنچایا اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس کو اپنی زندگی میں تندرستی کے زمانے میں صدقہ کرنے پر ملتا۔

(۳۱۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾.

(۳۱۵۷۸) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت کے ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾۔

(۳۱۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ قوله : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْله ﴿سَدِيدًا﴾ قَالَ :هُوَ الَّذِي يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ يَحْضُرُهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَعْطِهِمْ صِلْهُمْ بَرَّهُمْ وَلَوْ كَانُوا هُمَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَهُ بِالْوَصِيَّةِ لأَحَبُّوا أَنْ يُنْفِقُوا لأَوْلاَدِهِمْ.

فَأَتَيْنَا مِقْسَمًا فَسَأَلْنَاه ؟ فَقَالَ :مَا قَالَ سَعِيدٌ ؟ فَقُلْنَا :كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقَالُ لَهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَالِكَ مِنْ وَلَدِكَ وَلَوْ كَانَ الَّذِي يُوصِي ذَا قَرَابَةٍ لأَحَبُّوا أَنْ يُوصِيَ لَهُمْ.

(۳۱۵۷۹) سفیان سے روایت ہے کہ حضرت حبیب نے فرمایا کہ میں اور حکم حضرت سعید بن جبیر کے پاس گئے اور میں نے ان سے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ...... سَدِيدًا﴾ کی تفسیر پوچھی، انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرنے والے کے پاس اس کی موت کے وقت حاضر ہوں اور اس کو نصیحت کریں کہ اللہ سے ڈرو!

اور وہ ان حاضرین کو صلہ رحمی اور احسان کے طور پر کچھ دے، حالانکہ اگر اس آدمی کی جگہ خود یہ لوگ ہوں تو وہ یہ چاہیں کہ اپنی اولاد کے لئے خرچ کریں۔

پھر ہم حضرت مقسم کے پاس آئے، اور ان سے بھی اسی آیت کے متعلق سوال کیا انہوں نے پوچھا کہ حضرت سعید نے کیا فرمایا؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ یہ فرمایا ہے، فرمایا یہ درست نہیں، بلکہ یہ آیت اس آدمی کے متعلق ہے جس کو موت کے وقت کہا جا رہا ہو کہ اللہ سے ڈر اور اپنا مال اپنے پاس روک رکھ! کہ تیرے مال کا تیری اولاد سے زیادہ حق دار کوئی نہیں ہے، اور اگر وصیت کرنے والا اس کا رشتہ دار ہو تو وہ یہ چاہیں کہ وہ ان کے لئے وصیت کرے۔

(۳۱۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : اشْتَكَى أَبِی فَلَقِيت ثُمَامَةَ بْنَ حَزَنَ الْقُشَيْرِیَّ ، فَقَالَ لِی : أَوْصَى أَبُوك ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْت أَنْ يُوصِیَ فَلْيُوصِ ، فَإِنَّهَا تَمَامٌ لِمَا انْتَقَصَ مِنْ زَكَاتِهِ. (طبرانی ۶۹)

(۳۱۵۸۰) قاسم بن عمرو فرماتے ہیں کہ میرے والد بیمار ہو گئے، میں حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے ملا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے والد نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! فرمانے لگے: اگر تم سے ہو سکے کہ ان سے وصیت کروا سکو تو کروا دو، کیونکہ وصیت زکاۃ کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

(۳۱۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الضِّرَارُ فِی الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا﴾.

(۳۱۵۸۱) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، پھر آپ نے پڑھا: ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا﴾۔

(۳۱۵۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُوقِنُ بِالْوَصِيَّةِ يَمُوتُ لَمْ يُوصِ إِلاَّ أَهْلُهُ مَحْقُوقُونَ أَنْ يُوصُوا عَنْهُ.

(۳۱۵۸۲) ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمان وصیت کا پختہ ارادہ رکھتا ہے، مگر بغیر وصیت کے مر جاتا ہے اس کے ورثاء پر واجب ہے اس کی طرف سے وصیت کریں۔

(۳۱۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُوصِیَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْمَوَارِيثُ.

(۳۱۵۸۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام وصیت کرنے سے پہلے مر جانے کو میراث کی آیات نازل ہونے سے پہلے تک ہی ناپسند کیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِی أَوْفَى : أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ :أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

(بخاری ۲۷۴۰۔ مسلم ۱۲۵۶)

(۳۱۵۸۴) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا؟ فرمانے لگے: آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا ، وَلاَ دِرْهَمًا ، وَلاَ أَوْصَى بِشَيْءٍ. (مسلم ۱۲۵۶۔ ابن ماجہ ۲۶۹۵)

(۳۱۵۸۵) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۳۱۵۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوصِ. (احمد ۳۴۳۔ ابویعلی ۲۵۵۳)

(۳۱۵۸۶) اُرقم بن شرحبیل سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔

(۳۱۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا ، فَقَالَتْ :مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ ؟ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى حِجْرِي ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟!.

(بخاری ۲۷۴۱۔ احمد ۳۲)

(۳۱۵۸۷) اُسود فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کب وصیت کی تھی؟ میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں ٹیک دے رکھی تھی کہ آپ کا جسم مبارک ڈھیلا پڑ گیا اور آپ وفات پا گئے، تو پھر ان کو وصیت کب فرمائی؟

(٤٧) فِي الرَّجلِ يكون له المال الجدِيد القلِيل ، أيوصِي فِيهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے پاس تھوڑا سا نیا مال ہو، کیا وہ اس میں وصیت کرسکتا ہے؟

(۳۱۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:إِذَا تَرَكَ الْمَيِّتُ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَلاَ يُوصِي.

(سعید بن منصور ۲۵۰)

(۳۱۵۸۸) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مرنے والا سات سو درہم چھوڑ کر جا رہا ہو تو وصیت نہ کرے۔

(۳۱۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ قَالَ : خَيْرُ الْمَالِ ، كَانَ يُقَالُ : أَلْفُ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا.

(۳۱۵۸۹) ہمام سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمان باریِ تعالیٰ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کی تشریح میں فرمایا: اس وقت لوگوں میں یہ بات معروف تھی کہ بہتر مال ایک ہزار درہم ہے۔

(۳۱۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعُودُهُ ، فَأَرَادَ أَنْ يُوصِيَ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّكَ لَمْ تَدَعْ مَالاً ، فَدَعْهُ لِعِيَالِكَ.

(۳۱۵۹۰) عروہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے پاس اس کی تیمارداری کے لئے آئے، وہ وصیت کرنے لگا تو آپ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ "اگر (مرنے والا) مال چھوڑے" اور تم تو کوئی مال چھوڑ کر نہیں مر رہے، اس لئے جو ہے وہ اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو!۔

(۳۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَ لَهَا رَجُلٌ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ ، قَالَتْ : كَمْ مَالُكَ ؟ قَالَ : ثَلاَثَةُ آلاَفٍ ، قَالَتْ : فَكَمْ عِيَالُكَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةٌ ، قَالَتْ : فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّهُ شَيْءٌ يَسِيرٌ ، فَدَعْهُ لِعِيَالِكَ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ.

(۳۱۵۹۱) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے پوچھا تیرے پاس کتنا مال ہے؟ عرض کیا: تین ہزار، آپ نے پوچھا تیرے اہل وعیال کتنے افراد ہیں؟ کہنے لگا، چار، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ شرط ذکر فرمائی ہے "اگر مال چھوڑے" اور تیرے پاس تو بہت معمولی سا مال ہے اس کو اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو، یہی افضل ہے۔

(٤٨) فِي قَوْلِهِ (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ) کا بیان

(۳۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي قَوْلِهِ ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

(۳۱۵۹۲) حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ منسوخ ہے۔

(۳۱۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَهْضَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ.

(۳۱۵۹۳) عبد اللہ بن بدر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۳۱۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :نَسَخَتْهَا آيَةُ الْفَرَائِضِ ، وَتَرَكَ الأَقْرَبُونَ مِمَّنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۵۹۴) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے، اور قریبی رشتہ داروں میں سے ان کو چھوڑ دیا ہے جو وارث نہیں ہوتے۔

(٤٩) مَنْ قَالَ الوصِيّة مضمونةٌ أم لاَ ؟

ان حضرات کا بیان جن سے منقول ہے کہ وصیت ذمہ داری میں آتی ہے یا نہیں؟

(۳۱۵۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَصِيَّةُ لَيْسَتْ بِمَضْمُونَةٍ ، إنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(۳۱۵۹۵) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ وصیت کا ضمان نہیں ہے یہ تو آدمی کے مال میں قرضے کی طرح ایک چیز ہے۔

(۳۱۵۹٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْوَصِيَّةَ مَضْمُونَةً.

(۳۱۵۹۶) ابراہیم بن میسرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس وصیت کو ذمہ داری میں داخل کیا کرتے تھے۔

(٥٠) فِي الرّجلِ يوصِي إلى الرّجلِ فيقبل ثمّ ينكِر

اس آدمی کا بیان جو کسی کو وصیت کرے، وہ قبول کر لے اور پھر انکار کر دے

(۳۱۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إذَا أَوْصَى رَجُلٌ إلَى رَجُلٍ غَائِبٍ ، ثُمَّ قَدِمَ فَأَقَرَّ بِالْوَصِيَّةِ ، ثُمَّ أَنْكَرَ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۳۱۵۹۷) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی غیر حاضر آدمی کو وصیت کرے، اور وہ آدمی آ کر وصیت کا اقرار کرے اور اس کے بعد انکار کرنا چاہے تو اس کو اس کا اختیار نہیں ہے۔

(٥١) الحامِل توصِي ، والرّجل يوصِي فِي المزاحفةِ وركوبِ البحرِ

اس حاملہ عورت کا بیان جو وصیت کرے، اور اس آدمی کا بیان جو جنگ میں اور سمندر کے سفر میں جاتے ہوئے وصیت کرے

(۳۱۵۹۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ،

عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَالْمَرْأَةُ يَضْرِبُهَا الْمَخَاضُ لاَ يَجُوزُ لَهُمَا فِي مَالِهِمَا إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۵۹۸) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دولشکروں میں لڑائی چھڑ جائے اور جب عورت حاملہ ہوتو ان کو اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنے کا حق نہیں۔

(۳۱۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُعْطِي فِي الْمُزَاحَفَةِ وَرُكُوبِ الْبَحْرِ وَالطَّاعُونِ وَالْحَامِلِ ، قَالَ :مَا أَعْطَوا فَهُوَ جَائِزٌ ، لاَ يَكُن مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۹۹) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو جنگ کے دوران کسی کو کچھ دے دے یا سمندر کے سفر کے دوران یا طاعون کے زمانے میں، یا حاملہ عورت کسی کو کچھ دے دے، کہ جو کچھ انہوں نے دیا اس کا دینا درست ہے، اور وہ ایک تہائی مال میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا صَنَعَت الْحَامِلُ فِي شَهْرِهَا فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۰) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حاملہ اپنے حمل کے مہینے میں مال کے اندر جو تصرف کرے وہ ایک تہائی میں سے شمار کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ السِّلُّ وَالْحُمَّى وَهُوَ يَجِيءُ وَيَذْهَبُ ، قَالَ :مَا صَنَعَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ أُضْنِيَ عَلَى فِرَاشِهِ.

(۳۱۶۰۱) عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس کو تپ دق یا بخار کا مرض ہو اور وہ چلتا پھرتا ہو، کہ وہ اپنے مال میں جو تصرف کرے وہ پورے مال میں سے شمار ہوگا، ہاں مگر اس صورت میں جبکہ وہ بستر پر پڑا ہوا ہو (چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو)۔

(۳۱۶۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فَهُوَ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۲) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ حاملہ مال میں جو تصرف کرے وہ وصیت سمجھی جائے گی۔

(۳۱۶۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۳) دوسری سند سے بھی حضرت عطاء سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۶۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۴) عامر حضرت شریح سے بھی یہی ارشاد نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۶۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ أَعْطَتِ امْرَأَتِي عَطِيَّةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَتْ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

قَالَ حَمَّادٌ :قَالَ يَحْيَى :وَنَحْنُ نَقُولُ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ مَا لَمْ يَضْرِبْهَا الطَّلْقُ.

(۳۱۶۰۵) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ نے حمل کے زمانے میں کوئی عطیہ دیا اور اس بات کو قاسم بن محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عطیہ پورے مال سے لیا جائے گا، حماد نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ عطیہ پورے مال میں سے ہوگا جب تک اس کو دردِ زِہ شروع نہ ہو۔

(۳۱٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۶) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ حاملہ کا مال میں تصرف کرنا وصیت کے حکم میں ہے۔

(٥٢) فِي الرَّجلِ يحبَس ، ما يجوز له مِن مالِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو قید کر دیا جائے، اس کے لئے اس کے مال کی کتنی مقدار جائز ہے

(۳۱٦۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حُبِسَ إيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فِي الظِّنَّةِ ، فَأَرْسَلَنِي ، فَقَالَ : انْطَلِقْ إلَى الْحَسَنِ فَاسْأَلْهُ مَا حَالِي فِيمَا أخذتُ مِنْ مَالِي عَلَى حَالِي هَذِهِ ؟ قَالَ : فَأَتَيْت الْحَسَنَ فَقُلْتُ لَهُ : إنَّ أَخَاك إيَاسًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ : مَالِي فِيمَا أحدِثُ فِي يَوْمِي هَذَا ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : حَالُهُ حَالُ الْمَرِيضِ ، لاَ يَجُوزُ لَهُ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۰۷) محمد فرماتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ کو ایک تہمت کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت حسن کے پاس جا کر پوچھو کہ اس حالت میں میرے لئے اپنے مال میں سے کچھ لینے کا کیا حکم ہے؟ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے پاس گیا اور میں نے جا کر ان سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ایاس آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ میرے لئے اپنے مال میں اس حال میں تصرف کرنا کیسا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا ان کا حکم مریض کے حکم کی طرح ہے، اس لئے ان کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال میں تصرف جائز نہیں۔

(٥٣) فِي الرَّجلِ يرِيد السّفر فيوصِي ، ما يجوز له مِن ذلِكَ ؟

اس آدمی کا بیان جو سفر کے ارادے کے بعد وصیت کرے، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

(۳۱٦۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۸) سماک روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(٣١٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا تَكَلَّمَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ ثُلُثِهِ.

(۳۱۶۰۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈالے تو اس وقت وہ اپنے مال کے بارے میں جو بات کہے ایک تہائی مال میں سے پوری کی جائے گی۔

(٣١٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إذَا وَضَعَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ يَقُولُ : إذَا سَافَرَ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۱۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے فرمایا: کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(٥٤) فِي الأَسِيرِ فِي أَيدِي العدوِّ ، ما يجوز له مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو دشمن کے ہاتھ قید ہو، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف جائز ہے

(٣١٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ : إنْ أَعْطَى عَطِيَّةً ، أَوْ نَحَلَ نَحْلاً ، أَوْ أَوْصَى بِثُلُثِهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۱) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کو دشمن نے قید کر رکھا ہو اگر کسی کو کوئی عطیہ دے یا ایک تہائی مال کی وصیت کرے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

(٣١٦١٢) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لِلأَسِيرِ فِي مَالِهِ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۱۲) ابن ابی ذئب راوی ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

(٥٥) مَنْ قَالَ أمر الوصِيِّ جائِزٌ وهو بِمنزِلةِ الوالِدِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے اور وہ باپ کے درجے میں ہے

(٣١٦١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْعُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۳) مغیرہ حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کا مال کو بیچنا جائز ہے۔

(٣١٦١٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

(۳۱۶۱۴) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(٣١٦١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، قَالَ : أَمْرُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ إلاَّ فِي الرِّبَاعِ ، وَإِنْ بَاعَ بَيْعًا لَمْ يُقَلْ.

(۳۱۶۱۵) یحییٰ بن حمزہ حضرت ابو وھب کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے سوائے زمینوں کے، اور اگر وہ کوئی چیز بیچ دے تو اس کی فروختگی کو ختم نہ کیا جائے۔

(٣١٦١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَنْظُرُ وَالِي الْيَتِيمِ مِثْلُ مَا يُرَى لِلْيَتِيمِ يَعْمَل لِلْيَتِيمِ بِهِ.

(۳۱۶۱۶) یزید بن ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: یتیم کا ولی غور کرے اور پھر جو مناسب سمجھے یتیم کے مال میں وہی تصرف کرے۔

(٣١٦١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ.

(۳۱۶۱۷) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(٥٦) فِي الوصِيِّ يشهد ، هل يجوز أم لاَ ؟

جو وصی گواہی دے کیا اس کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں؟

(٣١٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَوْصِيَاءِ.

(۳۱۶۱۸) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت شریح وصیت کے ذمہ داروں کی گواہی قبول کرلیا کرتے تھے۔

(٣١٦١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۶۱۹) حماد نے حضرت ابراہیم سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

(٣١٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ ، هُوَ خَصْمٌ.

(۳۱۶۲۰) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کی گواہی جائز نہیں، بلکہ وہ فریق مخالف کے حکم میں ہے۔

(٥٧) فِي الرَّجلِ يوصِي لاِمِّ ولدِهِ ، يجوز ذلك لها

اس آدمی کا بیان جو اپنی اُمِ ولد باندی کے لئے وصیت کرے، کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

(٣١٦٢١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۳۱۶۲۱) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے چار چار ہزار درہم کی وصیت کی تھی۔

(٣١٦٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ.

(۳۱۶۲۲) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے وصیت کی تھی۔

(٣١٦٢٣) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ : الرَّجُلُ يُوصِي لأُمِّ وَلَدِهِ ؟ قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۳) جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَوْصَى الشَّعْبِيُّ لأُمِّ وَلَدِهِ.

(۳۱۶۲۴) جابر فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کی تھی۔

(٣١٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَهَبُ لأُمِّ وَلَدِهِ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی امِ ولد باندی کو کچھ مال دے کہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ : قُلْتُ لِيُونُسَ : رَجُلٌ وَهَبَ لأُمِّ وَلَدٍ شَيْئًا ثُمَّ مَاتَ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : هُوَ لَهَا.

(۳۱۶۲۶) معمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس سے عرض کیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جس نے اپنی ام ولد باندی کو کچھ عطیہ دیا پھر مر گیا، فرمایا کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ وہ عطیہ اسی باندی کا ہے۔

(٣١٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَحْرَزَتْ أُمُّ الْوَلَدِ شَيْئًا فِي حَيَاةِ سَيِّدِهَا فَمَاتَ سَيِّدُهَا فَهُوَ لَهَا وَقَدْ عَتَقَتْ ، فَإِنِ انْتَزَعَ الْمَيِّتُ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، أَوْ أَوْصَى بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَتْ أَحْرَزَتْ فِي حَيَاتِهِ : يَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۶۲۷) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب ام ولد باندی کوئی چیز اپنے آقا کی زندگی میں محفوظ کر لے اور پھر اس کا آقا مر جائے تو وہ چیز اسی باندی کی ہوگی، اور باندی آزاد ہو جائے گی، اور اگر مرنے والا مرنے سے پہلے کچھ واپس لے لے یا جو چیز باندی کے پاس ہے اس کے بارے میں وصیت کر دے تو اس کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

(٥٨) رجلٌ أوصى وترك مالًا ورقيقًا فقال عبدِي فلانٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی اور ترکے میں مال اور غلام چھوڑے، اور یوں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لیے ہے

(٣١٦٢٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالرَّيِّ وَتَرَكَ مَالاً وَرَقِيقًا ، فَقَالَ : عَبْدِي فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ وَعَبْدِي فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ ، وَلَمْ تَبْلُغْ وَصِيَّتُهُ الثُّلُثَ ، فَلَمَّا أَقْبَلَ بِالرَّقِيقِ إِلَى الْكُوفَةِ مَاتَ بَعْضُ رَقِيقِ الْوَرَثَةِ ، وَلَمْ يَمُتْ رَقِيقُ الَّذِي أَوْصَى لَهُمْ ، فَسَأَلْت إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ : يُعْطَى أَصْحَابُ الْوَصِيَّةِ عَلَى مَا أَوْصَى بِهِ صَاحِبُهُ.

(۳۱۶۲۸) عبد الکریم بن رُفیع فرماتے ہیں کہ رَے میں ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے مال اور غلام ترکے میں چھوڑے، اور

وصیت میں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لئے ہے، اور فلاں غلام فلاں شخص کے لئے ہے، اور اس کی وصیت ایک تہائی مال تک نہیں پہنچی، پھر جب غلاموں کو کوفہ لایا گیا تو بعض غلام مر گئے، اور وہ غلام نہیں مرے جن کی اس نے ان لوگوں کے لئے وصیت کی تھی، میں نے اس معاملے کے بارے میں حضرت ابراہیم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جن لوگوں کے غلاموں کی وصیت کی گئی ہے ان کو وصیت کرنے والے کی وصیت کے مطابق غلام دے دیے جائیں۔

(۵۹) فِي الرّجلِ يوصِي إلى عبدِهِ وإلى مكاتبِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام اور اپنے مکاتب کو کچھ وصیت کرے

(۳۱۶۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ جَعَلَ وَصِيَّتَهُ إلَى مُكَاتَبِهِ ، فَقَالَ :الْمُكَاتَبُ :إنِّي قَدْ أَنْفَقْت مُكَاتَبَتِي عَلَى عِيَالِ مَوْلاَيَ ، فَقَالَ :يُصَدَّقُ ، وَيَجُوزُ ذَلِكَ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يُوصِيَ إلَى عَبْدِهِ ، فَإِنْ قَالَ الْعَبْدُ :إنِّي قَدْ كَاتَبْت نَفْسِي ، أَوْ بِعْت نَفْسِي ، لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ.

(۳۱۶۲۹) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی وصیت کا ذمہ دار اپنے مکاتب غلام کو بنایا تھا اور بعد میں مکاتب نے یہ کہا: میں نے اپنا بدلِ کتابت اپنے آقا کی اولاد پر خرچ کر دیا ہے، کہ اس مکاتب کی تصدیق کی جائے گی اور ایسا کرنا جائز ہے، اور آدمی کے لئے اپنے غلام کو وصیت کرنا بھی جائز ہے، لیکن اگر غلام بعد میں کہے کہ میں نے اپنے آپ کو مکاتب بنا دیا، یا کہے کہ میں نے اپنے آپ کو بیچ دیا تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔

(۶۰) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي هاشِمٍ ، ألِموالِيهِم مِن ذلِك شيءٌ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی، کیا بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی اس وصیت میں سے کچھ حصہ مل سکتا ہے؟

(۳۱۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي هَاشِمٍ ، أَيَدْخُلُ مَوَالِيهِمْ مَعَهُمْ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۶۳۰) عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی تھی، کیا ان کے آزاد کردہ غلام بھی اس وصیت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: نہیں!

(٦١) الرّجل يلي المال وفيهم صغيرٌ و كبيرٌ كيف ينفق ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی مال کا ذمہ دار ہے جبکہ اس کے حق داروں میں نابالغ اور بالغ دونوں طرح کے لوگ ہوں، اس آدمی کو کیسے خرچ کرنا چاہیے؟

(٣١٦٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ، وَامْرَأَةٌ لَهُ قَدْ وَضَعَتْ رَجُلاً ، فَأَرْسَلِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَنْ أَخْرِجْ لِهَذَا الْغُلاَمِ حَقَّهُ ، قَالَ : قَالَ أَمَّا شَيْءٌ صَنَعَهُ سَعْدٌ فَلاَ أَرْجِعُ فِيهِ ، وَلَكِنْ نَصِيبِي لَهُ ، فَقَبِلاَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۱۶۳۱) عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اپنے ورثاء میں کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کر دیا، اور پھر ان کی ایک بیوی نے ایک لڑکا جنا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اس لڑکے کے لئے اس کا حق نکالو! انہوں نے فرمایا: حضرت سعد نے جو تقسیم کر دی ہے اس کو تو میں ختم نہیں کر سکتا، البتہ میرا حصہ جو بنتا ہے وہ اس لڑکے کو دیتا ہوں، چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی اس بات کو منظور فرمالیا۔

(٦٢) رجلٌ اشترى أختًا له وابنًا لها لاَ يُدرَى من أبوه ، ثمّ مات ابنها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بہن اور اس کے ایک بیٹے کو خریدے جس کا باپ معلوم نہ ہو، پھر اس بہن کا بیٹا مر جائے

(٣١٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ أُخْتًا لَهُ كَانَتْ سُبِيَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاشْتَرَاهَا وَابْنًا لَهَا لاَ يُدْرَى مَنْ أَبُوهُ ، فَشَبَّ فَأَصَابَ مَالاً ، ثُمَّ مَاتَ فَأَتَوْا عُمَرَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : خُذُوا مِيرَاثَهُ فَاجْعَلُوهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، مَا أَرَاهُ تَرَكَ وَلِيَّ نِعْمَةٍ ، وَلاَ أَرَى لَكَ فَرِيضَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : مَهْ ، حَتَّى أَلْقَاهُ ، فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَصَبَةٌ وَوَلِيُّ نِعْمَةٍ ، قَالَ : كَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعْطَاهُ الْمَالَ.

(۳۱۶۳۲) وبرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ایک بہن کو خریدا جو زمانہ جاہلیت میں قید ہوگئی تھی، اس نے اس کو اس کے ایک بیٹے سمیت خرید لیا جس کا باپ نامعلوم تھا، چنانچہ وہ جوان ہوگیا، اور اس نے مال حاصل کر لیا، پھر وہ مر گیا، لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ساری بات بیان کی، آپ نے فرمایا اس کی میراث لے کر بیت المال میں داخل کر دو، میرے خیال میں اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا جو اس کے مال کا حق دار ہوتا، اور میری رائے میں تمہارے لئے کوئی میراث نہیں، یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رہنے دو! اور انہوں نے اس بات کی تردید فرمادی، اس کے بعد وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے

امیر المؤمنین! وہ آدمی عصبہ ہے اور اس میت کے مال کا حق دار ہے، آپ نے پوچھا: ایسا ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! چنانچہ آپ نے اس کو مال عطا فرما دیا۔

(٦٣) فِي رجلٍ كانت له أختٌ بغِيٌّ فتوفِّيت وتركت ابنًا فمات

اس آدمی کا بیان جس کی ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور ایک بچہ چھوڑ کر مری، بعد میں وہ بچہ بھی فوت ہوگیا

(٣١٦٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لَهُ : كَانَتْ لِي أُخْتٌ بَغِيٌّ فَتُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ غُلاَمًا فَمَاتَ وَتَرَكَ ذَوْدًا مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا أَرَى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، ائْتِ بِهَا فَاجْعَلْهَا فِي إبِلِ الصَّدَقَةِ ، قَالَ : فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ : مَا أَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، فَقَالَ : أَلَيْسَ هُوَ خَالُهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ ؟ فَقَالَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : أَرَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَالِهِ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ.

(۳۱۶۳۳) اسود فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کرنے لگا کہ میری ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور اس نے ایک بچہ چھوڑا جو بعد میں فوت ہوگیا اور ترکے میں کچھ اونٹ چھوڑ کر مرا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے خیال میں تمہارے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، اس لئے تم ان اونٹوں کو لا کر صدقہ کے اونٹوں میں داخل کر دو، راوی فرماتے ہیں کہ وہ آدمی اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری بات بیان کی، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس مسئلے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان دونوں کے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ اس بچے کا ماموں اور اس کے مال کا حق دار نہیں؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری رائے میں وہ اس بچے کے مال کا حق دار ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مال اس آدمی کو واپس لوٹا دیا۔

(٦٤) فِي الرّجلِ يوصِي بِالشّيءِ فِي الفقراءِ أيفضّل بعضهم على بعضٍ ؟

اس کا بیان جو کسی چیز کو فقراء کے درمیان تقسیم کرنے کی وصیت کر دے، کیا کچھ فقراء کو دوسروں پر ترجیح دی جا سکتی ہے؟

(٣١٦٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى فِي الْفُقَرَاءِ بِدَرَاهِمَ ؟ قَالَ : لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ.

(۳۱۶۳۴) ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ حماد سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے فقراء کو کچھ درہم دینے کی وصیت کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کچھ فقراء کو دوسروں پر ضرورت کے مطابق ترجیح دی جائے۔

(٦٥) فِي الرَّجلِ يفضِّل بعض ولدِهِ علی بعضٍ

اس آدمی کا بیان جو اپنے کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے

(٣١٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَحَقٌّ تَسْوِيَةُ النَّحْلِ بَيْنَ الْوَلَدِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَقَدْ بَلَغَنَا ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :سَوَّيْت بَيْنَ وَلَدِكَ ؟ قُلْتُ :فِي النُّعْمَانِ ؟ قَالَ :وَغَيْرِهِ ، زَعَمُوا.

(۳۱۶۳۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ کی رُو سے بچوں کو مال دینے میں برابری ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اور ہمیں نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے صحابی سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے اپنے بچوں میں برابری کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ بات حضرت نعمان کے بارے میں منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ محدثین فرماتے ہیں کہ کچھ اور صحابہ کے بارے میں بھی یہی بات منقول ہے۔

(٣١٦٣٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ :أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ ابْنَةُ رَوَاحَةَ :فَلاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي أَعْطَيْت ابْنَ عَمْرَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَك ، فَقَالَ : أَعْطَيْت كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ ، قَالَ :فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

(بخاری ۲۵۸۷۔ مسلم ۱۲۴۲)

(۳۱۶۳۶) شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد محترم نے مجھے کچھ مال دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اس پر نبی کریم ﷺ کو گواہ نہ بنا لیں، چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کے بیٹے کو کچھ مال دیا ہے، وہ کہتی ہے کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اتنا مال اپنے ہر بچے کو دیا ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان برابری کیا کرو" فرماتے ہیں انہوں نے واپس آ کر اپنا مال واپس لے لیا۔

(٣١٦٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ :أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْته مِثْلَ هَذَا ، قَالَ : لاَ قَالَ :فَارْدُدْهُ. (مسلم ۱۲۴۲۔ ترمذی ۱۳۶۷)

(۳۱۶۳۷) محمد بن نعمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام ہبہ کیا، اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ آپ کو اس بات پر گواہ بنا دیں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے ہر بچے کو اس طرح کا غلام ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ نہیں! آپ نے فرمایا کہ اس سے وہ غلام واپس لے لو۔

(۳۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا ، قَالَ :لَكَ غَيْرُهُ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :كُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ أَعْطِيَتِهِ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَلاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ. (بخاری ۲۶۵۰۔ احمد ۲۶۸)

(۳۱۶۳۸) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے والد محترم، مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تا کہ آپ کو ایک ہبہ کا گواہ بنا سکیں جو انہوں نے مجھے عطا فرمایا تھا، آپ نے پوچھا'' کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا'' جی ہاں'' آپ نے پوچھا'' کیا تم نے ہر بچے کو اس جیسا مال دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا'' نہیں'' اس پر آپ نے فرمایا'' میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا''۔

(۳۱۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :كَانَ طَاوس إِذَا سُئِلَ عَنْهُ ، قَرَأَ :﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾.

(۳۱۶۳۹) ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ جب حضرت طاوس سے اس بارے میں سوال کیا جاتا تو یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں)

(۳۱۶۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:قَالَ عُرْوَةُ:يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْحَيِّ مَا يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْمَيِّتِ.

(۳۱۶۴۰) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا:'' جو ظلم مرنے والے کا نا قابلِ قبول ہے وہ زندہ آدمی کا بھی نا قابلِ قبول ہے۔''

(۳۱۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۳۱۶۴۱) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۱۶۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَعْدِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبَلِ.

(۳۱۶۴۲) ابو معشر سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ فقہاء اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچوں میں برابری رکھے، یہاں تک کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی۔

(۳۱۶۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ وَكَانَ يُجِيزُهُ فِي الْقَضَاءِ.

(۳۱۶۴۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حکم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے، لیکن فیصلے میں اس کی اجازت بھی دے دیا کرتے تھے۔

(٣١٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۱۶۴۴) عامر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے۔

(٣١٦٤٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَضَرَ جَارٌ لِشُرَيْحٍ وَ بَنُونَ ، فَقَسَمَ مَالَهُ بَيْنَهُمْ لاَ يَأْلُو أَنْ يَعْدِلَ ، ثُمَّ دَعَا شُرَيْحًا فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي قَسَمْتُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي وَلَمْ آلُ ، وَقَدْ أَشْهَدْتُك ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : قِسْمَةُ اللهِ أَعْدَلُ مِنْ قِسْمَتِكَ ، فَارْدُدْهُمْ إِلَى سِهَامِ الله وَفَرَائِضِهِ وَأَشْهِدْنِي وَإِلاَّ فَلاَ تُشْهِدْنِي ، فَإِنِّي لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

(۳۱۶۴۵) ابوحیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح کا ایک پڑوسی جس کے ایک سے زائد بچے تھے ان کے پاس آیا، اور اپنا مال ان بچوں کے درمیان برابری کا لحاظ کیے بغیر تقسیم کر دیا، پھر اس نے حضرت شریح کو بلایا، آپ گئے تو اس نے کہا۔ ابوامیہ! میں نے اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں نے برابری کی رعایت نہیں کی، اور اب میں آپ کو گواہ بنا ہوں، حضرت شریح نے فرمایا: ''اللہ کی تقسیم تیری تقسیم سے زیادہ انصاف والی ہے، اس تقسیم کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حصّوں کے مطابق تقسیم کرو اور پھر مجھے گواہ بناؤ، ورنہ مجھے گواہ مت بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔''

(٣١٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ حَضَرَ رَجُلاً يُوصِي فَأَوْصَى بِأَشْيَاءَ لاَ تَنْبَغِي ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ بَيْنَكُمْ فَأَحْسَنَ ، وَإِنَّهُ مَنْ يَرْغَبْ بِرَأْيِهِ عَنْ رَأْيِ اللهِ يَضِلَّ أَوْصِ لِذَوِي قَرَابَتِكَ مِمَّنْ لاَ يَرِثُ ، ثُمَّ دَعِ الْمَالَ عَلَى مَنْ قَسَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۶۴۶) مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق ایک آدمی کے پاس گئے جو وصیت کر رہا تھا، اس نے کچھ نامناسب وصیتیں کیں، حضرت نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان بہت اچھی تقسیم فرما دی ہے، اور بلاشبہ جو رائے اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے روگردانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، تم اپنے قرابت داروں میں سے ان لوگوں کے لئے وصیت کر دو جو تمہارے مال میں رغبت رکھتے ہیں، پھر مال کو ان لوگوں کے درمیان رہنے دو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا ہے۔

(٦٦) الرّجل يكون بِهِ الجذام فيقِرّ بالشّيء

اس آدمی کا بیان جس کو کوڑھ کا مرض ہو اور وہ کسی کے لئے کسی چیز کا اقرار کرے

(٣١٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَالشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ كَانَ بِهِ جُذَامٌ ، فَقَالَ : أَخ

شَرِيكِي فِي مَالِي ، فَقَالَ :إِنْ شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ أَوْصَى بِهِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ وَجَعُهُ شَرَّكَهُ.

(۳۱۶۴۷) جابر حضرت قاسم اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی جس کو کوڑھ کا مرض لاحق ہوا اور وہ اقرار کرے کہ میرا بھائی میرے مال میں شریک ہے اگر گواہ گواہی دے دیں کہ اس نے بیماری لگنے سے پہلے یہ وصیت کی تھی تو وہ اپنے بھائی کو اپنے مال میں شریک کرسکتا ہے۔

(٦٧) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بِالدّينِ على الميّتِ

ان ورثاء کا بیان جو میت پر قرضہ ہونے کا اقرار کریں

(٣١٦٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ وَالْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۸) منصور حضرت حکم اور حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اقرار اس وارث کی میراث میں ملنے والے حصّے کے اندر معتبر سمجھا جائے گا۔

(٣١٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي وَارِثٍ أَقَرَّ بِدَيْنٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ :يُخَرَّجُ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۹) مطرف حضرت شعبی سے اس وارث کے بارے میں اقرار کرتے ہیں جو قرضے کا اقرار کرے انہوں نے فرمایا کہ اس قرضے میں اس کے حصّے کے برابر اس پر واجب ہو جائے گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس کے حصّے سے اتنا نکال لیا جائے گا۔

(٣١٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ.

(۳۱۶۵۰) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ قرضہ اس کے حصّے کے بقدر اس پر واجب الاداء ہو جائے گا۔

(٣١٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ ، وَتَرَكَ مِئَتَيْ دِينَارٍ ، فَأَقَرَّ أَحَدُ الابْنَيْنِ أَنَّ عَلَى أَبِيهِ خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيبِ هَذَا وَيَسْلَمُ لِلآخَرِ نَصِيبُهُ.

(۳۱۶۵۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو بیٹے اور ترکے میں دو سو دینار چھوڑے، پھر ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اس کے والد پر پچاس دینار قرضہ تھا، آپ نے فرمایا وہ قرضہ اس اقرار کرنے والے کے حصّے میں سے لے لیا جائے ا اور دوسرے کا حصّہ صحیح سلامت محفوظ رہے گا۔

(٣١٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۵۲) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصے میں سے واجب الاداء ہوگا۔

(٦٨) إذا شهد الرّجل مِن الورثةِ بدينٍ على الميّتِ

جب ورثاء میں سے کوئی میت پر قرضے کی گواہی دے

(٣١٦٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ رَجُلَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَرَثَةِ فَإِنَّمَا أَقَرُّوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ.

(۳۱۶۵۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب ورثاء میں سے دو یا تین آدمی گواہی دیں تو یہ گواہی ان کی طرف سے اقرار ہی سمجھی جائے گی۔

(٣١٦٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يَجُوزُ عَلَى الْوَرَثَةِ بِحِسَابِ مَا وَرِثُوا.

(۳۱۶۵۴) حکم اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قرضہ ورثاء پر ان کے ملنے والی وراثت کے حساب سے لاگو ہو جائے گا۔

(٣١٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: هُمَا شَاهِدَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا عَلَى الْوَرَثَةِ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۵) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ دونوں گواہ مسلمان ہیں، اس لئے ان کی گواہی تمام ورثاء پر نافذ ہوگی۔

(٣١٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمَا فِي أَنْصِبَائِهِمَا، وَقَالَ الْحَكَمُ: يَجُوزُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۶۵۶) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دو وارث گواہی دے دیں تو قرضہ انہی کے حصوں میں واجب ہوگا، اور خود حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ قرضہ سب ورثاء پر واجب ہوگا۔

(٣١٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ لِرَجُلٍ بِدَيْنٍ أُعْطِيَ دَيْنَهُ.

(۳۱۶۵۷) منصور سے روایت ہے کہ حضرت حارث نے فرمایا کہ جب دو وارث کسی آدمی کے لئے قرضے کی گواہی دے دیں تو اس کو اس کا قرضہ دلا دیا جائے گا۔

(٣١٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا شَهِدَ أَحَدُ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب کوئی وارث گواہی دے دے تو تمام ورثاء پر قرضہ لاگو ہو جائے گا۔

(٦٩) رجلٌ قَالَ لِغلامِهِ إن مِتّ فِي مرضِي هذا فأنت حرٌّ

اس آدمی کا بیان جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مرگیا تو تو آزاد ہے

(۳۱٦٥٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَعَبْدِي حُرٌّ ، فَاحْتَاجَ إلَيْهِ ، أَلَهُ أَنْ يَبِيعَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱٦٥٩) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کو اس کے بیچنے کی ضرورت پڑ گئی، کیا وہ اس کو بیچ سکتا ہے؟ فرمایا: ''جی ہاں!''

(۳۱٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ : إنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا فَأَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۱٦٦٠) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں تو تو آزاد ہے، کہ اس کے لئے موت تک اس غلام کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

(٧٠) فِي الوصِيِّ الَّذِي يشترِي مِن المِيراثِ شيئًا أو مِمّا ولِّي عليهِ

اس وصی کا بیان جو وراثت کے مال سے کوئی چیز خرید لے یا اس مال میں سے جس کا وہ ذمہ دار ہے

(۳۱٦٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَشْتَرِيَ الْوَصِيُّ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا.

(۳۱٦٦١) ہشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وصی وراثت کے مال میں سے کچھ خریدے۔

(۳۱٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ يَجُوزُ لِوَالٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِمَّا وَلِيَ عَلَيْهِ.

قَالَ : وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لاَ تَشْتَرِ إحْدَى يَدَيْك مِنَ الأُخْرَى.

(۳۱٦٦٢) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور عطاء نے فرمایا کہ کسی ذمہ دار کے لئے اس مال میں سے کچھ خریدنا جائز نہیں جو اس کی ذمہ داری میں ہو، راوی کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے کچھ نہیں خرید سکتا۔

(۳۱٦٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ ، فَقَالَ : تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْتَرِيَ هَذَا ؟ قَالَ : وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ : أَوْصَى إلَيَّ رَجُلٌ وَتَرَكَهُ فَأَقَمْته فِي السُّوقِ عَلَى ثَمَنٍ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِهِ ، وَلاَ تَسْتَسْلِفْ مِنْ مَالِهِ.

قَالَ أَبُو إسْحَاقَ : سَمِعْته مِنْ صِلَةَ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۱۶۶۳) صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اوراس نے کہا کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس مال میں سے کچھ خریدوں؟ آپ نے پوچھا "یہ کیسا مال ہے؟" اس نے کہا: ایک آدمی نے مجھے وصیت کی اور یہ مال چھوڑ کر مرا، میں نے اس کو ایک ثمن کے بدلے بازار میں لگا دیا، آپ نے فرمایا اس کو نہ خریدو اور اس کے مال سے کچھ نہ لو۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صلہ بن زفر سے یہ بات ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

(۷۱) فِی الرّجلِ یوصِی لِعبدِہِ بِثلثِہِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے

(۳۱۶۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَبْدِهِ بِالثُّلُثِ ، قَالاَ :ذَلِكَ مِنْ رَقَبَتِهِ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَدَفَعَ إلَيْهِ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَسَعَى لَهُمْ فِيمَا بَقِيَ ، وَإِنْ أَوْصَى لَهُمْ بِدَرَاهِمَ ، فَإِنْ شَاءَ الْوَرَثَةُ أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا.

(۳۱۶۶۴) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی کہ یہ مال اس کی گردن میں سے ہی دیا جائے گا، سواگر ایک تہائی اس کی قیمت سے زائد ہوتو اس کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی مال اس کو دے دیا جائے گا، اور اگر اس کی قیمت سے کم ہوتو وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی قیمت ورثاء کے لئے کمائے گا، اور اگر کسی مرنے والے نے غلاموں کو دراہم دینے کی وصیت کی تو اگر ورثاء چاہیں تو اس وصیت کو نافذ کر دیں اور چاہیں تو نافذ نہ کریں۔

(۷۲) مَنْ كَانَ يقول الورثة أحقّ مِن غيرِهِم بِالمالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ورثاء مال کے دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں

(۳۱۶٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ :أَنَّهُ قِيلَ لَهُ فِي الْوَصِيَّةِ عِنْدَ الْمَوْتِ :لَوْ أَعْتَقْت غُلاَمَك ! فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۳۱۶۶۵) ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حکیم بن جابر سے موت کے وقت وصیت کے بارے میں کہا گیا کہ اگر آپ اپنے غلام کو آزاد کر دیں تو کیا ہی اچھا ہو! انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾۔

(۳۱٦٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ : أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ فَقِيلَ لَهُ : لَوْ أَعْتَقْت هَذَا ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ لِوَلَدِي غَيْرَهُ ، قَالَ : فَأَعَادُوا عَلَيْهِ : لَوْ أَعْتَقَهُ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿سَدِيدًا﴾.

(۳۱۶۶۶) اسماعیل حضرت حکیم بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کی موت کا وقت آیا اور ان کا ایک غلام تھا، ان سے کہا گیا کہ اچھا ہوگا اگر آپ اس کو آزاد کردیں، فرمانے لگے کہ میں اپنے ورثاء کے لئے اس کے علاوہ کوئی غلام چھوڑ کر نہیں جار ہا، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے دوبارہ کہا کہ آپ آزاد کردیں تو اچھا ہوگا، چنانچہ اس پر آپ نے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ...... سَدِيدًا﴾ کی تلاوت فرمائی۔

(۳۱٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ : أَوْصِ لِي بِمُصْحَفِكَ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى ابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ ، فَقَالَ : ﴿وَأُولُوا الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۱۶۶۷) نُسیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ربیع بن خُثَیم سے فرمایا کہ آپ اپنے مُصحف کی میرے لئے وصیت فرمادیں! آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف دیکھ کر اس آیت کی تلاوت فرمائی (بعض رشتہ دار اللہ کی کتاب میں بعض سے بڑھ کر ہیں)۔

(۳۱٦٦٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا ، ذَكَرُوا لَهُ أَنَّه مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أُعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۶۶۸) عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد فرمایا جس کے بارے میں ان سے کہا گیا کہ وہ نہر پار گیا ہوا ہے، فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر مر گیا ہے تو وہ آزاد ہے، اور پھر اس آیت کا ذکر فرمایا: ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾۔

(۷۳) الرّجل يوصِي بِثلثِهِ لِرجلينِ فيوجد أحدهما ميّتًا

اس آدمی کا بیان جو ایک تہائی مال کی دو آدمیوں کے لئے وصیت کرے، پھر ان میں سے ایک آدمی مردہ پایا جائے

(۳۱٦٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الأَشْجَعِيِّ سَمِعَ سُفْيَانَ يَقُولُ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِهِ لِرَجُلَيْنِ فَيُوجَدُ أَحَدُهُمَا مَيِّتًا ، قَالَ : يَكُونُ لِلآخَرِ . يَعْنِي : الثُّلُثُ كُلُّهُ.

قَالَ يَحْيَى : وَهُوَ الْقَوْلُ.

(۳۱۶۶۹) اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو اس آدمی کے بارے میں جس نے دو آدمیوں کے لئے وصیت کی تھی پھر

ایک مردہ پایا گیا یہ فرماتے سنا کہ وہ مال یعنی پورا تہائی مال دوسرے کے لئے ہوگا۔
یحییٰ فرماتے ہیں ''یہی مضبوط قول ہے۔''

(٧٤) الرّجل يوصِي لِعقِب بنِي فلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے ''بعد والوں کے لئے'' وصیت کرے

(٣١٦٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَقِبِ بَنِي فُلاَنٍ ، قَالَ : لَيْسَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْعَقِبِ.

(٣١٦٧٠) عبدالملک سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے بعد والوں کے لئے وصیت کی تھی کہ ''عورت آدمی کے بعد والوں میں سے نہیں''

(٣١٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : عَقِبُ الرَّجُلِ : وَلَدُهُ ، وَوَلَدُ وَلَدِهِ مِنَ الذُّكُورِ.

(٣١٦٧١) ابن ابی ذئب سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا کہ آدمی کے بعد والے لوگوں میں اس کی مذکر اولاد اور پھر ان کی مذکر اولاد ہے۔

(٧٥) فِي رجلٍ ترك ثلاثة بنِين ، وَقَالَ ثلث مالِي لأصغرِ بنِيّ

اس آدمی کا بیان جس نے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے

(٣١٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا وَضَّاحٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ : فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ثَلاَثَةَ بَنِينَ ، وَقَالَ : ثُلُثُ مَالِي لأَصْغَرِ بَنِيَّ ، فَقَالَ : الأَكْبَرُ : أَنَا لاَ أُجِيزُ ، وَقَالَ الأَوْسَطُ : أَنَا أُجِيزُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ : يُرْفَعُ ثَلاَثَة ، فَلَهُ سَهْمُهُ وَسَهْمُ الَّذِي أَجَازَهُ.
وَقَالَ حَمَّادٌ : يُرَدُّ عَلَيْهِمَ السَّهْمُ جَمِيعًا.
وَقَالَ عَامِرٌ : الَّذِي رَدَّ إِنَّمَا رَدَّ عَلَى نَفْسِهِ.

(٣١٦٧٢) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت حماد نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا ایک تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے، بعد میں بڑے بیٹے نے کہا میں ایسی وصیت نافذ نہیں کرتا اور درمیان والے بیٹے نے کہا کہ میں اسے نافذ کرتا ہوں، فرمایا کہ میری رائے میں اس مال کے نو حصے کیے جائیں، تین حصے بڑے بیٹے

کو دیے جائیں گے، اور پھر چھوٹے بیٹے کو اس کا حصّہ اور وصیت کو نافذ کرنے والے کا حصّہ دے دیا جائے گا، حماد فرماتے ہیں کہ ان سب پر وہ حصّہ لوٹایا جائے گا اور عامر فرماتے ہیں کہ جس نے وصیت کو ردّ کیا اس نے فقط اپنے حصّے میں سے ہی ردّ کیا ہے۔

(٧٦) فِي امرأةٍ أوصت بثلثِ مالِها لِزوجها فِي سبيلِ اللهِ

اس عورت کا بیان جس نے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کیلئے فی سبیل اللہ دیے جانے کی وصیت کی

(٣١٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ امْرَأَةٍ أَوْصَتْ بِثُلُثِ مَالِهَا لِزَوْجِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ تَقُولَ : هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى زَوْجِي ، يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ .

(۳۱۶۷۳) اوزاعی فرماتے ہیں کہ زہری سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کو فی سبیل اللہ دینے کی وصیت کی تھی، فرمایا کہ یہ وصیت جائز نہیں، ہاں مگر اس وقت جبکہ وہ یوں کہے کہ یہ مال اللہ کے راستے میں دینے کے لئے میرے شوہر کو دیا جائے، اور وہ جہاں چاہے اسے خرچ کرے۔

(٣١٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، فَجَاءَ رَجُلاَنِ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ آلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَهُمْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَجَاؤُوا مَعَهُمْ بِكِتَابٍ فِي صَحِيفَةٍ ذَكَرُوا أَنَّهَا وَصِيَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَفُتِحَتْ صَدْرُهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا ذِكْرُ مَا كَتَبَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مِنْ أَمْرِ وَصِيَّتِهِ ، إِنِّي أُوصِي مَنْ تَرَكْتُ مِنْ أَهْلِي كُلَّهُم بِتَقْوَى اللهِ وَشُكْرِهِ وَاسْتِمْسَاكٍ بِحَبْلِهِ ، وَإِيمَانٍ بِوَعْدِهِ ، وَأُوصِيهِمْ بِصَلاَحِ ذَاتِ بَيْنِهِم وَالتَّرَاحُمِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوَى ، ثُمَّ أَوْصَى إِنْ تُوُفِّيَ أَنَّ ثُلُثَ مَالِهِ صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يُغَيِّرَ وَصِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِاللهِ ، أَلْف فِي سَبِيلِ اللهِ إِنْ كَانَ أَمْرُ الأُمَّةِ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا ، وَفِي الرِّقَابِ وَالأَقْرَبِينَ ، وَمَنْ سَمَّيْت لَهُ الْعِتْقَ مِنْ رَقِيقِي يَوْمَ دُبُرٍ مِنِّي فَأَدْرَكَهُ الْعِتْقُ فَإِنَّهُ يُقِيمُهُ وَلِيُّ وَصِيَّتِي فِي الثُّلُثِ غَيْرَ حَرِجٍ ، وَلاَ مُنَازِعٍ .

(۳۱۶۷۴) ابن عُلَیّہ فرماتے ہیں کہ میں داؤد بن ابی ہند کے پاس تھا، کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آل کے دو یا دو سے زیادہ آدمی آئے جن میں حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بھی شامل تھے، اور وہ اپنے ساتھ ایک دستاویز کے اندر ایک خط بھی لائے، اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے، میں نے اسے کھولا تو اس میں درج تھا: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ ذکر ہے اس وصیت کا جو انس بن مالک نے اس دستاویز میں لکھی ہے، میں اپنے تمام گھر والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور اس کے وعدے پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں، اور ان کو میں آپس میں اچھے طریقے سے رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور دوسروں سے ساتھ نیکی کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، پھر انہوں نے وصیت فرمائی کہ ان کے مال کا ایک تہائی حصّہ صدقہ ہے، ہاں مگر یہ کہ وہ موت سے پہلے اپنی وصیت

کو تبدیل کردیں، جس میں سے ایک ہزار اللہ کے راستے کے مجاہدین کے لئے ہے اگر اس وقت امت کا شیرازہ منتشر نہ ہو، اور غلاموں کو آزاد کرنے اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کے لئے ہے، اور میرے وہ غلام جن کو میں نے اپنے بعد آزاد کردیا ہے اور اس کی آزادی کا وقت آ گیا تو میری وصیت کا ذمہ دار ایک تہائی اس کو شامل کرے، اس طرح کہ کوئی پریشانی اور جھگڑا پیدا نہ کرے۔

(۷۷) ما كان النّاس يورّثونه

اس مال کا بیان جو لوگ وراثت میں چھوڑتے تھے

(۳۱٦۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ مِنهُمْ مَنْ يُوَرِّثُ الصَّامِتَ وَمِنْهُمْ مَنْ لاَ يُوَرِّثُهُ.

(۳۱٦۷٥) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے بعض لوگ بے زبان مال (درہم و دینار) چھوڑتے تھے اور بعض نہیں چھوڑتے تھے۔

(۷۸) الوصِيّة لأهلِ الحربِ

حربی لوگوں کے لئے وصیت کا بیان

(۳۱٦۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لأَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۱٦۷٦) عبید اللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا کہ اہل حرب کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

(۷۹) الرّجل يوصِي بِعِتقِ رقبتينِ ، فلا توجد إلّا رقبةٌ

اس آدمی کا بیان جو دو غلاموں کے آزاد کرنے کی وصیت کر کے مرے لیکن ایک غلام سے زیادہ نہ مل سکے

(۳۱٦۷۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى أَنْ تُعْتَقَ عَنْهُ رَقَبَتَانِ بِثَمَنٍ ، وَسَمَّاهُ ، فَلَمْ يُوجَدْ بِذَلِكَ الثَّمَنُ رَقَبَتَانِ ، فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :اشْتَرُوا رَقَبَةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقُوهَا عَنْهُ.

(۳۱٦۷۷) سعید بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے دو غلام خرید کر آزاد کردیے جائیں، اور قیمت بھی بتائی، لیکن اس قیمت میں دو غلام نہیں مل سکے، میں نے حضرت عطاء سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک غلام خرید کر اس کی طرف سے آزاد کردیا جائے۔

(۳۱٦۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :كَانَ أَوَّلُ وَصِيَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَوْصَى بَنِيهِ

وَأَهْلِهِ أَنِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ، وَأُوصِيهِمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ : ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ وَزَعَمَ أَنَّهَا كَانَتْ أَوَّلَ وَصِيَّةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۱۶۷۸) ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی وصیت یہ تھی: یہ وہ وصیت ہے جو محمد بن ابی عمرہ نے کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور میں اپنے بیٹوں اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ آپس میں اچھے طریقے سے رہیں، اور اگر ایمان والے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، اور میں ان کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وصیت کی تھی کہ ''اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے، سو تمہیں موت اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو'' اور وہ فرماتے ہیں کہ یہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بھی پہلی وصیت تھی۔

تم كتاب الوصايا بحمد الله وعونه

(بحمد اللہ کتاب الوصایا اختتام کو پہنچی)

كِتَابُ الفَرَائِضِ

(۱) ما قالوا فِی تعلِیمِ الفرائِضِ

وہ باتیں جو اسلاف نے علم الفرائض کی تعلیم کے بارے میں ارشاد فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۱٦۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ ، وَلاَ يَكُنْ كَرَجُلٍ لَقِيَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ : أَمُهَاجِرٌ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ، فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : إِنَّ بَعْضَ أَهْلِی مَاتَ وَتَرَكَ كَذَا وَكَذَا ، فَإِنْ هُوَ عَلِمَهُ فَعِلْمٌ آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُحْسِنُ فَيَقُولُ : فَبِمَ تَفْضُلُونَا يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ؟. (بیهقی ۲۰۹)

(۳۱٦۷۹) ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کو چاہیے کہ علم الفرائض کی تعلیم بھی حاصل کرلے اور اس آدمی کی طرح نہ ہو جائے جس کو ایک دیہاتی ملا اور اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا آپ مہاجر ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: میری اہلیہ فوت ہوگئی ہے اور اتنا اتنا مال چھوڑ گئی ہے، سو اگر اس کو معلوم ہوا تب تو وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم ہے، اور اگر اس معلوم نہ ہوا تو وہ دیہاتی کہنے لگا کہ اے مہاجرین کی جماعت! تمہیں ہم پر کس بات میں برتری حاصل ہے؟

(۳۱٦۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِنَحْوِهِ.

(۳۱٦۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی یہی بات منقول ہے۔

(۳۱٦۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۱۶۸۱) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم میراث کو حاصل کرو کیونکہ میراث تمہارے دین کا حصہ ہے۔

(۳۱۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلاَ يُحْسِنُ الْفَرَائِضَ كَالْيَدَيْنِ بِلاَ رَأْسٍ.

(۳۱۶۸۲) صالح ابوالخلیل سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور میراث کے علم کو نہیں جانتا ایسے ہے جیسے کسی کے دو ہاتھ ہوں لیکن سر نہ ہو۔

(۳۱۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ النِّسَاءِ ، فَعَلِمَ مَا يَحْجُبُ مِمَّا لاَ يَحْجُبُ عَلِمَ الْفَرَائِضَ.

(۳۱۶۸۳) عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس آدمی نے سورۃ نساء پڑھی اور اس کو معلوم ہو جائے کہ کون سی چیزیں میراث میں رکاوٹ بنتی ہیں اور کون سی چیزیں رکاوٹ نہیں بنتیں تو اس شخص کو میراث کا علم حاصل ہو گیا۔

(۳۱۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ ، فَقَالَ : إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ رَأَيْت مَشْيَخَةَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَكَابِرَ يَسْأَلُونَهَا ، عَنِ الْفَرَائِضِ ؟

(۳۱۶۸۴) مسلم سے روایت ہے کہ حضرت مسروق سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میراث کا علم جانتی تھیں؟ فرمانے لگے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے بڑے مشائخ صحابہ کو دیکھا ہے کہ ان سے میراث کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے۔

(۳۱٦٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ وَلاَ بِشِعْرٍ : مِنْ عَائِشَةَ.

(۳۱۶۸۵) ہشام سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میراث، فقہ اور شعر کا علم رکھنے والا نہیں پایا۔

(۳۱٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ.

(۳۱۶۸۶) علی بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مقام جابیہ میں خطبہ دیا، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: جو قرآن کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ ابی بن کعب کے پاس آئے، اور جو علم الفرائض (علم المیراث) کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ زید بن ثابت کے پاس آئے۔

(۳۱٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ ، أَوْ يَبْقَى فِي قَوْمٍ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۱۶۸۷) قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن اور میراث کا علم کو حاصل کرو، کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اس علم کا محتاج ہو جائے گا جس کو وہ جانتا تھا، یا ایسی قوم میں رہ جائے گا جو اس کو نہیں جانتے۔

(۳۱٦۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَبْطَلَ مِيرَاثًا فَرَضَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ أَبْطَلَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. (سعيد بن منصور ۲۸۵)

(۳۱۶۸۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس میراث کی خلاف ورزی کی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرض فرمایا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم فرما دیں گے۔

(۳۱٦۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا اخْتَلَفُوا فِي فَرِيضَةٍ أَتَوْا عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهُمْ بِهَا.

(۳۱۶۸۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جب صحابہ میں میراث کے بارے میں اختلاف ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوتے اور وہ ان کو اس معاملے کے بارے میں ارشاد فرماتیں۔

(۳۱٦۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : عَلِّمْنِي الْفَرَائِضَ ، قَالَ : ائْتِ جِيرَانَكَ.

(۳۱۶۹۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ مجھے علم الفرائض سکھا دیں، فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

(۳۱٦۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ وَالسُّنَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ.

(۳۱۶۹۱) مورّق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لہجوں اور میراث اور حدیث کا علم بھی حاصل کرو جیسا کہ تم قرآن پاک کا علم حاصل کرتے ہو۔

(۲) فِي الفِقهِ فِي الدِّينِ

یہ باب ہے دین کی سمجھ حاصل کرنے کے بیان میں

(۳۱٦۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (بخاری ۷۱۔ مسلم ۷۱۸)

(۳۱۶۹۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

(٣١٦٩٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الأَعْوَادِ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (احمد ٩٥۔ مالك ٩٠٠)

(۳۱۶۹۳) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو خطبے میں فرماتے سنا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لکڑیوں کے اوپر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس چیز کو آپ روک لیں اس کو کوئی دینے والا نہیں، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(٣١٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

(۳۱۶۹۴) ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(٣١٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

(۳۱۶۹۵) ابوسفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن عمیر نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کے دل میں اس کی بھلائی کی بات ڈال دیتے ہیں۔

(٣١٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا ، فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ ، وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَهُ ، فَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۶۹۶) موسیٰ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کو دنیا میں بے رغبت کر دیتے ہیں اور اس کو دنیا کی برائیاں دکھلا دیتے ہیں، اور جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(٣) فِي امرأةٍ وأبوينِ ، مِن كم هِي

بیوی اور والدین کا بیان، کہ ان کا حصّہ کتنا نکلے گا؟

(٣١٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ : أَنَّ عُثْمَانَ سُئِلَ عَنْهَا ،

فَقَالَ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَسَائِرُ ذَلِكَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۷) ابو مہلّب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: عورت کے لئے ایک چوتھائی مال ہے، اور ماں کے لئے باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے علاوہ باقی سارا مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۸) سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بیوی کو ایک چوتھائی، اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے بعد بچنے والا مال، باپ کو دینے کا حکم دیا۔

(۳۱۶۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :الرُّبُعُ ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۶۹۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے باقی ماندہ کا ایک تہائی ہے۔

(۳۱۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ :إنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلِكَ طَرِيقًا فَسَلِكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلا ، وَإِنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ فَجَعَلَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِي ، وَأَعْطَى الأَبَ سَائِرَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۰۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس راستے پر چلتے جب ہم اس راستے پر چلتے تو اسے ہموار پاتے، اور ان کے پاس ایک بیوی اور والدین کے حصّوں کا مسئلہ لایا گیا تو انہوں نے مال کے چار حصے کر کے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی سارا مال باپ کو دیا۔

(۳۱۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہی منقول ہے۔

(۳۱۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۰۲) شعبی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور اس کے علاوہ باقی باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ.

(۳۱۷۰۳) حضرت عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ان سے اس صورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب میت کے ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں۔

(۳۱۷۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَسُئِلَ عَنْ زَوْجَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ :لِلزَّوْجَةِ الرُّبْعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۰۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور پھر ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور جو باقی بچے وہ باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الصَّلاَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ ، قَالَ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. (عبدالرزاق ۱۹۰۱۸۔ بیہقی ۲۲۸)

(۳۱۷۰۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیوی، والدین اور شوہر کے وارث ہونے کے مسئلے میں جمہور علماء کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا کہ ماں کے لئے پورے مال کا ایک تہائی ہے۔

(۳۱۷۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ سَهْمًا ، فَيُعْطُونَ الْمَرْأَةَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأُمِّ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأَبِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۰۶) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا چیز اس بات سے روکتی ہے کہ اس مسئلے کو ۱۲ کے عدد سے نکالیں، اور عورت کو تین حصے، ماں کو چار حصے، اور باپ کو پانچ حصے دے دیں۔

(۳۱۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا كَانَ اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى أَبٍ.

(۳۱۷۰۷) مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو باپ پر ترجیح دوں۔

(۳۱۷۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، وَأَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الرُّبْعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۷۰۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور ان کی اتباع میں ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو ہم اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی مال باپ کو دینے کا حکم کیا۔

(۳۱۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ :لِلْمَرْأَةِ سَهْمٌ وَهُوَ الرُّبُعُ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۰۹) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوی اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ کا ایک تہائی دیا جائے گا،

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ چار حصّوں میں سے ہوگا، ایک حصّہ بیوی کے لئے، یعنی ایک چوتھائی، اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، یہ بھی ایک حصّہ ہوگا، اور باپ کے لئے دو حصّے ہوں گے۔

(٤) فِي زوجٍ وأبوينِ، مِن كم هِي ؟

یہ باب ہے شوہر اور والدین کے بارے میں، کہ ان کا حصّہ کس طرح نکالا جائے گا

(۳۱۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ السُّدُسُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَفِي كِتَابِ اللهِ تَجِدُ هَذَا ؟ قَالَ :أَكْرَهُ أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا علَى أَبٍ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۷۱۰) عکرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس شوہر اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے، اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور وہ کل مال کا چھٹا حصّہ ہوگا، حضرت ابن عباس نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس بات کو کتاب اللہ میں پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ماں کو باپ پر ترجیح دوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ماں کو پورے مال کا ایک تہائی دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَفْرِضُهَا كَمَا فَرَضَهَا زَيْدٌ.

(۳۱۷۱۱) زائدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اس مسئلے کا وہی جواب دیا کرتے تھے جو حضرت زید رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِي ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۱۲) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ شوہر اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :قَالَ :لِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۷۱۳) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ''بیوی اور والدین' اور ''شوہر اور والدین'' کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ماں کے لئے ''باقی بچنے والے مال کا ایک تہائی ہے۔''

(۳۱۷۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ :أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلِ إِلَى زَيْدٍ يَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :تَجِدُ لَهَا فِي كِتَابِ اللهِ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :هَذَا رَأْيِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذِهِ سِتَّةُ أَسْهُمٍ :لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۱۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید کے پاس شوہر اور والدین کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آدمی بھیجا، تو انہوں نے فرمایا: کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ میں آپ ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی پاتے ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ چھ حصے ہوتے ہیں، شوہر کے تین حصے، ماں کا ایک حصہ، اور باپ کے دو حصے۔

(٥) فِي رجلٍ مات وترك ابنته وأخته

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی

(۳۱۷۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قضَى مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلابْنَةِ النِّصْفُ.

(۳۱۷۱۵) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال ہوگا اور نصف مال بیٹی کے لئے۔

(۳۱۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۱۶) ایک دوسری سند سے بھی حضرت اسود سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يُعْطِي الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا حَتَّى حَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۷) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹی کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہ دیے جانے کے قائل تھے۔ یہاں تک کہ میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں یہ حکم ارشاد فرمایا کہ نصف مال بیٹی کے لئے ہوگا اور نصف بہن کے لئے ، اس پر انہوں نے فرمایا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد بن کر جاؤ اور اس کو اس بات کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : حَدَّثْت ابْنَ الزُّبَيْرِ بِقَوْلِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۸) اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا فرمان بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد ہو اس کو اس کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ نِصْفَيْنِ.

(۳۱۷۱۹) ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال کو آدھا آدھا تقسیم فرمایا۔

(۳۱۷۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، قَالَ : النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۷۲۰) ابوحصین سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے بیٹی اور بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان کو آدھا آدھا ملے گا۔

(۳۱۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ هَمَّ أَنْ يَمْنَعَ الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ الْمِيرَاثَ فَحَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِهِ فِينَا : وَرَّثَ ابْنَةً وَأُخْتًا.

(۳۱۷۲۱) اسود فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کو میراث سے محروم رکھیں، جب میں نے ان کو یہ حدیث سنائی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان اس بارے میں فیصلہ فرمایا ہے تو انہوں نے بہن اور بیٹی کو وارث قرار دیا۔

(۳۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَمُعَاذٌ يَقُولُونَ فِي ابْنَةٍ

وَأُخْتٍ :النِّصْفُ وَالنِّصْفُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۱۷۲۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی، ابن مسعود اور معاذ رضی اللہ عنہم بیٹی اور بہن کے حصوں کے بارے میں فرماتے تھے کہ آدھا آدھا ہے، اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی رائے ہے سوائے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۱۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ فِي الْمِيرَاثِ ، وَقَدْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَمَرَهُ أَنْ لاَ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا ، فَإِنِّي لأُصْلِحُ بَيْنَهُمَا عِنْدَهُ إِذَا جَاءَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ ، فَقَالَ : إِنِّي شَهِدْت مُعَاذًا بِالْيَمَنِ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ ، وَإِنِّي أَتَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَأَعْلَمْته ذَلِكَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَك فَأُعْلِمَك ذَلِكَ لِتَقْضِيَ بِهِ وَتَكْتُبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَسْوَدُ ، إِنَّك عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ فَأْتِهِ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَلْيَقْضِ بِهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلابْنَةِ سَهْمٌ وَلِلأُخْتِ سَهْمٌ.

(۳۱۷۲۳) مسیّب بن رافع فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ بیٹی اور بہن کے درمیان صلح کروا دوں، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا تھا کہ بہن کو بیٹی کی موجودگی میں وارث نہ بنائیں، میں ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کو ہی تھا کہ اسود بن یزید تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں دیکھا کہ انہوں نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال تقسیم فرمایا تھا، میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ کے پاس آ کر آپ کو بھی بتا دوں تا کہ آپ اس کے مطابق فیصلہ فرما دیں اور یہ بات خط میں لکھ کر ان کی طرف بھیج دیں، اور انہوں نے کہا اے اسود! آپ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں ان کے پاس جائیں اور ان کو یہ بات بتائیں تا کہ وہ اس کے مطابق فیصلہ کریں۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا جن میں سے ایک حصہ بیٹی کا ہوگا اور ایک بہن کا۔

(٦) فِي ابنةٍ ، وأختٍ ، وابنةِ ابنٍ

یہ باب ہے بیٹی، بہن اور پوتی کے حصے کے بیان میں

(۳۱۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ؟ فَقَالاَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ لِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَلْهُ ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعنَا ، قَالَ :فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالاَ ، فَقَالَ :لَقَدْ ضَلَلْت إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(۳۱۷۲۴) ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوموسیٰ اور حضرت سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصّے کے بارے میں سوال کیا، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی بہن کے لئے ہے، اور آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں وہ ہماری تائید کریں گے، راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا اور جو مسئلہ ان دو حضرات نے بیان فرمایا تھا بتایا، آپ نے فرمایا: اگر میں ان کی تائید کروں تو میں گمراہ ہوں گا اور اس بارے میں درست رائے رکھنے والا نہ ہوں گا، لیکن میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، کہ بیٹی کے لئے نصف مال، پوتی کے لئے چھٹا حصّہ دو تہائی حصّے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔

(۳۱۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ : أَعْطَى الْبِنْتِ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ الابْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَالأُخْتَ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ : لِلابْنَةِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلابْنَةِ الابْنِ سَهْمٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۲۵) ھزیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں ایک فیصلہ فرمایا، جس میں بیٹی کو نصف مال، پوتی کو چھٹا حصّہ، دو تہائی حصّے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کو عطا فرمایا۔

ابوبکر فرماتے ہیں یہ مسئلہ ۶ کے عدد سے حل ہوگا، بیٹی کے لئے تین حصّے، پوتی کے لئے ایک حصّہ اور بہن کے لئے دو حصّے۔

(۷) رجلٌ مات وترك أختيهِ لأبيهِ وأمّهِ ، وإخوةً وأخواتٍ لأبٍ ، أو ترك ابنته ، وبناتِ ابنه ، وابن ابنه

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت اپنی دو حقیقی بہنیں، اور علاتی بہن بھائی چھوڑے یا ایک بیٹی، بہت سی پوتیاں اور ایک پوتا چھوڑے

(۳۱۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَأَنَّ عَائِشَةَ شَرَّكَتْ بَيْنَهُمْ ، فَجَعَلَتْ مَا بَقِيَ بَعْدَ الثُّلُثَيْنِ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۷۲۶) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہنوں اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دینے کے قائل تھے اور باقی مال مردوں کو دینے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کو، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں اور عورتوں کو وراثت میں شریک کرنے کی قائل تھیں، اور دو تہائی مال کے علاوہ مال میں بھی ایک مرد کو دو عورتوں کے حصّے کے برابر دینے کی قائل تھیں۔

(۳۱۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُ قَالَ فِيهَا : هَذَا مِنْ قَضَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ : يَرِثُ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۱۷۲۷) حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اہل جاہلیت کے فیصلوں میں سے ہے کہ مرد وارث ہوں اور عورتیں وارث نہ ہوں۔

(۳۱۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي أَخَوَاتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ ، وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لأَبٍ ، يَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، فَخَرَجَ خَرْجَةً إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَجَاءَ وَهُوَ يَرَى أَنْ يُشَرِّكَ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ : مَا رَدَّكَ عَنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ؟ أَلَقِيتَ أَحَدًا هُوَ أَثْبَتُ فِي نَفْسِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدْته مِنَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ.

(۳۱۷۲۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور علاتی بہنوں کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے رکھتے تھے، کہ دوتہائی کے علاوہ بچنے والے مال کو مردوں میں تقسیم کرنے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کے درمیان، چنانچہ ایسا ہوا کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو ان کی رائے یہ ہو چکی تھی کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان باقی مال بھی تقسیم ہونا چاہیے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے سے کس نے پھیرا؟ کیا تمہارے خیال میں ان سے بھی زیادہ باوثوق شخصیت کوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! لیکن میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو پختہ علم والے حضرات میں سے پایا اس لئے میں نے ان کی اتباع کی۔

(۳۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَدِمَ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ : مَا كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِثَبْتٍ ؟ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ : كَلاَّ ، وَلَكِنْ رَأَيْت زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشَرِّكُونَ.

(۳۱۷۲۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق مدینہ منورہ سے آئے تو ان سے علقمہ نے فرمایا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ باوثوق آدمی نہیں تھے؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں! لیکن میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کو مال میں شریک کرتے ہیں

(۳۱۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَلإِخْوَتِهِ لأَبِيهِ وَأَخَوَاتِهِ مَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ مِنْ إِخْوَتِهِ دُونَ إِنَاثِهِمْ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذِهِ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ : لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَانِ ، وَيَبْقَى الثُّلُثُ فَهُوَ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، أَوْ بَيْنَ بَنَاتِ ابْنِهِ ، وَبَنِي ابْنِهِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

(۳۱۷۳۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی حصّہ ہے اور علاّتی بھائیوں اور بہنوں کے لئے باقی مال ہے اس طرح کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصّے کے برابر مال ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مرنے والے کی دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی اور باقی میت کے بہن بھائیوں میں سے صرف مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دونوں آراء کے مطابق تین کے عدد سے حل ہوگا، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور جو ایک تہائی باقی بچے گا وہ بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم ہوگا یا میت کی پوتیوں اور بیٹے کے درمیان تقسیم ہوگا کہ ایک مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّے کے برابر ہوگا۔

(۸) فِي رجلٍ ترك ابنتيهِ، وابنة ابنِهِ، وابن ابنٍ أسفل مِنها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی دو بیٹیاں، ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا

(۳۱۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَابْنَةَ ابْنٍ ، وَابْنَ ابْنٍ أَسْفَلَ مِنْهَا : فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا فَضَلَ لاِبْنِ ابْنِهِ ، يُرَدُّ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْبَنَاتِ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ وَلاَ يُرَدُّ عَلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَلاِبْنِ ابْنِهِ مَا بَقِيَ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتِهِ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْمَلَ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ تِسْعَةٍ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فَيَصِيرُ لِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَانِ : وَتَبْقَى ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ : فَلاِبْنِ الابْنِ سَهْمَانِ ، وَلأُخْتِهِ سَهْمٌ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ : لِلْبِنْتَيْنِ الثُّلُثَانِ سَهْمَانِ ، وَلاِبْنِ الابْنِ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ.

(۳۱۷۳۱) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا کہ اس کی بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی پڑپوتے کے لئے ہے، اس طرح کہ اس سے اوپر اور اس کے ساتھ کی بہنوں کی طرف بھی مال لوٹایا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے میں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصّوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، اور اس سے نیچے کے کسی شخص کی طرف مال نہیں لوٹایا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آدمی کی دو بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال اور اس کے پوتے کے لئے باقی مال ہے، باقی مال اس کی بہن پر نہیں لوٹایا جائے گا اور نہ اس پوتے سے اوپر کی کسی عورت پر کچھ لوٹایا جائے گا اس وجہ سے کہ ان بہنوں نے دو تہائی پورا وصول کر لیا ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نو کے عدد سے نکلے گا، دو تہائی مال بیٹی کے لئے ہوگا، اور تین حصّے باقی بچے، ان میں سے دو حصّے پوتے کے لئے اور ایک حصّہ بہن کے لئے ہوگا، اور حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق تین کے عدد سے نکلے گا، دو تہائی بیٹیوں کے لئے اور باقی مال جو ایک تہائی حصہ ہے پوتے کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي ابنةٍ، وابنةِ ابنٍ، وبنِي ابنٍ، وبنِي أختٍ لأبٍ وأمٍّ، وأخٍ وأخواتٍ لأبٍ

بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کا بیان

(۳۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَبَنِي ابْنٍ، وَبَنِي أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأُخْتٍ وَإِخْوَةٍ لأَبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِي هَذِهِ النِّصْفَ، ثُمَّ يَنْظُرُ، فَإِنْ كَانَ إِذَا قَاسَمَتِ الذُّكُورَ أَصَابَهَا أَكْثَرُ مِنَ السُّدُسِ، لَمْ يُزِدْهَا عَلَى السُّدُسِ، وَإِنْ أَصَابَهَا أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ قَاسَمَ بِهَا، لَمْ يُلْزِمْهَا الضَّرَرُ، وَكَانَ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِهَذِهِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ أَصْلُهَا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۳۲) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بہن بھائیوں کے بارے میں اس طرح تقسیم فرمایا کرتے تھے کہ بیٹی کو نصف مال دیتے، پھر دیکھتے، اگر اتنا مال بچتا کہ مردوں کو دیں تو اس کو چھٹے حصے سے زائد ملتا ہے تو اس کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے اور اگر چھٹے حصے سے کم ملتا تو اس کو دے دیتے تھے اور اس پر نقصان لازم نہیں کرتے تھے، اور دوسرے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس عورت کے لئے نصف مال ہے اور باقی مال اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک آدمی کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کی اصل چھ کے عدد سے نکلے گی۔

(۱۰) فِي بنِي عمٍّ، أحدهم أخٌ لامٍّ

ان چچازاد بھائیوں کا بیان جن مین سے ایک ماں شریک بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَقُولاَنِ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ: يُعْطِيَانِهِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَنِي عَمِّهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ.

(۳۱۷۳۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو فرمایا کرتے تھے کہ اس کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اور باقی اس کے اور دوسرے چچازاد بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس چچازاد کو پورا مال دلواتے تھے۔

(٣١٧٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعْطَاهُ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا ، لَوْ كُنْتُ أَنَا لأَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ، وَكَانَ شَرِيكَهُمْ.

(۳۱۷۳۴) حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان چچازاد بھائیوں کا مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ماں شریک کو پورا مال دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، وہ بلاشبہ فقیہ تھے، اگر میں ہوتا تو اس کو چھٹا حصہ دیتا، اور پھر وہ مال میں دوسرے چچازاد بھائیوں کا شریک ہوتا۔

(٣١٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ بِقَضَاءِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۷۳۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(٣١٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ بَنِي عَمِّهَا ، أَحَدُهُمْ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، قَالَ : فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ : أَنَّ لأَخِيهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَهُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ الْمَالَ لَهُ دُونَ بَنِي عَمِّهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهِيَ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ : مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَهِيَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ : مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ جَمِيعُ الْمَالِ.

(۳۱۷۳۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس عورت نے مرتے وقت چچازاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی ہو، اس کے بارے میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا، اور پھر وہ مال میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوگا، اور اس کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ مال اسی کو ہی ملے گا نہ کہ اس میت کے دوسرے چچازاد بھائیوں کو۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر، حضرت علی، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکلے گا، اور حضرت عبداللہ اور شریح رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ایک حصّے سے نکلے گا، اور وہ پورا مال ہوگا۔

(١١) فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ زَوْجٌ

یہ باب ہے ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک شوہر ہو

(٣١٧٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَوْسٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا

زَوْجٌ، وَالآخَرُ أَخٌ لأُمٍّ ، فَقَالَ لِشُرَيْحٍ :قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :رَأْيٌ ؟ قَالَ : كَذَلِكَ رَأَيْت ، فَأَعْطَى عَلِيٌّ الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأَخ السُّدُسَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۷۳۷) حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچازاد بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک شوہر تھا اور دوسرا ماں شریک بھائی تھا، آپ نے حضرت شریح سے فرمایا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت شریح نے فرمایا کہ شوہر کے لئے نصف ہے اور باقی بھائی کے لئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری رائے تو یہی ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوہر کو نصف مال دے دیا اور بھائی کو چھٹا حصّہ دے دیا، اور باقی مال دونوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

(۳۱۷۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ ثَلاَثَةَ بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، وَالآخَرُ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ بَيْنَهُمْ سَوَاءٌ ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأَخِ لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَيَبْقَى سَهْمَانِ ، فَهُمَا بَيْنَهُمَا ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ لِلأُمِّ.

(۳۱۷۳۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ عورت جس نے تین چچازاد بھائیوں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا شوہر تھا اور دوسرا اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف مال شوہر کے لئے اور چھٹا حصّہ ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا، اور باقی ان کے درمیان برابر کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نصف مال شوہر کے لئے ہے اور باقی مال ماں شریک بھائی کے لئے ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے مطابق چھ کے عدد سے نکلے گا جن میں سے تین حصّے (یعنی آدھا مال) شوہر کے لئے، اور ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصّہ ہوگا، اور دو حصّے باقی بچیں گے جو ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوں گے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ مسئلہ دو حصّوں سے نکلے گا جن میں سے نصف شوہر کے لئے اور باقی ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا۔

(۱۲) فِي أخوينِ لأمٍّ أحدهما ابن عمٍّ

دو ماں شریک بھائیوں کا بیان جن میں سے ایک چچازاد بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أَخَوَيْهَا لأُمِّهَا ، أَحَدُهُمَا ابْنُ عَمِّهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ:الثُّلُثُ بَيْنَهُمَا، وَمَا بَقِيَ فَلاِبْنِ عَمِّهَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:الْمَالُ بَيْنَهُمَا.

قَالَ أَبُو بَکْرٍ :فَهَذِهِ فِی قَوْلِ عَلِیٍّ وَزَیْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِی قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَیْنِ.

(۳۱۷۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس نے اپنے دو ماں شریک بھائی چھوڑے ہوں جن میں سے ایک اس کا چچا زاد بھائی ہو اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک تہائی مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور باقی عورت کے چچازاد بھائی کے لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مال ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم ہوگا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے اقوال کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا۔

(۱۳) فِی ابنةٍ، وابنی عمٍّ أحدهما أخٌ لامٍّ

ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کا بیان جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

(۳۱۷۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ أبْنَةٍ وَابْنَیْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لأُمٍّ ؟ فَقَالَ :لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ فَلاِبْنِ الْعَمِّ الَّذِی لَیْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ ، وَلاَ یَرِثُ أَخٌ لأُمٍّ مَعَ وَلَدٍ ، قَالَ :فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :أَخْطَأَ سَعِیدٌ ، لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ.

قَالَ :أَبُو بَکْرٍ :فَهَذِهِ فِی قَوْلِ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ مِنْ سَهْمَیْنِ :لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلاِبْنِ الْعَمِّ الَّذِی لَیْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ النِّصْفُ ، وَفِی قَوْلِ عَطَاءٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ :سَهْمَانِ لِلاِبْنَةِ ، وَسَهْمَانِ بَیْنَهُمَا.

(۳۱۷۴۰) اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی اس چچازاد بھائی کے لئے ہے جو ماں شریک بھائی نہیں، اور ماں شریک بھائی اولاد کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتا، راوی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عطاء سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید سے غلطی ہوئی، بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا،

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف، اور اس چچازاد بھائی کے لئے جو ماں شریک بھائی نہیں ہے نصف مال ہوگا، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کے قول کے مطابق چار حصوں سے نکلے گا۔ دو حصے بیٹی کے لئے ہوں گے اور دو حصے ان کے درمیان تقسیم ہوں گے۔

(۱۴) فِی امرأةٍ ترکت أعمامها، أحدهم أخوها لأُمِّهَا

اس عورت کا بیان جس نے اپنے چچا چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا

(۳۱۷۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَیْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ :فِی امْرَأَةٍ تَرَکَتْ أَعْمَامَهَا أَحَدُهُمْ أَخُوهَا

لِأُمِّهَا ، فَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :أَنَّ لأَخِيهَا لأُمِّهَا السُّدُسَ ، ثُمَّ هُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لَهُ ، وَهَذَا نَسَب يَكُونُ فِي الشِّرْكِ ، ثُمَّ يُسلِمُ أَهْلُهُ بَعْدُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُم ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّهُ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۷۴۱) فضیل حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس نے اپنے چچاؤں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصہ ہے، پھر وہ بعد میں ان چچاؤں کے ساتھ مال میں شریک ہو جائے گا، اور اس مسئلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تمام مال اسی کا ہے، اور یہ مسئلہ اس نسب کا ہے جو حالت شرک میں ہو پھر اس کے گھر والے بعد میں مسلمان ہو جائیں۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ سے نکلے گا اور حضرت عبد اللہ کے قول میں ایک حصے سے نکلے گا کیونکہ وہ سارا مال اسی کا ہے۔

(١٥) فِي امرأةٍ تركت إخوتها لأُمِّهَا رِجالًا ونِساءً وهم بنو عمِّها فِي العصبةِ

اس عورت کے بارے میں جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہنیں چھوڑ کر مرے، اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں

(٣١٧٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ إخْوَتَهَا لأُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً، وَهُمْ بَنُو عَمِّهَا فِي الْعَصَبَةِ ، قَالَ :يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ :الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيهِ سَوَاءٌ ، وَالثُّلُثَانِ الْبَاقِيَانِ لِذُكُورِهِمْ خَالِصًا دُونَ النِّسَاءِ فِي قَضَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ.

وَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۴۲) حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں روایت ہے جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہن چھوڑ کر مرے اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں فرمایا کہ وہ ایک تہائی مال آپس میں تقسیم کرلیں گے جس میں مردوں اور عورتوں کا حصہ برابر ہوگا اور باقی دو تہائی ان میں سے صرف مردوں کے لئے ہوگا نہ کہ عورتوں کے لئے یہ تمام صحابہ کرام کا فیصلہ ہے۔

اور یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا۔

(١٦) فِي ابنتينِ وبنِي ابنٍ رِجالٍ ونِساءٍ

یہ باب ہے دو بیٹیوں اور پوتوں، پوتیوں کے بیان میں

(٣١٧٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَبَنِي ابْنِهِ رِجَالاً وَنِسَاءً :

فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَزِيدُ الأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يُشَرِّكُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، فَمَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۷۴۳) حضرت فضیل حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو اپنی دو بیٹیاں اور پوتے، پوتیاں چھوڑ کر مرے کہ اس کی دونوں بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہنوں اور بیٹیوں کا حصہ دو تہائی سے زیادہ نہیں لگایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپس میں شریک بنایا کرتے تھے اور باقی مال اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصّے کے برابر حصہ لگایا جائے گا۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول میں تین حصّوں سے نکلے گا۔

(۱۷) فِي زوجٍ وأمٍّ وإخوةٍ وأخواتٍ لأبٍ وأمٍّ ، وأخواتٍ وإخوةٍ لأمٍّ ، مَن شرك بينهم

شوہر اور ماں اور بھائیوں اور حقیقی بہنوں اور ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے بیان میں، اور ان حضرات کا بیان جنہوں نے ان کو شراکت دار قرار دیا

(۳۱۷٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبًا يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :شَهِدْت عُمَرَ أَشْرَكَ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي الثُّلُثِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : قَدْ قَضَيْت فِي هَذِه عَامَ الأَوَّلِ بِغَيْرِ هَذَا ، قَالَ :وَكَيْفَ قَضَيْت ؟ قَالَ :جَعَلْته لِلإِخْوَةِ لِلأُمِّ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شَيْئًا ، فَقَالَ :ذَلِكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا ، وَهَذَا عَلَى مَا نَقْضِي. (عبدالرزاق ۱۹۰۰۵)

(۳۱۷۴۴) حکم بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ایک تہائی مال میں برابر شریک کیا، ان سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے اس جیسے ایک مسئلے میں گذشتہ سال کچھ اور فیصلہ دیا تھا، آپ نے پوچھا کہ میں نے کیا فیصلہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے مال ماں شریک بھائیوں کو دے دیا تھا اور حقیقی بھائیوں کو کچھ نہیں دیا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ فیصلہ بھی اسی طرح درست تھا جس طرح ہم نے کیا تھا، اور یہ فیصلہ بھی اسی طرح درست ہے جس طرح ہم کر رہے ہیں۔

(۳۱۷٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّ عُمَرَ وَزَيْدًا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانُوا يُشَرِّكُونَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخَوَاتٍ لأُمٍّ ، يُشَرِّكُونَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ لِلأُمِّ فِي سَهْمِ ، وَكَانُوا يَقُولُونَ :لَمْ يَزِدْهُمَ الأَبُ إلاَّ قُرْبًا ، وَيَجْعَلُونَ ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءً.

(۳۱۷۴۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، زید اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم شوہر، ماں، حقیقی بھائیوں اور ماں شریک بہنوں کو مال میں

برابر شریک کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ان کو باپ نے صرف قرابت داری کا ہی فائدہ پہنچایا ہے، اور وہ مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا : فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُمِّهَا السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لإِخْوَتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ بَنِي الأُمِّ فِي الثُّلُثِ الَّذِي وَرِثُوا ، غَيْرَ أَنَّهُمْ شَرَّكُوا ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ.

(۳۱۷۴۶) حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس نے موت کے وقت اپنے شوہر، ماں، حقیقی بھائی اور ماں شریک بھائی چھوڑے کہ اس کے شوہر کے تین حصے یعنی کل مال کا نصف ہوگا اور اس کی ماں کے لئے ایک حصہ یعنی کل مال کا چھٹا حصہ ہوگا، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے دو حصے یعنی ایک تہائی مال ہوگا، اور آپ نے اس عورت کے باپ اور ماں کو میراث کا کوئی حصہ نہیں دلایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے جبکہ حضرت عمر اور عبداللہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا اس ایک تہائی مال میں جس کے وہ وارث ہوئے، سوائے اس بات کے کہ ان حضرات نے ان میں سے مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دلایا۔

(۳۱۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ :أَنَّ عُثْمَانَ شَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۷۴۷) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان ورثاء کو برابر کا شریک بنایا تھا۔

(۳۱۷۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَمَسْرُوقٍ :أَنَّهُمَا شَرَّكَا الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ.

(۳۱۷۴۸) ابن المنتشر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اور مسروق نے بھی حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا۔

(۳۱۷۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، بِمِثْلِهِ ، قَالَ :مَا زَادَهُمَ الأَبُ إِلاَّ قُرْبًا.

(۳۱۷۴۹) عمرو بن شعیب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی اس مسئلے میں ایسا ہی فیصلہ کیا، اور فرمایا کہ باپ نے صرف ان میں قرابت کا ہی اضافہ کیا ہے۔

(۳۱۷۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : لأُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلِزَوْجِهَا الشَّطْرُ ، وَالثُّلُثُ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.

(۳۱۷۵۰) ابن طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ اس میت کی ماں کو چھٹا حصہ اور اس کے شوہر کو نصف مال

دیا جائے گا۔ اور ایک تہائی ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ :مَاتَتِ ابْنَةٌ لِلْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخوتَهَا لأُمِّهَا وَإِخْوتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأُمَّ السُّدُسَ ، وَأَشْرَكَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَقَالَ لِلزَّوْجِ :أَمْسِكْ عَنْ أَتْرَابِكَ ، أَيَلْحَقُ بِهِمْ سَهْمٌ آخَرُ ، حَتَّى يُنْظر حُبْلَى هِيَ أَمْ لاَ ؟.

(۳۱۷۵۱) عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن کی ایک بیٹی فوت ہوگئی اور اس نے شوہر، ماں، ماں شریک بھائی اور حقیقی بھائی چھوڑے، انہوں نے معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ تک پہنچایا تو انہوں نے شوہر کو نصف مال اور ماں کو چھٹا حصہ دیا، اور ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کو برابر کا شریک بنایا، اور شوہر سے فرمایا کہ اپنے ہم عمروں سے رکے رہو کہ آیا ان کو ایک اور حصہ ملتا ہے؟ یہاں تک کہ یہ بات معلوم ہوجائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں؟

(۳۱۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ وَعُمَرُ يُشَرِّكَانِ ، قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ اور عمر رضی اللہ عنہما ان کو برابر کا شریک رکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چھ حصّوں سے نکلے گا شوہر کے لیے تین حصے یعنی آدھا مال اور ماں کے لئے چھٹا حصہ اور ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال جو کہ دو حصے ہیں۔

(۱۸) مَنْ كَانَ لاَ يُشَرِّكَ بين الإِخوةِ والأخواتِ لأمٍّ و أبٍ مع الإِخوةِ لِلأمِّ فِي ثلثِهِم ، ويقول هُوَ لَهُم

ان حضرات کا بیان جو حقیقی بھائیوں اور بہنوں کو شریک نہیں بناتے ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ان کے ایک تہائی مال میں، اور فرماتے ہیں کہ وہ مال انہی کے لئے ہے

(۳۱۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۳) عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں رکھا کرتے تھے۔

(۳۱۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۴) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۷۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۵) حضرت ابراہیم نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی ہے۔

(۳۱۷٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ ، وَيَقُولُ : تَنَاهَت السِّهَامُ.

(۳۱۷۵٦) حضرت ھزیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان بھائیوں کو شریک نہیں رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حصے ختم ہو گئے۔

(۳۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۷۵۷) حضرت ابومجلز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۸) حضرت شعبی بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ عَلِيًّا وَأَبَا مُوسَى وَأُبَيًّا كَانُوا لاَ يُشَرِّكُونَ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ اخْتَلَفُوا عَنْهُ فِي الشَّرِكَةِ ، إلاَّ عَلِيٌّ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ان سے اختلاف کیا ہے شریک کرنے کے بارے میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ وہ شریک نہیں بناتے تھے۔

(۱۹) فِي الخالةِ والعمّةِ، مَنْ كَانَ يورّثهما

خالہ اور پھوپھی کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو ان کو وارث قرار دیتے ہیں

(۳۱۷٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّهُ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ عَمَّةٍ وَخَالَةٍ.

(۳۱۷٦۰) حضرت زر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مال پھوپھی اور خالہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(۳۱۷٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ : إنِّي لأَعْلَمُ مَا صَنَعَ عُمَرُ ، جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷٦۱) زیاد فرماتے ہیں کہ بے شک میں جانتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کیا عمل فرمایا، انہوں نے پھوپھی کو

باپ کے قائم مقام قرار دیا اور خالہ کو ماں کے برابر قرار دیا۔

(٣١٧٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھوپھی کے لئے دو تہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ بِقَوْلِ عُمَرَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۳) حضرت سلیمان عبسی ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی اور خالہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ارشاد فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۴) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی کو باپ کے قائم مقام ٹھہراتے تھے اور خالہ کو ماں کے قائم مقام۔

(٣١٧٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُوَرِّثَانِ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ إذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا.

قَالَ إبْرَاهِيمُ :كَانُوا يَجْعَلُونَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۵) اعمش حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کو وارث ٹھہراتے تھے جب ان کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرات پھوپھی کو باپ کے قائم مقام اور خالہ کو ماں کے قائم مقام رکھتے تھے۔

(٣١٧٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پھوپھی کے لئے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(٣١٧٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ :كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۷۶۷) حضرت منصور اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ صحابہ کرام ان کی رشتہ داریوں کے مطابق ان کو وارث ٹھہرایا کرتے تھے۔

(٣١٧٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ ، فَوَرَّثَ الْعَمَّةَ

الثُّلُثَيْنِ ، وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ اور پھوپھی کو وارث بنایا اور پھوپھی کو دو تہائی مال دلایا اور خالہ کو ایک تہائی مال۔

(۳۱۷۶۹) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کے لئے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ :مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا :تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ سَارَ ، ثُمَّ قَالَ :رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ قَالَ :لَمْ أَجِدْ لَهُمَا شَيْئًا. (ابوداؤد ۱۶۱۳۔ سعید بن منصور ۱۶۳)

(۳۱۷۷۰) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری کے جنازے میں بلایا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کون کون سے رشتہ دار چھوڑے لوگوں نے کہا کہ اس نے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے جو مرا اور مرتے ہوئے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑ گیا پھر تھوڑا چلے اور پھر فرمایا کہ یہ آدمی ہے جس نے مرتے ہوئے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر فرمایا کہ میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں پاتا۔

(۳۱۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ، وَلَا تَرِثُ.

(۳۱۷۷۱) محمد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کا عجیب حال ہے کہ دوسرے رشتہ دار تو اس کے وارث بنتے ہیں مگر وہ کسی کی وارث نہیں بنتی۔

(۳۱۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ :حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ لاَ مِيرَاثَ لَهُمَا.

(۳۱۷۷۲) شریک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں سوال کیا گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر تھوڑا چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ ان کا وراثت میں کوئی حق نہیں۔

(۳۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْمِيرَاثَ لِلْمَوَالِي دُونَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ.

(۳۱۷۷۳) اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آقاؤں کے لئے میراث کے تو قائل تھے لیکن پھوپھی اور خالہ کے لیے میراث کے قائل نہیں تھے۔

(۲۰) رجلٌ مات ولم يترك إلاّ خالًا

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت صرف ایک ماموں چھوڑا

(۳۱۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاش بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ : أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلاَّ خَالٌ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لاَ مَوْلَى لَهُ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ترمذی ۲۱۰۳۔ ابن ماجہ ۲۷۳۷)

(۳۱۷۷۴) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو تیر مارا جس سے وہ آدمی مر گیا جبکہ اس کا ایک ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہیں تھا تو اس کے بارے میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس آدمی کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی نہ ہو اور ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۳۱۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: وَرَّثَ عُمَرُ الْخَالَ الْمَالَ كُلَّهُ، قَالَ: كَانَ خَالاً وَمَوْلًى.

(۳۱۷۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو تمام مال کا وارث قرار دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ماموں ماموں بھی تھا اور ولی بھی تھا۔

(۳۱۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ خَالاً وَمَوْلًى مِنْ مَوْلاَهُ.

(۳۱۷۷۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو اس آدمی کا ماموں اور مولا قرار دیا جس کا وہ ولی ہو۔

(۳۱۷۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ابوداؤد ۲۸۹۱۔ ابن حبان ۶۰۳۵)

(۳۱۷۷۷) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۲۱) رجلٌ مات وترك خاله وابنة أخِيهِ، أو ابنة أُخْتِهِ

اس آدمی کا بیان جو مرتے ہوئے اپنا ماموں اور ایک بھتیجی یا بھانجی چھوڑ جائے

(۳۱۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ مَسْرُوقٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إلاَّ خَالُهُ وَابْنَةُ أَخِيه ؟ قَالَ :لِلْخَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ ، وَلاِبْنَةِ الأَخِ نَصِيبُ أَبِيهَا.

(۳۱۷۷۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس کا سوائے ماموں اور بھتیجی کے کوئی وارث نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا ماموں کے لیے اس کی بہن جتنا مال اور بھتیجی کے لیے اس کے باپ جتنا۔

(۳۱۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ :هَلَكَ ابْنُ دَحْدَاحَةَ وَكَانَ ذَا رَأْيٍ فِيهِمْ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ ، فَقَالَ :هَلْ كَانَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبٌ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۷۹) حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن دحداحہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے جو کہ صحابہ کرام میں صاحب رائے آدمی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا ان کی تمہارے ساتھ کوئی قرابت داری تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

(۳۱۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لأَوْلَى رَجُلٍ. (بخاری ۶۷۳۲۔ مسلم ۱۲۳۳)

(۳۱۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وراثتیں ان کے حق داروں کو پہنچا دو اور جو مال بچ جائے، وہ قریب ترین رشتہ دار کے لیے ہے۔

(۳۱۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ :كَانَ ثَابِتُ ابْنُ الدَّحْدَاحِ رَجُلاً أَتِيًّا - يَعْنِي :طَارِئًا - وَكَانَ فِي بَنِي أُنَيفٍ ، أَوْ فِي بَنِي الْعَجْلاَنِ ، فَمَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إلاَّ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۸۱) حضرت واسع ابن حبان فرماتے ہیں کہ ثابت ابن دحداح رضی اللہ عنہ ایک اجنبی آدمی تھے وہ بنو اُنیف یا بنو عجلان کے علاقے

میں رہتے تھے چنانچہ وہ فوت ہو گئے اور اپنے بھانجے کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا اور ان کا نام لبابہ بن عبد المنذر تھا پس نبی کریم ﷺ نے ان کی میراث انہی کو دے دی۔

(۲۲) فِي ابنةٍ ومولاه

بیٹی اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے بیان میں

(۳۱۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : تَدْرِي مَا ابْنَةُ حَمْزَةَ مِنِّي هِيَ أُخْتِي لأُمِّي ، أَعْتَقَتْ رَجُلاً فَمَاتَ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَبَيْنَهَا ، قَالَ : عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (سعید بن منصور ۱۷۳)

(۳۱۷۸۲) حضرت عبید بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مجھ سے کیا رشتہ ہے؟ وہ میری ماں شریک بہن ہے، انہوں نے ایک آدمی آزاد کیا چنانچہ وہ مر گیا اس کی وراثت انکے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم ہوگئی۔ اور یہ کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔

(۳۱۷۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ - قَالَ مُحَمَّدٌ : وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لأُمِّهِ - قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًى لِي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ ، فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۳) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ کی بیٹی (جو حضرت عبد اللہ بن شداد کی ماں شریک بہن تھیں) نے فرمایا کہ میرا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرمایا آدھا مال مجھے اور آدھا اسے عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ وَابْنَتَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۴) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آدھا مال اور ان کے غلام کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوَالِيَهُ الَّذِينَ أَعْتَقُوهُ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَمَوَالِيَهُ النِّصْفَ. (ابو داؤد ۳۶۳۔ بیہقی ۲۴۱)

(۳۱۷۸۵) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے ایک بیٹی اور کچھ آقا چھوڑے جنہوں نے اس

کو آزاد کر دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی بیٹی کو اور اس کے آقاؤں کو آدھا آدھا مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسٍ الْكِنْدِيَّةِ ، قَالَتْ :قَاضَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ فِي أَبِي :مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرِي وَمَوْلاَهُ ، فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَمَوْلاَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۶) حضرت شموس کندیہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ لیا۔ جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے اور سوائے میرے اور اپنے آقا کے کسی کو نہیں چھوڑا تو انہوں نے آدھا مال مجھے عطا فرمایا اور آدھا مال ان کے آقا کو۔

(۳۱۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۸۷) ایک دوسری سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ منقول ہے۔

(۳۱۷۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ قَضَى فِي ابْنَةٍ وَمَوْلًى ، أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَالْمَوْلَى النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۸) ابو الکنود روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک آقا کے وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ فرمایا کہ آدھا مال بیٹی کو اور آدھا مال آقا کو دے دیا جائے۔

(۳۱۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ مَوْلًى لاِبْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ ، وَابْنَتَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اس نے اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنے پیچھے چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے آدھا مال حضرت حمزہ کی بیٹی کو اور آدھا مال میت کی بیٹی کو دے دیا۔

(۳۱۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :خَاصَمْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي مَوْلًى لَنَا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَمَوَالِيَهُ ، فَأَعْطَى شُرَيْحٌ ابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ ، وَأَعْطَى مَوْلاَهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۹۰) ابو حصین سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس مسئلے میں فیصلہ طلب کیا کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی دو بیٹیاں اور چند آقاؤں کو چھوڑ گیا، حضرت شریح نے اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی مال عطا فرمایا اور اس کے مولا کو ایک تہائی مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ ابْنَةِ حَمْزَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا النِّصْفَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا أَطْعَمَهَا إِيَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۷۹۱) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حدیث ذکر کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو نصف مال عطا فرمایا آپ نے فرمایا کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے بطور عطیے کے مال عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ :أَنَّ مَوْلًى لابْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْمَوْلَى النِّصْفُ. (طحاوی ۴۰۱۔ بیهقی ۲۴۱)

(۳۱۷۹۲) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا اور اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چھوڑ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھا مال اس کی بیٹی کو اور آدھا مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو عطا فرمایا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا آدھا مال بیٹی کے لئے اور آدھا مال آقا کے لئے۔

(۲۳) فِي المملوكِ وأهلِ الكِتابِ مَنْ قَالَ لاَ يحجبون ولا يرثون

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان اور ان حضرات کا بیان کہ جن کے نزدیک یہ لوگ نہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں

(۳۱۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ :لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلاموں اور اہل کتاب کے بارے میں فیصلہ کرتے تھے کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ کسی مسلمان کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۴) حضرت ابراہیم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرماتے ہیں۔

(۳۱۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ يَحْجُبُ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۷۹۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی خود وارث نہیں بن سکتا وہ کسی کو وراثت سے روک بھی نہیں سکتا۔

(۳۱۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَمْلُوكُونَ لاَ يَرِثُونَ ، وَلاَ يَحْجُبُونَ.

(۳۱۷۹۶) ابو صادق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہی کسی کو وراثت سے روکتے ہیں۔

(۳۱۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أُخْتَهَا وَأُمَّهَا مَمْلُوكَةٌ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ :هَلْ يُحِيطُ السُّدُسُ بِرَقَبَتِهَا ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَقَالَ :دَعْنَا مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳۱۷۹۷) ابو صادق سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی بہن فوت ہوگئی اس حال میں کہ اس کی ماں غلام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا اس کے مال کا چھٹا حصہ اس کی ماں کو آزاد کرانے کے لئے کافی ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آج کا دن اس میں غور کرنے کی مہلت دو۔

(۳۱۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَعْطَى مِيرَاثَ رَجُلٍ - أَخُوهُ مَمْلُوكٌ - بَنِي أَخِيهِ الأَحْرَارَ.

(۳۱۷۹۸) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ایک آدمی کی میراث (جس کا بھائی غلام تھا) اس کے آزاد بھتیجوں کو بھی دلا دی تھی۔

(۳۱۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَرِثُهُ بَنُو أَخِيهِ الأَحْرَارُ.

(۳۱۷۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے وارث اس کے آزاد بھتیجے ہوں گے۔

(۳۱۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ :فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ مَمْلُوكَةً ، وَجَدَّتَهُ حُرَّةً ، قَالَ :الْمَالُ لِلْجَدَّةِ.

(۳۱۸۰۰) ھشام روایت کرتے ہیں ان کے والد نے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے مرتے ہوئے اپنی ماں کو غلامی کی حالت میں اور اپنی دادی کو آزادی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس آدمی کا مال دادی کے لئے ہوگا۔

(۳۱۸۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَزَيْدٍ :فِي الْمَمْلُوكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ ، قَالاَ :لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۸۰۱) حضرت ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے غلاموں اور مشرکین کے بارے میں فرمایا کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ خود کسی کے وارث ہوتے ہیں۔

(٢٤) مَنْ كَانَ يحجب بهم ولا يورّثهم

ان حضرات کا بیان جو ان لوگوں کو وراثت سے مانع تو قرار دیتے ہیں لیکن ان کو کسی کا وارث نہیں بناتے

(۳۱۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ. وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ كَانَ يَحْجُبُ بِالْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ.

(۳۱۸۰۲) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غلاموں کو اور اہل کتاب کو وراثت سے روکنے والا تو قرار دیتے تھے لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣١٨.٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ أَبَاهُ ، أَوْ أَخَاهُ ، أَوِ ابْنَهُ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا فَإِنَّهُ يُشْتَرَى فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ.

(۳۱۸۰۳) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جب آدمی مرجائے اور اپنا باپ یا بھائی یا بیٹا غلامی کی حالت میں چھوڑے اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اس کو خرید لیا جائے پھر اس کو آزاد کردیا جائے اور پھر وارث بنا دیا جائے۔

(٣١٨.٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَبَاهُ مَمْلُوكًا ، قَالَ : يُشْتَرَى مِنْ مَالِهِ فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ.

(۳۱۸۰۴) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے اپنے باپ کو غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس کو اس کے مال سے خرید لیا جائے پھر آزاد کردیا جائے اور پھر وارث بنا دیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل تھے۔

(٣١٨.٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۸۰۵) حضرت ابراہیم نے ایک دوسری سند سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

(٢٥) مَنْ كَانَ يورِّث ذوي الأرحام دون الموالي

ان حضرات کا بیان جو ذوی الأرحام کو وارث قرار دیتے ہیں، اور موالی کو وارث قرار نہیں دیتے

(٣١٨.٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُعْطِيَانِ الْمِيرَاثَ ذَوِي الأَرْحَامِ، قَالَ فُضَيْلٌ : فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : فَعَلِيٌّ؟ قَالَ : كَانَ أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ : أَنْ يُعْطِيَ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(۳۱۸۰۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام کو میراث دلایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ذوی الأرحام کو میراث دلانے میں پہلے سے دونوں حضرات سے زیادہ سخت تھے۔

(٣١٨.٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۸۰۷) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے یہی بات منقول ہے۔

(٣١٨.٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَظُنُّهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ - قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ - وَكَانَ قَاضِيًا - فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ أُخْتِي مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا ، فَكَيْفَ تَرَى فِي مَالِهِ ؟ قَالَ : انْطَلِقْ فَاقْبِضْهُ.

(۳۱۸۰۸) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ قاضی تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا آپ اس کے مال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اس کا مال لے لو۔

(۳۱۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَيَّانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ : أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ابْنَةٍ وَامْرَأَةٍ وَمَوَالِي ، فَأَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَالْمَرْأَةَ الثُّمُنَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ ، وَلَمْ يُعْطِ الْمَوَالِي شَيْئًا.

(۳۱۸۰۹) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیٹی اور بیوی اور آقاؤں کی وراثت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے بیٹی کو آدھا مال دیا اور بیوی کو مال کا آٹھواں حصہ، اور باقی ماندہ مال واپس بیٹی کو لوٹا دیا اور آقاؤں کو کوئی چیز نہیں دی۔

(۳۱۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ أَنْكَرَ حَدِيثَ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۸۱۰) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حدیث کو منکر قرار دیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور عطیہ کے مال دیا ہے۔

(۳۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أَوْصَى مَوْلًى لِعَلْقَمَةَ لأَهْلِ عَلْقَمَةَ بِالثُّلُثِ ، وَأَعْطَى ابْنَ أَخِيهِ لأُمِّهِ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ کے ایک آزاد کردہ غلام نے حضرت علقمہ کے گھر والوں کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی اور اس نے اپنے ماں شریک بھائی کے بیٹے کو دو تہائی مال دیا۔

(۳۱۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَمَوَالِيَهُ ، فَأَعْطَى الْجَدَّةَ الْمَالَ دُونَ الْمَوَالِي.

(۳۱۸۱۲) حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس آدمی کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جس نے اپنی دادی اور اپنے آقا چھوڑے، آپ نے اس کا مال دادی کو دے دیا، اور آقاؤں کو کچھ نہیں دیا۔

(۳۱۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُ امْرَأَةٌ عِنْدَ الصَّيَاقِلَةِ ، قَالَتْ : إِنَّ مَوْلاَتَكَ قَدْ مَاتَتْ فَخُذْ مِيرَاثَهَا ، قَالَ : هُوَ لَك ، فَقَالَتْ : بَارَكَ اللَّهُ لَك فِيهِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِي لَمْ أَدَعْهُ لَك ، وَإِنَّهُ لَمُحْتَاجٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى تَوْرٍ يُصِيبهُ مِنْ مِيرَاثِهَا ، مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذِهِ مِنْهَا : قَالَ : ابْنَةُ أُخْتِهَا لأُمِّهَا.

(۳۱۸۱۳) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کے پاس صیاقلہ کے بازار کے قریب ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ آپ کی آزاد کردہ باندی فوت ہو گئی ہے آپ اس کی میراث لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ

تیرے لیے ہے۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے برکت عطا فرمائے (میں نہیں لینا چاہتی) آپ نے فرمایا کہ اگر اس مال میں میرا حق ہوتا تو میں تمہیں نہ دیتا۔ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پانچ درہم کی ایک طشت کے بھی محتاج تھے جوان کو اس کی وراثت میں سے ملتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ یہ عورت اس کی کیا لگتی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کی بیٹی ہے۔

(٣٦) فِي الرَّدِّ، واختِلافِهِم فِيهِ

ردّ کا بیان، اور اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کا بیان

(٣١٨١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الإِخْوَةَ لِلأُمِّ الثُّلُثَ ، وَأَعْطَى الأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ.

(۳۱۸۱۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے ماں شریک بھائیوں کو ایک تہائی مال عطا فرمایا اور باقی مال ماں کو دے دیا اور فرمایا کہ ماں اس آدمی کا عصبہ ہے جس کا کوئی عصبہ نہ ہو۔

(٣١٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الأُمَّ السُّدُسَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(۳۱۸۱۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے مال کا چھٹا حصّہ ماں کو دے دیا اور ایک تہائی مال بھائیوں کو دے دیا اور باقی مال ماں کو دے دیا۔ اور فرمایا ماں اس آدمی کی عصبہ ہے جس کا کوئی آدمی عصبہ نہ ہو، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے اور نہ صلبی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی پر مال لوٹایا کرتے تھے۔

(٣١٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(٣١٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۱۷) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور

بیوی کے۔

(۳۱۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(۳۱۸۱۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام میں سے ان لوگوں پر بھی مال لوٹایا کرتے تھے جو وراثت میں حصے کے حق دار ہوتے ہیں۔

(۳۱۸۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ قَضَاءٌ قَضَى بِهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ أَعْطَى ابْنَةً أَوْ أُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : هَذَا قَضَاءُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت شعبی کے سامنے ایک فیصلے کا ذکر کیا گیا جو حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے کیا تھا کہ انہوں نے بیٹی یا بہن کو پورا مال دے دیا، حضرت شعبی نے فرمایا کہ یہی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

(۳۱۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى الابْنَةِ وَالأُخْتِ وَالأُمِّ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَصَبَةٌ ، وَكَانَ زَيْدٌ لاَ يُعْطِيهِمْ إِلاَّ نَصِيبَهُمْ.

(۳۱۸۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، بہن اور ماں پر مال لوٹا دیا کرتے تھے۔ جبکہ وہ عصبہ بھی نہ ہو، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کو صرف ان کو ان کا حصہ ہی دیتے تھے۔

(۳۱۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ : عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أَخَوَاتٍ لأَبٍ مَعَ أَخَوَاتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى بَنَاتِ ابْنٍ مَعَ بَنَاتِ صُلْبٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ لِعَلْقَمَةَ يُرَدُّ عَلَى الأُخْوَةِ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدَّةِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَى جَمِيعِهِمْ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ چھ آدمیوں پر مال دوبارہ نہیں لوٹایا کرتے تھے: شوہر پر، بیوی پر، دادی پر، حقیقی بہنوں کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں پر، حقیقی بیٹوں کے ہوتے ہوئے پوتیوں پر اور ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر، ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ کیا دادی کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں پر مال لوٹایا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اگر آپ چاہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب پر مال لوٹایا کرتے تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(۳۱۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ : لاَ يَرُدُّ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(۳۱۸۲۲) حضرت ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب نقل فرماتے ہیں۔

(٣١٨٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :اُسْتُشْهِدَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ، قَالَ :فَأَعْطَى أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأَعْطَى النِّصْفَ الثَّانِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۸۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ شہید ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا اور باقی آدھا مال اللہ کے راستے میں خرچ فرمادیا۔

(٣١٨٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَى الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ شَيْئًا ، قَالَ :وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي كُلَّ ذِي فَرْضٍ فَرِيضَتَهُ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۸۲۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی بھی شوہر اور بیوی پر کچھ مال بھی دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہر حقدار کو اس کا حصّہ دیتے اور باقی مال بیت المال میں جمع کروادیتے۔

(٣١٨٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى إخْوَةٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ.

(۳۱۸۲۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کی موجودگی میں باپ شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اسی طرح بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی کو، ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو اور شوہر اور بیوی کو۔

(٣١٨٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، قَالاَ :لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ إلاَّ أَنْ يَكُونَ غَيْرُهَا.

(۳۱۸۲۶) مغیرہ اور اعمش روایت فرماتے ہیں کہ کوئی بھی دادی پر مال دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، دوسرے رشتہ دار ہوں تو ان پر لوٹا دیتا تھا۔

(٢٧) فِي ابنةِ أخٍ وعمّةٍ ، لِمن المال

بھتیجی اور پھوپھی کے بیان میں، کہ ان میں سے کس کو مال دیا جائے گا

(٣١٨٢٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَمَّةِ :أَهِيَ أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ ، أَو ابْنَةُ الأَخِ ؟ قَالَ :فَقَالَ لِي :وَأَنْتَ لاَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ، قَالَ :قُلْتُ :ابْنَةُ الأَخِ أَحَقُّ مِنَ الْعَمَّةِ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : وَشَهِدَ عَامِرٌ عَلَى مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ :أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ وراثت کی زیادہ حق دار ہے یا بھتیجی؟ فرماتے ہیں کہ اس پر وہ فرمانے لگے: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بھتیجی پھوپھی سے زیادہ حق دار ہے، ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عامر نے حضرت مسروق کے بارے میں گواہی دی کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے

درجے میں اتارو۔

(۳۱۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَنْزِلُوا ذَوِي الأَرْحَامِ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۸) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ذوی الارحام کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۳۱۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ، قَالَ: الْمَالُ لابْنَةِ الأَخِ.

(۳۱۸۲۹) شیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ مال بھتیجی کے لئے ہے۔

(۳۱۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْمَالُ لِلْعَمَّةِ.

(۳۱۸۳۰) شیبانی حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ مال پھوپھی کو دیا جائے گا۔

(۳۱۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۸۳۱) مغیرہ اور منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فقہاء رشتہ داروں کو ان کی رشتہ داریوں کے مطابق وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ؟ قَالَ: ابْنَةُ الأَخِ، قَالَ: أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۳۲) شیبانی لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے کون وراثت کا زیادہ حق دار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بھتیجی، اور فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۲۸) مَنْ قَالَ لايضرب بِسهمٍ من لاَ يرث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا حصہ نہیں لگایا جائے گا جو وارث نہیں بنتا

(۳۱۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: قَالَ عَلِيٌّ: لاَ يُضْرَبُ بِسَهْمِ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۸۳۳) مغیرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جو وارث نہیں اس کا حصہ بھی نہیں لگایا جائے گا۔

(۳۱۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالَ: ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۸۳۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار اس آدمی سے زیادہ حق دار ہے جس کا کوئی متعین حصہ نہیں ہے۔

(۳۱۸۳٥) قَالَ وَكِيعٌ: وَقَالَ غَيْرُ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُخْتَيْنِ

لِأَبٍ وَأُمٍّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۸۳۵) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے دو باپ شریک بہنیں اور دو حقیقی بہنیں چھوڑیں، کہ یہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار زیادہ حق دار ہے اس سے جو حصہ دار نہیں ہے۔

(۲۹) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ ماتت وتركت زوجها وإخوةً لأمٍّ مسلِمين وابنًا نصرانِيًّا

اس مسلمان عورت کا بیان جو مرتے ہوئے شوہر اور ماں شریک مسلمان بھائیوں اور ایک نصرانی بیٹے کو چھوڑ جائے

(۳۱۸۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا مُسْلِمًا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا مُسْلِمِينَ وَلَهَا ابْنٌ نَصْرَانِيٌّ ، أَوْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ كَافِرٌ ، فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذِي الْعَصَبَةِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَلاَ يَرِثُ يَهُودِيٌّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٌّ مُسْلِمًا ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ لَهَا وَلَدًا كَافِرًا ، وَهُمْ يَحْجِبُونَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، وَلاَ يَرِثُونَ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۸۳۶) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسلمان عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان شوہر اور مسلمان ماں شریک بھائیوں کو چھوڑ جائے ، اور اس کا ایک نصرانی یا یہودی یا کافر بیٹا ہو کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں ، اور باقی مال حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق عصبہ کے لئے ہے ، اور یہودی یا نصرانی آدمی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا ، اور اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ شوہر کے لئے ایک چوتھائی مال ہے اس وجہ سے کہ اس کا ایک کافر بیٹا ہے ، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں کافر رشتہ دار دوسروں کے حصے کم کر سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں ہوتے ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے میں نہ دوسروں کا حصہ کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصوں سے۔

(۳۰) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ تركت أمّها مسلِمةً ولها إخوةٌ نصارى أو يهودٌ أو كفّارٌ

اس مسلمان عورت کا بیان جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے اور اسکے نصرانی ، یہودی یا کافر بھائی ہوں

(۳۱۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا مُسْلِمَةً

وَلَهَا إِخْوَةٌ نَصَارَى أَوْ يَهُودٌ ، أَوْ كُفَّارٌ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ :أَنَّ لَهَا مَعَهُمَ السُّدُسَ ، وَجَعَلَهُمْ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ ، وَقَضَى فِيهَا سَائِرُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُمْ لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهِيَ فِيمَا قَضَى سَائِرُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ عَبْدِ اللهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِى الْعُصَبَةِ ، وَهِيَ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِى الْعُصَبَةِ بِالرَّحِمِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، إِنْ كَانَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :فَلِلأُمِّ السُّدُسُ وَيَبْقَى خَمْسَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَلِلأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ ، وَأَرْبَعَةٌ لِسَائِرِ الْعَصَبَةِ.

(۳۱۸۳۷) فضیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس مسلمان عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے ،اوراس کے نصرانی، یہودی یا کافر بھائی ہوں، کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے لئے ان لوگوں کے ہوتے ہوئے چھٹا حصّہ ہے، اور آپ نے ان کو دوسروں کا حصّہ روکنے والا قرار دیا اور خود ان کو وارث نہیں بنایا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی صحابہ نے اس مسئلہ کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ نہ دوسروں کے حصّے کو کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے کے مطابق چار حصّوں سے نکلے گا اور یہ عصبہ کا ہوگا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق پانچ حصّوں سے نکلے گا اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے عصبہ بن جانے والے رشتہ داروں کے لئے ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکلے گا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہوگا اور باقی پانچ حصّے بچیں گے، اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے میں ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصّے ہیں اور بقیہ چار حصّے عصبہ کے لئے۔

(۳۱) فِي امرأةٍ تركت زوجها وإخوتها لأمّها أحرارًا ولها ابنٌ مملوكٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر اور آزاد ماں شریک بھائی چھوڑ جائے جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی زندہ ہو

(۳۱۸۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا أَحْرَارًا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوكٌ :فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَيَبْقَى السُّدُسُ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ ، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا الْمَمْلُوكُ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ.

وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ :أَنَّ لِزَوْجِهَا الرُّبُعَ سَهْم وَنِصْف ، وَأَنَّ ابْنَهَا يَحْجُبُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ إِذَا كَانَ

مَمْلُوكًا، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا شَيْئًا وَيَحْجُبُ الزَّوْجَ ، وَأَنَّ الثَّلاَثَةَ أَرْبَاعِ الْبَاقِيَةِ لِلْعَصَبَةِ.

وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِزَوْجِهَا النِّصْفَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَنَّ لإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثَ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ، وَلاَءٌ ، وَلاَ رَحِمٌ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۳۸) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنے شوہر اور اپنے آزاد ماں شریک بھائی کو چھوڑ کر مری جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی تھا، کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصّے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصّے ہیں، اور چھٹا حصّہ جو باقی بچا وہ عصبہ کے لئے ہے، اور اس کا غلام بیٹا کسی چیز کا وارث نہ ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق۔

اور اس مسئلے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے چوتھائی مال یعنی ڈیڑھ حصّہ ہے، اور اس کا بیٹا ماں شریک بھائیوں کے حصّے کے لئے مانع ہوگا جبکہ وہ غلام ہو، اور شوہر کے حصّے کو کم کردے گا، اور باقی تین چوتھائی مال عصبہ کے لئے ہے۔

اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصّے ہیں، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصّے ہیں، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا جبکہ کوئی مولیٰ یا ذوی الأرحام میں سے کوئی رشتہ دار نہ ہو۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصّوں سے نکلے گا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصّوں سے نکلے گا۔

(۳۲) فِي الفرائِضِ مَنْ قَالَ لاَ تعول ، ومن أعالها

ان حضرات کا ذکر جو میراث کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان میں ''عول'' نہیں ہوتا اور ان حضرات کا بیان جو ''عول'' ہونے کے قائل ہیں

(۳۱۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْفَرَائِضُ لاَ تَعُولُ.

(۳۱۸۳۹) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ میراث کے حصّوں میں ''عول'' نہیں ہوتا۔

(۳۱۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ : أَنَّهُمْ أَعَالُوا الْفَرِيضَةَ.

(۳۱۸۴۰) ابراہیم حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات میراث

میں ''عول'' کے قائل ہیں۔

(٣١٨٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لأُمٍّ ، وَزَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، قَالَ :مِنْ عَشَرَةٍ ، لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ.

وَقَالَ وَكِيعٌ :وَالنَّاسُ عَلَى هَذَا ، وَهَذِهِ قِسْمَةُ ابْنِ الْفَرُّوخِ.

(٣١٨٤١) محمد بن سیرین نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے دو حقیقی بہنوں، دو ماں شریک بہنوں، شوہر اور ماں کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ دس حصّوں سے نکلے گا، چار حصّے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے، دو حصّے دونوں ماں شریک بہنوں کے لئے، تین حصّے شوہر کے لئے، اور ایک حصّہ ماں کے لئے۔

وکیع فرماتے ہیں کہ لوگ یہی رائے رکھتے ہیں، اور یہی تقسیم ابن الفروخ رحمہ اللہ کی ہے۔

(٣٣) فِي ابنِ ابنٍ ، وأخٍ

پوتے اور بھائی کے حصّے کے بیان میں

(٣١٨٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَحْجُبُنِي بَنُو بَنِيَّ دُونَ إِخْوَتِي ، وَلاَ أَحْجُبُهُمْ دُونَ إِخْوَتِهِمْ.

(٣١٨٤٢) طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں فرمایا کہ میرے پوتے میرے حصّے کے لئے مانع ہیں نہ کہ میرے بھائی، میں ان کے بھائیوں کے لئے مانع بن سکتا ہوں لیکن ان کے لئے نہیں۔

(٣٤) فِي امرأةٍ تركت أختها لأمِّهَا وأمَّها

اس عورت کا بیان جس نے اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑا

(٣١٨٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأُمِّهَا وَأُمَّهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا ، فَلأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلأُمِّهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثَ ، وَيَجْعَلُ سَائِرَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ :أَنَّ لَهُمَا الْمَالَ عَلَى قَدْرِ مَا وَرِثَا ، فَجَعَلَ لِلأُخْتِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثَ وَلِلأُمِّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ.

(٣١٨٤٣) فضیل حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو عورت اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو اس کی ماں شریک بہن کے لئے چھٹا حصّہ ہے اور اس کی ماں کے لئے پانچ حصّے

ہیں، یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے، اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

اور اس مسئلے میں حضرت علی رضی اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ان دونوں کو مال ان کے وراثت میں حصّے کے مطابق ہے، اس طرح انہوں نے ماں شریک بہن کے لئے ایک تہائی مال اور ماں کے لئے دو تہائی مال کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ کے قول کے مطابق تین حصّوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ کی رائے میں چھ حصّوں سے نکلے گا۔

(۳۵) فِی امرأۃٍ ترکت أختہا لأبیہا ، وأختہا لأبیہا وأمّہا

اس عورت کا بیان جو ایک باپ شریک بہن اور ایک حقیقی بہن چھوڑ جائے

(۳۱۸٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَیْلٍ ، قَالَ : قَالَ إبْرَاهِیمُ فِی امْرَأَۃٍ تَرَکَتْ أُخْتَہَا لأَبِیہَا وَأُمِّہَا وَأُخْتَہَا مِنْ أَبِیہَا ، وَلاَ عَصَبَۃَ لَہَا غَیْرُہُمَا : فَلأُخْتِہَا لأَبِیہَا وَأُمِّہَا ثَلاَثَۃُ أَرْبَاعٍ ، وَلأُخْتِہَا مِنْ أَبِیہَا الرُّبُعُ فِی قَضَائِ عَلِیٍّ ، وَقَضَی عَبْدُ اللہِ : أَنَّ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ خَمْسَۃَ أَسْہُمٍ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ السُّدُسُ ، وَقَضَی فِیہَا زَیْدٌ : أَنَّ لِلأُخْتِ لِلأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَۃَ أَسْہُمٍ وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ السُّدُسَ ، وَمَا بَقِیَ لِبَیْتِ الْمَالِ إذَا لَمْ یَکُنْ وَلاَئٌ وَلاَ عَصَبَۃٌ.

قَالَ أَبُو بَکْرٍ : فَہَذِہِ فِی قَوْلِ عَلِیٍّ مِنْ ثَلاَثَۃِ أَسْہُمٍ ، وَفِی قَوْلِ عَبْدِ اللہِ وَزَیْدٍ مِنْ سِتَّۃِ أَسْہُمٍ.

(۳۱۸۴۴) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن چھوڑ جائے اور اس کا ان کے علاوہ کوئی عصبہ نہ ہو، کہ اس کی حقیقی بہن کیلئے تین چوتھائی مال ہے، اور یہ حضرت علی رضی اللہ کا فیصلہ ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ نے اس مسئلہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے پانچ حصّے اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے، اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصّے اور باپ شریک بہن کے لئے چھٹا حصّہ ہے اور باقی بیت المال کے لئے ہے جبکہ کوئی مولیٰ یا عصبہ نہ ہو۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ کے قول کے مطابق تین حصّوں سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ اور زید رضی اللہ کے قول میں چھ حصّوں سے نکلے گا۔

(۳٦) فِی امرأۃٍ ترکت ابنتہا وابنۃ ابنِہا وأمّہا ولا عصبۃ لہا

اس عورت کا بیان جو اپنی بیٹی، پوتی اور اپنی ماں چھوڑ کر مرے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو

(۳۱۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَیْلٍ ، قَالَ : قَالَ إبْرَاہِیمُ فِی امْرَأَۃٍ تَرَکَتِ ابْنَتَہَا وَابْنَۃَ ابْنِہَا وَأُمَّہَا ،

وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا :فَلاِبْنَتِهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ ، وَلاِبْنَةِ ابْنِهَا خُمُسٌ ، وَلأُمِّهَا خُمُسٌ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ :أَنَّهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا :فَلاِبْنَةِ الابْنِ مِنْ ذَلِكَ السُّدُسُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ رُبُعُ مَا بَقِيَ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلابْنَةِ ثَلاَثَةُ أَرْبَاعِ عِشْرِينَ :خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلاِبْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلاَءٌ وَلاَ عَصَبَةٌ.

(۳۱۸۴۵) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیٹی، پوتی اور ماں چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو کہ اس کی بیٹی کے لئے مال کے پانچ حصّوں میں سے تین حصّے اور اس کی پوتی کے لئے مال کا پانچواں حصّہ اور اس کی ماں کے لئے بھی پانچواں حصّہ ہے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ چوبیس حصّوں سے نکلے گا، پوتی کے لئے چھٹا حصّہ یعنی کل چار حصّے، ماں کے لئے باقی مال کا چوتھا حصّہ یعنی کل پانچ حصّے اور بیٹی کے لئے بیس حصّوں کا تین چوتھائی یعنی کل پندرہ حصّے ہوں گے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بیٹی کے لئے آدھا مال ہے، اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ، اور ماں کے لئے بھی چھٹا حصّہ ہے، اور باقی مال بیت المال کے لئے ہے جبکہ نہ کوئی ولی ہو اور نہ کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۷) فِيمن يرث مِن النِّساءِ، كم هنّ ؟

ان عورتوں کا بیان جو وارث بنتی ہیں، اور یہ کہ وہ کتنی ہیں؟

(۳۱۸٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَرِثُ مِنَ النِّسَاءِ سِتُّ نِسْوَةٍ : الابْنَةُ ، وَابْنَةُ الابْنِ ، وَالأُمُّ ، وَالْجَدَّةُ ، وَالأُخْتُ ، وَالْمَرْأَةُ ، وَيَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الرِّجَالِ سَبْعَةَ نَفَرٍ :تَرِثُ أَبَاهَا ، وَابْنَهَا ، وَابْنَ ابْنِهَا ، وَأَخَاهَا ، وَزَوْجَهَا ، وَجَدَّهَا ، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَصَبَةٌ غَيْرُهَا.

(۳۱۸۴۶) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ چھ عورتیں وارث بنتی ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور یہ سات آدمیوں کی وارث بنتی ہیں: باپ، بیٹا، پوتا، بھائی، شوہر، اور دادا، اور یہ اپنی بیٹی سے چھٹے حصّے کی وارث ہوتی ہے، مگر یہ کہ اس کا کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۱۸٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَرِثُ الرَّجُلُ سِتُّ نِسْوَةٍ: ابْنَتُهُ ، وَابْنَةُ ابْنِهِ ، وَأُمُّهُ ، وَجَدَّتُهُ ، وَأُخْتُه ، وَزَوْجَتُهُ ، وَتَرِثُ الْمَرْأَةُ سَبْعَةَ نَفَرٍ :ابْنَهَا ، وَابْنَ ابْنِهَا ، وَأَبَاهَا ، وَجَدَّهَا ، وَزَوْجَهَا ، وَأَخَاهَا ، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا ، وَلاَ يَرِثُ هُوَ مِنْهَا شَيْئًا فِي قَوْلِهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۸۴۷) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مرد کی وارث بننے والی عورتیں چھ ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور عورت سات آدمیوں کی وارث بنتی ہے: بیٹا، پوتا، باپ، دادا، شوہر اور بھائی، اور یہ اپنے پوتے سے چھٹے حصّے کی

وارث بنتی ہے، اور پوتا ان سے کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا تمام حضرات کے قول کے مطابق۔

(۳۱۸٤۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ ابْنِ ابْنَةٍ : أَرَأَیْت رَجُلاً تَرَکَ ابْنِ ابْنَته ، أَیَرِثُهُ ؟ قَالَ : لا .

(۳۱۸۴۸) نعمان بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوتے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اپنے بھانجے کو چھوڑ جائے؟ کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟ فرمایا! نہیں۔

(۳۸) فِی ابنِ الاِبنِ مَنْ قَالَ یردّ علی من تحته بِحالِهِ وعلی من أسفل مِنه

پوتے کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ لوٹاتا ہے اس پر جو اس سے اوپر ہے اس کے حال کے مطابق، اور ان پر جو اس سے نیچے ہوں

(۳۱۸٤۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : فِی قَوْلِ عَلِیٍّ وَزَیْدٍ : ابْنُ الابْنِ یُرَدُّ عَلَی مَنْ تَحْتَهُ وَمَنْ فَوْقَهُ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَیَیْنِ ، وَفِی قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : إذَا اسْتَکْمَلَ الثُّلُثَیْنِ فَلَیْسَ لِبَنَاتِ الابْنِ شَیْءٌ .

(۳۱۸۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں پوتا لوٹاتا ہے ان پر جو اس سے نیچے ہوں اور جو اس سے اوپر ہوں، اس قاعدے پر کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جب دو تہائی مال پورا ہو جائے گا تو پوتیوں کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(۳۹) فِی قَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِی بِنتٍ وبناتِ ابنٍ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان بیٹی اور پوتوں کے بارے میں

(۳۱۸٥۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ فِی قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ لِبَنِی الابْنِ وَبَنَاتِ الابْنِ : لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَیَیْنِ ، مَا لَمْ یَزِدْنَ بَنَاتُ الابْنِ عَلَی السُّدُسِ .

(۳۱۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور باقی مال پوتوں اور پوتیوں کو اس قاعدے کے مطابق دیا جائے گا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ دیا جائے گا، جب تک پوتیوں کا حصّہ چھٹے حصّے سے نہ بڑھے۔

(٤٠) من لاَ يرث الإخوة مِن الأمّ معه، من هو ؟

ان رشتہ داروں کا بیان جن کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی وارث نہیں ہوتے

(٣١٨٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ مَعَ وَلَدٍ ، وَلاَ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرٍ وَلاَ أُنْثَى ، وَلاَ مَعَ أَبٍ ، وَلاَ مَعَ جَدٍّ.

(۳۱۸۵۱) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ماں شریک بھائی، بیٹے ، بیٹی کے ہوتے ہوئے ،اور پوتے ، پوتی کے ہوتے ہوئے ،اور باپ، دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے ۔

(٤١) فِي ابنتينِ وأبوينِ وامرأةٍ

دو بیٹیوں، والدین اور بیوی کے مسئلے کا بیان

(٣١٨٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت رَجُلاً كَانَ أَحْسَبُ مِنْ عَلِيٍّ سُئِلَ عَنِ ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ ، فَقَالَ : صَارَ ثُمَنُهَا تُسُعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا : لِلابْنَتَيْنِ سِتَّةَ عَشَرَ ، وَلِلأَبَوَيْنِ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْمَرْأَةِ ثَلاَثَةٌ.

(۳۱۸۵۲) حضرت سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ میں نے کوئی آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ شرافت والا نہیں دیکھا، آپ سے دو بیٹیوں ، والدین اور بیوی کے مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بیوی کا آٹھواں حصہ نویں میں تبدیل ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ستائیس حصوں سے نکلے گا، دو بیٹیوں کے لئے سولہ حصے اور والدین کے لئے آٹھ حصے اور بیوی کے لئے تین حصے ۔

(٤٢) فِي الجدِّ من جعله أبًا

دادا کا بیان، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کو باپ کے درجے میں رکھتے ہیں

(٣١٨٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَرَى الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۳) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(٣١٨٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ كُرْدُوسِ بْنِ عَبَّاسٍ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۴) کردوس بن عباس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(۳۱۸۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّ الَّذِي قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاَتَّخَذْته خَلِيلاً جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. يَعْنِي :أَبَا بَكْرٍ.

(بخاری ۳۶۵۸۔ احمد ۴)

(۳۱۸۵۵) ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک وہ صاحب جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(۳۱۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. (احمد ۴۔ ابویعلی ۶۷۷۲)

(۳۱۸۵۶) ایک دوسری سند سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک نقل فرمایا ہے۔

(۳۱۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْجَدِّ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَيُّ أَبٍ لَكَ أَكْبَرُ ؟ فَلَمْ يَدْرِ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ ، فَقُلْتُ أَنَا : آدَم ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :يَا بَنِي آدَمَ.

(۳۱۸۵۷) عبدالرحمٰن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے ایک آدمی نے دادا کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا کون سا باپ بڑا ہے؟ اس آدمی کو اس کا جواب سمجھ نہیں آیا، میں نے عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹو!

(۳۱۸۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ :أَنَّهُمْ جَعَلُوا الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۸) حضرت طاؤس نے حضرت ابوبکر، ابن عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے دادا کا حکم باپ جیسا ہی قرار دیا ہے۔

(۳۱۸۵۹) حَدَّثَنا حفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ جَعَلَهُ أَبًا.

(۳۱۸۵۹) عطاء بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۸۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ :أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرِضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ ، قُلْتُ لَهُ :يَعْنِي :قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۸۶۰) قبیصہ بن ذؤیب سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کے لئے وہی حصّہ مقرر فرماتے تھے جو آج کل کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ مَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ دُونَهُ ،

وَابْنُ الابْنِ بِمَنْزِلِهِ الابْنِ مَا لَمْ يَكُنَ ابْنٌ دُونَهُ.

(۳۱۸۶۱) عطاء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ دادا باپ کے درجے میں ہے جب تک اس کے نیچے باپ موجود نہ ہو، اور پوتا بیٹے کی طرح ہے جبکہ بیٹا موجود نہ ہو۔

(۳۱۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي وَائِلٍ : إِنَّ أَبَا بُرْدَةَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا ؟ فَقَالَ : كَذَبَ ، لَوْ جَعَلَهُ أَبًا لَمَا خَالَفَهُ عُمَرُ.

(۳۱۸۶۲) اسماعیل بن سمیع کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابووائل سے پوچھا کہ حضرت ابوبردہ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ جیسا قرار دیا ہے؟ فرمانے لگے: اس نے جھوٹ کہا: اگر انہوں نے اس کو باپ جیسا قرار دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی مخالفت نہ کرتے۔

(٤٣) فِي الجدِّ ما له وما جاءَ فِيهِ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرِهِ

دادا کے حصے کا بیان اور دوسرے رشتہ داروں کے بارے میں ان احادیث کا بیان جو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں

(۳۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ ؟ قَالَ : لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ : لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ : إِنَّ السُّدُسَ الآخَرَ طُعْمَةٌ.

(ابو داؤد ۲۸۸۸۔ احمد ۴۲۸)

(۳۱۸۶۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا پوتا فوت ہوگیا ہے، مجھے اس کی میراث میں سے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، جب وہ مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تمہارے لئے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ مڑا تو آپ نے پھر اس کو بلوایا اور فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ بطور عطیہ کے ہے۔

(۳۱۸۶٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا أَوْ سُدُسًا. (ابن ماجه ۲۷۲۲۔ طبرانی ۵۳۶)

(۳۱۸۶۴) حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سنا جب آپ کے پاس میراث کا ایک مسئلہ لایا گیا جس میں دادا کا بھی ذکر تھا، آپ نے اس کو ایک تہائی مال یا مال کا چھٹا حصہ دلایا۔

(۳۱۸٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ يَعْلَم قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ؟ فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ :فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ لاَ أَدْرِي ، قَالَ :لاَ دَرَيْت ، فَمَا تُغْنِي إِذًا.

(۳۱۸۶۵) حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون جانتا ہے کہ دادا کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا، آپ نے پوچھا، کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مال کے چھٹے حصے کا، آپ نے پوچھا: کن رشتہ داروں کی موجودگی میں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، آپ نے فرمایا: تجھے کچھ معلوم نہ ہو، بھلا پھر اس بات کے معلوم ہونے کا کیا فائدہ ہے۔

(۳۱۸۶۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُوَرِّثُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِي :الْجَدَّ. (ابویعلی ۱۰۹۰)

(۳۱۸۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دادا کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے۔

(٤٤) إذا ترك إخوةً وجدًّا واختِلافهم فِيهِ

جب کوئی آدمی بھائیوں اور دادا کو چھوڑ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس بارے میں علماء کے اختلاف کا بیان

(۳۱۸٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُقَاسِمَانِ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ السُّدُسُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ :مَا أَرَى إِلاَّ أَنَّا قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَإِذَا جَائَك كِتَابِي هَذَا فَقَاسِمِ بِهِ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، فَأَخَذَ بِهِ عَبْدُ اللهِ.

(۳۱۸٦۸) عُبید بن نُضیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کے حصے کو تقسیم کرتے تھے، اور اس کو وہ مال دلاتے جو چھٹے حصے اور بھائیوں کے حصے میں شراکت میں سے اس کے لئے زیادہ بہتر ہوتا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ کو لکھا کہ میرا خیال ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس کر دیا ہے، پس جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ اس کو بھائیوں کے ساتھ تقسیم کا حصہ دار بنا دیجئے، اس طرح کہ ایک تہائی مال اور تقسیم میں ان کے ساتھ شرکت میں سے جو اس کے لئے زیادہ بہتر ہو وہ اس کو دلائیے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول فرمالیا۔

(۳۱۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاه الثُّلُثَ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ عَلْقَمَةُ أَتَيْتُ عَبِيدَةَ ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، فَرَجَعْت مِنْ عِنْدِهِ وَأَنَا خَاثِرٌ.

فَمَرَرْت بِعُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ فَقَالَ : مَا لِي أَرَاك خَاثِراً ؟ قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ لاَ أَكُونُ خَاثِرًا ، فَحَدَّثته ، فَقَالَ : صَدَقَاك كِلاَهُمَا ، قُلْتُ : لِلَّهِ أَبُوك وَكَيْفَ صَدَقَانِي كِلاَهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَأْيُ عَبْدِ اللهِ وَقِسْمَتُهُ أَنْ يُشَرِّكَهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، ثُمَّ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ فَوَجَدَهُ يُشَرِّكُهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ الثُّلُثَ ، فَتَرَكَ رَأْيَهُ وَتَابَعَ عُمَرَ.

(۳۱۸۶۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، لیکن جب بھائی تعداد میں زیادہ ہوتے تو آپ اس کو ایک تہائی مال دلاتے، ابراہیم راوی فرماتے ہیں کہ جب علقمہ کی وفات ہوئی تو میں حضرت عُبید ہ کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، اور جب بھائی زیادہ ہوتے تو اس کو مال کا حصّہ دلاتے، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں ان کے پاس سے اس حال میں لوٹا کہ میری طبیعت بوجھل تھی۔

پھر میں حضرت عُبید بن نُضیلہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت میں سستی کیسی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہ ہو جبکہ اس طرح واقعہ پیش آیا ہے، پھر میں نے ان سے پوری بات بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں نے تمہیں سچ بتلایا، میں نے کہا: آپ کی کیا بات ہے! دونوں نے کیسے سچ کہا؟ فرمانے لگے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کر دیا جائے، اور جب وہ بڑھ جائیں تو اس کو مال کا چھٹا حصّہ دلا دیا جائے، پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں دیکھا کہ وہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور جب بھائی زیادہ ہو جائیں تو دادا کو ایک تہائی مال دلاتے ہیں، تو آپ نے اپنی رائے چھوڑ دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کرنے لگے۔

(۳۱۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الإِخْوَةَ إِلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۰) عبداللہ بن سلِمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے تھے کل مال کے چھٹے حصّے تک۔

(۳۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ أُتِيَ فِي سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْجَدَّ السُّدُسَ.

(۳۱۸۷۱) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چھ بھائیوں اور ایک دادا کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے دادا کو مال کا چھٹا حصّہ دیا۔

(۳۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ

عَنْ سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنِ اجْعَلْهُ كَأَحَدِهِمْ ، وَامْحُ كِتَابِي.

(۳۱۸۷۲) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ چھ بھائیوں اور دادا کی موجودگی میں میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ دادا کو ان بھائیوں میں سے ایک کی طرح بنادیں اور میرا خط مٹادیں۔

(۳۱۸۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۳) ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ :أَنَّهُمَا كَانَا يُقَاسِمَانِ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے۔

(۳۱۸۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُقَاسِمُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور مال کا چھٹا حصہ دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :إِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَأَعْطِهِ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ.

(۳۱۸۷۶) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس ہی کردیا ہے اس لئے اس کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرو یا ایک تہائی مال دلاؤ۔

(۳۱۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يَقُولُ :يُقَاسَمُ الْجَدَّ مَعَ الْوَاحِدِ وَالاثْنَيْنِ ، فَإِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً كَانَ لَهُ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَهُ فَرَائِضُ نُظِرَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ أُعْطِيَهُ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ قَاسَمَ ، وَلاَ يُنْتَقَصُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۸۷۷) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دادا ایک دو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک ہوگا، اور جب بھائی تین ہوں تو اس کو پورے مال کا ایک تہائی حصہ دیا جائے گا، اور اگر اس کے کئی حصے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ اگر ایک تہائی مال اس کے لئے بہتر ہوگا تو اس کو دے دیا جائے گا اور اگر بھائیوں کے ساتھ شرکت بہتر ہوگی تو شریک کردیا جائے گا، اور اس کا حصہ مال کے چھٹے حصے سے کم نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۸۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يَجْعَلاَنِ لِلْجَدِّ الثُّلُثَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَفِي رَجُلٍ تَرَكَ أَرْبَعَةَ إِخْوَةٍ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدِّهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ

يَجْعَلُهَا أَسْهُمًا أَسْدَاسًا لِلْجَدِّ السُّدُسَ ، لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَقَالَ فِي خَمْسَةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : فَلِلْجَدِّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ ، وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کے لئے ایک تہائی مال مقرر فرمایا کرتے تھے اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال، اور اس مسئلے میں کہ جب آدمی اپنے حقیقی بھائیوں اور دو حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ کر مرے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مال کو چھ حصّوں پر تقسیم کر دیا کرتے تھے، اور دادا کو چھٹا حصّہ دلایا کرتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھائیوں کی موجودگی میں دادا کا حصّہ چھٹے حصّے سے کم نہیں کیا کرتے تھے، اور باقی مال اس ضابطے پر تقسیم ہوتا کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جاتا، اور حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیا کرتے تھے، اور بھائیوں کو دو تہائی مال، اس ضابطے پر کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جائے، اور حضرت ابراہیم نے پانچ بھائیوں اور ایک دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصّے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال اور بھائیوں کو دو تہائی مال دلایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَزِيدُ الْجَدَّ عَلَى السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَأَعْطَاهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۸۷۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصّے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ دادا کو بھائیوں کی موجودگی میں ایک تہائی مال دیتے تھے، تو حضرت نے اس کو ایک تہائی مال دلانا شروع فرمادیا

(۳۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ جَدٍّ وَرِّثَ فِي الإِسْلاَمِ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَك. يَعْنِي : بَنِي بَنِيهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلإِخْوَةِ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ : لِلْجَدِّ السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۰) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا دادا جو وارث بنایا گیا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے ارادہ کیا کہ تمام مال لے لیں، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! پوتے آپ کے لئے رکاوٹ ہیں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصّوں سے نکلے گا، ایک تہائی مال دادا کے لئے ہوگا اور باقی مال بھائیوں کے لئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصّوں سے نکلے گا، دادا کے لئے چھٹا حصّہ اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصے۔

(٤٥) فِي رجلٍ ترك أخاه لأبيهِ وأمِّهِ، أَوْ أختَه، وجدّه

اس آدمی کا بیان جو حقیقی بھائی یا بہن اور دادا کو چھوڑ کر مرے

(۳۱۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :فِي أُخْتٍ وَجَدٍّ :النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۸۸۱) ابراہیم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہن اور دادا کے مسئلے میں دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

(۳۱۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ : فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ وَلأَخِيهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَإِخْوَيه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ :فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ إِذَا كَانَتْ أُخْتٌ ، أَوْ أَخٌ وَجَدٌّ ، فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ ، وَلِلأُخْتِ - أَو الأَخِ - النِّصْفُ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخَوَيْنِ الثُّلُثَانِ.

(۳۱۸۸۲) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھائی کو چھوڑ جائے، کہ دادا اور بھائی دونوں حضرت علی، عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم کے اقوال کے مطابق آدھے آدھے مال کے مستحق ہوں گے، اور اس آدمی کے بارے میں جو دادا اور دو حقیقی بھائی چھوڑ جائے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہوگا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصّوں سے نکلے گا اس صورت میں جبکہ ورثاء میں بہن یا بھائی اور دادا ہوں، تو دادا کے لئے آدھا مال ہے، اور بہن یا بھائی کے لئے بھی آدھا مال ہے، اور اگر وارث (ایک کی بجائے) دو بھائی ہوں تو دادا کے لئے ایک تہائی مال اور دونوں بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہے۔

(٤٦) إذا ترك ابن أخِيهِ وجدّه

جب مرنے والا اپنا بھتیجا اور دادا چھوڑے

(۳۱۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَابْنَ أَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ فَلِلْجَدِّ الْمَالُ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۸۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھتیجے کو چھوڑ کر مرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں مال دادا کو ملے گا

یہ مسئلہ ایک حصے سے ہی نکلے گا، یعنی تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۷) فِي رجلٍ ترك جدّه، وأخاه لأبيهِ وأمّهِ، وأخاه لأبيهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور اپنے ایک حقیقی اور ایک باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مرے

(۳۱۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ: فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الْجَدَّ الثُّلُثَ، وَالأَخَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَيْنِ، قَاسَمَ بِالأَخِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأَخِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ، وَلاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۱۸۸۴) حضرت ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے دادا اور حقیقی بھائی اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مر جائے کہ دادا کے لئے آدھا مال ہوگا اور آدھا مال حقیقی بھائی کے لئے ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیتے تھے، اور حقیقی بھائی کو دو تہائی مال دیتے تھے، آپ نے تقسیم میں تو باپ شریک بھائی کو حقیقی بھائی کے ساتھ شریک کیا، لیکن باپ شریک بھائی کو وارث نہیں بنایا۔

(۳۱۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إِلَى الثُّلُثِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يُقَاسِمُ بالأُخْوَةِ لِلأَبِ الأُخْوَةُ لِلأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ وَأُخْتٌ لأَبٍ وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ.

وَكَانَ عَلِيٌّ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إِلَى السُّدُسِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ غَيْرَهُ، فَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأَخٌ وَأُخْتٌ لأَبٍ، وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَقَاسَمَ بِالأَخِ وَالأُخْتِ الْجَدَّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک کیا کرتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرتے تھے، اور دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور دادا کے ساتھ حقیقی بھائیوں کی تقسیم میں شرکت کی صورت میں باپ شریک بھائی کو تقسیم کا حصہ نہیں بناتے تھے، اور جب حقیقی بہن اور باپ شریک بہن اور دادا جمع

ہو جاتے تو حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو بھی آدھا مال دلاتے تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں چھٹے حصے تک شریک بناتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دلاتے، اور دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کو مال کے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے، الاّ یہ کہ دادا کے علاوہ کوئی اور وارث موجود نہ ہو، پس جب حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا جمع ہو جائیں تو حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بھائی اور بہن کو دادا کے ساتھ تقسیم میں شریک بناتے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(٤٨) فِي رجلٍ ترك جدّه وأخاه لأمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٨٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ أَنْ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ ، وَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ قَدْ وَرَّثَ الأُخْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ : إِنِّي لَسْتُ بِسَبَئِيٍّ وَلاَ حَرُورِي ، فَاقْتَفِرِ الأَثَرَ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُخْطِءَ فِي الطَّرِيقِ مَا دُمْت عَلَى الأَثَرِ.

(۳۱۸۸۶) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے یہ ارادہ کیا کہ ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث بنا دے، اور اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کے ساتھ ماں شریک بہن کو وارث بنایا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں سبائی ہوں نہ خارجی، اس لئے تم حدیث کی پیروی کرو، کیونکہ جب تک تم حدیث کی پیروی کرتے رہو گے سیدھے راستے سے نہیں بھٹکو گے۔

(٣١٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا وَرَّثَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَةً مِنْ أُمٍّ مَعَ جَدٍّ.

(۳۱۸۸۷) شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی نے دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو وارث نہیں بنایا۔

(٣١٨٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَام ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ لاَ يُوَرِّثُ أَخًا لأُمٍّ ، وَلاَ أُخْتًا لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(۳۱۸۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣١٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ لاَ يُوَرِّثَانِ

الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ شَيْئًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لِلْجَدِّ.

(۳۱۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک ہی حصے سے نکلے گا، کیونکہ تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۹) فِي زوجٍ وأُمٍّ وأُختٍ وجَدٍّ، فهٰذِهِ الّتِي تسمّى الأكدريّة

شوہر، ماں، بہن اور دادا کے مسئلے کے بیان میں، اس مسئلے کو ''اکدریّہ'' کہا جاتا ہے

(۳۱۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَجْعَلُ الأَكْدَرِيَّةَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ: لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ، وَسَهْمٌ لِلأُمِّ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ: ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. وَكَانَ زَيْدٌ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ: ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ، ثُمَّ يَضْرِبُهَا فِي ثَلاَثَةٍ فَتَصِيرُ سَبْعَةً وَعِشْرِينَ، فَيُعْطِي الزَّوْجَ تِسْعَةً، وَالأُمَّ سِتَّةً، وَيَبْقَى اثْنَا عَشَرَ، فَيُعْطِي الْجَدَّ ثَمَانِيَةً، وَيُعْطِي الأُخْتَ أَرْبَعَةً.

(۳۱۸۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ''اکدریّہ'' کے مسئلے کو آٹھ حصّوں سے نکالا کرتے تھے، تین حصّے شوہر کے لئے، اور تین حصّے بہن کے لئے، اور ایک حصّہ ماں کے لئے اور ایک حصّہ دادا کے لئے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو نو حصّوں سے نکالتے تھے، تین حصّے شوہر کے لئے، اور تین حصّے بہن کے لئے، اور دو حصّے ماں کے لئے، اور ایک حصّہ دادا کے لئے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلے کو نو حصّوں سے نکالتے تھے: تین حصّے شوہر کے لئے، تین حصّے بہن کے لئے، اور دو حصّے ماں کے لئے، اور ایک حصّہ دادا کے لئے، پھر وہ اس کو تین میں ضرب دیتے، اس طرح کل ۲۷ حصّے ہو جاتے ہیں، اس طرح شوہر کو نو حصّے، ماں کو چھ حصّے دیتے، باقی ۱۲ حصّے بچتے ہیں، دادا کو آٹھ حصّے اور بہن کو چار حصّے دیتے تھے۔

(۳۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَزَادَ فِيهِ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ وَالِدًا، لاَ يَرِثُ الإِخْوَةَ مَعَهُ شَيْئًا، وَيَجْعَلُ لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلْجَدِّ السُّدُسَ: سَهْمٌ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ: سَهْمَانِ.

(۳۱۸۹۱) ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے کہ بھائی کو اس کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، اور شوہر کو آدھا مال دیتے، اور دادا کو ایک حصّہ یعنی مال کا چھٹا حصّہ دیتے، اور

ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے دیتے۔

(۳۱۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، مِثْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۸۹۲) حضرت ابراہیم سے ایک تیسری سند سے بھی گزشتہ سے پیوستہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(۳۱۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَعْمَشِ : لِمَ سُمِّيَت الأَكْدَرِيَّةَ ؟ قَالَ : طَرَحَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْ مَرْوَانَ عَلَى رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : الأَكْدَرُ ، كَانَ يَنْظُرُ فِي الْفَرَائِضِ ، فَأَخْطَأَ فِيهَا ، فَسَمَّاهَا الأَكْدَرِيَّةَ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَكُنَّا نَسْمَعُ قَبْلَ أَنْ يُفَسِّرَ سُفْيَانُ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الأَكْدَرِيَّةَ ، لأَنَّ قَوْلَ زَيْدٍ تَكَدَّرَ فِيهَا ، لَمْ يُفَسِّ قَوْلَهُ.

(۳۱۸۹۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اعمش سے عرض کیا کہ اس مسئلے کو "اکدریہ" کیوں کہا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عبدالملک بن مروان نے اس مسئلے کو ایک "اکدر" نامی آدمی سے پوچھا تھا، اس نے اس میں غلطی کی تو اس نے اس کو مسئل "اکدریہ" کا نام دے دیا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان کی اس تشریح سے پہلے یہ سمجھتے تھے کہ اس مسئلے کا نام اکدریہ اس لئے رکھا گ ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اس مسئلے کے بارے میں فرمان گرد آلود ہے، یعنی انہوں نے اپنی بات کی وضاحت نہیں فرمائی۔

(٥٠) فِي أُمٍّ ، وأختٍ لأبٍ وأمٍّ ، وجَدٍّ

ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کا بیان

(۳۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ قَالَ فِي أُمٍّ ، وَأُخْتٍ لأَب وَأُمٍّ ، وَجَدٍّ : إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ لِلأُمِّ ثَلاثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ. وَإِنَّ عَلِيًّا قَالَ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاثَةٌ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاثَةٌ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ : سَهْمٌ وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمَانِ. وَقَالَ عُثْمَان : أَثْلاثًا : ثُلُثٌ لِلأُمِ ، وَثُلُثٌ لِلأُخْتِ ، وَثُلُثٌ لِلْجَدِّ ، وَقَالَ ابْ عَبَّاسٍ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : سَأَلَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عنها ؟ فَأَخْبَرْته بِأَقَاوِيلِهِمْ فَأَعْجَبَهُ قَوْلُ عَلِيٍّ ، فَقَا قَوْلُ مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : قَوْلُ أَبِي تُرَابٍ ، فَفَطِنَ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نَعِبْ عَلَى عَلِيٍّ قَضَائِهِ ، إِنَّمَا عِبْ كَذَا وَكَذَا.

۳۱۸۹۴) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ ن کا مسئلہ نو حصّوں سے نکلے گا، تین حصّے ماں کے لئے، چار حصّے دادا کے لئے، اور دو حصّے بہن کے لئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نصف مال بہن کے لئے یعنی کل مال کے تین حصّے، اور ماں کے لئے دو حصّے یعنی ایک تہائی مال، اور باقی مال یعنی ایک حصّہ دادا کے لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال یعنی تین حصّے، اور ماں کے لئے چھٹا حصّہ یعنی ایک حصّہ، اور باقی مال دادا کے لئے یعنی دو حصّے ہوں گے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک تہائی ماں کے لئے، ایک تہائی بہن کے لئے اور ایک تہائی دادا کے لئے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک تہائی مال ماں کے لئے اور باقی مال دادا کے لئے ہوگا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ شعبی نے فرمایا کہ حجاج بن یوسف نے مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو میں نے اس کو ان حضرات کے اقوال بتلا دیے، اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بہت اچھا لگا، پوچھنے لگا کہ یہ کس کا قول ہے؟ میں نے کہا: حضرت ابوتراب رضی اللہ عنہ کا، اس پر حجاج سنبھلا اور کہنے لگا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عیب نہیں لگاتے، ہم تو ان کی فلاں فلاں بات کو معیوب سمجھتے ہیں۔

۳۱۸۹۵) حَدَّثَنَا ابْنِ فُضَيْلٌ ، عَنْ بَسَّام ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَجَدَّهَا ، وَأُمَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ فِي قَوْلِ عَلِي.

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى جَدٍّ فِي هَذِهِ الْفَرِيضَةِ وَلاَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْحُدُودِ.

وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ ، وَالأُخْتَ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، فَسَمَهَا زَيْدٌ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُخْتِ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمَانِ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.

وَكَانَ عُثْمَان يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ أَثْلاَثًا :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ.

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

۳۱۸۹۵) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنی حقیقی بہن، اور دادا اور ماں کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اس کی حقیقی بہن کے لیے آدھا مال اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال اور اس کے دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے۔

اور حضرت عبداللہ فرماتے تھے کہ ماں کے لئے چھٹا حصّہ، دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بہن کے لئے آدھا مال ہوگا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حال میں نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو اس مسئلے میں یا اس کے علاوہ کسی مسئلے میں دادا پر ترجیح دوں۔

اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں کو ایک تہائی مال دیتے تھے اور بہن کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیتے تھے، اس مسئلے میں حضرت

زید رضی اللہ عنہ مال کو نو حصوں پر تقسیم کرتے تھے، ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی تین حصے، بہن کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی دو حصے، اور دادا کے لئے چار حصے۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مال کو ورثاء کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کرتے، ماں کے لئے ایک تہائی مال، بہن کے لئے ایک تہائی اور دادا کے لئے بھی ایک تہائی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دادا باپ کے درجے میں ہے۔

(٣١٨٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ الْبَاقِي بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُمِّ.

(۳۱۸۹۶) عمرو بن مرّہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ آدھا مال دادا اور ماں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٨٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ : فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ ، قَالَ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۹۷) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کو آدھا مال ماں کو چھٹا حصہ اور دادا کو بقیہ مال دیا جائے گا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول میں نو حصوں سے نکلے گا۔

(٥١) فِي ابنةٍ وأختٍ وجدٍّ ، وأخواتٍ عِدّةٍ ، وابن وجدٍّ وابنةٍ

بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے اور متعدد بہنوں، بیٹے اور دادا اور بیٹی کے مسئلے کے بیان میں

(٣١٨٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ : أَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ ، لَهُ نِصْفٌ ، وَلَهَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ ، وَأُخْتَيْنِ ، وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ ، لَهُ نِصْفٌ وَلَهُمَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَثَلاَثَةِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ لِلْجَدِّ خُمُسَيْ مَا بَقِيَ وَلِلأَخَوَاتِ خُمُسًا خُمُسًا.

(۳۱۸۹۸) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال دیا جائے، اور باقی مال دادا اور بہن کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا جائے۔

اور آپ سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے آدھا مال بیٹی کو اور باقی مال دادا اور دو بہنوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کیے جانے کا فیصلہ فرمایا،

اور ایک موقع پر آپ سے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے بیٹی کو آدھا مال اور دادا بقیہ مال کے دو پانچویں حصے اور ہر بہن کو پانچواں حصہ دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۱۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : هِيَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : سَهْمَانِ لِلْبِنْتِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ ، قُلْتُ لَهُ : فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ ؟ قَالَ : جَعَلَهَا عَبِيدَةُ مِنْ أَرْبَعَةٍ : لِلْبِنْتِ سَهْمَانِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَلِلأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، قُلْتُ لَهُ : فَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ ؟ قَالَ : جَعَلَهَا مَسْرُوقٌ مِنْ عَشَرَةٍ : لِلْبِنْتِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

(۳۱۸۹۹) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عَبِیدہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے بیٹی کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ایک بہن کی بجائے دو بہنیں ہوں؟ فرمایا کہ اس کو بھی حضرت عَبِیدہ نے چار حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے دو حصے، دادا کے لئے ایک حصہ اور دونوں بہنوں کے لئے ایک حصہ، راوی کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر بہنیں تین ہوں؟ تو فرمایا کہ اس مسئلے کو حضرت مسروق نے دس حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے پانچ حصے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بیٹی کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : فِي بِنْتٍ وَثَلاَثِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ عَشَرَةٍ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۰) ابراہیم ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ مسئلہ دس حصوں سے نکلے گا، پانچ حصے یعنی آدھا مال بیٹی کے لئے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ أَرْبَعَةٍ سهْمَانِ : لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ.

(۳۱۹۰۱) حضرت ابراہیم حضرت عَبِیدہ سے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے یعنی نصف مال بیٹی کے لئے اور ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے۔

(۳۱۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتَيْنِ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۲) حضرت ابراہیم حضرت مسروق سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ آٹھ حصّوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف مال یعنی چار حصّے اور دادا کے لئے دو حصّے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ ہے۔

(۳۱۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدًّا ، فَلاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَلِجَدِّهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلأُخْتِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ ، لَمْ يَكُنْ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ شَيْئًا ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ لاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأُخْتِ وَالْجَدِّ.

فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَانِ فَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَلِلأُخْتَيْهِ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ مَعَ الابْنَةِ وَالْجَدِّ ، فَلِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْجَدِّ خُمُسَا مَا بَقِيَ ، وَلِلأَخَوَاتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ :خَمْسَةٌ لِلْبِنْتِ وَسَهْمَانِ لِلْجَدِّ وَلِلأَخَوَاتِ سَهْمٌ ، سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۳) فضیل حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیٹی، حقیقی بہن اور دادا کو چھوڑ جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں اس کی بیٹی کو آدھا مال، اس کے دادا کو چھٹا حصّہ اور بقیہ اس کی بہن کو دیا جائے گا، اور آپ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصّے سے زیادہ نہیں دلاتے تھے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس کی بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور بقیہ مال بہن اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا،

اور اگر (ایک کی بجائے) دو بہنیں ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بقیہ مال بہنوں اور دادا کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ اور اس کی دونوں بہنوں کے لئے بقیہ مال ہے۔

اور اگر بہنیں تین ہوں اور بیٹی اور دادا ہوں تو بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصّے (۲/۵) ہوں گے اور بہنوں کے لئے بقیہ تین پانچویں حصّے ہوں گے،

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصّوں سے نکلے گا، پانچ حصّے بیٹی کے لئے دو حصّے دادا کے لئے اور بہنوں کے لئے ایک ایک حصہ ہوگا۔

(۳۱۹۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :كَيْفَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ؟ قَالَ :مِنْ أَرْبَعَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّمَا هَذِهِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۴) فطر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عرض کیا کہ یہی بات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں بھی ہے۔

(۵۲) فِي امرأةٍ تركت زوجها وأمّها وأخاها لأبيها وجدّها

اس عورت کا بیان جس نے اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بہن اور دادا کو چھوڑا

(٣١٩٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لأَبِيهَا وَجَدَّهَا : لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخِ سَهْمٌ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَانِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ : فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَبَقِيَ سَهْمٌ فَهُوَ لإِخْوَتِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ وَعَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۵) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق شوہر کو آدھا مال یعنی تین حصے، ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے اور دادا کو ایک حصہ دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں شوہر کے لئے آدھا مال، ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، دادا کے لئے ایک حصہ اور ایک حصہ بھائی کے لئے ہے، اور اگر بھائی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو شوہر کے لئے آدھا مال اور ماں اور دادا کے لئے ایک ایک حصہ ہے، اور ایک حصہ جو باقی بچے گا بھائیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا، یہ حضرت علی، زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔

(٣١٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ زَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَجَدٍّ ؟ فَقَالَ : لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ : أَنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا ، قَالَ : فَأَتَيْنَا عَبِيدَةَ فَقَسَمَهَا مِنْ سِتَّةٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ ثَلاَثَةً ، وَالأُمَّ سَهْمًا ، وَالْجَدَّ سَهْمًا ، وَالأَخَ سَهْمًا.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۹۰۶) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے شوہر، ماں، بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا شوہر کے لئے نصف مال ہے اور ماں کے لئے ایک تہائی مال، پھر آپ خاموش ہو گئے تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے لئے کسی چیز کے قائل نہیں ہیں، فرماتے ہیں کہ پھر ہم حضرت عَبِیدہ کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو چھ حصوں میں تقسیم فرمایا، تین حصے شوہر کو دیے اور ایک ایک حصہ ماں، دادا اور بھائی کو دیا۔

اس طرح یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق چھ حصوں سے ہی نکلے گا۔

(٥٣) امرأةٍ تركت أختها لأبيها وأمّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَجَدَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُخْتَ الثُّلُثَ وَالْجَدَّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٩٠٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے تو اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف مال ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بہن کو ایک تہائی مال اور دادا کو دو تہائی مال عطا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصّوں سے نکلے گا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصّوں سے نکلے گا۔

(٥٤) إذا ترك جدّه وأخته لأبيهِ وأمّهِ وأخاه لأبيهِ

اس صورت کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور اپنے باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَأُخْتَه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ، وَأَخَاهُ لأَبِيهِ ، فَلِلْجَدِّ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ الْخُمُسَانِ مِنْ عَشَرَةٍ ، أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُخْتِهِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ ، خَمْسَةٌ ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ سَهْمٌ ، يَرُدُّ الأَخُ مِنَ الأَبِ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ كَانَ لَهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ الْمَالِ فَأُعْطِيَتَ النِّصْفُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسٍ أَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ ، وَلَيْسَ لِلأُخْتِ الْوَاحِدة وَإِنْ قَاسَمَهَا أَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ.

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْطِي الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ ، وَلاَ يَعْتَدُّ بِالأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.

وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَيَقْسِمُ النِّصْفَ الْبَاقِي بَيْنَ الأُخْوَةِ وَالْجَدِّ ، الْجَدُّ كَأَحَدِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ نَصِيبُ الْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ ، إِنْ كَانَ أَخٌ وَاحِدٌ فَالنِّصْفُ الَّذِي بَقِيَ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَالنِّصْفُ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانُوا ثَلاَثَةٌ ، فَلِلْجَدِّ السُّدُسِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْوَةِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا

مِنْ سِتَّةٍ إِذَا كَثُرَ الْأُخْوَةُ.

(۳۱۹۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق دادا کے لئے مال کے دو پانچویں حصے یعنی دس حصوں میں سے چار حصے اور اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال یعنی پانچ حصے اور اس کے باپ شریک بھائی کے لئے ایک حصہ ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں باپ شریک بھائی حقیقی بہن پر لوٹائے گا، اس کا حق مال کے تین پانچویں حصے تھا پس اس کو نصف مال دے دیا گیا اس لئے کہ مال کے تین پانچویں حصے آدھے مال سے زیادہ ہوتے ہیں اور ایک بہن کا حصہ آدھے مال سے زیادہ نہیں، چاہے بھائی اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو آدھا مال دیا کرتے تھے اور حقیقی بھائیوں اور بہنوں کے ہوتے ہوئے باپ شریک بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہیں دلاتے تھے،

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بقیہ آدھا مال بھائیوں اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیتے، اس طرح کہ دادا بھائیوں کا ایک فرد سمجھا جاتا، جب تک دادا کا حصہ چھٹے حصے سے کم نہ ہو، اگر بھائی ایک ہو تو باقی آدھا مال دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر دو ہوں تو نصف مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر تین ہوں تو دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور بقیہ مال بھائیوں کے لئے ہے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصوں سے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو چھ حصوں سے نکالا کرتے تھے جبکہ بھائی زیادہ ہوں۔

(۵۵) فِي امْرَأَةٍ ماتت وتَرَكَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا وَجَدَّهَا

اس عورت کا بیان جو مرتے ہوئے اپنی ماں، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا، وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا، وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا، وَجَدَّهَا، قَضَى فِيهَا زَيْدٌ: أَنَّ لِلْأُمِّ السُّدُسَ، وَلِلْجَدِّ خُمُسَا مَا بَقِيَ، وَلِلْأُخْتِ ثَلَاثَةُ أَخْمَاسِ مَا بَقِيَ، رَدَّ الْأَخُ عَلَى أُخْتِهِ وَلَمْ يَرِثْ شَيْئًا، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ: أَنَّ لِلْأُخْتِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ، وَلِلْأُمِّ سَهْمٌ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ: أَنَّ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ، وَلِلْأُمِّ سَهْمًا، وَبَقِيَ سَهْمَانِ: لِلْجَدِّ سَهْمٌ، وَلِلْأَخِ سَهْمٌ.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ مِنْ خَمْسَةٍ.

(۳۱۹۰۹) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی ماں، حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ماں کے لئے مال کا چھٹا حصہ، دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصے

اور بہن کے لئے بقیہ مال کے تین پانچویں حصے ہیں، بھائی نے اپنی بہن پر مال لوٹا دیا مگر وہ خود کسی چیز کا وارث نہ ہوگا، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بہن کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصے اور ماں کے لئے ایک حصہ ہے، اور دو حصے باقی بچے جن میں سے ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک بھائی کے لئے ہے۔

اس طرح یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں پانچ حصوں سے نکلے گا۔

(٥٦) امرأةٌ تركت زوجها وأمّها وأربع أخواتٍ لها مِن أبيها وأمِّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا ، وَأُمَّهَا ، وَأَرْبَعَ أَخَوَاتٍ لَهَا مِنْ أَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَجَدَّهَا ، قضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْماً ، وَلِلْجَدِّ سَهْماً ، وَلِلأَخَوَاتِ سَهْماً ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ : لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخَوَاتِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٩١٠) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شوہر کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ، دادا کے لئے ایک حصہ اور بہنوں کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال نو حصوں میں تقسیم کیا جائے، تین حصے شوہر کے لئے، ایک حصہ ماں کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور چار حصے بہنوں کے لئے ہوں گے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نو حصوں سے نکلے گا۔

(٥٧) فِي هذِهِ الفرائِضِ المجتمِعةِ مِن الجدِّ والإِخوةِ والأخواتِ

ان مسائل کا بیان جن میں دادا، بھائی اور بہنیں موجود ہوتی ہیں

(٣١٩١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي أُخْتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ : لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ وَالأَخِ مِنَ

الْأَبِ عَلَى الْأَخْمَاسِ :لِلْجَدِّ خُمُسَانِ ، وَلِلْأُخْتِ خُمُسٌ. وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا : لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ سِتَّةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ ثَلَاثَةٌ

وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ ثَلَاثَةٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ وَالْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْأَخِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتِ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :هِيَ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، فَتَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي

قَوْلِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ لِلْجَدِّ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، وَلَمْ يَبْقَ لَهَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْأُخْتِ وَالْأَخِ مِنَ الْأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ وَالْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ نَصِيبَهُمَا ، يَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتَانِ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَيْهِمَا ، فَيَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَثَلَاثِ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، وَجَدِّهِ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْأَخَوَاتِ مِنَ الْأَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأَخَوَاتِ مِنَ الأَبِ تِسْعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ تَرُدُّ الأَخَوَاتُ مِنَ الأَبِ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَأُخْتَيْنِ لأَبٍ ، وَجَدٍّ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ شَيْءٌ.

وَفِي أُمٍّ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ.

وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ ، جَعَلَهُ مَعَهُمَا بِمَنْزِلَةِ الأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عُثْمَانَ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، لَيْسَ لِلأُخْتِ شَيْءٌ ، لَمْ يَكُنْ يُوَرِّثُ أَخًا وَأُخْتًا مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ:

(۱) حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی کا فرمان ہے کہ حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ مال دادا اور باپ شریک بھائی اور بہن کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا کہ مال کے پانچ حصّے کیے جائیں گے، ان میں سے دو حصّے دادا کو اور ایک حصہ بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق حقیقی بہن کے لئے آدھا مال اور دادا کے لئے بقیہ مال ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق یہ مسئلہ اٹھارہ حصّوں سے نکالا جائے گا، دادا کو چھ حصّے یعنی ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کو چھ حصّے، باپ شریک بہن کو تین حصّے اور حقیقی بہن کو تین حصّے دیے جائیں گے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن چھ حصّے حقیقی بہن پر لوٹائیں گے، اس طرح حقیقی بہن کا حصّہ نو حصّے یعنی آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے تین حصّے بچیں گے، دو حصّے بھائی کے لئے اور ایک حصّہ بہن کے لئے ہوگا۔

(۲) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصّہ دادا کے لئے، ایک بھائی کے لئے اور ایک حصّہ دو بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بھائی دو حقیقی بہنوں پر اپنا حصّہ لوٹا دے گا، اس طرح بہنوں کا دو تہائی حصّہ پورا ہو جائے گا اور بھائی کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۳) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں

حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال پانچ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، دو حصّے دادا کے لئے، دو حصّے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے اور ایک حصّہ باپ شریک بہن کے لئے، پھر باپ شریک بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصّہ لوٹا دیں گی اور اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔

(۴) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال اور دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے، اور بقیہ مال دونوں باپ شریک بہن اور بھائی کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور دادا کے لئے بقیہ مال، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو پندرہ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، دادا کے لئے پانچ حصّے ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کے لئے چار حصّے، باپ شریک بہن کے لئے دو حصّے اور دو حقیقی بہنوں کے لئے چار حصّے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصّہ لوٹا دیں گے، اس طرح ان کا دو تہائی حصّہ ہو جائے گا اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۵) اور دو حقیقی بہنوں اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال چھ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا دو حصّے دادا کے لئے، دو حصّے دو حقیقی بہنوں کے لئے اور دو حصّے دو باپ شریک بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہنوں پر اپنے حصّے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہنوں کا دو تہائی مال پورا ہو جائے گا اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۶) اور حقیقی بہن اور تین باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے آدھا مال اور باپ شریک بہنوں کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے دو تہائی مال پورا کرنے کے لئے، اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال اٹھارہ حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا: چھ حصّے دادا کے لئے، تین حصّے حقیقی بہن کے لئے اور نو حصّے باپ شریک بہنوں کے لئے ہیں، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہن پر چھ حصّے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہن کو حصّہ آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ بہنوں کے لئے ایک حصّہ بچے گا۔

(۷) اور دو حقیقی بہنوں اور ایک باپ شریک بھائی اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دونوں حقیقی بہنوں کو دو تہائی مال اور دادا کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا، اور باقی مال باپ شریک بھائی اور بہنوں کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہنوں کے لئے کچھ نہیں ہے

(۸) اور ماں، بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے

بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو نو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، تین حصے یعنی ایک تہائی مال ماں کے لئے، چار حصے دادا کے لئے اور دو حصے بہن کے لئے ہوں گے، حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بہن کو بھائی کے قائم مقام قرار دیتے ہیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کو، ایک تہائی دادا کو اور ایک تہائی بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کے لئے ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور بہن کے لئے کچھ نہیں، آپ بھائی اور بہن کو دادا کی موجودگی میں کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(۵۸) قول زيدٍ فِي الجدِّ وتفسِيره

دادا کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا فرمان اور اس کی وضاحت

(۳۱۹۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ يُشَرِّكُ الْجَدَّ إِلَى الثُّلُثِ مَعَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، فَإِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ مَا بَقِيَ ، وَلاَ للأَخِ لأُمٍّ ، وَلاَ للأُخْتِ لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْءٌ ، وَيُقَاسِمُ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ شَيْئًا ، فَإِذَا كَانَ أَخٌ لأَب وَأُمٍّ وَجَدٌّ ، أَعْطَى الْجَدَّ النِّصْفَ ، وَإِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، فَإِنْ زَادُوا أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلإِخْوَةِ مَا بَقِي وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ وَجَدٌّ أَعْطَاهُ مَعَ الأُخْتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَإِذَا كَانَتَا أُخْتَيْنِ أَعْطَاهُمَا النِّصْفَ ، وَلَهُ النِّصْفُ مَا دَامَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ ، فَإِنْ لَحِقَتْ فَرَائِضُ امْرَأَةٍ وَ أُمٍّ وَزَوْجٍ أَعْطَى أَهْلَ الْفَرَائِضِ فَرَائِضَهُمْ ، وَمَا بَقِيَ قَاسَمَ الإِخْوَةُ وَالأَخَوَاتُ ، فَإِنْ كَانَ ثُلُثُ مَا بَقِيَ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ ثُلُثَ مَا بَقِي ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ ، وَإِنْ كَانَ سُدُسُ جَمِيعِ الْمَالِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ السُّدُسَ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ.

(۳۱۹۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایک تہائی تک مال کا وارث بناتے تھے، پس جب اس کا حصہ ایک تہائی تک پہنچتا تو اس کو ایک تہائی عطا فرما دیا کرتے تھے، اور باقی مال بھائیوں اور بہنوں کا ہوتا تھا، اور آپ دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اور آپ باپ شریک بھائیوں کو حقیقی بھائیوں کے ساتھ تقسیم میں تو شریک فرماتے لیکن باپ شریک بھائیوں کو وراثت میں سے کچھ عطا نہیں فرماتے تھے، پس اگر حقیقی بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ آدھا مال دادا کو عطا فرماتے اور دو بھائی ہوتے تو آپ دادا کو ایک تہائی مال عطا فرماتے، پس اگر بھائی زیادہ ہوتے تو ایک تہائی مال دادا کو عطا فرماتے اور باقی مال بھائیوں کو دلاتے، اور جب ایک بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ دو تہائی مال دادا کو اور ایک تہائی مال بہن کو عطا فرماتے، اور اگر بہنیں دو ہوتیں تو آدھا مال بہنوں کو اور آدھا مال دادا کو عطا فرماتے جبکہ اس

طرح باہم تقسیم سے شرکت دادا کے حق میں بہتر ہوتی، پس اگر اس کے ساتھ دوسرے حصّہ داروں یعنی بیوی، ماں اور شوہر کے حصّے آ جاتے تو پہلے ان حصّہ داروں کو ان کے حصّے دلواتے اور بقیہ مال بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے، اس طرح اگر دادا کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی بہتر ہوتو اس کو بقیہ مال کا ایک تہائی عطا فرماتے، اور اگر تقسیم میں باہمی شرکت اس کے لئے بہتر ہوتی تو ایسا ہی کرتے، اور اگر پورے مال کا چھٹا حصّہ اس کے لئے تقسیم میں شرکت سے بہتر ہوتا تو وہی اس کو عطا فرماتے، اور اگر چھٹے سے زیادہ بہتر دادا کے لئے تقسیم میں شرکت ہوتی تو اس کو تقسیم میں شریک فرمایا کرتے تھے۔

(۵۹) مَنْ كَانَ لاَ يفضّل أمًّا على جدٍّ

ان حضرات کا بیان جو ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے

(۳۱۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُفَضِّلاَنِ أُمًّا عَلَى جَدٍّ.

(۳۱۹۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

(٦٠) اختِلافهم فِي أمرِ الجدِّ

دادا کے معاملے میں صحابہ کے اختلاف کا بیان

(۳۱۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأُحِيلُ الْجَدَّ عَلَى مِئَتَيْ قَضِيَّةٍ.

(۳۱۹۱۴) عبداللہ بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عَبیدہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے شک میں دادا کے مسئلے کو دو سو صورتوں میں تبدیل کرتا ہوں۔

(۳۱۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوب ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : حَفِظْتُ عَنْ عُمَرَ مِئَةَ قَضِيَّةٍ فِي الْجَدِّ مُخْتَلِفَةٍ.

(۳۱۹۱۵) ابن سیرین عبیدہ سے یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دادا کے بارے میں ایک سو مختلف فیصلے یاد کیے ہیں۔

(۳۱۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنْ فَرِيضَةٍ ؟ فَقَالَ : هَاتِ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ.

(۳۱۹۱٦) عُبید بن عمرو خارفی نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک میراث کا مسئلہ پوچھنا چاہا، آپ نے فرمایا پوچھو! اگر اس میں دادا کا ذکر نہ ہو۔

(۳۱۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالإِخْوَةِ.

(۳۱۹۱۷) حضرت سعید بن جبیر قبیلہ مراد کے ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(۳۱۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ ؟ فَقَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ : إِنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۸) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے مسئلہ پوچھا تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔

(۳۱۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خُذْ فِي أَمْرِ الْجَدِّ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَعْنِي : قَوْلَ زَيْدٍ.

(۳۱۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دادا کے بارے میں وہ قول اختیار کرو جس پر علماء کا اتفاق ہے، یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قول۔

(۳۱۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ فِي كَتِفٍ ، ثُمَّ طَفِقَ يَسْتَخِيرُ رَبَّهُ ، فَلَمَّا طُعِنَ دَعَا بِالْكَتِفِ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي كُنْت كَتَبْت كِتَابًا فِي الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْت أَنْ أَرُدَّكُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا كَانَ فِي الْكَتِفِ.

(۳۱۹۲۰) سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک کندھے کی ہڈی پر کچھ لکھا، پھر اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمانے لگے، جب آپ زخمی ہوئے تو آپ نے وہ ہڈی منگوائی اور اس کو مٹا دیا، پھر فرمایا: میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک تحریر لکھی تھی، اب میرا خیال ہوا ہے کہ میں تم لوگوں کو تمہاری حالت پر چھوڑ دوں، پس لوگوں کو کچھ پتہ نہ چل سکا کہ آپ نے کندھے کی ہڈی میں کیا لکھا تھا۔

(۳۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ فِي جَرَاثِيمِ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالْجَدِّ.

(۳۱۹۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(٦١) فِي الجدّةِ ما لها مِن المِيراثِ

دادی کی میراث کا بیان

(۳۱۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : جَائَتِ الْجَدَّةُ بِالأُمِّ وَابْنِ الابْنِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَ ابْنِي وَابْنَ ابْنَتِي مَاتَ ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي حَقًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :مَا أَجِدُ لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ مِنْ حَقٍّ ، وَمَا سَمِعْتُ فِيكِ شَيْئًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ ، قَالَ :فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ :مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَشَهِدَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، وَجَاءَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي تُخَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ :إِذَا اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا.

زَادَ مَعْمَرٌ :وَأَيُّكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. (ترمذی ۲۱۰۰)

(۳۱۹۲۲) حضرت قبیصہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور پوتے کو لے کر آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا اور نواسا فوت ہوگئے ہیں، اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرا بھی ان کے مال میں حق ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حق نہیں پاتا، اور میں نے تمہارے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی بات نہیں سنی، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ اس پر کون گواہی دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ محمد بن مسلمہ، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی، اور پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی جو پہلی دادی کے علاوہ تھی، آپ نے اس کو مال کا چھٹا حصہ دیا اور فرمایا جب تم جمع ہو جاؤ تو یہ مال تمہارے درمیان تقسیم ہوگا، معمر راوی یہ اضافہ کرتے ہیں کہ: اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو یہ چھٹا حصہ اس کا ہی ہے۔

(۳۱۹۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الْجَدَّةَ السُّدُسَ. (ابن ماجه ۲۷۲۵۔ سعید بن منصور ۸۳)

(۳۱۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا۔

(۳۱۹۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ الْجَدَّةَ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ. (ابوداؤد ۲۸۸۷۔ دارقطنی ۷۳)

(۳۱۹۲۴) حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ عنایت فرمایا جبکہ بیٹا نہیں تھا۔

(۳۱۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الْجَدَّةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ ، تَرِثُ مَا تَرِثُ الأُمُّ.

(۳۱۹۲۵) ایوب ایک آدمی کے واسطے سے حضرت طاؤس کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دادی ماں کے درجے میں ہے، جتنے مال کی ماں وارث ہوگی اتنے ہی مال کی وہ بھی وارث ہوگی۔

(٦٢) فِي الجدّاتِ كم يَرِثُ مِنهنّ ؟

اس بات کا بیان کہ کتنی دادیاں وارث ہوں گی؟

(٣١٩٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَنْ ؟ قَالَ : جَدَّتَا أَبِيهِ : أُمّ أُمِّهِ ، وَأُمّ أَبِيهِ ، وَجَدَّتِهِ أُمّ أُمِّهِ.

(ابو داؤد ۳۵۵- دارمی ۲۹۳۵)

(۳۱۹۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین دادیوں کو مال عنایت فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ وہ کون کون ہیں؟ فرمایا کہ باپ کی دادی اور نانی، اور میت کی نانی۔

(٣١٩٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يَرِثُ مِنَ الْجَدَّاتِ ثَلاَثَةٌ ، وَأَقْعَدُ الْجَدَّاتِ فِي النَّسَبِ أَحَقُّهُنَّ بِالسُّدُسِ.

(۳۱۹۲۷) برد سے روایت ہے کہ حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں اور ان میں سے جو نسب میں سب سے نچلی ہو وہ ان میں سب سے زیادہ مال کے چھٹے حصے کی حق دار ہے۔

(٣١٩٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إذَا اجْتَمَعَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ لَمْ تَرِثْ أُمُّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۲۸) داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جب چار دادیاں جمع ہو جائیں تو ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

(٣١٩٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَرِثُ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ : جَدَّتَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ ، وَجَدَّةٌ مِنْ قِبَلِ الأَبِ.

(۳۱۹۲۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں: دو دادیاں ماں کی طرف سے اور ایک دادی باپ کی طرف سے۔

(٣١٩٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَرِثُ الْجَدَّاتُ الأَرْبَعُ جَمِيعًا.

(۳۱۹۳۰) طاوس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ چاروں دادیاں وارث ہوتی ہیں۔

(٣١٩٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَهْمٍ الْفَرَائِضِيِّ ، قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يُوَرِّثُ أَرْبَعَ جَدَّاتٍ.

(۳۱۹۳۱) سہم فرائضی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ چار دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(٣١٩٣٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : سُئِلَ عَنْ أَرْبَعِ جَدَّاتٍ ؟ فَقَالَ : يَرِثُ مِنْهُنَّ ثَلاَثٌ ، وَتُلْغَى أُمّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۲) ھشام حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے چار دادیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے تین وارث ہوں گی اور ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

(۳۱۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ تِسْعَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :إذَا كَانَتْ إحْدَى الْجَدَّاتِ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَهُنَّ.

(۳۱۹۳۳) ہشام حضرت محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نو دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے اور فرماتے کہ جب کوئی دادی زیادہ قریب ہو تو مال اس کو ہی ملے گا باقی دادیوں کو نہیں ملے گا۔

(۳۱۹۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :أَيَّتُهُنَّ كَانَتْ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَ الأُخْرَى ، فَإِذَا اسْتَوَتَا فَهُوَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۴) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تین دادیوں کو وارث بناتے تھے اور فرماتے کہ ان میں سے جو زیادہ قریب ہو اسی کو مال دیا جائے گا نہ کہ دوسری دادیوں کو، اور جب دادیاں برابر درجے کی ہوں تو مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۳۱۹۳٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ جَدَّةٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ ، وَجَدَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ السُّدُسَ ، قَالَ زَائِدَةُ :قُلْتُ لِمَنْصُورٍ :الَّتِي مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ: أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۹۳۵) منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی اور دو دادیوں کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم فرمایا، حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور سے عرض کیا کہ باپ کی طرف سے دادیوں کا مطلب باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہے؟ فرمایا! جی ہاں!

(۳۱۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّاتُ مِنْ نَحْوٍ وَاحِدٍ ، بَعْضُهُنَّ أَقْرَبُ سَقَطَتِ الْقُصْوَى.

(۳۱۹۳۶) منصور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دادیاں ایک جانب کی ہوں جن میں سے بعض بعض سے زیادہ قریب ہوں تو دور کی دادی محروم ہوگی۔

(۳۱۹۳٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، قَالَ:قَالَ إبْرَاهِيمُ: تَرِثُ الْجَدَّاتُ السُّدُسَ، فَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا فَبَيْنَهُنَّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَإِذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ هُنَّ إلَى الْمَيِّتِ شرعٌ سَوَاءٌ قَالَ: بَيْنَهُنَّ سَهْمٌ تكُونُ جَدَّةُ الأُمِّ ، وَجَدَّةُ بَنِي الأَبِ :أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :إذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ كَانَ بَيْنَهُنَّ السُّدُسُ ، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُنَّ أَقْرَبَ نَسَبًا لَمْ يَكُنْ بَعْضُهُنَّ أُمَّهَاتِ بَعْضٍ.

(۳۱۹۳۷) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ دادیاں مال کے چھٹے حصے کی وارث ہوں گی، پس اگر ایک یا دو یا تین ہوں تو ان کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ایک ہی حصہ تقسیم ہوگا، اور جب تین دادیاں جمع ہو جائیں جن میں سے ہر ایک میت کے ساتھ رشتے میں برابر ہو تو ایک ہی حصہ ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، وہ دادیاں ماں کی نانی اور باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہیں، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تین دادیاں جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم ہوگا اگرچہ ان میں سے کوئی دادی نسب میں میت کے زیادہ قریب نہ ہو اس طرح کہ ان میں سے کوئی دوسرے کی ماں نہ ہو۔

(۳۱۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : جِئْنَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۸) شعبی حضرت مسروق کے بارے میں نقل فرماتے ہیں ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ : أَنَّ جَدَّتَيْنِ أَتَتَا شُرَيْحًا ، فَجَعَلَ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۹) ابو المہلّب سے روایت ہے کہ دو دادیاں حضرت شریح کے پاس آئیں، آپ نے ان کے درمیان مال کے چھٹے حصے کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۱۹۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّاتِ وَإِنْ كُنَّ عَشْرًا ، وَيَقُولُ : إِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَطْعَمَهُ إِيَّاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۴۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ دادیوں کو وارث بناتے تھے اگرچہ وہ دس ہوں، اور فرماتے تھے کہ یہ تو ایک حصہ ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۹۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَائَتْ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ ، فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ وَاحِدَةً : أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۴۱) شعبی فرماتے ہیں کہ ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹۴۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ جَدَّتَيْهِ : أُمَّ أُمِّهِ ، وَأُمَّ أَبِيهِ ، فَوَرَّثَ أَبُو بَكْرٍ أُمَّ أُمِّهِ ، وَتَرَكَ الأُخْرَى ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : لَقَدْ تَرَكْتَ امْرَأَةً لَوْ أَنَّ الْجَدَّتَيْنِ مَاتَتَا وَابْنُهُمَا حَيٌّ مَا وَرِثَ مِنَ الَّتِي وَرَّثْتَهَا مِنْهُ شَيْئًا ، وَوَرِثَ الَّتِي تَرَكْتَ : أُمَّ أَبِيهِ ! فَوَرَّثَهَا أَبُو بَكْرٍ ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمَا فِي السُّدُسِ. (سعيد بن منصور ۸۲)

(۳۱۹۴۲) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے اپنی دو دادیاں یعنی نانی اور دادی چھوڑیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو وارث بنایا اور دوسری کو محروم فرما دیا، تو ایک انصاری نے کہا کہ اگر یہ دو دادیاں فوت ہو چکی ہوتیں اور ان کے بیٹے زندہ ہوتے تو جس دادی کو آپ نے وارث بنایا ہے اس کا بیٹا وارث نہ بنتا، اور جس کو آپ نے چھوڑ دیا ہے اس کا بیٹا وارث بنتا، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وارث بنا دیا اور ان کو مال کے چھٹے حصے میں شریک فرمایا۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يقول إذا اجتمع الجدّات فهو لِلقربى مِنهنّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب مختلف دادیاں جمع ہو جائیں تو مال ان میں سے سب سے قریب کی دادی کو ملے گا

(٣١٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ :سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُونَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۱۹۴۳) ابو الزناد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید، سلیمان بن یسار اور طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہم اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب ماں کی جانب کی دادی زیادہ قریب ہو تو وہی میراث کی زیادہ حق دار ہے۔

(٣١٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَشِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ السُّدُسُ لَهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ بَيْنَهُمَا السُّدُسُ.

(۳۱۹۴۴) عبد اللہ بن ذکوان نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :إذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ هِيَ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ لَهَا السُّدُسُ ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدُ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ السُّدُسُ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۴۵) خارجہ بن زید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، قَالاَ فِي الْجَدَّاتِ :السَّهْمُ لِذَوِي

الْقُرْبَى مِنْهُنَّ.

(۳۱۹۴۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے دادیوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قریب کی دادی کو حصہ ملے گا۔

(۳۱۹٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْجَدَّتَانِ :أَيُّهُمَا أَقْرَبُ فَلَهَا الْمِيرَاثُ.

(۳۱۹۴۷) خالد حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو دادیوں میں سے جو زیادہ رشتے میں قریب ہو اسی کو میراث ملے گی۔

(۳۱۹٤۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي الْجَدَّاتِ إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ.

(۳۱۹۴۸) عمار مولیٰ بنی ہاشم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی دادی دوسروں سے زیادہ قریب ہو تو وہی مال کی زیادہ حق دار ہے۔

(٦٤) مَنْ قَالَ لاَ تحجب الجدّاتِ إلّا الأمّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا

(۳۱۹٤۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَحْجُبُ الْجَدَّاتِ إِلاَّ الأُمُّ.

(۳۱۹۴۹) علقمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا۔

(٦٥) من ورّث الجدّة وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہونے کے باوجود وارث بنانے کے قائل ہیں

(۳۱۹٥۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ :سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ جَدَّةَ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ مَعَ ابْنِهَا.

(۳۱۹۵۰) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کی دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۱) ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۹٥۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، قَالَ :قَالَ

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ :تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۲) ابوالدھماء کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا جائے گا۔

(۳۱۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مِنَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، فَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلاَمِ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۵۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصے کا وارث بنایا، اور وہ اسلام میں وارث ہونے والی پہلی دادی تھی۔

(۳۱۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَاتَ ابْنٌ لِحَسَكَةَ الْحَنْظَلِيِّ وَتَرَكَ حَسَكَةَ وَأُمَّ حَسَكَةَ ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَنْ وَرِّثْهَا مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

(۳۱۹۵۴) حمید بن عبدالرحمٰن حمیری روایت کرتے ہیں کہ حسکہ حنظلی کا بیٹا فوت ہو گیا اور اس نے حسکہ اور ان کی ماں کو اپنے پیچھے چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت نے جواب دیا کہ آپ اس کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے ہی چھٹے حصے کا وارث بنائیں۔

(۳۱۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَهَمَّامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۵)

(۳۱۹۵۵) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۶) یونس حضرت حسن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا ، وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۷) اشعث حضرت محمد بن سیرین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَتِ السُّدُسُ فِي الإِسْلاَمِ جَدَّةٌ أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۸) ھشام نقل کرتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی دادی جس کو اسلام میں مال دیا گیا وہ دادی تھی جس کا بیٹا زندہ تھا۔

(۳۱۹۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّتَيْنِ :أُمَّ أُمٍّ ،

وَأُمَّ أَب ، وَابْنُهُمَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۹) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادیوں نانی اور دادی کو وارث بنایا جبکہ دادی کا بیٹا زندہ تھا۔

(٣١٩٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۶۰) ھشام اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(٦٦) مَنْ كَانَ لاَ يورّثها وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے

(٣١٩٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَنَعَهَا ابْنُهَا الْمِيرَاثَ.

(۳۱۹۶۱) سعید بن مسیب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دادی کو اس کا بیٹا وراثت سے روک دیتا ہے۔

(٣١٩٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ أُمَّ الأَبِ وَابْنُهَا حَيٌّ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَتُوُفِّيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَلَمْ يُوَرِّثْ.

(۳۱۹۶۲) زہری کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہوا تو انہوں نے (ان کی دادی کو) وارث نہیں بنایا۔

(٣١٩٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لاَ تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ ابْنِهَا إِذَا كَانَ حَيًّا ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ : النَّاسُ عَلَى هَذَا.

(۳۱۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دادی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اپنے بیٹے کے زندہ ہونے کی حالت میں وارث نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ محدثین اس پر متفق ہیں۔

(٣١٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُوَرِّثْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا إِلاَّ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۱۹۶۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی دادی کو اس کے

بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتا تھا۔

(٣١٩٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ زَيْدًا لَمْ يَكُن يَجْعَلُ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۵) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث نہیں دلاتے تھے۔

(٣١٩٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَجْعَلَانِ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٦٧) فِي ابنِ ملاعنةٍ مات وترك أمّه ، ما لها مِن مِيراثِهِ ؟

لعان کرنے والی عورت کا بیٹا فوت ہو جائے اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے تو اس کو اپنے بیٹے کی وراثت میں سے کیا حصّہ ملے گا؟

(٣١٩٦٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ تَرِثُ أُمُّهُ مِيرَاثَهُ كُلَّهُ.

(۳۱۹۶۷) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مکحول نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے کے تمام مال کی وارث ہوگی۔

(٣١٩٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لِلْمُلاَعِنَةِ مِيرَاثُ وَلَدِهَا كُلُّهُ.

(۳۱۹۶۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کو اس کے بیٹے کی تمام میراث ملے گی۔

(٣١٩٦٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ فِي وَلَدِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أُمٌّ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۱۹۶۹) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے، پس اگر اس کی ماں نہ ہو تو اس لڑکے کے عصبہ کے لئے، اور حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کی جانب سے دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے، اور یہی حکم ہے ولد الزنا اور نصرانی کی اولاد کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(٣١٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ قَدْ مَاتَتْ يَرِثُهُ وَرَثَتُهَا.

(۳۱۹۷۰) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے پس اگر اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کے ورثا اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۷۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ ابْنُ الْمُلاعَنَةِ أُمَّهُ ، فَإِذَا مَاتَ وَرِثَهُ مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۷۱) مطرف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ لعان کرنے والی کا بیٹا اس کا وارث ہوگا، پھر جب اس کا بیٹا بھی مر جائے تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے ماں کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مِيرَاثُ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ لأُمِّهِ.

(۳۱۹۷۲) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اس کا وارث ہوگا۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لِلملاعنةِ الثّلث ، وما بقِي فِي بيتِ المالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کے لئے ایک تہائی مال ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا

(۳۱۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ :فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، قَالاَ : الثُّلُثُ لأُمِّهِ ، وَمَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :تَرِثُهُ مِيرَاثَهَا ، وَبَقِيَّتُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۴) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے سے اپنے حصّہ کی وارث ہوگی اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٥) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُرْوَةَ :فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا إِذَا مَاتَ :وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَإِخْوَتُهُ لأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ ، وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۹۷۵) مالک بن انس حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور ولد الزنا مر جائیں تو ان کی ماں ان سے اپنے اس حق کی وارث ہوگی جو کتاب اللہ میں بیان کیا گیا ہے، اور اس کے ماں شریک بھائی اپنے حقوق کے وارث ہوں گے، اور باقی مال مسلمانوں کے لئے ہے۔

(۳۱۹۷٦) حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۹۷۶) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ مجھے سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔

(٦٩) فِي ابنِ الملاعنةِ إذا ماتت أمّه، من يرِثه ؟ ومن عصبته

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان، کہ جب اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کا کون وارث ہوگا، اور کون اس کا عصبہ ہے؟

(۳۱۹۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا رَأْيُ إبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَقُلْتُ : يَلْحَقُ بِأُمِّهِ ، وَقَالَ إبْرَاهِيمُ : يَلْحَقُ بِأَبِيهِ ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ هُرْمُزَ ، فَكَتَبَ لَنَا إلَى الْمَدِينَةِ إلَى أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ ذَلِكَ فِيهِمْ ، فَجَاءَ جَوَابُ كِتَابِهِمْ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحَقَهُ بِأُمِّهِ.

(عبدالرزاق ١٢٤٨٦)

(۳۱۹۷۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے پوچھا کہ ابراہیم بن یزید کی لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا جائے گا، اور ابراہیم نے فرمایا کہ اس کو اس کے باپ کے ساتھ ملایا جائے گا، پس ہم حضرت عبداللہ بن ہرمز کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری خاطر مدینہ کی طرف ان لوگوں کو خط لکھا جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا، چنانچہ ان کے خط کا جواب آیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا تھا۔

(۳۱۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إلَى أَخٍ لِي فِي بَنِي زُرَيْقٍ : لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَكَتَبَ إلَيَّ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ لأُمِّهِ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَمَنْزِلَةِ أُمِّهِ.

(ابوداؤد ۳۶۳- عبدالرزاق ١٢٤٧٧)

(۳۱۹۷۸) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے بنو زُریق کے اندر رہنے والے اپنے ایک بھائی سے خط کے ذریعے پوچھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا فیصلہ کس کے لئے کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا تھا، اس کی ماں اس کے لئے ماں اور باپ دونوں کے قائم مقام ہے۔

(۳۱۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ.

(۳۱۹۷۹) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کے عصبہ وہی ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔

(۳۱۹۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ عَصَبَتُهُ

عَصَبَةُ أُمِّهِ يَرِثُهُمْ وَيَرِثُونَهُ.

(۳۱۹۸۰) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں کہ وہ ان کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۱۹۸۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں، کہ وہ اس کے وارث بھی ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت بھی ادا کریں گے۔

(۳۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى أُمِّهِ.

(۳۱۹۸۲) مطرف شعبی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جو رشتے میں اس کی ماں کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(۳۱۹۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۸۳) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا وارث وہ شخص ہوگا جو اس کی ماں کا وارث ہوتا ہے۔

(۷۰) ابن الملاعنةِ ترك خالًا وخالةً

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے ماموں اور خالہ کو چھوڑے

(۳۱۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : عُمَرُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي ابْنِ مُلاعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ خَالَهُ وَخَالَتَهُ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْخَالِ.

(۳۱۹۸۴) عمر حضرت شعبی کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مر جائے اور اپنا ماموں اور اپنی خالہ چھوڑ جائے اس کا تمام مال ماموں کو دیا جائے گا۔

(۳۱۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ حَمْزَةُ : وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : لِلْخَالِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۹۸۵) حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ ماموں کے لئے دو تہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال۔

(۷۱) فِي ابنِ ملاعنةٍ ترك ابن أخِيهِ وجدّه

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : فِي ابْنِ مُلاعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَ أَخِيهِ وَجَدَّهُ أَبَا أُمِّهِ ، قَالَ : الْمَالُ لابْنِ الأَخِ.

(۳۱۹۸۶) حسن بن صالح ایک آدمی کے واسطے سے شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے لعان کرنے والی عورت کے اس بیٹے کے بارے میں فرمایا جو مرتے ہوئے اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کا تمام مال بھتیجے کے لئے ہوگا۔

(۷۲) فِی ابنِ الملاعنةِ ترك أمّه وأخاه لاِمِّهِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي ابْنِ مُلاَعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ وَأَخَاهُ لأُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا الثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ قَوْلِهِمْ جَمِيعًا تَصِيرُ مِنْ سِتَّةٍ.

(۳۱۹۸۷) شعبی روایت کرتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی ماں کو ایک تہائی مال دیا جائے گا۔ اور اس کے بھائی کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا، اور بقیہ مال بھی "رد" کے طریقہ پر ان کی طرف لوٹا دیا جائے گا، اس طرح ان کا حصّہ دو تہائی اور ایک تہائی ہو جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ماں کو ایک تہائی مال اور بھائی کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا اور باقی مال ماں پر لوٹا دیا جائے گا،

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکالا جائے گا۔

(۷۳) الغرقى مَنْ كَانَ يورِّث بعضهم مِن بعضٍ

غرق ہو جانے والوں کا بیان، اور ان لوگوں کا بیان جو ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہیں

(۳۱۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ ، الْمُزَنِيِّ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُنَاسٍ سَقَطَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَمَاتُوا جَمِيعًا ؟ فَوَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۸۸) ابوالمنہال روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن عبد مزنی سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن پر گھر گر گیا اور وہ سب مر گئے، آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔

(۳۱۹۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الضَّبِّيُّ :أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْفُرَاتَ وَمَعَهَا

ابْنٌ لَهَا فَغَرِقَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَأَتَيْنَا شُرَيْحًا فَأَخْبَرْنَاهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : وَرِّثُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، وَلاَ تَرُدُّوا عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۱۹۸۹) قطن بن عبداللہ ضبی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے فرات کا سفر کیا جبکہ اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، چنانچہ وہ دونوں غرق ہو گئے، اور یہ پتہ نہیں چلا کہ ان دونوں میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا، ہم حضرت شریح کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنا دو اور ان میں سے کسی پر دوسری کی طرف سے وہ مال نہ لوٹاؤ جس کا وہ وارث ہوا ہے۔

(۳۱۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْجُشَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ - وَكَانَ قَاضِيًا لاِبْنِ الزُّبَيْرِ - : أَنَّهُ وَرَّثَ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۰) عمرو بن عمرو جُشمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے جو حضرت ابن زبیر کے دور میں قاضی تھے ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

(۳۱۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ وَرَّثَ قَوْمًا غَرِقُوا بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۱) سماک ایک آدمی کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں کو جو ڈوب گئے تھے ایک دوسرے کا وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ : أَنَّ قَوْمًا غَرِقُوا عَلَى جِسْرِ مَنْبِجٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ سُفْيَانُ لأَبِي حُصَيْنٍ : مِنَ الشَّعْبِيِّ سَمِعْته ، قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۹۹۲) ابو حصین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ''منبج'' شہر کے پل پر سے ڈوب گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حصین سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت شعبی سے سُنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۹۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ ، فَوَرَّثَ عَلِيٌّ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک گھر والے ایک کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ : أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ ، أَوْ مَاتُوا فِي طَاعُونٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۴) عبیدہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر ایک گھر گر گیا یا کچھ لوگ طاعون میں مر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا

وارث بنایا۔

(۳۱۹۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ حُرَيْسِ الْبُجَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلاً وَابْنَهُ - أَوْ أَخَوَيْنِ - قُتِلاَ يَوْمَ صِفِّينَ جَمِيعًا ، لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا قُتِلَ أَوَّلاً ، قَالَ : فَوَرَّثَ عَلِيٌّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۱۵۲۔ دارمی ۳۰۴۸)

(۳۱۹۹۵) حُریس بجلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو باپ بیٹے یا دو بھائی صفّین کے معرکے میں ایک ساتھ قتل ہو گئے جن کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ کون پہلے قتل ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ : أَنَّ طَاعُونًا وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُوَرَّثَ الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ ، وَإِذَا لَمْ يَكُونُوا كَذَلِكَ وَرَّثَ هَذَا مِنْ ذَا ، وَهَذَا مِنْ ذَا.

قَالَ سَعِيدٌ : الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ : كَانَ الْمَيِّتُ مِنْهُمْ يَمُوتُ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى آخَرَ إِلَى جَنْبِهِ.

(۳۱۹۹٦) قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ شام میں طاعون واقع ہو گیا چنانچہ ایک ایک گھر والے سب کے سب مر جایا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنایا جائے، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنا دیئے جائیں، سعید فرماتے ہیں کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے مرنے والا اس طرح مرتا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر رکھے ہوتا۔

(۳۱۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۹۹۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مفہوم منقول ہے۔

(۳۱۹۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فِي الْقَوْمِ يَمُوتُونَ لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ ، قَالَ : يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

قَالَ مَنْصُورٌ : لاَ يَضُرُّك بِأَيِّهِمْ بَدَأْت إِذَا وَرَّثْت بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۸) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو اس طرح مر جائیں کہ ان کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا، کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا جائے، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہوئے جس سے چاہو ابتداء کر لو۔

(۷٤) مَنْ قَالَ يرِث كلّ واحِدٍ مِنهم وارِثه مِن النّاسِ ولا يورّث بعضهم مِن بعضٍ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا لوگوں میں سے کوئی وارث ہو گا، ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا

(۳۱۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الأَحْيَاءَ مِنَ الأَمْوَاتِ ، وَلاَ يُوَرِّثُ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۹) داؤد بن ابی ہند عمر بن عبد العزیز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ زندوں کو مردوں کا وارث بناتے تھے اور ڈوب جانے والوں کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(۳۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :يَرِثُ كُلُّ إِنْسَانٍ وَارِثُهُ مِنَ النَّاسِ.

(۳۲۰۰۰) قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے خط میں یہ بات تھی کہ ہر انسان لوگوں میں سے اس شخص کا وارث ہو گا جو اس کا وارث ہوتا ہے۔

(۳۲۰۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ أَخِي وَابْنَ أَخِي خَرَجَا فِي سَفِينَةٍ فَغَرِقَا ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُمَا شَيْئًا.

(۳۲۰۰۱) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا بھائی اور میرا بھتیجا ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ دونوں غرق ہو گئے، آپ نے ان دونوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(۳۲۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۲۰۰۲) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے سے اس مال کا وارث نہیں ہوگا جس کا وہ اس سے وارث ہوا ہے۔

(۳۲۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِينَ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۲۰۰۳) معمر زہری سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اس طرح اکٹھے مر جائیں کہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا ہے، فرمایا ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۷۵) فِي ثلاثةٍ غرقوا وأمّهم حيّةٌ ما لها مِن مِيراثِهِم

ان تین آدمیوں کا بیان جو اکٹھے ڈوب جائیں اور ان کی ماں زندہ ہو، کہ اس کو ان کی میراث کا کتنا حصّہ ملے گا

(۳۲۰۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا وَرَّثَ ثَلاَثَةً غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأُمُّهُمْ حَيَّةٌ ، فَوَرَّثَ أُمَّهُمُ السُّدُسَ مِنْ صُلْبِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ، ثُمَّ وَرَّثَهَا الثُّلُثَ بِمَا وَرِثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ لِلْعَصَبَةِ.

(۳۲۰۰۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو جو کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تھے، ایک دوسرے کا وارث بنایا جبکہ ان کی ماں زندہ تھی، اور ان کی ماں کو ہر ایک میں سے چھٹے حصّے کا وارث بنایا، پھر وراثت کا جو مال ان بھائیوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے دلایا اس میں سے ایک تہائی مال ماں کو دے دیا، اور باقی مال عصبہ کو دے دیا،

(۷۶) تفسِير مَنْ قَالَ يورّث بعضهم مِن بعضٍ كيف ذلِكَ ؟

ان حضرات کے قول کی وضاحت جو فرماتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا، کہ یہ کیسے ہوگا؟

(۳۲۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يُفَسِّرَانِ قَوْلَهُمْ : يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالاَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا وَتَرَكَ مَالاً ، وَلَمْ يَتْرُكِ الآخَرُ شَيْئًا ، وَرِثَ وَرَثَةُ الَّذِي لَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِيرَاثَ صَاحِبِ الْمَالِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَرَثَةِ صَاحِبِ الْمَالِ شَيْءٌ.

(۳۲۰۰۵) محمد بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی رحمہما اللہ کو اس بات کی وضاحت کرتے سنا کہ "ان غرق ہونے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا" فرمایا کہ جب دو ورثاء میں سے ایک مال چھوڑ کر مرے اور دوسرا کچھ مال نہ چھوڑ کر جائے تو جو آدمی مال نہیں چھوڑ کر مرا، اس کے ورثہ مال والے شخص کی میراث پائیں گے اور مال والے آدمی کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷۷) فِي ولدِ الزِّنا لِمن مِيراثه

اس بات کا بیان کہ ولد الزنا کی میراث کس کو ملے گی؟

(۳۲۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مِيرَاثُ اللَّقِيطِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ.

(۳۲۰۰۶) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہین کہ راستے میں ملنے والے بچے کی میراث کا حکم وہی ہے جو راستے میں ملنے والے مال کا ہے۔

(۳۲..۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ الْمَرْأَةَ ، قَالَ لأَهْلِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ ، وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۳۲۰۰۷) زید بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کوسنگسار کیا تو اس عورت کے ورثاء کو فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے، تم اس کے وارث ہوگے اور وہ تمہارا وارث ہوگا، اور اگر یہ کوئی جرم کرے تو اس کا تاوان تم پر ہوگا۔

(۳۲..۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : أُمُّهُ عَصَبَتُهُ وَعَصَبَتُهَا عَصَبَتُهُ وَوَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَتِهِ.

(۳۲۰۰۸) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی ماں اور اس کی ماں کے عصبہ اس بچے کے عصبہ ہیں اور ولد الزنا (حرامی) کا حکم بھی وہی ہے۔

(۳۲..۹) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ -يَعْنِي : ابْنَ الْمُلاعَنَةِ -، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۲۰۰۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی تمام وراثت اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کے جرم کا تاوان اس کے عصبہ ادا کریں گے اور حرامی بچے کا، اور اس نصرانی کے بچے کا جس کی ماں مسلمان ہو یہی حکم ہے۔

(۳۲.۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدُ الزِّنَا : يَتَوَارَثَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ.

(۳۲۰۱۰) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور حرامی بچہ، دونوں اپنی ماں کی جانب سے رشتہ داروں کے وارث ہوں گے۔

(۳۲.۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، أَو ابْنُ الْمُلاعَنَةِ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِ الزِّنَا.

(۳۲۰۱۱) عمرو راوی ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حرامی بچے کا وہی حکم ہے جو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا حکم ہے، یا یہ فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا وہی حکم ہے جو حرامی بچے کا ہے۔

(۳۲.۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ارْفَعْهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَلْيَلِ حُزُونَتَهُ وَسُهُولَتَهُ.

(۳۲۰۱۲) شعبی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے بذریعہ خط حضرت شریح سے حرامی بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا کہ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا معاملہ بادشاہ تک پہنچاؤ کہ اس کی کفالت کرے۔

(۳۲.۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ الْمُتَلاعِنَيْنَ

تَرِثُهُمَا أُمُّهُمَا وَأَخْوَالُهُمَا.

(۳۲۰۱۳) حسن بن حر حضرت حکم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ حرامی اور لعان کرنے والوں کی ماں اور اس کے ننھیال اس کے وارث ہوں گے۔

(۷۸) فِي الخنثى كيف يورّث ؟

اس بات کا بیان کہ خنثٰی کس طرح وارث بنایا جائے گا؟

(۳۲.۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي الْخُنْثَى ، قَالَ: يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ.

(۳۲۰۱۴) شعبی خنثٰی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس کے وارث ہونے میں اس کے پیشاب کے راستے کا اعتبار ہوگا۔

(۳۲.۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ الأَحْمَسِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُعَاوِيَةَ أُتِيَ فِي خُنْثَى فَأَرْسَلَهُمْ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يُوَرَّثُ مِنْ حَيْثُ يَبُولُ.

(۳۲۰۱۵) کثیر احمسی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس خنثٰی کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے ان پوچھنے والوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، آپ نے فرمایا کہ جس جگہ سے وہ پیشاب کرتا ہے اس کے اعتبار سے اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲.۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ :فِي الْخُنْثَى ، قَالاَ : يُوَرَّثُ مِنْ مَبَالِهِ.

قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۶) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن نے خنثٰی کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کی جگہ کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا، قتادہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات سعید بن مسیّب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور اگر وہ دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس راستے سے پہلے پیشاب آئے اس کا اعتبار کیا جائے۔

(۳۲.۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي مَوْلُودٍ وُلِدَ لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ ، وَلاَ مَا لِلأُنْثَى ، يَبُولُ مِنْ سُرَّتِهِ ، قَالَ : لَهُ نِصْفُ حَظِّ الأُنْثَى وَنِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ.

(۳۲۰۱۷) عمر بن بشیر ہمدانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس بچے کے بارے میں فرمایا جس کا پیشاب کا مقام ہی نہ تھا، مردوں جیسا نہ عورتوں جیسا، اور وہ اپنی ناف کے راستے پیشاب کرتا تھا، کہ اس کو عورت کی میراث کا آدھا مال اور مرد کی میراث کا آدھا مال دلایا جائے گا۔

(۳۲.۱۸) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :فِي الْخُنْثَى يُوَرَّثُ مِنْ

مَبَالِهِ ، وَإِنْ بَالَ مِنهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۸) محمد بن عبدالرحمن عدنی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر نے خنثیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کے مقام کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا اور اگر دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس مقام سے پہلے کرتا ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۷۹) فِي الحمِيلِ من ورّثه ؟ ومن كان يرى له مِيراثًا ؟

اس بچے کا بیان جو بچپن میں دارالکفر سے دارالاسلام لایا جائے، اوران حضرات کا جو اس کو وارث بنائے جانے کے قائل ہیں

(۳۲۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَان يُوَرِّثُونَ الْحَمِيلَ.

(۳۲۰۱۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس طرح لائے جانے والے بچوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۲۰۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَدْرَكْت الْحُمَلاَءَ فِي زَمَانِ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ لاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۲۰) ابوطلق کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے دارالکفر سے لائے جا نے والے بچوں کو دیکھا کہ ان کو وارث نہیں بنایا جاتا تھا۔

(۳۲۰۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : مَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۱) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو گواہوں کے بغیر وارث نہیں بنایا جا سکتا۔

(۳۲۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : أَنْ لاَ يُوَرَّثُ بِوِلاَدَةِ الشِّرْكِ.

(۳۲۰۲۲) محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ مشرکین کے بچوں کو وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لاَ يُوَرَّثَ حَمِيلٌ إلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو لکھا کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو بغیر گواہوں کے وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي الْحُمَلاَءِ : لاَ يُوَرَّثُونَ إلاَّ بِشَهَادَةِ الشُّهُودِ ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدٌ : قَدْ تَوَارَثَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ بِنَسَبِهِمُ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَنَا أُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ كَتَبَ بِهَذَا.

(۳۲۰۲۴) ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دارالکفر سے لائے جانے

والے بچوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو گواہوں کی گواہی کے بغیر وارث نہیں بنایا جائے گا، اس پر انہوں نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کو جاہلیت کے نسب کی بنیاد پر وارث بنایا گیا تھا، اس لئے میں تسلیم نہیں کرتا کہ انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔

(٣٢.٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِالأَرْحَامِ الَّتِي يَتَوَاصَلُونَ بِهَا.

(٣٢٠٢٥) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان رشتہ داریوں کی بنیاد پر وارث بنایا جاتا تھا جن کے ذریعے وہ صلہ رحمی کیا کرتے ہیں۔

(٣٢.٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ قَوْمِهِ : أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ غَرِقَ أَخٌ لَهُ يُقَالَ لَهُ : رَاشِدٌ ، فَاخْتَصَمَ فِيهِ بَنُو زَبِيدٍ وَبَنُو أَسَدٍ ، فَارْتَفَعُوا إلَى مَسْرُوقٍ ، فَقَالَ : مَسْرُوقٌ لِبَنِي أَسَدٍ : أَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ كَانَ يَحْرُمُ عَنْهُ مَا يَحْرُمُ الأَخَ مِنْ أُخْتِهِ ، فَشَهِدُوا بِذَلِكَ ، فَأَعْطَى أَبَا سُلَيْمَانَ مِيرَاثَهُ.

(٣٢٠٢٦) ایاس بن عباس اپنی قوم کے ایک بزرگ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسلیمان کا ایک بھائی جس کا نام راشد تھا فوت ہوگیا، چنانچہ اس کے بارے میں بنوزبید اور بنواسد کے درمیان جھگڑا ہوا، انہوں نے یہ بات حضرت مسروق تک پہنچائی تو حضرت مسروق نے بنواسد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ بھائی اور بہن کے درمیان جو چیزیں حرام ہیں وہ ان کے درمیان بھی حرام تھیں؟ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو آپ نے ابوسلیمان کو ان کی میراث دی۔

(٣٢.٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْتُ الأَعْمَشَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي حَمِيلاً فَمَاتَ أَخُوهُ ، فَوَرَّثَهُ مَسْرُوقٌ مِنْهُ.

(٣٢٠٢٧) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بچپن میں دارالکفر سے لائے گئے تھے، پھر ان کے بھائی فوت ہوئے تو حضرت مسروق نے ان کو ان کے بھائی کا وارث بنایا۔

(٣٢.٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلّ نَسَبٍ يُتَوَصَل عَلَيْهِ فِي الإِسْلاَمِ فَهُوَ وَارِثٌ مَوْرُوثٌ.

(٣٢٠٢٨) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ نسب جس کی بنیاد پر اسلام میں صلہ رحمی کی جاتی ہے اس کی بنیاد پر لوگ وارث ہوں گے اور اسی بنیاد پر دوسروں کو ان کا وارث بنایا جائے گا۔

(٣٢.٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إذَا كَانَ نَسَبًا مَعْرُوفًا مَوْصُولاً وَرِثَ. يَعْنِي: الْحَمِيلَ.

(٣٢٠٢٩) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کا نسب معروف ہو اور اس کی بنیاد پر تعلقات رکھے جاتے ہوں تو وہ وارث ہوں گے۔

(٣٢.٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْحَمِيلِ ؟ فَقَالاَ : لاَ يَرِثُ إلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(٣٢٠٣٠) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد رحمہ اللہ سے دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ گواہی کے بغیر وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: أَقَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ جَلِيبَةٌ بِنَسَبِ أَخٍ لَهَا جَلِيبٌ، فَوَرَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ

(۳۲۰۳۱) اشعث بن ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے جو بچپن میں دارالکفر سے لائی گئی تھی اپنے ایک بھا کے نسب کا اقرار کیا جو دارالکفر سے لایا گیا تھا چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عتبہ نے اس بھائی کو اس کی بہن کا وارث بنایا۔

(۳۲۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْحَمِيلِ يُقِيمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ أَخُوهُ قَالَ: يَرِثُهُ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿وَأُولُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۲۰۳۲) حکم بن عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بچے کے بارے میں سوال کیا جو اس بات پر گواہی لے آ کہ وہ مرنے والے کا بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق وہ اس کا وارث ہوگا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَأُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾۔

(۸۰) فِي الْمرتدِّ عنِ الإسلامِ من يرثه

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان، کہ کون اس کا وارث ہوگا

(۳۲۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا ارْتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۲۰۳۳) قاسم بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی مرتد ہو جائے تو اس کی او اس کی وارث ہوگا۔

(۳۲۰۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ أُتِيَ بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَ ارْتَدَّ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلَامَ فَأَبَى فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(عبدالرزاق ۱۹۲۹۶۔ دارمی ۳۰۷۵

(۳۲۰۳۴) ابو عمرو شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس مستورد عجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا آپ نے اس پر اسلام پیش کیا لیکن اس نے انکار کردیا چنانچہ آپ نے اس کو قتل کردیا اور اس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم فرمادی۔

(۳۲۰۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ: لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتد کی میراث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کو د جائے گی۔

(۳۲۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ،

لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ لأَهْلِ .. شَيْءٌ.

(۳۲۰۳۶) جریر بن حازم فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مرتد کی میراث کے بارے میں یہ لکھا کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی، اور اس کے ہم مذہب لوگوں کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يُقْتَلُ، وَمِيرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا اور اس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی۔

(۳۲۰۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ.

(۳۲۰۳۸) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے مرتد کی میراث اس کے ورثاء کو دی۔

(۳۲۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ ، هَلْ يُوصَلُ ؟ قَالَ : مَا يُوصَلُ ؟ قُلْتُ : يَرِثُهُ بَنُوهُ ، قَالَ نَرِثُهُمْ لاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۳۹) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مرتد کی میراث کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو ملایا جائے گا؟ انہوں نے پوچھا کہ ملانے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ کیا ان کے بیٹے اس کے وارث ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْمُرْتَدُّونَ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۴۰) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مرتدین کے وارث ہوں گے وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَبَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۴۱) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی اور حکم نے فرمایا کہ مرتد کی میراث اس کی مسلمان بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۲۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا لَحِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ مِيرَاثُهُ ، أَوْ يَعْتِقَ الْحَاكِمُ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ وَمُدَبَّرَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِمْ.

(۳۲۰۴۲) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مرتد دارالحرب چلا جائے پھر میراث تقسیم ہونے اور اس کی امّ ولد اور مدبّرہ کے آزاد ہونے سے پہلے لوٹ آئے تو وہی ان کا حق دار ہے۔

(۳۲.۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ يُطَيِّبُونَ لَهُ الْمُرْتَدِّ مِيرَاثَهُ. يَعْنِي :إذَا قُتِلَ.

(۳۲۰۴۳) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا، کہ مسلمان مرتد کے لئے اس کی میراث کو حلال قرار دیتے تھے، یعنی جب وہ قتل ہو جائے۔

(۸۱) فِي الْقَاتِلِ لَا يَرِث شيئًا

قاتل کا بیان، کہ وہ کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا

(۳۲.۴٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب :أَنَّ قَتَادَةَ - رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ - قَتَلَ ابْنَهُ ، فَأَخَذَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ :ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً ، وَقَالَ لاَبِ الْمَقْتُولِ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ.(ابن ماجه ۲۶۴۶۔ مالك ۸۶۷

(۳۲۰۴۴) عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ جو بنو مدلج کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کے بدلے سو اونٹ لئے، تیس تین سالہ اونٹ، تیس چالیس سالہ اونٹ، اور چالیس حاملہ اونٹنیاں، اور مقتول کے والد کو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، کہ قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں۔

(۳۲.٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ عَمْدًا ، وَلاَ خَطَأً.

(۳۲۰۴۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ نہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا وارث ہوگا، نہ غلطی سے قتل کرنے والا۔

(۳۲.٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ أَخَاهُ خَطَأً فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؟ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۴۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو غلطی سے قتل کر دیا، چنانچہ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تو آپ نے فرمایا: کوئی قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا۔

(۳۲.٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ قَرِيبَهُ شَيْئًا مِنَ الدِّيَةِ عَمْدًا أَوْ خَطَأً.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ الْقَاتِلُ لاَ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قُتِلَ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ وَلَدًا ، أَوْ وَالِدًا ، وَلَكِنْ يَرِثُ مِنْ مَالِهِ ، لأَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ النَّاسَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَقْطَعَ الْمَوَارِيثَ الَّتِي فَرَضَهَا.

(۳۲۰۴۸) سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کر دے وہ خواہ جان بوجھ کر قتل کرے یا غلطی سے، مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا، اور زہری فرماتے ہیں قاتل مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا، چاہے وہ بیٹا ہو یا باپ ہو۔ لیکن وہ مقتول کے اپنے مال کا وارث ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُن وراثتوں کو ختم کر دے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہیں۔

(۳۲.۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۹) ابو عمرو عبدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قُتِلَ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۰) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الدِّيَةِ ولاَ مِنَ الْمَالُ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ ہی مقتول کے مال کا۔

(۳۲.۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْقَاتِلَ وَيَرَى ، أَنَّهُ يَحْجبُ.

(۳۲۰۵۲) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن قاتل کو وارث نہیں بناتے تھے اور ان کی رائے یہ تھی کہ قاتل محجوب ہے۔

(۳۲.۵۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْقَاتِلِ يَرِثُ شَيْئًا ؟ قَالَ : فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْقَاتِلَ لاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۳) ابن ابی ذئب فرماتے ہیں، کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کہ کیا قاتل کسی چیز کا وارث ہوگا؟ انہوں نے فرمایا، کہ حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا ہے کہ حدیث میں یہ بات طے ہے کہ قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہے۔

(۳۲.۵۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ : الْقَاتِلُ عَمْدًا لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ ، وَلاَ مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا ، وَالْقَاتِلُ خَطَأً لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا وَيَرِثُ مِنْ غَيْرِهَا إِنْ كَانَ.

(۳۲۰۵۴) عبد الواحد بن ابی عون فرماتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے فرمایا کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا دیت اور دوسرے مال کا وارث نہیں ہوگا، اور غلطی سے قتل کرنے والا دیت کا وارث تو نہیں ہوگا البتہ اگر دوسرا مال موجود ہو تو اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲.۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۵۵) یحییٰ بن سعید حضرت عروہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲.۵۶) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۶) ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا، کہ قاتل مال کے کسی حصے کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی غَنِیَّةَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ ابْنَہُ ، أَوْ أَخَاہُ لَمْ یَرِثْہُ ، وَوَرِثَہُ أَقْرَبُ النَّاسِ بَعْدَہُ.

(۳۲۰۵۷) ابوغنیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی اپنے بیٹے یا بھائی کو قتل کر دے تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، اس کے علاوہ جو آدمی میت سے زیادہ قریب ہو وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۵۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، قَالَ : إِنْ قَتَلَہُ خَطَأً وَرِثَہُ مِنْ مَالِہِ ، وَلَمْ یَرِثْ مِنْ دِیَتِہِ ، وَإِنْ قَتَلَہُ عَمْدًا لَمْ یَرِثْ مِنْ مَالِہِ ، وَلاَ مِنْ دِیَتِہِ.

(۳۲۰۵۸) ابن جریج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر قاتل غلطی سے قتل کرے تو وہ میت کے مال سے وارث ہوگا لیکن میت کی دیت سے وارث نہیں ہوگا، لیکن اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے مال کا وارث ہوگا نہ اس کی دیت کا۔

(۳۲۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَلِیَّہُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِہِ ، وَلَمْ یَرِثْ مِنْ دِیَتِہِ ، وَإِنْ قَتَلَہُ عَمْدًا لَمْ یَرِثْ مِنْ مَالِہِ ، وَلاَ مِنْ دِیَتِہِ.

(۳۲۰۵۹) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی غلطی سے اپنے ولی کو قتل کر دے تو وہ اس کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ ، عَنْ عَلِیٍّ : فِی رَجُلٍ قَتَلَ أُمَّہُ قَالَ : إِنْ کَانَ خَطَأً وَرِثَ ، وَإِنْ کَانَ عَمْدًا لَمْ یَرِثْ.

قَالَ وَکِیعٌ : لاَ یَرِثُ قَاتِلُ عَمْدٍ وَلاَ خَطَأً مِنَ الدِّیَۃِ ، وَلاَ مِنَ الْمَالِ.

(۳۲۰۶۰) یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی ماں کو قتل کر دیا تھا، کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کیا ہے تو وہ وارث ہوگا، اور اگر جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو وارث نہیں ہوگا۔ وکیع فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا اور بھول کر قتل کرنے والا دونوں دیت کے وارث ہوں گے نہ مال کے۔

(۳۲۰۶۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : لاَ یَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : لاَ یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا مِنْ دِیَتِہِ ، وَلاَ مِنْ مَالِہِ.

(۳۲۰۶۲) منصور روایت کرتے ہیں کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ مال کا۔

(۳۲۰۶۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَمَانٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ یَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَمَانٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ یَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۴) لیث حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۸۲) فِي ولدِ الزِّنا يدّعِيهِ الرّجل يقول هو أبِي ، هل يرِثه ؟

ولد الزنا کا بیان جس کے نسب کا کوئی آدمی دعویٰ کرے اور وہ کہے کہ یہ میرا باپ ہے، کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟

(۳۲۰۶۵) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ وَلَدَ الزِّنَا وَإِنَ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ.

(۳۲۰۶۵) ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ولد الزنا کو وارث نہیں بناتے تھے، چاہے کوئی آدمی اس کے نسب کا دعویٰ کرے۔

(۳۲۰۶۶) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ أَبُوك يَقُولُ فِي وَلَدِ الزِّنَا يَعْتِقُهُ مَوَالِيهِ ، أَوْ سَادَتُهُ فَيَسْتَلْحِقُهُ أَبُوهُ وَقَدْ عَلِمَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ يَرِثُ.

(۳۲۰۶۶) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ آپ کے والد اس ولد الزنا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کو اس کے آقا یا اس کے سردار آزاد کر دیں اور پھر اس کا والد اس کے نسب کا اقرار کرلے، جبکہ اس کے آقاؤں کو یہ علم ہو کہ یہ اس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے فرمایا، کہ وہ فرماتے تھے، کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَرِثُهُ إِذَا عَرَفَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ، وَإِنْ أَنْكَرَه مَوَالِيهِ وَخَاصَمُوهُ لَمْ يَرِثْ.

(۳۲۰۶۷) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ ولد الزنا اس کا وارث ہوگا جبکہ اس کے سردار جانتے ہوں کہ یہ اس کا بیٹا ہے، اور اگر اس کے مولیٰ، انکار کر دیں اور جھگڑا کریں تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَهَرَ بِامْرَأَةٍ حُرَّةٍ ، أَوْ أَمَةِ قَوْمٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَرِثُ وَلاَ يُورَثُ. (ابن حبان ۵۹۹۶۔ عبدالرزاق ۱۳۸۵۱)

(۳۲۰۶۸) ابن جریج روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرو بن شعیب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی کسی آزاد عورت کے ساتھ زنا کرے، یا کسی قوم کی باندی کے ساتھ زنا کرے تو نہ وہ وارث ہوگا، نہ کوئی دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي ابْنٍ .... مَوَلَّدٍ مِنَ الزِّنَى ، قَالَ : لاَ يُلْحَقُ بِهِ.

(۳۲۰۶۹) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ زانی سے ثابت النسب نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۰۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا ، إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لاَ يُقَامُ

عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ ، وَتُمَلَّكُ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ ، أَوْ شِرَاءٍ.

(۳۲۰۷۰) شباک روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا، کہ حرامی بچہ وارث نہیں ہوگا، صرف وہ بچہ وارث ہوگا جس کے باپ پر حد قائم نہ کی جائے، اور اس کی ماں نکاح یا خریداری کے ذریعے سے ملکیت میں آئی ہو۔

(۳۲.۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لاَ يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ ، وَلاَ يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ.

(۳۲۰۷۱) حسن بن حُر روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے مجھے یہ بیان کیا، کہ ولد الزنا کا وہ آدمی وارث نہیں ہوسکتا جو اس کے نسب کا اقرار کرے، اور نہ وہ ولد الزنا اس کا وارث ہوگا۔

(۸۳) فِي الْمَجُوسِ كَيْفَ يَرِثُونَ مَجُوسِيًّا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ؟

مجوسیوں کا بیان کہ وہ اس مجوسی کے کس طرح وارث ہوں گے جو مرے اور اپنی بیٹی چھوڑ جائے

(۳۲.۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ بِأَدْنَى النَّسَبَيْنِ.

(۳۲۰۷۲) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا، کہ وہ دونسبوں میں قریبی نسب کے اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲.۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَهِيَ أُخْتُهُ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، قَالَ : تَرِثُ بِأَدْنَى قَرَابَتِهَا ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۲۰۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا، جو اپنی بیٹی کو چھوڑ جائے اور وہ اس کی بہن بھی ہو اور اس کی بیوی بھی ہو، کہ وہ قریب ترین رشتہ داری کے اعتبار سے وارث ہوگی، اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو تمام مال دیا جائے گا۔

(۳۲.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمَجُوسِيُّ إِلاَّ بِوَجْهٍ وَاحِدٍ.

(۳۲۰۷۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ مجوسی ایک ہی اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲.۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا يُوَرِّثَانِ الْمَجُوسِيَّ مِنَ الْوَجْهَيْنِ.

(۳۲۰۷۵) حضرت شعبی کے ایک شاگرد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ مجوسی کو دو اعتبار سے وارث بناتے تھے۔

(۳۲.۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ مِيرَاثِ الْمَجُوسِيِّ ؟ قَالَ : يَرِثُونَ مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي يَحِلُّ.

(۳۲۰۷۶) یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد بن سلمہ سے مجوسی کی میراث کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا وہ اس جہت سے وارث ہوں گے جو حلال جہت ہو۔

(٨٤) فِي رجلٍ تزوّج ابنته فأولدها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے اور اس سے اس کی اولاد ہو جائے

(٣٢٠٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ : فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ ابْنَتَهُ فَأَصَابَ مِنْهَا ابْنَتَيْنِ ، ثُمَّ مَاتَتْ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ مَوْتِ الأَبِ ، قَالَ : لأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَلأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَهِيَ أُمُّهَا السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، حُجِبَتْ نَفْسها بِنَفْسِهَا.

(۳۲۰۷۷) وکیع حضرت سفیان سے اس مجوسی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے پھر اس سے اس کی دو بیٹیاں ہو جائیں، اور پھر باپ کے مرنے کے بعد ان میں سے کوئی مرجائے۔ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور اس کی باپ شریک بہن کے لئے جو اس کی ماں ہے مال کا چھٹا حصہ ہے، دو تہائی مال کو پورا کرنے کے لئے، اس نے اپنے آپ کو اپنی ذات کی وجہ سے ہی محروم کردیا۔

(٨٥) فِي الرّجلِ يعتِق الرّجل سائِبةً لِمن يكون مِيراثه؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو آزاد چھوڑ دے، یہ کہہ کر کہ کسی کو تم پر ولایت نہیں، کہ اس کی میراث کس کو ملے گی؟

(٣٢٠٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الإِسْلاَمِ لاَ يُسَيِّبُونَ ، إِنَّمَا كَانَتْ يُسَيِّبُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، أَنْتَ مَوْلاَهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ وَأَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ ، وَإِلاَّ فَأَرِنِهِ هَا هُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ . يَعْنِي : بَيْت الْمَالِ.

(۳۲۰۷۸) عطاء روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کردیا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، چنانچہ وہ مرگیا اور اس نے مال چھوڑا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا بے شک اہل اسلام آزاد نہیں چھوڑتے، بے شک اہل جاہلیت ہی آزاد چھوڑتے تھے، آپ اس کے مولیٰ، اور دوسرے لوگوں سے اس کے زیادہ حق دار ہیں، ورنہ اس کا مال میرے پاس لے آؤ، یہاں بہت سے ورثاء ہیں، یعنی بیت المال۔

(٣٢٠٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِمَالِ مَوْلًى لأُنَاسٍ أَعْتَقُوهُ سَائِبَةً، فَقَالَ لِمَوَالِيهِ : هَذَا مَالُ مَوْلاَكُمْ قَالُوا : لاَ حَاجَةَ لَنَا بِهِ ، إِنَّا كُنَّا أَعْتَقْنَاهُ سَائِبَةً ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّ فِي

أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَوْضِعًا.

(۳۲۰۷۹) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آزاد شدہ غلام کا مال لایا گیا، جس کے آقاؤں نے اس کو اس طرح آزاد چھوڑا تھا کہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا، آپ نے اس کے آقاؤں کو کہا، یہ تمہارے آزاد شدہ غلام کا مال ہے، وہ کہنے لگے ہمیں اس مال کی کوئی حاجت نہیں ہم نے اس کو اس طرح آزاد کیا تھا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے مال کی جگہیں مقرر ہیں۔

(۳۲۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا.

(۳۲۰۸۰) ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آزاد چھوڑا ہوا غلام اور صدقہ قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

(۳۲۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُتِيَ بِثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ : أَعْتَقَه سَائِبَةً ، فَأَمَرَ أَنْ يُشْتَرَى بِهِ رِقَابٌ.

(۳۲۰۸۱) بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس ہزار درہم لائے گئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ میرا گمان ہے، کہ لانے والے نے کہا کہ اس کو اس طرح چھوڑ دیں، کہ ان کا کوئی ولی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا، کہ اس سے غلام خرید لیا جائے۔

(۳۲۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، قَالَ : الْمِيرَاثُ لِمَوْلاَهُ.

(۳۲۰۸۲) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کر کہ اس پر کسی کو ولایت نہ ہو، آپ نے فرمایا اس کی میراث اس کے مولیٰ کو ملے گی۔

(۳۲۰۸۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَ

(۳۲۰۸۳) یونس فرماتے ہیں، کہ حضرت حسن سے اس غلام کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا جس کو اس کے آقا نے کسی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کیا ہو، آپ نے فرمایا، ہر آزاد شدہ کا یہی حکم ہے۔

(۳۲۰۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ مِيرَاثَ السَّائِبَةِ إلاَّ لِمَوَالِيهِ إلاَّ أَنَّ ...

(۳۲۰۸۴) ابن عون محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا، کہ میں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتا کہ ایسے غلاموں کی میراث اس کے آقاؤں کے لئے ہوگی، مگر یہ کہ......

(۳۲۰۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الل السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ.

(۳۲۰۸۵) ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا، ایسا غلام جہاں چاہے اپنا مال لگادے۔

(۳۲۰۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ : أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمرقّع أَعْتَ غُلاَمًا لَهُ لِلَّهِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَعُرِضَ عَلَى مَوْلاَهُ طَارِقٍ ، فَقَالَ : شَيْءٌ جَعَلْته لِلَّهِ ، فَلَسْت بِعَائِدٍ فِي

فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنِ اعْرِضُوا الْمَالَ عَلَى طَارِقٍ ، فَإِنْ قَبِلَهُ وَإِلاَّ فَاشْتَرَوْا بِهِ رَقِيقًا فَأَعْتِقُوهُمْ ، قَالَ : فَبَلَغَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَأْسًا.

(۳۲۰۸۶) عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ، طارق بن مرقع نے اپنا غلام اللہ کے لئے آزاد کیا چنانچہ وہ مرگیا اور اس نے اپنا مال چھوڑا، اس کو اس کے آقا طارق پر پیش کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ ایسی چیز ہے جو میں نے اللہ کے لئے چھوڑ دی ہے اس لئے میں اس کو دوبارہ لینے والا نہیں، چنانچہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ آپ نے فرمایا، کہ مال طارق کو دے دو، اگر وہ لے لے تو ٹھیک ورنہ اس سے غلام خرید کر آزاد کر دو، راوی فرماتے ہیں، کہ وہ مال پندرہ غلاموں کی قیمت تک جا پہنچا۔

(۳۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَعْتَقَتْ سَالِمًا سَائِبَةً ، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ : وَالِ مَنْ شِئْتَ ، فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ ، فَأُصِيبَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَدُفِعَ مَالُهُ إِلَى الَّتِي أَعْتَقَتْهُ.

(۳۲۰۸۷) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک انصاریہ عورت نے حضرت سالم کو کسی کی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کر دیا، اور کہا جس کو چاہو اپنا ولی بنالو، انہوں نے ابوحذیفہ بن عتبہ کو اپنا ولی بنایا، چنانچہ یمامہ کی جنگ میں وہ شہید ہو گئے اور ان کا مال اس عورت کو دیا گیا جس نے ان کو آزاد کیا تھا۔

(۸۶) مَنْ قَالَ لاَ يرِث المسلِم الكافِر

ان حضرات کا ذکر جو فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا

(۳۲۰۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَوَارَثُ الْمِلَّتَانِ الْمُخْتَلِفَتَانِ.

(ابو داؤد ۲۹۰۳۔ احمد ۱۷۸)

(۳۲۰۸۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو مختلف ملتوں کے لوگ وارث نہیں ہو سکتے۔

(۳۲۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ : أَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ مَاتَتْ عَمَّةٌ لَهُ مُشْرِكَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا ، وَقَالَ : يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۸۹) طارق بن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشعث بن قیس کی ایک مشرکہ یہودیہ پھوپھی فوت ہوگئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ : أَنَّ عَمَّةً لِلأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا ، وَقَالَ : يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۰) عبداللہ بن معقل کہتے ہیں، اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوگئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا ، كُلُّ مِلَّةٍ تَتْبَعُ مِلَّتَهَا.

(۳۲۰۹۱) عامر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب لوگ ہوں گے، ہر ملت اپنی ملّت کے تابع ہوتی ہے۔

(۳۲۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :أَرْسَلَ إِلَيَّ الْعُرْسُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ أَخَوَيْنِ نَصْرَانِيَّيْنِ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الآخَرُ وَتَرَكَ مَالا ؟ فَقُلْتُ :كَانَ مُعَاوِيَةُ يَقُولُ: لَوْ كَانَ نَصْرَانِيًّا وَرِثَهُ ، فَلَمْ يَزِدْهُ الإِسْلاَمُ إلاَّ شِدَّةً ، قَالَ الْعرسُ بْنُ قَيْسٍ :أَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَمَّةِ الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۰۹۲) میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عُرس بن قیس کندی نے مجھ سے بذریعہ خط دو نصرانی بھائیوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک مسلمان ہو جائے اور دوسرا مر جائے اور مال چھوڑ جائے، میں نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر وہ بھائی نصرانی ہوتا تو وارث ہوتا اور اسلام نے اس میں شدت کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا، عُرس بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی کے بارے میں ہم پر اس بات کا انکار فرمادیا اور ان کو اس کا وارث نہیں بنایا۔

(۳۲۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :قَالَ :لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۰۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ :إلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لَهُ فَيَرِثُهُ.

(۳۲۰۹۴) حارث ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ، مگر یہ کہ وہ اس کا غلام ہو پھر وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ :فِي يَهُودِيَّةٍ مَاتَتْ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۵) سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ کے بارے میں فرمایا جو مر گئی تھی، کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب ہوں گے۔

(۳۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِي ، فَهَذَا قَوْلُ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْضِي أَنَّهُمْ يَحْجُبُونَ وَلاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نصرانی مسلمان کا اور مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہوسکتا، اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ یہ دوسروں کو وراثت سے روک سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں بنائے جائیں گے۔

(۳۲۰۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۷) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۰۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ.

(۳۲۰۹۸) سعید بن جبیر ایک دوسری سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فرمان نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۰۹۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ، وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عَهْدِ عُمَرَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ مُعَاوِيَةُ وَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَافِرِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْكَافِرَ مِنَ الْمُسْلِمِ ، قَالَ : فَأَخَذَ بِذَلِكَ الْخُلَفَاءُ حَتَّى قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَرَاجَعَ السُّنَّةَ الأُولَى ، ثُمَّ أَخَذَ بِذَلِكَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَلَمَّا قَامَ هِشَام بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذَ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ. (مسلم ۱۲۳۳)

(۳۲۰۹۹) زہری فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وارث ہوتا تھا، اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، پس جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو انہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث بنایا اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا، راوی کہتے ہیں کہ پھر خلفاء نے اسی بات کو اپنالیا، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ حاکم ہوئے تو انہوں نے پہلی سنت کو نافذ کیا، پھر یہی بات یزید بن عبد الملک نے اپنائی اور جب ہشام بن عبد الملک حاکم ہوا تو اس نے خلفاء کے طریقے کو اپنالیا۔

(۳۲۱۰۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الرَّجُلُ غَيْرُ أَهْلِ مِلَّتِهِ إلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدَ رَجُلٍ ، أَوْ أَمَتَهُ.

(۳۲۱۰۰) ابو الزبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کے وارث اس کے ہم مذہب لوگوں کے علاوہ نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ کوئی آدمی کسی کا غلام ہو یا کوئی عورت کسی کی باندی ہو۔

(۸۷) مَنْ كَانَ يورِّث المسلِم الكافِر

ان حضرات کا بیان جو مسلمان کو کافر کا وارث بناتے تھے

(۳۲۱.۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِی الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِی الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَارْتَفَعُوا إلَيْهِ فِی يَهُودِيٍّ مَاتَ أَخَاهُ مُسْلِماً ، فَقَالَ مُعَاذٌ إنِّی سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إنَّ الإِسْلاَمَ يَزِيدُ وَلاَ يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ.

(احمد ۲۳۰۔ طبرانی ۳۳۸

(۳۲۱۰۱) ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے کہ لوگ ان کے پاس ایک یہودی کا مسئلہ لے کر آئے جس نے مرتے ہوئے اپنا ایک مسلمان بھائی وارث چھوڑا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ بے شک اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا اس کے بعد آپ نے اس مسلمان کو اس کا وارث بنا دیا۔

(۳۲۱.۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت قَضَاءً بَعْدَ قَضَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِنْ قَضَاءٍ قَضَى بِهِ مُعَاوِيَةُ فِی أَهْلِ كِتَابٍ ، قَالَ نَرِثُهُمْ وَلاَ يَرِثُونَنَا ، كَمَا يَحِلُّ لَنَا النِّكَاحُ فِيهِمْ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُمَ النِّكَاحُ فِينَا.

(۳۲۱۰۲) عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فیصلے کے بعد کوئی فیصلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے زیادہ بہتر نہیں دیکھا جو انہوں نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے، جیسا کہ ہمارے لئے ان کی عورتوں سے نکاح حلال ہے اور ان کے لئے ہماری عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔

(۸۸) فِی النّصرانِیِّ يرِث اليهودِیَّ ، واليهودِیِّ يرِث النّصرانِیِّ

اس نصرانی کا بیان جس کا وارث یہودی ہو اور اس یہودی کا بیان جس کا وارث نصرانی ہو

(۳۲۱.۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ ، وَلاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ.

(۳۲۱۰۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت حسن کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۱.٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۴) وکیع روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اسلام ایک ملّت ہے اور کفر ایک ملّت۔

(۳۲۱۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَا : الإِسْلَامُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۵) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد نے فرمایا کہ اسلام ایک ملّت ہے اور کفر ایک ملّت۔

(۸۹) فِي الرَّجُلِ يعتِق العبد ثمّ يموت ، من يرِثه ؟

اس آدمی کا بیان جو غلام آزاد کرے پھر مرجائے، کہ اس کا وارث کون ہوگا

(۳۲۱۰٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: لَا يَرِثُهُ.

(۳۲۱۰٦) خالد روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنا نصرانی غلام آزاد کیا اور پھر مرگیا، کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا فَمَاتَ ، فَجَعَلَ مِيرَاثَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۱۰۷) اسمٰعیل بن ابی حکیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنا ایک نصرانی غلام آزاد کیا پھر وہ مرگیا تو آپ نے اس کی میراث بیت المال میں رکھ دی۔

(۹۰) الصّبِيّ يموت وأحد أبويهِ مسلِمٌ ، لِمن مِيراثه مِنهما ؟

اس بچے کا بیان جو مرجائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو، کہ اس کی میراث ان دونوں میں سے کس کے لئے ہوگی

(۳۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا مَاتَ الصَّبِيُّ وَأَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمٌ ، قَالَ : يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ مِنْهُمَا ، دُونَ الْكَافِرِ مِنْهُمَا.

(۳۲۱۰۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب بچہ مرجائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اس کا وارث مسلمان ہوگا نہ کہ کافر۔

(۳۲۱۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۰۹) ابراہیم اور حجاج حضرت عطاء سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الصَّبِيِّ يَكُونُ أَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمًا ؟ قَالَا :هُوَ مَعَ الْمُسْلِمِ ، يَرِثُ الْمُسْلِمَ وَيَرِثُهُ الْمُسْلِمُ.

(۳۲۱۱۰) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس بچے کے بارے میں پوچھا جس کے والدین میں سے کوئی ایک

مسلمان ہو، فرمایا کہ وہ مسلمان کا وارث ہوگا اور اس کا وارث مسلمان ہوگا۔

(۳۲۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالآخَرُ كَافِرٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَمَالَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِهِ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ ، فَقَضَى لَهُ بِهِ.

(۳۲۱۱۱) عبد الحمید بن سلمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والدین ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے سامنے جھگڑا کرنے لگے جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا کافر تھا، آپ نے ان کو اختیار دے دیا، اور وہ کافر کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہدایت فرما دے، چنانچہ وہ مسلمان کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے اس کا مسلمان کے لئے فیصلہ فرما دیا۔

(۳۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :الْوَلَدُ مَعَ الْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۲) حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اولاد والدین میں سے مسلمان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۲۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، مِثْلَهُ.

(۳۲۱۱۳) شعبی حضرت شریح سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :هُوَ لِلْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۴) شعبی حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ وہ مسلمان والد کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَسَنِ :فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ :الْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۵) حجاج حضرت عطاء اور حسن رحمہما اللہ سے اس یہودی اور نصرانی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان ہو جائے، کہ ان کا بیٹا مسلمان کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ :إِذَا مَاتَتْ يَهُودِيَّةٌ أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ تَحْتَ مُسْلِمٍ لَهُ مِنْهَا أَوْلاَدٌ صِغَارٌ ، فَإِنَّ الْوَلَدَ مَعَ أَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، فَإِنْ مَاتُوا وَهُمْ صِغَارٌ فَمِيرَاثُهُمْ لأَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، لَيْسَ لأُمِّهِمْ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ مَا دَامُوا صِغَارًا.

(۳۲۱۱۶) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہودی یا نصرانی عورت مر جائے اور وہ مسلمان کے نکاح میں ہو جس سے اس کی نابالغ اولاد ہو تو بچہ اپنے مسلمان باپ کے ساتھ ہوگا، پس اگر وہ بچپن ہی میں مر جائیں تو ان کی میراث ان کے مسلمان باپ کے لئے ہوگی، اور ان کی ماں کا میراث میں کچھ حصہ نہیں، جب تک وہ نابالغ ہوں۔

(۹۱) الرّجلانِ يقعانِ على المرأةِ فِي طهرٍ واحِدٍ ويدّعِيانِ جمِيعًا ولدًا ، من يرِثه ؟

ان دو آدمیوں کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک طہر میں جماع کریں اور پھر دونوں اولاد کا دعوٰی کریں، کہ اس بچے کا وارث ان میں سے کون ہوگا؟

(۳۲۱۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ :وَقَعَ رَجُلٌ عَلَى وَلِيدَةٍ ، ثُمَّ بَاعَهَا مِنْ آخَرَ فَوَقَعَا عَلَيْهَا فَاجْتَمَعَا عَلَيْهَا فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :يَرِثُكُمَا وَلَيْسَ لأُمِّهِ ، وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ.

(۳۲۱۱۷) حنش فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک امّ ولد باندی سے جماع کیا، پھر اس کو دوسرے آدمی کے ہاتھ بیچ دیا اور اس نے بھی اس کے ساتھ جماع کیا، اس طرح دونوں نے ایک ہی طُہر میں جماع کر لیا، اس کے بعد اس نے ایک بچہ جنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ لے کر آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بچہ تم دونوں کا وارث ہوگا اور اپنی ماں کے لئے نہیں ہوگا، اور تم میں سے جو باقی رہ جائے وہ اسی کا بچہ ہوگا، بمنزلہ اس کی ماں کے۔

(۳۲۱۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلَيْنِ وَطِئَا امْرَأَةً فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ ، فَقَضَى أَنْ جَعَلَهُ بَيْنَهُمَا ، يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ ، وَهُوَ لأَطْوَلِهِمَا حَيَاةً.

(۳۲۱۱۸) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں جماع کیا تھا جس سے اس نے بچہ جنا، کہ اس بچے کو ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے، اس طرح کہ وہ بچہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس بچے کے وارث ہوں گے، اور ان دونوں میں سے اس کو ملے گا جس کی عمر زیادہ لمبی ہوگی۔

(۳۲۱۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَضَى عُمَرُ فِيهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ.

(۳۲۱۱۹) شعبی فرماتے ہیں کہ اس بچے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :دَعَا عُمَرُ أَمَةً فَسَأَلَهَا مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ؟ فَقَالَتْ :مَا أَدْرِي وَقَعَا عَلَيَّ فِي طُهْرٍ ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا.

(۳۲۱۲۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندی کو بلایا اور پوچھا کہ یہ بچہ ان دونوں میں سے کس کا ہے؟ وہ کہنے لگی مجھے پتہ نہیں، ان دونوں نے مجھ سے ایک طُہر میں جماع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ان دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

(۳۲۱۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ بِهَا فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُهُ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَى عَلِيًّا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فَاخْتَصَمُوا فِي وَلَدٍ

كُلُّهُمْ زَعَمَ أَنَّهُ ابْنُهُ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّكُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ ، وَإِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ لِصَاحِبَيْهِ ، قَالَ : فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ أَحَدُهُمْ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيَ الدِّيَةِ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، أَوْ أَضْرَاسُهُ.

(۳۲۱۲۱) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی یمن سے آیا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں ہی تھے، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں اور خبریں بتانے لگا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے اور وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑنے لگے، ہر ایک یہ گمان کرتا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، جبکہ انہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ جماع کیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم برابر شریک ہو، اور میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے بچہ اسی کے لئے ہوگا، اور اس پر دوسرے دو ساتھیوں کے لئے دیت کا دو تہائی دینا لازم ہوگا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اور جس کے نام قرعہ نکلا اس کو بچہ دے دیا، اور اس پر دو تہائی دیت لازم کردی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس اُٹھے یہاں تک کہ آپ کی آخری داڑھیں یا آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(۳۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا رَجُلاً لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا أَبُوهُ ، فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ : اتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

(۳۲۱۲۲) عبد الرحمن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک مجہول النسب آدمی کے نسب کا دعویٰ کیا تھا، اور آپ نے اس مجہول النسب سے کہا، ان دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ۔

(۹۲) فِي الرَّجلِ يأسِره العدوّ فيموت له الميِّت ، أيرث مِنه شيئًا ؟

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن قید کرلے اور پھر اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے، کیا وہ اس سے کسی چیز کا وارث ہوگا؟

(۳۲۱۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۲۱۲۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ آدمی کو میراث کی سب سے زیادہ ضرورت قید کی حالت میں ہی ہوا کرتی ہے۔

(۳۲۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : يَرِثُ.

(۳۲۱۲۴) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید نے فرمایا کہ وہ شخص وارث ہوگا۔

(۳۲۱۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ: أَنَّهُ لَمُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۲۱۲۵) قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قیدی اپنے رشتہ دار کی میراث کا محتاج ہے۔

(۳۲۱۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۶) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی وارث ہوگا۔

(۳۲۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۷) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے سنا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۲۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ.

(۳۲۱۲۸) قتادہ حضرت سعید بن مسیب سے اس قیدی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دشمنوں کے قبضے میں ہو، فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ.

(۳۲۱۲۹) داؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۳۲۱۳۰) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُوَرَّثُ مَالُ الأَسِيرِ وَامْرَأَتُهُ.

(۳۲۱۳۰) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ قیدی اور اس کی بیوی کے مال کو وراثت میں تقسیم کیا جائے گا۔

(۹۳) فِي المولودِ يموت وقد مات له بعض من يرثه

اس بچے کا بیان جو اس حال میں فوت ہو کہ اس سے پہلے اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے جس کا وہ وارث بنتا ہو

(۳۲۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۱) ہشام حضرت حسن اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بچے کو اسی صورت میں وارث بنایا جائے گا جبکہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(۳۲۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ :سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمَوْلُودِ ؟ فَقَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۲) ابن غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب وہ آواز نکالے تو اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : لَقِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَفْتِنَا فِي الْمَوْلُودِ يُولَدُ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۳) بشر بن غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہمیں اس بچے کے بارے میں مسئلہ بیان کریں جو اسلام میں پیدا ہو، آپ نے فرمایا اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ ، وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُوَرَّثْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۳۴) ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال دے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ پیدا ہونے کے بعد آواز بھی نہ نکالے تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا اور نہ ہی اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۳٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۵) مطرف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ آواز نہ نکالے، تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی اور نہ ہی اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ تَمَّ عَقْلُهُ وَمِيرَاثُهُ.

(۳۲۱۳۶) مغیرہ حضرت ابراہیم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال لے تو اس کی عقل اور اس کی میراث تام ہو جاتی ہے۔

(۳۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْلُودِ : لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ ، وَلاَ تَكْمُلُ فِيهِ الدِّيَةُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۷) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا، اور اس میں کامل دیت نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(۳۲۱۳۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الْمَرْأَةِ تَلِدُ وَلَمْ يَسْتَهِلَّ ؟ قَالَ : إِذَا تَحَرَّكَ فَعُلِمَ أَنَّ حَرَكَتَهُ مِنْ حَيَاةٍ وَلَيْسَتْ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَرِثَ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا حَرَكَتُهُ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَلَيْسَتْ مِنْ حَيَاةٍ لَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۸) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت بچہ جنے اور وہ بچہ آواز نکالے تو اس کا حکم یہ ہے اگر وہ حرکت کر۔

اوراس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس کی حرکت زندگی کی وجہ سے ہے اختلاج کی وجہ سے نہیں تو اس کو وارث بنایا جائے گا، اوراگر اس کی حرکت اختلاج کی وجہ سے ہو، زندگی کی وجہ سے نہ ہو تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ.

(۳۲۱۳۹) علاء بن میتب اپنے والد کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ نامکمل اعضاء والے بچے پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۴۰) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ آواز نکال لے تو وہ وارث ہوگا اور اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۴۱) یحییٰ بن سعید حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پیدا ہونے والے بچے کو اس وقت تک وارث نہیں بنایا جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ نکالے۔

(۳۲۱۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا فَشَهِدْنَ نِسْوَةٌ : أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا ، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُنَّ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۳۲۱۴۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بچہ جنا، اس کے بارے میں عورتوں نے گواہی دی کہ اس نے حرکت کی اور وہ زندہ پیدا ہوا تھا، اور اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی، حضرت شریح نے فرمایا کہ زندہ مردے کا وارث ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اس کی میراث کو ختم فرما دیا، کیونکہ عورتوں نے اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی تھی۔

(۹۴) فِي الاِسْتِهْلاَلِ الَّذِي يُوَرَّثُ بِهِ مَا هُوَ ؟

"استہلال" کا بیان، جس کے واقع ہونے سے بچے کو وارث بنایا جاتا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

(۳۲۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الاِسْتِهْلاَلُ : الصِّيَاحُ.

(۳۲۱۴۳) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ استہلال کا مطلب ہے "چیخنا"۔

(۳۲۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اسْتِهْلاَلُ الصَّبِيِّ : صِيَاحُهُ.

(۳۲۱۴۴) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بچے کے استہلال کا مفہوم ہے اس کا چلّانا۔

(۳۲۱۴٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :الاِسْتِهْلاَلُ : النِّدَاءُ وَالْعُطَاسُ.

(۳۲۱۴۵) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ استہلال کا معنی ہے آواز نکالنا اور چھینکنا۔

(۳۲۱٤٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى :الْعُطَاسَ :الاِسْتِهْلاَل.

(۳۲۱۴۶) ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ زہری فرماتے ہیں کہ میری رائے میں استہلال سے مراد چھینک ہے۔

(۳۲۱٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ إلاَّ نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إلاَّ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ. (مسلم ۱۸۳۸۔ عبدالرزاق ۱۱۹)

(۳۲۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے کچوکا لگاتا ہے جس کی تکلیف سے وہ چلّانے لگتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ کے۔

(٩٥) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بِأخٍ أو بِأختٍ ما له ؟

اس وارث کا بیان جو بھائی یا بہن کا اقرار کرے، کہ اس کو کیا ملے گا؟

(۳۲۱٤٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الإِخْوَةِ يَدَّعِي أَحَدُهُمَ الأَخ ، وَيُنْكِرُهُ الآخَرُونَ ، قَالَ :يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِمَنْزِلَةِ العَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الإِخْوَةِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ.

قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ وَالْحَكَمُ وَأَصْحَابُهُمَا يَقُولُونَ :لاَ يَدْخُلُ إلاَّ فِي نَصِيبِ الَّذِي اعْتَرَفَ بِهِ.

(۳۲۱۴۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی ے بارے میں فرمایا جس کے بھائی ہونے کا اقرار چند بھائیوں میں سے ایک نے کیا ہو اور باقی اس کا انکار کردیں، کہ وہ بھائی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوگا، جس طرح وہ غلام ہے جو چند بھائیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصّہ آزاد کردے، فرماتے ہیں کہ حضرت عامر اور حکم اور ان کے ساتھی فرماتے تھے کہ وہ اس شخص کے حصّے میں داخل ہوگا جس نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے۔

(۳۲۱٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ صَنْعَاءَ :أَنَّ طَاوُوسًا قَضَى فِي بَنِي أَبٍ أَرْبَعَةٍ شَهِدَ أَحَدُهُمْ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَ عَبْدًا كَانَ بَيْنَهُمْ ، فَلَمْ يُجِزْ طَاوُوس الْحَاقَهُ بالنَّسَبِ ، وَلَكِنَّهُ أَعْطَى الْعَبْدَ خُمُسَ الْمِيرَاثِ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ ، وَأُعْتِقَ الْعَبْدُ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ.

(۳۲۱۴۹) ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے اہل صنعاء میں سے ایک آدمی نے یہ خبر دی کہ حضرت طاؤس نے ایک باپ کے چار بیٹوں

کے بارے میں جن میں سے ایک نے یہ گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اپنے ایک غلام کے نسب کا اقرار کیا ہے جوان کے درمیان تھا، فیصلہ فرمایا، حضرت طاؤس نے اس کے نسب کے اقرار کو نافذ نہیں فرمایا، بلکہ غلام کو میراث کا پانچواں حصہ عطا فرمایا اسی آدمی کے مال میں سے جس نے گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے، اور غلام کو اس گواہی دینے والے کے مال سے آزاد کر دیا۔

(۳۲۱۵۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِیكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ شُرَیْحٍ :فِی رَجُلٍ أَقَرَّ بِأَخٍ ، قَالَ : بَیِّنَتُهُ أَنَّهُ أَخُوهُ.

(۳۲۱۵۰) ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے ایک بھائی کے نسب کا اقرار کیا تھا کہ اس کی گواہی یہ ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔

(۳۲۱۵۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ :فِی الرَّجُلِ یَدَّعِی أَخًا أَوْ أُخْتًا ، قَالَ : لَیْسَ بِشَیْءٍ حَتَّی یُقِرُّوا جَمِیعًا.

(۳۲۱۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کسی بھائی یا بہن کے نسب کا اقرار کرے، کہ اس کے اقرار کی کوئی حیثیت نہیں یہاں تک کہ سب ورثاء اس کے بھائی ہونے کا اقرار کریں۔

(۳۲۱۵۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : إذَا کَانَا أَخَوَیْنِ فَادَّعَی أَحَدُهُمَا أَخًا وَأَنْکَرَهُ الآخَرُ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ أَبِی لَیْلَی یَقُولُ :هِیَ مِنْ سِتَّةٍ :لِلَّذِی لَمْ یَدَّعِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلْمُدَّعِی سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعَی سَهْمٌ.

قَالَ :وَقَالَ أَبُو حَنِیفَةَ :هِیَ مِنْ أَرْبَعَةٍ :لِلَّذِی لَمْ یَدَّعِ سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعِی سَهْمٌ ، وَلِلْمُدَّعَی سَهْمٌ.

(۳۲۱۵۲) وکیع فرماتے ہیں کہ جب دو بھائی وارث ہوں اور ان میں سے ایک کسی آدمی کے بھائی ہونے کا اقرار کر لے اور دوسرا اس کا انکار کر دے، اس کے بارے میں حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ چھ حصوں سے نکلے گا، جس آدمی نے نسب کا اقرار نہیں کیا اس کے لئے تین حصے ہیں اور اس کا دعویٰ کرنے کے لئے دو حصے ہیں اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے ایک حصہ ہے۔

کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چار حصوں سے نکلے گا جس نے دعویٰ نہیں کیا اس کے لئے دو حصے اور دعویٰ کرنے والے کے لئے ایک حصہ اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے اس کے لئے ایک حصہ۔

(۹۶) فِی أمةٍ لِرجلٍ ولدت ثلاثة أولادٍ فادّعی الأوّل والأوسط ونفی الآخر

کسی آدمی کی اس باندی کے بیان میں جو تین بچے جنے اور مولیٰ پہلے اور دوسرے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے

(۳۲۱۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ :فِی أَمَةٍ وَلَدَتْ ثَلاَثَةَ أَوْلاَدٍ فَادَّعَی مَوْلاَهَا الأَوَّلَ

وَالأَوْسَطَ ، وَنَفَى الآخِرَ ؟ قَالَ :هُوَ كَمَا قَالَ.

(۳۲۱۵۳) ابراہیم اس باندی کے بیان میں فرماتے ہیں جو تین بچے جنے اور اس کا مولیٰ پہلے اور درمیانے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے، کہ وہ اس طرح ہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔

(۳۲۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يُولَدُ لَهُ الْوَلَدَانِ فَيَنْفِي أَحَدَهُمَا قَالَ :يُقِرُّ بِهِمَا جَمِيعًا ، أَوْ يَنْفِيهِمَا جَمِيعًا.

(۳۲۱۵۴) عامر اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے دو بچے پیدا ہوں اور وہ ایک کے نسب کی نفی کر دے، فرمایا کہ یا تو وہ دونوں کا اقرار کرے یا دونوں کی نفی کرے۔

(۹۷) فِيما يرث النِّساء مِن الولاءِ ما هو ؟

اس ولاء کے بیان میں جس کی عورتیں وارث ہوتی ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(۳۲۱۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَزَيْدٍ :أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يُوَرِّثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۵) ابراہیم حضرت علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو صرف اس کی ولاء کا وارث بناتے تھے جس کو وہ آزاد کریں۔

(۳۲۱٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۵۶) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(۳۲۱٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا كَاتَبْنَ أَوْ أَعْتَقْنَ ، أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۷) ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو مکاتب بنائیں یا آزاد کریں یا ان کے آزاد شدہ آزاد کریں۔

(۳۲۱٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ أُعْتِقَ مَنْ أَعْتَقْنَ ، إلاَّ الْمُلاعَنَةَ فَإِنَّهَا تَرِثُ ابْنَهَا الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ.

(۳۲۱۵۸) حسن فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جس کو وہ آزاد کریں یا ان کا آزاد شدہ کسی کو آزاد کرے، سوائے لعان کرنے والی کے، کہ وہ اس کی وارث ہوتی ہے جس کے نسب کی اس کا باپ نفی کرے۔

(۳۲۱٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ

مِنَ الْوَلاَءِ إلاَّ مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۹) عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ عورتیں ان ہی لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(٣٢١٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ شَيْئًا إلاَّ مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۰) عطاء فرماتے ہیں کہ عورتیں ولاء میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوتیں سوائے ان لوگوں کے جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(٣٢١٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلاَهَا ، قَالَ : هُوَ مَوْلاَهَا إذَا مَاتَ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُهَا مِنَ الذُّكُورِ.

(۳۲۱۶۱) خالد ابوقلابہ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو فوت ہوگئی اور اپنے مولیٰ کو چھوڑ گئی، فرمایا کہ وہ اس کا مولیٰ ہے جب مرے گا، اس کا وارث ہر وہ شخص ہوگا جو اس عورت کا وارث ہوگا مردوں میں سے۔

(٣٢١٦٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۶۲) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں یا مکاتب بنائیں۔

(٣٢١٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۳) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(٣٢١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلاَءُ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۱۶۴) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصّوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(٣٢١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلاَءُ لِلرَّجُلِ دُونَ النِّسَاءِ. (دارمی ۳۱۴۴۔ بیہقی ۱۰)

(۳۲۱۶۵) ابوسلمہ اور سعید بن مسیب اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصّوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(٣٢١٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ سَالِمًا فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ وَتَبَنَّاهُ ، فَمَاتَ

فَدُفِعَ مِيرَاثُهُ إِلَيْهَا.

(۳۲۱۶۶) معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سالم کو آزاد کر دیا تو انہوں نے حضرت ابوحذیفہ سے موالات کر لی اور انہوں نے ان کو بیٹا بنالیا، پھر وہ فوت ہوئے تو ان کی میراث اس عورت کو دی گئی۔

(۹۸) فِي امرأةٍ اشترت أباها فأعتقته، ثمّ مات ولها أختٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے باپ کو خریدے اور آزاد کر دے، پھر باپ مرجائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو

(۳۲۱۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ اشْتَرَتْ أَبَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ فَمَاتَ وَلَهَا أُخْتٌ ، قَالَ :لَهُمَا الثُّلُثَانِ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَهَا الثُّلُثُ الْبَاقِي لأَنَّهَا عَصَبَتُهُ.قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهُوَ عِنْدِي الْقَوْلُ.

(۳۲۱۶۷) ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے باپ کو خرید لے اور اس کو آزاد کر دے، پھر باپ مرجائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو، کہ ان دونوں کے لئے دو تہائی مال ہے اللہ کی کتاب میں، اور اس عورت کے لئے باقی ایک تہائی ہے کیونکہ وہ عصبہ ہے۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔

(۹۹) فِي امرأةٍ أعتقت مملوكًا ثمّ مات لِمن يكون ولاؤه ؟

اس عورت کا بیان جو غلام کو آزاد کرے پھر وہ مرجائے، کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(۳۲۱۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْجَعْدِ، عَنْ قَتَادَةَ:أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا لَهَا ثُمَّ مَاتَ لِمَنْ يَكُونُ، وَلاَؤُهُ لِعَصَبَتِهَا، أَوْ لِعَصَبَةِ ابْنِهَا؟ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولاَنِ:هُوَ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.

قَالَ قَتَادَةُ :وَحَدَّثَنِي خِلاَس أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهُ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.

قَالَ :وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْخَلِيلِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۶۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلام کو آزاد کیا، پھر وہ مرگیا، اس کی ولاء اس کے عصبہ کے لئے ہے یا اس کے بیٹے کے لئے ہے؟ فرمایا کہ حسن اور سعید بن مسیّب فرماتے تھے کہ وہ غلام کے عصبہ کے لئے ہوگی، قتادہ کہتے ہیں کہ مجھے خلاس نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو غلام کے عصبہ کے لئے ہی بنایا ہے، اور ہمیں صالح بن الخلیل نے بیان کیا کہ ابن عباس نے یہی بات فرمائی۔

(۳۲۱۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةٌ فَعَلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۶۹) اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی کو فرماتے سنا کہ عورت کی مذکر اولاد اس کے موالی کی میراث کی زیادہ حق دار ہے اس کے عصبہ کی بنسبت، اور اگر کوئی جنایت ہو تو وہ اس کے عصبہ پر ہے۔

(۳۲۱۷۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۱۷۰) شریح اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر مرگئی، کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے، کہتے ہیں کہ عامر بھی فرماتے تھے کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے۔

(۳۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :تَزَوَّجَ رِئَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَائِلٍ ابْنَةَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلاَثَةً ، فَتُوُفِّيَتْ أُمُّهُمْ ، فَوَرِثَهَا بَنُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلاَءَ مَوَالِيهَا ، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مَعَه إِلَى الشَّامِ ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونِ عَمَوَاسَ ، قَالَ : فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو ، وَكَانَ عَصَبَتُهُمْ ، فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرٌو جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ فَخَاصَمُوهُ فِي وَلاَءِ أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ ، أَو الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ ، قَالَ :فَقَضَى لَنَا بِهِ ، وَكَتَبَ لَنَا كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرَ.

حَتَّى إذَا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِينَارٍ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غُيِّرَ ، فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، فَرَفَعَنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنْ كُنْت لأَرَى هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لاَ يُشَكُّ فِيهِ ، وَمَا كُنْت أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا أَنْ يَشُكُّوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقَضَى لَنَا فِيهِ ، فَلَمْ نَزَلْ فِيهِ بَعْدُ. (نسائی ۶۳۴۹۔ احمد ۲۷)

(۳۲۱۷۱) عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رئاب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے امّ وائل بنت معمر جحمیہ سے نکاح کیا تو ان کے تین بچے ہوئے، پھر ان کی ماں فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے اس کے مال کے وارث ہوئے اور اس کے موالی کی ولاء کے بھی، پھر عمرو بن العاص ان کو شام کی طرف لے گئے تو وہ طاعونِ عمواس میں مرگئے، کہتے ہیں کہ اس پر عمرو ان کے وارث ہوئے جو ان کے عصبہ تھے، جب عمرو واپس آئے تو معمر کے بیٹے آئے اور اپنی بہن کی ولاء میں جھگڑا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مال لڑکا یا والد جمع کرلے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے جو بھی ہوں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے اس کا ہمارے لئے فیصلہ کردیا اور ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمٰن بن عوف اور زید بن ثابت اور دوسرے حضرات کی گواہی تھی۔

یہاں تک کہ جب عبد الملک بن مروان خلیفہ بنا تو اس لڑکی کا ایک مولیٰ فوت ہوگیا، اور اس نے دو ہزار دینار چھوڑے، پس مجھے خبر پہنچی کہ وہ فیصلہ تبدیل کر دیا گیا، چنانچہ وہ ھشام بن اسماعیل کی طرف جھگڑا لے کر گئے تو ہم نے یہ معاملہ عبد الملک کی طرف اٹھایا اور اس کے پاس حضرت عمر کی تحریر لائے، اس نے کہا کہ میں تو اس کو ایسا فیصلہ سمجھتا ہوں جس میں شک نہیں کیا جا سکتا، اور میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اہل مدینہ کا معاملہ اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ وہ اس فیصلہ میں شک کریں، پس اس نے اس کے بارے میں ہمارے لیے فیصلہ کر دیا اور ہم بعد میں اس فیصلے پر قائم رہے۔

(۳۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ فِي الْمَرْأَةِ تَعْتِقُ الرَّجُلَ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَوَلَدِ وَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ذَكَرٌ ، فَإِنِ انْقَرَضُوا رَجَعَ إلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۷۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو آدمی کو آزاد کرے کہ ولاء اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں مذکر باقی رہے، جب وہ ختم ہو جائیں تو ولاء اس عورت کے عصبہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۱۰۰) رجلٌ مات وترك ابنه وأباه ومولاه، ثمّ مات المولى وترك مالًا

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور اپنے بیٹے، باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے پھر مولیٰ مرے اور مال چھوڑ جائے

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَبَاهُ وَمَوْلاَهُ ، ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ مَالاً ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلاِبْنِ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : الْمَالُ لِلاِبْنِ ، وَلَيْسَ لِلأَبِ شَيْءٌ.

(۳۲۱۷۳) قتادہ حضرت شریح اور زید بن ثابت سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے بیٹے اور باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے، پھر مولیٰ مر جائے اور مال چھوڑ جائے، حضرت شریح نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی بیٹے کے لئے ہے، اور زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ مال بیٹے کے لیے ہے اور باپ کے لئے کچھ نہیں۔

(۳۲۱۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ الَّذِي أَعْتَقَهُ أَبَاهُ وَابْنَهُ ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ : لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لاِبْنِهِ.

(۳۲۱۷۴) مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنے غلام کو چھوڑا، پھر وہ مر گیا اور مولیٰ مر گیا اور جس نے آزاد کیا تھا اس نے اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑا، تو ابراہیم نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی اس کے بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۵) منصور حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ بیٹے کے لیے ہے۔

(۳۲۱۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۲۱۷۶) محمد بن سالم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(۳۲۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَقُولاَنِ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۷) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد کو فرماتے سنا کہ وہ بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَأَبَا إِيَاسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ غُلاَمًا لَهَا ثُمَّ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أَبَاهَا وَابْنَهَا ، فَقَالُوا :الْوَلاَءُ لِلابْنِ ، وَقَالَ أَبُو إِيَاسٌ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ.

(۳۲۱۷۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد اور ابو ایاس معاویہ بن قرہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا، پھر وہ مرگئی اور اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑ گئی، ان سب نے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور ابو ایاس نے اس طرح فرمایا کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں باقی رہے۔

(۳۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۹) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۸۰) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت سے یہ بات پہنچی ہے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۳۲۱۸۱) سفیان حماد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور یہی سفیان کا قول ہے۔

(۳۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ :لِلأَبِ سُدُسُ الْوَلاَءِ وَلِلابْنِ خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْوَلاَءِ. قَالَ شُعْبَةُ :قُلْتُ لأَبِي مَعْشَرٍ :أَسَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ :سَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ.

(۳۲۱۸۲) ابو معشر فرماتے ہیں کہ ابراہیم فرماتے تھے کہ باپ کے لئے ولاء کا چھٹا حصّہ اور بیٹے کے لئے بقیہ پانچ حصّے ہیں، شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو معشر سے کہا کیا آپ نے ابراہیم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے سنا ہے، اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۲۱۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْوَلَاءُ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ.

(۳۲۱۸۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح فرماتے تھے کہ ولاء مال کی طرح ہے۔

(۳۲۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يُجْرِي الْوَلَاءَ مُجْرَى الْمَالِ

(۳۲۱۸۴) شعبی دوسری سند سے شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے۔

(۱۰۱) فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَوْلًى لَهُ وَجَدَّهُ وَأَخَاهُ ، لِمَنِ الْوَلَاءُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، ولاء کس کو ملے گی؟

(۳۲۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَوْلًى لَهُ وَجَ
وَأَخَاهُ لِمَنْ وَلَاءُ مَوْلَاهُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۳۲۱۸۵) ابن جریج عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چ
جائے کہ اس کے مولیٰ کی ولاء کس کو ملے گی؟ فرمایا کہ وہ ان دونوں کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگی۔

(۳۲۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ :الْوَلَاءُ لِلْجَدِّ.

(۳۲۱۸۶) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زہری سے یہ بات پہنچی ہے کہ ولاء دادا کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ ، قَالَ :الْوَ
لِلْجَدِّ لِأَنَّهُ يُنْسَبُ إِلَى الْجَدِّ ، وَلَا يُنْسَبُ إِلَى الْأَخِ.

(۳۲۱۸۷) ابن ابی ذئب زہری سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، فرمایا کہ ول
دادا کے لئے ہوتی ہے، کیونکہ آدمی کی نسبت دادا کی طرف ہوتی ہے بھائی کی طرف نہیں ہوتی۔

(۱۰۲) مَمْلُوكٌ تَزَوَّجَ حُرَّةً ثُمَّ أَنَّهُ أُعْتِقَ بَعْدَ مَا وَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا ، لِمَنْ يَكُونُ وَلَاءُ وَلَدِهِ

اس غلام کا بیان جو آزاد عورت سے نکاح کرے، پھر اولاد پیدا ہونے کے بعد مر جائے تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہوگی؟

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ :فِي الْمَمْلُوكِ تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ فَتَلِدُ
أَوْلَادًا فَيُعْتَقُ ، قَالَ :يُلْحَقُ بِهِ وَلَاءُ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۸۸) ابراہیم حضرت عمر سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آزاد عورت سے نکاح کرے اور اس کی اولاد پ

اوروہ آزاد ہو جائے، فرمایا کہ اس کے ساتھ اس کی اولاد کی ولاء ملائی جائے گی۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عُمَرُ : إذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَوَلَدَتْ ، فَوَلاَءُ وَلَدِهَا لِمَوَالِي الأُمِّ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۸۹) اعمش ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ا... سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ...ر نے فرمایا کہ جب آزاد عورت غلام کے ماتحت ہو اور اولاد جنے تو اس کی اولاد کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہے، جب باپ آزاد ... تو ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ كَانُوا يَقُولُونَ : إذَا لَحِقَتْهُ الْعَتَاقَةُ وَلَهُ أَوْلاَدٌ مِنْ حُرَّةٍ جَرَّ وَلاَئَهُمْ ، فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : فَالْجَدُّ ، قَالَ : الْجَدُّ يَجُرُّ كَمَا يَجُرُّ الأَبُ.

(۳۲۱۹۰) شعبی حضرت عمر، علی، عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزادی مل جائے اور ...کی آزاد عورت سے اولاد ہو تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے کہا کہ دادا کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دادا ...اسی طرح ولاء کھینچ لیتا ہے جس طرح باپ کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَرْجِعُ الْوَلاَءُ إلَى مَوَالِي الأَبِ إذَا أُعْتِقَ ، وَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَيَا بِهِ ، وَأَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يَقْضِ بِهِ ، ثُمَّ قَضَى بِهِ.

(۳۲۱۹۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب کہ اس کو آزاد کیا ...ئے، اور انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے اور شریح نے پہلے اس کے مطابق فیصلہ ...یں فرمایا تھا، پھر اس کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُكَاتَبًا لِلزُّبَيْرِ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، فَاخْتَصَمَ الزُّبَيْرُ وَرَافِعٌ فِي ، وَلاَئِهِمْ إلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۲) ھشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت زبیر کے ایک مکاتب نے حضرت رافع بن خدیج کی امّ ولد سے ...ح کیا، فرمایا کہ اس کے بعد اس نے بہت سے بچے جنے، پھر وہ آزاد ہو گیا، چنانچہ حضرت زبیر اور رافع حضرت عثمان کے پاس ...لہ لے کر گئے تو انہوں نے حضرت زبیر کے لئے ولاء کا فیصلہ فرما دیا۔

(۳۲۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۳) محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ولاء کا حضرت زبیر کے لئے فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إذَا

أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۹۴) اسود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُو الْحُرَّةَ ، فما جرى فِي الرَّحِمِ فَوَلاَؤُهُ لِمَوَالِي الأُمِّ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۹۵) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے تو جو رحم سے پیدا ہو اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی، جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالَ لَهُ :إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلِي قَالَ :إِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۹۶) جابر انصار کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس کو ابراہیم کہا جاتا تھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْضِي بِجَرِّ الْوَ حَتَّى حَدَّثَهُ الأَسْوَدُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَضَى بِهِ ، فَقَضَى شُرَيْحٌ.

(۳۲۱۹۷) عامر شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کے کھینچنے کے بارے میں فیصلہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ اسود نے سے بیان فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے، تو وہ بھی اس پر فیصلہ فرمانے لگے۔

(۳۲۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ:يَجُرُّ وَلاَءَ وَلَدِهِ

(۳۲۱۹۸) عکرمہ بن خالد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يَجُرُّ وَلاَءَ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۹۹) ھشام حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَرْجِعُ الْوَلاَءُ إِلَى مَوَالِي الأَبِ إِذَا أُعْتِقَ.

(۳۲۲۰۰) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

(۳۲۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ وَخِلاَسٍ :أَنَّهُمَا ذَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۲۰۱) قتادہ حضرت سعید اور خلاس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے اور وہ بہت سے جنے پھر اس کو آزاد کر دیا جائے تو وہ ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ:الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلاَ

(۳۲۲۰۲) عبداللہ بن ابی السفر حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ دادا ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۱۰۳) مَنْ كَانَ يقول ما وِلِدت وهو مملوكٌ فولاؤه لِموالِي أُمِّهِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ عورت شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء اس کی ماں کے موالی کے لئے ہے

(۳۲۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ. وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالاَ : مَا وَلَدَتْ وَهُوَ مَمْلُوكٌ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأُمِّ ، وَمَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأَبِ.

(۳۲۲۰۳) قیس بن سعد مجاہد سے اور عکرمہ بن خالد یزید بن عبدالملک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی اور جو باپ کی آزادی کی حالت میں جنے اس کی ولاء باپ کے موالی کے لیے ہوگی۔

(۳۲۲۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَجُرُّ الْوَلاَءَ ، إلاَّ مَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ.

(۳۲۲۰۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ ولاء کو وہی کھینچ سکتا ہے جس کو عورت اس حال میں جنے کہ شوہر آزاد ہو۔

(۳۲۲۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ تَزَوَّجَ حرَّةً فَوَلَدَتْ ، ثُمَّ عُتِقَ الْعَبْدُ ، لِمَنْ وَلاَءُ وَلَدِهِ ؟ قَالَ : وَلاَءُ وَلَدِهِ لأَهْلِ أُمِّهِمْ.

(۳۲۲۰۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ ایک آدمی نے ایک آزاد عورت سے نکاح کیا اور بچہ جنا پھر غلام کو آزاد کر دیا گیا تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہے؟ فرمایا کہ اس کی اولاد کی ولاء اس کی ماں کے خاندان کے لئے ہے۔

(۳۲۲۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ : إذَا أُعْتِقَ الرَّجُلُ وَأَعْتَقَ ابْنَهُ رَجُلٌ آخَرُ جَرَّ ، وَلاَءَ أَبِيهِ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، فَقَالَ : عُمَرُ يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : نَحْنُ نَقُولُهُ.

(۳۲۲۰۶) ابن عون روایت کرتے ہیں کہ حسن فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزاد کر دیا جائے اور اس کے بیٹے کو دوسرا آدمی آزاد کر دے تو وہ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے، چنانچہ ان کے پاس محمد بن سیرین آئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ بات حضرت عمر فرماتے تھے؟ فرمایا کہ یہ بات ہم کہتے ہیں۔

(۱۰٤) فِي رجلٍ أعتقه قومٌ وأعتق أباه آخرون

اس آدمی کا بیان جس کو چند آدمیوں نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو

(۳۲۲۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ : يَتَوَارَثَانِ

بِالْأَرْحَامِ وَجِنَايَتُهُمَا عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِمَا.

(۳۲۲۰۷) مغیرہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کو ایک جماعت نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو، فرمایا کہ وہ رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور ان کی جنایت ان کے موالی کی عاقلہ پر ہوگی۔

(۳۲۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : اخْتَصَمَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ إلَى عُمَرَ فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ وَالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۳۲۲۰۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ کے مولیٰ کے بارے میں حضرت عمر کے پاس فیصلہ لے کر گئے تو حضرت عمر نے میراث کا فیصلہ حضرت زبیر کے حق میں اور تاوان کا حضرت علی پر فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۵) مَنْ قَالَ إذا كانت العصبة أحدهم أقرب بأمٍّ فله المال

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کے لئے ہوگا

(۳۲۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إلَى عَبْدِ اللهِ : إذَا كَانَ أَحَدُ الْعَصَبَةِ أَقْرَبَ بِأُمٍّ فَأَعْطِهِ الْمَالَ.

(۳۲۲۰۹) ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عبداللہ کو لکھا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کو دو۔

(۳۲۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ، وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ : (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَتِ : الإِخْوَةُ مِنَ الأَبِ وَالْأُمِّ دُونَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ.

(۳۲۲۱۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا وصیت سے پہلے فیصلہ فرمایا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے نہ کہ باپ شریک۔

(۳۲۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْت الشَّعْبِيَّ ، عَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ وَأُمٍّ إلَى ثَلاَثَةٍ ؟ وَعَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ إلَى اثْنَيْنِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : الْمَالُ لِبَنِي الْعَلاَتِ.

(۳۲۲۱۱) مالک بن مِغْوَل فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے تین حقیقی چچازاد اور دو باپ شریک چچازاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مال باپ شریک چچازادوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إذَا كَانَتِ الْعَصَبَةُ أَحَدُهُمْ أَقْرَبَ بِأُمٍّ ،

فَالْمَالُ لَهُ فِي الْوَلاَءِ.

(۳۲۲۱۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو ولاء میں مال اسی کے لئے ہے۔

(۱۰٦) فِي الولاءِ مَنْ قَالَ هو لِلكُبْرِ يقول الأقرب مِن الميِّتِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے یعنی میت کے سب سے قریبی کے لئے ہے

(۳۲۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ وَزَيْدًا ، قَالُوا :الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ، اور زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۴) ابراہیم حضرت عمر، عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ قَضَى فِيهِ كَمَا يُقْضَى فِي الْمَالِ، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَجْعَلاَنِهِ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۵) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح نے اس کے بارے میں وہی فیصلہ فرمایا ہے جو مال میں کیا جاتا ہے، اور علی اور زید رضی اللہ عنہ بڑے کو دیا کرتے تھے۔

(۳۲۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ رِيَاحٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْوَلاَءُ شُعْبَةٌ مِنَ الرِّقِّ ، فَمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ أَحْرَزَ الْوَلاَءَ.

(۳۲۲۱۶) عبداللہ بن معقل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء غلامی کا ایک شعبہ ہے، پس جو میراث لیتا ہے وہی ولاء بھی لے گا۔

(۳۲۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۷) ابن ریاح روایت کرتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۸) لیث روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : إذَا مَاتَ الْمُعْتِقُ الأَوَّلُ فَأَيُّكُمْ مَنْ يَرِثُهُ فَلَهُ وَلاَءُ مَوْلاَهُ.

(۳۲۲۱۹) قیس بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک غفاری نے فرمایا کہ جب پہلا آزاد کرنے والا مر جائے تو جو بھی اس کا وارث

ہواس کے لئے اس کے مولیٰ کی ولاء ہے۔

(۳۲۲۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ مَوْلَى الْقَوْمِ نُظِرَ إِلَى أَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ فَجُعِلَ لَهُ مِيرَاثُهُ.

(۳۲۲۲۰) یونس ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی جماعت کا آزاد شدہ غلام مرجائے تو اس کے سب سے قریبی شخص کو دیکھا جائے گا اوراس کواس کی میراث دی جائے گی۔

(۳۲۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُجْرِي الْوَلاَءَ مُجْرَى الْمَالِ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۲۱) شعبی فرماتے ہیں کہ شریح ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے، شعبی فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ فرماتے تھے کہ ولا بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ : أَنْ شُرَيْحًا قَضَى فِي آلِ الأَشْعَثِ أَنَّ الْوَلاَءَ بَيْنَ الْعَمِّ وَبَنِي الأَخِ.

(۳۲۲۲۲) ابن عون فرماتے ہیں کہ شریح نے آلِ اشعث کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ولاء چچا اور بھتیجوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(۱۰۷) فی اللّقِيط لِمن ولاؤه ؟

لقیط کے بیان میں کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(۳۲۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سُنَيْنًا أَبَا جَمِيلَةَ يَقُولُ : وَجَدْت مَنْبُوذًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ عَرِيفِيٌّ لِعُمَرَ فَدَعَانِي فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، وَوَلاَؤُهُ لَك وَعَلَيْنَا رَضَاعُهُ.

(۳۲۲۲۳) سُنَین ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے زمانے میں ایک بچہ پڑا ہوا پایا۔ تو میرے قاصد نے اس کا ذکر حضرت عمر سے کیا، آپ نے مجھے بلایا اور مجھ سے سوال کیا میں نے بتا دیا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ آزاد ہے اوراس کی ولاء تمہارے لئے اوراس کے دودھ پلانے کا خرچہ ہم پر ہے۔

(۳۲۲۲٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْمَنْبُوذُ حُرٌّ ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ الَّذِي الْتَقَطَهُ : وَالاَهُ ، وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ : وَالاَهُ.

(۳۲۲۲۴) جعفر اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں پڑا ہوا بچہ آزاد ہے اگر وہ بچہ اس سے موالاۃ قائم کرنا چاہے جس نے اس کو اٹھایا ہے تو کرلے، اور اگر دوسرے سے موالاۃ کرنا چاہے تب بھی کر سکتا ہے۔

(۳۲۲۲٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : السَّاقِطُ يُوَالِي مَنْ شَاءَ.

(۳۲۲۲۵) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں گراہوا بچہ جس سے چاہے موالاۃ کرے۔

(۱۰۸) فِی مِیراثِ اللّقِیطِ لِمن هو ؟

لقیط کی میراث کس کے لئے ہے؟

(۳۲۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُ اللَّقِيطِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ.

(۳۲۲۲۶) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لقیط کی میراث لقطہ کے حکم میں ہے۔

(۳۲۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَرِيرَتُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَمِيرَاثُهُ لَهُمْ.

(۳۲۲۲۷) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حسن نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ملا ہوا مال بیت المال میں اور اس کی میراث اٹھانے والوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۲۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى مِيرَاثَ الْمَنْبُوذِ لِلَّذِي كَفَلَهُ.

(۳۲۲۲۸) زہری روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑے ہوئے بچے کی میراث اس شخص کو دی جس نے اس کی کفالت کی تھی۔

(۳۲۲۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِيِّ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : تَرِثُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةً : لَقِيطَهَا ، وَعَتِيقَهَا ، وَالْمُلاعَنَة : ابْنَهَا.

(۳۲۲۲۹) عبدالواحد نصری حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت تین اشخاص کی وارث ہوتی ہے، اٹھائے ہوئے بچے کی، آزاد شدہ کی اور لعان کرنے والی اپنے بیٹے کی۔

(۱۰۹) فِی الرّجلِ یسلِم علی یدی رجلٍ ثمّ یموت مَنْ قَالَ یرثه ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے، پھر مر جائے، کون حضرات ہیں جو فرماتے ہیں کہ وہ اس کا وارث ہوگا

(۳۲۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيَ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ. (ترمذی ۲۱۱۲۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۲۳۰) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل کتاب کا جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی

کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کے بارے میں کیا سنت ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگوں میں اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ فَمَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْت مِنْهَا ، فَرَفَعْتهَا إلَيْك ؟ فَقَالَ : أَرَأَيْت لَوْ جَنَى جِنَايَةً عَلَى مَنْ كَانَتْ تَكُونُ ؟ قَالَ : عَلَيَّ ، قَالَ : فَمِيرَاثُهُ لَك.

(۳۲۲۳۱) مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی میرے ہاتھ پر اسلام لایا پھر مر گیا اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے، میں اس سے پریشان ہوا اور آپ کے پاس لایا ہوں، آپ نے فرمایا اگر وہ کوئی جنایت کرتا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوتی؟ اس نے کہا کہ مجھ پر، فرمایا کہ پھر اس کی میراث بھی تمہارے لئے ہے۔

(۳۲۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : إِذَا وَالَى رَجُلٌ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۲) زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی سے موالاۃ کرے تو اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کی جنایت اس پر ہے۔

(۳۲۲۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَي الرَّجُلِ ، فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اس پر ہے۔

(۳۲۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَضَى أَبِي فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَةً ، فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَأَعْطَى الَّذِي أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ النِّصْفَ.

(۳۲۲۳۴) عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور پھر مر گیا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا، آپ نے اس کی بیٹی کو نصف مال دیا، اور جس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا اس کو بھی نصف دے دیا۔

(۳۲۲۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ فِينَا رَجُلٌ نَازِلٌ أَقْبَلَ مِنَ الدَّيْلَمِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ ثَلاَثُ مِئَة دِرْهَمٍ ، فَأَتَيْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : هَلْ لَهُ مِنْ رَحِمٍ؟ أَوْ هَلْ لأَحَدٍ مِنْكُمْ عَلَيْهِ عَقْدُ وَلاَءٍ؟ قُلْنَا : لاَ ، قَالَ : فَهَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِير. يَعْنِي : بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۵) مسروق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمارے پاس دیلم سے آکر ٹھہرا ہوا تھا، وہ مر گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے میں

حضرت ابن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے؟ کیا تم میں سے اس کے ساتھ کسی کی موالاۃ ہے؟ ہم نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر یہاں بہت سے ورثہ ہیں، یعنی بیت المال میں۔

(٣٢٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ مَوْلاَهُ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ وَعَاقَدَنِي فَمَاتَ ؟ قَالَ : أَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ مَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَهَذَا بَيْتُ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۶) ابوالاشعث اپنے مولیٰ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور اس نے میرے ساتھ معاملہ کیا، اور پھر مر گیا، فرمایا کہ تم اس کے مال سے مستحق ہو جب کہ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو، اگر تم انکار کرو تو یہ بیت المال ہے۔

(٣٢٢٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ الأَسْلَمِيُّ، عَنْ شيخ يُكنى أَبَا مُدْرِكٍ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ يُقَالَ لَهُ: حَبَشِيٌّ أَتَى عَلِيًّا لِيُوَالِيَهُ، فَأَبَى أَنْ يُوَالِيَهُ وَرَدَّه، قَالَ: فَأَتَى الْعَبَّاسَ - أَو ابْنَ الْعَبَّاسِ - فَوَالاَهُ.

(۳۲۲۳۷) ربیع بن ابی صالح اسلمی ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جن کی کنیت ابو مدرک تھی کہ اھل عراق میں سے ایک شخص جس کو جبشی کہا جاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا کہ آپ کے ساتھ موالاۃ کرے، آپ نے اس سے موالاۃ کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو لوٹا دیا، کہتے ہیں کہ پھر وہ حضرت عباس یا حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے موالاۃ کر لی۔

(٣٢٢٣٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَن يَقُولُ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَى رَجُلٍ ، فَقَالَ : لَهُ مِيرَاثُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُخْتٌ ، فَإِنْ كَانَتْ أُخْتٌ فَلَهَا الْمَالُ وَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۲۲۳۸) عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو ایک آدمی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے اس کی میراث ہے مگر یہ کہ اس کی کوئی بہن ہو، اگر ہوئی تو اسی کو مال ملے گا اور وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

(٣٢٢٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ أَبَا الْهُذَيْلِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ عَشْرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَى بِهَا أَبُو الْهُذَيْلِ زِيَادًا ، فَقَالَ زِيَادٌ : أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا ، فَقَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَقَالَ زِيَادٌ : أَنْتَ وَارِثُهُ ، فَأَبَى ، فَأَخَذَهَا زِيَادٌ ، فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۹) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ابوالہذیل کے ہاتھ پر ایک آدمی مسلمان ہوا اور پھر مر گیا۔ اور دس ہزار درہم چھوڑ گیا، ابو ہذیل اس کو زیاد کے پاس لائے، زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے مستحق ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے وارث ہیں، لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ زیاد نے اس کو لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ إذا أسلم علی یدیهِ فلیس له مِن مِیراثِهِ شَیْءٌ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اس کے لئے اس کی میراث میں کچھ بھی نہیں ہے

(۳۲۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۲۴۰) مطرف شعبی سے اور یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس کی میراث مسلمانوں کے لئے ہے، اور اس کا تاوان ان پر ہے۔

(۳۲۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِی عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَتْ لَنَا ظِئْرٌ وَلَهَا ابْنٌ أَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً فَسَأَلْت الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهُ إِلَى أُمِّهِ.

(۳۲۲۴۱) داؤد بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایک دائی تھی جس کا ایک بیٹا ہمارے ہاتھ پر اسلام لایا تھا، وہ مر گیا اور مال چھوڑ گیا، میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی ماں کو دے دو۔

(۳۲۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ وَلاَءَ إِلاَّ لِذِی نِعْمَةٍ.

(۳۲۲۴۲) مطرف شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء نہیں ہے مگر احسان کرنے والے کے لئے۔

(۳۲۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِی رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُهُ إِلاَّ أَنَّهُ إِنْ شَاءَ أَوْصَى لَهُ بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۲۲۴۳) یونس حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی آدمی سے موالاۃ کرے اور وہ اس کے ہاتھ پر اسلام لے آئے، فرمایا کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، مگر یہ کہ اگر وہ چاہے تو اس کے لئے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

(۱۱۱) فِی الرّجلِ یموت ولا یعرف له وارِثٌ

اس آمی کا بیان جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو

(۳۲۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلاَ حَمِيمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ.

(ابو داؤد ۲۸۹۴۔ ترمذی ۱۰۵

(۳۲۲۴۴) عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک مولیٰ ایک درخت سے گر کر مر گیا اور اس نے مال چھوڑا اور کوئی اولاد یا دوست نہیں چھوڑا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔

(٣٢٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُرْهُمٍ تُوُفِّيَ بِالسَّرَاةِ وَتَرَكَ مَالاً ، فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الشَّامِ ، فَلَمْ يَجِدُوا بَقِيَ مِنْ جُرْهُمٍ وَاحِدٌ ، فَقَسَمَ عُمَرُ مِيرَاثَهُ فِي الْقَوْمِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ فِيهِمْ.

(۳۲۲۴۵) محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ قبیلہ جرہم کا ایک آدمی مقام سراۃ میں فوت ہو گیا اور اس نے مال چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت عمر کو لکھا گیا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شام کی طرف خط لکھا، لیکن قبیلہ جرہم کا کوئی آدمی نہیں ملا، تو حضرت عمر نے اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم فرما دی جن میں وہ فوت ہوا تھا۔

(٣٢٢٤٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ : مَاتَ مَوْلًى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ لَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، فَأَمَرَ عُثْمَان بِمَالِهِ فَأُدْخِلَ بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۶) عبد الرحمن بن عمرو بن سہل فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کے زمانے میں ایک شخص مرا جس کا کوئی مولیٰ نہیں تھا، آپ نے اس کی میراث کو بیت المال میں داخل فرما دیا۔

(٣٢٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلًى عَتَاقَةً وَلاَ وَارِثًا ؟ قَالَ : مَالُهُ حَيْثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۷) شعبی فرماتے ہیں کہ مسروق سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو مر گیا تھا اور مرتے وقت اس نے ''مولیٰ عتاقہ'' یا کوئی وارث نہیں چھوڑا، آپ نے فرمایا کہ اس کا مال وہیں لگے گا جہاں اس نے لگایا، اگر اس نے کوئی وصیت نہیں کی تھی تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔

(٣٢٢٤٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ ، وَإِنِّي لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : انْطَلِقْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا عَامًا - أَوْ حَوْلاً - فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْعَامِ السَّابِعِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْت أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : انْطَلِقْ إِلَى أَوَّلِ خُزَاعِيٍّ تَجِدُهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَفَّى قَالَ : عَلَيَّ بِهِ ، قَالَ : فَاذْهَبْ فَادْفَعْهُ إِلَى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ.

(ابو داؤد ۲۸۹۵۔ احمد ۷ ۳۴۷)

(۳۲۲۴۸) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے

پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی میراث ہے اور مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو میں دے دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کسی ازدی کو ایک سال تک تلاش کرو اور اس کو دے دو، چنانچہ وہ ساتویں سال آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو دے دوں، فرمایا کہ پھر سب سے پہلے خزاعی کے پاس جاؤ جو تمہیں ملے اس کو دے دو، کہتے ہیں کہ جب وہ شخص جانے کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ، اور فرمایا کہ اس کو قبیلہ خزاعہ کے سب سے بڑے کو دے دو۔

(٣٢٢٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَرِثُهُ الَّذِي كَانَ يَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَجِيرَانُهُ.

(۳۲۲۴۹) یحییٰ بن جعدہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا اور اس نے عصبہ نہیں چھوڑے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جس کو اس کے غصہ آنے کے وقت غصہ آتا تھا، اور اس کے پڑوسی۔

(٣٢٢٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ ، قَالَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ وَارِثٌ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا مَنْ هَاهُنَا مِنْ مُسْلِمِي الْحَبَشَةِ فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ مِيرَاثَهُ.

(۳۲۲۵۰) سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حبشہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی میراث لائی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں کو اس کا کوئی وارث نہیں ملا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہاں حبشہ کے مسلمانوں میں سے کون ہے؟ اس کو اس کی میراث دے دو۔

(١١٣) فِي الَّذِي يموت ولا يدع عصبةً ولا وارثا ، مِن يرثه ؟

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور کوئی عصبہ یا وارث چھوڑ کر نہ جائے، اس کا وارث کون ہوگا؟

(٣٢٢٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ فِي الرَّاهِبِ يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ أَعْطِ مِيرَاثَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُؤَدُّونَ جِزْيَتَهُ.

(۳۲۲۵۱) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر کو ایک راہب کے بارے میں لکھا جس کا کوئی وارث نہیں تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی میراث ان لوگوں کو دے دو جو اس کا جزیہ ادا کرتے تھے۔

(٣٢٢٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الَّذِي يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ لأَهْلِ قَرْيَتِهِ

يَسْتَعِينُونَ بِهِ فِي خَرَاجِهِمْ.

(۳۲۲۵۲) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، کہ اس کی میراث اس کی بستی والوں کے لئے ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خراج میں مدد حاصل کریں گے۔

(۳۲۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ بَايَعَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَكَانَ لَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ فَنَبَذَهَا فَلَمْ يَجِدْهَا ، أَيَجْعَلُهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۲۲۵۳) سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے اہل ذمہ میں سے ایک عورت سے بیعت کی تھی، اس عورت کی اس کے پاس کوئی چیز تھی، اس نے اس سے معاملہ ختم کر دیا، پھر وہ عورت اس کو نہ ملی، کیا وہ آدمی اس چیز کو مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دے؟ فرمایا جی ہاں!

(۱۱۳) فِي الْكَلاَلَةِ مَن هُم ؟

کلالہ کے بیان میں، کہ وہ کون لوگ ہیں؟

(۳۲۲۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْدًا بِعُمَرَ ، فَسَمِعْته يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ.

(۳۲۲۵۴) طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس لوگوں میں سب سے آخر میں موجود تھا، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو۔

(۳۲۲۵٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رَأَيْت فِي الْكَلاَلَةِ رَأْيًا ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنْ قِبَلِي وَالشَّيْطَانِ : الْكَلاَلَةُ مَا عَدَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۵۵) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میری کلالہ کے بارے میں ایک رائے ہے، اگر وہ درست ہو تو اللہ کی جانب سے ہے، اور اگر خطاء ہو تو میری اور شیطان کی جانب سے، کلالہ وہ رشتہ دار ہیں جو اولاد اور والد کے علاوہ ہوں۔

(۳۲۲۵٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ ، وَلاَ وَالِدَ.

(۳۲۲۵٦) حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ کلالہ وہ ہے جس کی نہ اولاد ہو نہ والد۔

(۳۲۲۵۷) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّهُ قَالَ : مَا أَعْضَلَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مَا أَعْضَلَتْ بِهِمَ الْكَلاَلَةُ.

(۳۲۲۵۷) ابو الخیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اتنا کسی اور چیز نے مشقت میں نہیں

ڈالا جتنا ان کو کلالہ نے مشقت میں ڈالا۔

(٣٢٢٥٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْته عَنِ الْكَلاَلَةِ، فَقَالَ: مَا دُونَ الْوَلَدِ وَالأَبِ.

(۳۲۲۵۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے کلالہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اولاد اور باپ کے علاوہ۔

(٣٢٢٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا الْحَرْفَ : وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأم.

(۳۲۲۵۹) قاسم روایت کرتے ہیں کہ سعد بن مالک نے اس طرح قراءت کی وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأم۔

(٣٢٢٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ.

(۳۲۲۶۰) سلیم بن عبد سلولی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(٣٢٢٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۶۱) سُمیط فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(٣٢٢٦٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ هُوَ الْمَيِّتُ.

(۳۲۲۶۲) سفیان بن حسین ایک آدمی کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کلالہ میت کو کہتے ہیں۔

(١١٤) فِي بيعِ الولاءِ وهِبتِهِ، من كرِهه

ولاء کے فروخت کرنے اور اس کو ہبہ کرنے کا بیان، کون حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٢٢٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ، وَعَنْ هِبَتِهِ.

(۳۲۲۶۳) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٢٢٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، أَقِرُّوهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۲۲۶۴) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ولاء معاہدے کے حکم میں ہے اس کو بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے، اس کو وہیں ٹھہراؤ جہاں اس کو اللہ نے رکھا ہے۔

(٣٢٢٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّمَا الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، أَيَبِيعُ الرَّجُلُ نَسَبَهُ؟.

(۳۲۲۶۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے، کیا کوئی اپنے نسب کوفروخت کرتا ہے؟

(۳۲۲۶٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَفْصٌ وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲٦٦) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ولاء کو بیچا جاسکتا ہے نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالرَّحِمِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲٦۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ولاء رشتہ داری کی طرح ہے اس کوفروخت کیا جاسکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳۲۲٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲٦۸) سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ نَسَبٌ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲٦۹) سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲۷٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولاء کو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا قَالاَ :الْوَلاَءُ شُجْنَةٌ كَالنَّسَبِ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۱) حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ایک رشتہ داری ہے اس کوفروخت کیا جاسکتا ہے نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۲) عامر فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۲۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُتَصَدَّقُ بِهِ.

(۳۲۲۷۳) طاؤس فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو صدقہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱۱۵) مَنْ رَخَّصَ فِي هِبَةِ الوَلاءِ

ان حضرات کا بیان جو ولاء کو ہبہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۳۲۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ وَلاَءَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ لاِبْنِ عَبَّاسٍ.

(۳۲۲۷۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ نے سلیمان بن یسار کی ولاء حضرت ابن عباس کو ہبہ کر دی تھی۔

(٣٢٢٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً فَانْطَلَقَ الْمُعْتَقُ فَوَالَى غَيْرَهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَاكَ إِلاَّ أَنْ يَهَبَهُ الْمُعْتِقُ.

(۳۲۲۷۵) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک آدمی کو آزاد کیا، پھر آزاد شدہ شخص گیا اور دوسرے آدمی کو اپنا ولی بنالیا، فرمایا کہ یہ اس کے لئے جائز نہیں مگر یہ کہ آزاد کرنے والا اس کو ہبہ کردے۔

(٣٢٢٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلاَءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ وَأَعْتَقَتْهُ وَأَعْتَقَ نَفْسَهُ ، قَالَ : فَوَهَبَ نَفْسَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : وَمَاتَتْ ، فَخَاصَمَ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ : فَدَعَا عُثْمَان بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَا قَالَ : قَالَ : فَأَتَاهُ بِالْبَيِّنَةِ ، فَقَالَ عُثْمَان : اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْت.
أَبُو بَكْرٍ : فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.

(۳۲۲۷۶) ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء ان کو ہبہ کردی تھی اور اس کو آزاد کر دیا اور ان کو بھی آزاد کردیا، کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اپنی ولاء عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کردی، اور وہ عورت مرگئی تو موالی نے حضرت عثمان کے سامنے قضیہ پیش کیا تو حضرت عثمان نے اس پر بینہ طلب کیا، وہ بینہ لائے، تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ جاؤ اور جس سے چاہو ولاء کرو، ابوبکر فرماتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو بن حزم سے موالاۃ کرلی۔

(٣٢٢٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ ، وَلاَءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ.

(۳۲۲۷۷) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور شعبی نے فرمایا کہ سائبہ کی ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، (''سائبہ'' جس کو اللہ کے نام پر آزاد کیا گیا ہو، مترجم)

(٣٢٢٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ وَلاَءَ مَوَالِيهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ : هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ : أَمَّا أَنَا فَأَرَاهُ لِزَوْجِهَا مَا عَاشَ ، فَإِذَا مَاتَ رَدَدْته إِلَى وَرَثَةِ الْمَرْأَةِ.

(۳۲۲۷۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے موالی کی ولاء اپنے شوہر کو ہبہ کردی تو ہشام بن ہبیرہ نے کہا کہ میری رائے میں وہ اس کے شوہر کے لئے ہے جب تک وہ زندہ رہے، جب وہ مرجائے گا تو میں اس کو عورت کے ورثہ کی طرف لوٹاؤں گا۔

(٣٢٢٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا أَذِنَ الْمَوْلَى أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ.

(۳۲۲۷۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی دوسرے شخص سے موالاۃ کرے جبکہ مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔

(٣٢٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ - وَجَدْته فِي مَكَان آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ - : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْوَلاَءِ إِذَا كَانَ مِنْ مُكَاتَبَةٍ ، وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ عِتْقًا.

(۳۲۲۸۰) سعید قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور ایک مقام پر میں نے یہ روایت سعید بن مسیب سے پائی ہے کہ وہ ولاء کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ وہ اس کے مکاتب کی ہو۔ اور اس کو اس صورت میں ناپسند سمجھتے تھے جبکہ وہ آزادی کی صورت میں ہو۔

(۳۲۲۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ ؟ فَقَالَ : هُوَ مُحْدَثٌ.

(۳۲۲۸۱) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے ولاء کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(۳۲۲۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۲۸۲) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں عورتیں ولاء کی وارث نہیں ہوتیں مگر جن کو وہ آزاد کریں۔

(۱۱۶) فِي امرأةٍ توفِّيت ولها بنون وابنتانِ إحدى الابنتينِ غائِبةٌ

اس عورت کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے بیٹے اور دو بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹی غائب ہو

(۳۲۲۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، سَمِعْت عَامِرًا يَقُولُ ، فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَلَاثَةُ بَنِينَ ذُكُورٍ ، وَابْنَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا غَائِبَةٌ بِالشَّامِ ، وَالْأُخْرَى عِنْدَهَا ، فَزَعَمَتْ أَنَّ لَهَا عِنْدَ ابْنَتِهَا الَّتِي بِالشَّامِ مَالاً ، وَأَنَّهَا قَالَتْ لِبَنِيهَا : أُحِبُّ أَنْ تَطْلُبُوا لَهَا الْمَالَ الَّذِي عِنْدَهَا بِمَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، قَالَتْ : وَأُحِبُّ أَنْ تَجْعَلُوا مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي لأُخْتِهَا ، فَيُصِيبُهَا كَمَا يُصِيب رَجُلٍ مِنْكُمْ ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، ثُمَّ إِنَّ ابْنَتَهَا جَائَتْ بَعْدَ مَا اقْتَسَمُوا الْمِيرَاثَ فَطَلَبَتْ مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِهَا ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ لَهَا عِنْدِي مَالٌ إِبْرَاهِيمُ ؟ فَقَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِالسَّوِيَّةِ فَيُرَدُّ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَامِرٌ : يُؤْخَذُ أَحَدُ السَّهْمَيْنِ اللَّذَيْنِ أَصَابَتِ الْجَارِيَةُ ، فَيُرَدُّ عَلَى أُخْتِهَا ، فَيُصِيبُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ سَهْمَانِ.

(۳۲۲۸۳) زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر کو اس عورت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو فوت ہوئی تو اس کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، اور ایک شام میں غائب تھی اور دوسری اس کے پاس تھی، اس کا گمان تھا کہ اس کے پاس اس شام میں غائب ہونے والی بیٹی کے لئے مال ہے، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اس کے لئے مال تلاش کرو جو اس کے پاس ہے، اس کے عوض جو اس کو میراث میں ملے گا، انہوں نے کہا جی ہاں! اور اس نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ اس کی میراث اس کی بہن کو دے دوں، اس طرح اس کو اتنا مال مل جائے جتنا ایک مرد کو ملتا ہے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، پھر اس کی بیٹی میراث کی تقسیم کے بعد آئی، اور اس نے اپنے حصے کی میراث کا مطالبہ کیا، اس نے کہا کہ اس کے لئے میرے پاس مال نہیں، تو ابراہیم نے فرمایا کہ

ہر شخص سے برابر حصّہ لے کر اس کو دیا جائے گا، اور حضرت عامر نے فرمایا کہ دو حصّے جو لڑکی نے لیے ان میں سے ایک حصّہ لیا جائے گا اور اس کی بہن کو واپس دیا جائے گا، اس طرح ہر ایک کو ایک ایک حصّہ اور ہر مرد کو دو حصّے ملیں گے۔

(۱۱۷) فِي الرَّجلِ والمرأةِ يسلِم قبل أن يقسم المِيراث

اس مرد و عورت کا بیان جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے اسلام لے آئیں

(۳۲۲۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَدْهَمَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِهِ :أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ وَتَرَكَتْ أُمًّا لَهَا نَصْرَانِيَّةً ، فَأَسْلَمَتْ أُمُّهَا قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ مِيرَاثُ ابْنَتِهَا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :لاَ مِيرَاثَ لَهَا ، ثُمَّ قَالَ :كَمْ تَرَكَتْ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :انيلُوهَا مِنْهُ بِشَيْءٍ.

(۳۲۲۸۴) اُدھم سدوسی اپنی قوم کے چند آدمیوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت مرگئی اور وہ مسلمان تھی اور اس نے اپنی نصرانیہ ماں چھوڑی، پھر اس کی ماں بیٹی کی میراث تقسیم ہونے سے پہلے اسلام لے آئی تو ورثاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا اس کے لئے کوئی میراث نہیں، پھر آپ نے فرمایا اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اس میں سے کچھ دے دو۔

(۳۲۲۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ يُرَدُّ الْمِيرَاثُ لأَهْلِهِ.

(۳۲۲۸۵) سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ جب میت مرجائے تو اس کی میراث اس کے گھر والوں کو دے دی جائے۔

(۳۲۲۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ ابْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ أُعْتِقَ عِنْدَ الْمَوْتِ ، أَوْ أَسْلَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلاَ حَقَّ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ ، لأَنَّ الْحُقُوقَ وَجَبَتْ عِنْدَ الْمَوْتِ.

(۳۲۲۸۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو موت کے وقت آزاد کر دیا جائے یا موت کے وقت اسلام لے آئے تو ان میں سے کسی کو کوئی حق نہیں، کیونکہ حقوق موت کے وقت واجب ہوتے ہیں۔

(۳۲۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شَيْخًا يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَى ، فَقِيلَ : هَذَا وَارِثُ صَفِيَّةَ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، فَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۲۸۷) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو لاٹھی کا سہارا لیے ہوئے تھے، لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت صفیہ کا وارث ہے، ان کی میراث کے وقت اسلام لایا تو اس کو میراث نہیں دی گئی۔

(۳۲۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ؟ فَقَالاَ :لاَ يَرِثُ.

(۳۲۲۸۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لایا، انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَلَى الْمِيرَاثِ :أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

(۳۲۲۸۹) زہری اس غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو میراث کے وقت آزاد کردیا جائے، کہ اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔

(۱۱۸) مَنْ قَالَ يرث ما لم يقسم المِيراث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو

(۳۲۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ قَتَادَةَ :أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ ، وَيَزِيدُ مُسْلِمٌ وَلَهُ إِخْوَةٌ نَصَارَى ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهُ ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّ يَزِيدَ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ ، فَأَسْلَمَ إِخْوَتُهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ، فَطَلَبُوا الْمِيرَاثَ فَارْتَفَعُوا إِلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ ، فَوَرَّثَهُمْ.

(۳۲۲۹۰) یزید بن قتادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد فوت ہوئے جو کہ نصرانی تھے اور یزید مسلمان تھے اور ان کے نصرانی بھائی بھی تھے، تو حضرت عمر نے ان کو ان کا وارث نہیں بنایا، پھر یزید کی والدہ فوت ہوگئیں جو مسلمان تھیں اور ان کی موت کے بعد ان کے بھائی اسلام لے آئے اور انہوں نے میراث کا مطالبہ کیا، اور فیصلہ حضرت عثمان کے پاس لے گئے، انہوں نے اس بارے میں پوچھا پھر ان کو وارث بنادیا۔

(۳۲۲۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :النَّصْرَانِيُّ إذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ وَبَقِيَ بَعْضُهُ ، ثُمَّ أَسْلَمَ فَقَدْ أَدْرَكَ.

(۳۲۲۹۱) عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نصرانی کا کوئی رشتہ دار مرجائے اور اس کی میراث تقسیم کرنے کے بعد کچھ بچ جائے پھر وہ اسلام لائے تو اس نے پالیا۔

(۳۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، وَفِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقْسَمْ.

(۳۲۲۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لائے وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہوجائے اور غلام کی صورت میں جو میراث کے وقت آزاد کردیا جائے، فرمایا کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو۔

(۳۲۲۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثِهِ فَهُوَ لَهُ.

(۳۲۲۹۳) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جو میراث کے وقت اسلام لائے وہ اس کا حق دار ہے۔

(۳۲۲۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :أَخَذْتُ هَذِهِ الْفَرَائِضَ مِنْ فِرَاسٍ زَعَمَ أَنَّهُ كَتَبَهَا لَهُ الشَّعْبِيُّ :

① قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شُرَكَاءُ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي بَنِيهِمْ :ذَكَرِهِمْ

وَأُنْثَاهُمْ ، وَقَضَى عَلِيٌّ :أَنَّ لِبَنِي الأُمِّ دُونَ بَنِي الأَبِ وَالأُمِّ.

② وَقَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :أَنَّهُ لاَ تَرِثُ جَدَّةٌ أُمُّ أَبٍ مَعَ ابْنِهَا ، وَوَرَّثَهَا عَبْدُ اللهِ مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

③ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ ، قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ : لأُمِّهَا الثُّلُثُ وَلِعَصَبَتِهَا الثُّلُثَيْنِ كَانَا لاَ يُوَرِّثَانِ كَافِرًا وَلاَ مَمْلُوكًا مِنْ مُسْلِمٍ حُرٍّ ، وَلاَ يَحْجُبَانِ بِهِ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَحْجُبُ بِهِمْ وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ ، فَقَضَى :لِلأُمِّ السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِي.

④ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوك :قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لِزَوْجِهَا النِّصْف ، وَلإِخْوَتِهَا الثُّلُث ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ.

⑤ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ :قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِي ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :لأُمِّهَا السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ.

⑥ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا ، فَقَضَى زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ :أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ ، لأَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرُدَّانِ مِنْ فُضُولِ الْفَرَائِضِ عَلَى الزَّوْجِ شَيْئًا وَيَرُدَّانِهَا عَلَى أَدْنَى رَحِمٍ يُعْلَمُ.

⑦ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا لِلأُمِّ الثُّلُثَ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ :برِدِّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ.

⑧ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ ، وَأُمَّه ، قَضَوْا جَمِيعًا :لأُخْتِهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفَ ، وَلأُمِّهِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ :أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ - وَهُوَ سَهْمٌ - ، عَلَيْهِما عَلَى قَدْرِ مَا وِرْثًا ، فَيَكُونُ لِلأُخْتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ وَيَكُونُ لِلأُمِّ خُمُسَا الْمَالِ.

⑨ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لأَبِيهِ وَجَدَّتَهُ وَامْرَأَتَهُ ، فَقَضَوْا جَمِيعًا لأُخْتِهِ النِّصْفَ وَلامْرَأَتِهِ الرُّبُعَ ، وَلِجَدَّتِهِ سَهْمٌ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَى أُخْتِهِ وَجَدَّتِهِ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَرَدَّهُ عَلَى الأُخْتِ لأَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ وَارِثًا غَيْرَهَا.

⑩ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لأُمِّهَا قَضَوْا جَمِيعًا :لأُمِّهَا الثُّلُثَ وَلأُخْتِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ وَقَضَى عَبْدُ اللهِ :أَنَّ مَا بَقِيَ يُرَدُّ عَلَى الأُمِّ ، لأَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى إِخْوَةٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، فَيَصِيرُ لِلأُمِّ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَلِلأُخْتِ سُدُسٌ.

⑪ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا قَضَوْا جَمِيعًا ، لأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفَ ، وَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا السُّدُسَ ، وَرَد مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلأُخْتِ مِنَ الأَب وَالأُمِّ ثَلاَثَةُ أَرْبَا ع ، وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ رُبُعٌ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ فَيَصِيرُ لَهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْمَالِ،

وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ سُدُسُ الْمَالِ ، كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأُمٍّ وأَب.

⑫ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُمَّهَا ، قَضَوْا جَمِيعًا : لأُمِّهَا السُّدُسَ وَلإِخْوَتِهَا الثُّلُثُ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَإِنَّهُ رَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثَانِ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ.

⑬ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا قَضَوْا جَمِيعًا : لابْنَتِهَا النِّصْفَ ، وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً.

⑭ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَجَدَّتَهَا قَضَوْا جَمِيعًا لِلابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْجَدَّةِ السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً

⑮ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا وَأُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا : أَنَّ لابْنَتِهَا النِّصْفَ وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ وَلأُمِّهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ وَالأُمِ ، وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى وَارِثٍ شَيْئًا ، وَلاَ يَزِيدُ أَبَدًا عَلَى فَرَائِضِ اللهِ شَيْئًا.

⑯ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا مِنْ أُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً وَهُمْ عَصَبَتُهَا : يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ ، وَالثُّلُثَانِ لِذُكُورِهِمْ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۲۹۴) زکریا بن ابی زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ فرائض فراس سے حاصل کیے، اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ ان کو شعبی نے لکھ کر دیے ہیں:

① حضرت زید بن ثابت اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ماں شریک بھائیوں کے ساتھ مذکر اور مؤنث اولاد کے مال میں شریک ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ماں شریک بھائیوں کے لیے مال ہے حقیقی بھائیوں کے لئے نہیں ہے۔

② اور حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دادی اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتی اور حضرت عبداللہ نے اس کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصّے کا وارث بنایا۔

③ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لئے تہائی مال اور عصبہ کے لئے دو تہائی مال ہے، اور دونوں حضرات کافر اور غلام کو آزاد مسلمان سے وارث نہیں بناتے تھے، اور اس سے محروم بھی نہیں کرتے تھے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے ذریعے محروم تو کرتے، لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے، انہوں نے ماں کے لئے چھٹے حصّے کا فیصلہ فرمایا اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا۔

④ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا ایک بیٹا غلام تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کے لئے نصف بھائیوں کے لیے تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ کا فیصلہ فرمایا اور حضرت عبد اللہ نے شوہر کے لئے چوتھائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑤ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت عبد اللہ نے اس کی ماں کے لئے مال کے چھٹے حصے اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑥ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا کوئی عصبہ نہیں تھا، حضرت زید نے شوہر کے لئے نصف اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور عبد اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال دوبارہ ماں شریک بھائیوں پر لوٹا دیا جائے، کیونکہ وہ فرائض میں سے بچے ہوئے مال میں سے شوہر پر کچھ نہیں لوٹاتے تھے، اور اس کو قریبی رشتہ داروں پر لوٹاتے تھے جو معلوم ہو۔

⑦ ایک عورت نے اپنی ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے ماں کے لئے ایک تہائی مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور ابن مسعود نے بقیہ مال کو ماں پر لوٹانے کا فیصلہ فرمایا۔

⑧ ایک آدمی نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف اور ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت علی اور عبد اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال جو ایک حصہ ہے ان دونوں پر ان کے حصے کے مطابق لوٹا دیا جائے، اس طرح بہن کے لئے تین پانچویں حصے (۳/۵) اور ماں کے لئے دو پانچویں حصے (۲/۵) ہوں گے۔

⑨ ایک آدمی نے اپنی باپ شریک بہن اور دادی اور بیوی کو چھوڑا، ان سب حضرات نے بہن کے لئے نصف اور بیوی کے لئے ایک چوتھائی مال اور دادی کے لئے ایک حصے کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی نے بقیہ مال اس کی بہن اور دادی پر ان کے حصے کے مطابق لوٹا دیا، اور حضرت عبد اللہ نے مال بہن پر لوٹا دیا کیونکہ وہ دادی پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے، الاّ یہ کہ اس کے علاوہ کوئی وارث نہ ہو۔

⑩ ایک عورت نے اپنی ماں اور ماں شریک بہن کو چھوڑا، سب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لیے ایک تہائی مال اور اس کی بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور حضرت علی نے بقیہ مال کا دونوں پر ان کے حصے کے مطابق لوٹانے کا فیصلہ فرمایا، پس ماں کے لئے دو تہائی مال اور بہن کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت عبد اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال ماں پر لوٹایا جائے گا، کیونکہ وہ ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر مال کو نہیں لوٹاتے تھے، اس طرح ماں کے لئے پانچ چھٹے حصے اور بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہوگا۔

⑪ ایک عورت نے اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن کو چھوڑا تو سب حضرات نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے

لئے نصف مال اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ اور بقیہ مال ان دونوں پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا جائے گا، اس طرح حقیقی بہن کے لئے تین چوتھائی اور باپ شریک بہن کے لئے ایک چوتھائی ہوگا، اور حضرت عبد اللہ نے بقیہ مال کو حقیقی بہن پر لوٹایا، اس طرح اس کے لئے مال کے پانچ چھٹے حصّے ہوں گے، اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہو گا، اور آپ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال نہیں لوٹاتے تھے۔

⑫ ایک عورت نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، سب نے اس کی ماں کے لئے چھٹے حصّے اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا اور حضرت عبد اللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑬ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی کو چھوڑا، سب نے اس کی بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے مال کے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت علی نے بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبد اللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹا دیا۔

⑭ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور دادی کو چھوڑا، سب نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی بیٹی کے لئے نصف اور دادی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے۔ اور حضرت علی نے بقیہ مال ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبد اللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑮ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی اور ماں کو چھوڑا، سب نے فیصلہ کیا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ اور ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہے، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصّے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبد اللہ نے بقیہ مال بیٹی اور ماں پر لوٹایا اور حضرت زید بن ثابت نے اس سے فاضل مال کو بیت المال میں ڈال دیا، کہ وارث پر کچھ نہیں لوٹایا، اور اللہ کے فرائض پر کبھی کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

⑯ ایک عورت نے اپنے ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا جو اس کے عصبہ تھے، وہ ایک تہائی کو اپنے درمیان برابر تقسیم کر لیں، اور دو تہائی ان کے مردوں کے لئے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(۳۲۲۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِعِتْقٍ وَصَدَقَةٍ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا بِحِصَّتِهِ.

(۳۲۲۹۵) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے آزاد کرنے اور صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی تھی، حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر جگہ اس کے حصّے کے مطابق دیا جائے گا۔

تم كتاب الفرائض والحمد لله كما هو أهله

(۱) مَا أَعْطَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے محمد ﷺ کو عطا فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٢٢٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ : أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ : إِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نَخْلَةٍ أَنْبَتَتْ فِي كَبَاءٍ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَنَا ؟ قَالُوا : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلام ، فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَا سَمِعْنَاهُ انْتَمَى قَبْلَهَا قَطُّ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَيْنِ ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ، فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا .

(ترمذی ۳۵۳۲۔ احمد ۱۲٦)

(۳۲۲۹٦) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کی قوم سے سنتے ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو کسی میدان میں اگ جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہو، آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اس نسبت کو بیان کرتے نہیں سنا، پھر فرمایا خبردار! بے شک اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور ان کو دو جماعتوں میں تقسیم فرمادیا پھر مجھے بہترین جماعت میں کر دیا، پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلے میں

بنایا، پس میں گھر کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور نفس کے اعتبار سے بھی تم سے بہتر ہوں۔

(۳۲۲۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ ، وَلاَ فَخْرَ. (احمد ۱۳۷۔ ترمذی ۳۶۱۳)

(۳۲۲۹۷) اُبیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا میں لوگوں کا امام، ان کا خطیب اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

(۳۲۲۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ ، لَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ ، لَمْ يُصِبْنِي سِفَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ. (بیہقی ۱۹۰)

(۳۲۲۹۸) جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، اور بدکاری سے پیدا نہیں ہوا آدم علیہ السلام سے اب تک، جاہلیت کی بدکاری مجھ تک نہیں پہنچی۔

(۳۲۲۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

(۳۲۲۹۹) جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو کسی کو نہیں دی گئیں مجھے ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد دی گئی، اور زمین میرے لئے پاک اور نماز کی جگہ بنائی گئی، پس میری امت کے جس آدمی پر نماز کا وقت جہاں بھی آجائے پڑھ لے، اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں، اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی، اور پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(۳۲۳۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيتُ خَمْسًا ، وَلاَ أَقُولُهُ فَخْرًا : بُعِثْتُ إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّ لِي المنغنم وَلَمْ يحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، فَهُوَ يَسِيرُ أَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۰) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں، اور میں ان کو فخر سے بیان نہیں کرتا، مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، کہ وہ میرے آگے ایک مہینہ دور کی مسافت

تک چلتا ہے، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور میں نے اس کو اپنی امت کے لئے قیامت کے دن تک مؤخر کر دیا، اور ان شاء اللہ یہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(٣٢٣.١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَأُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ ، وَبَيْنَما أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَتُلَّتْ فِي يَدِي. (بخاری ۲۹۷۷۔ مسلم ۳۷۲)

(۳۲۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں ڈال دی گئیں۔

(٣٢٣.٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي :بُعِثْتُ إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَتَهُ وَإِنِّي أَخَّرْتُ شَفَاعَتِي :جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۲) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، مجھے سرخ وسیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میری ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا، اور مجھے شفاعت کی دولت عطا کی گئی، کیونکہ ہر نبی نے اپنی شفاعت مانگ لی، اور میں نے اپنی شفاعت کو مؤخر کر کے ہر اس شخص کے لئے کیا ہے جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

(٣٢٣.٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي نُصِرْتُ بِالصَّبَا ، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. (بخاری ۱۰۳۵۔ مسلم ۱۷)

(۳۲۳۰۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بادِ صبا کے ذریعے مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغرب کی سمت کی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

(٣٢٣.٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا هُوَ ؟ قَالَ :نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ ،

وَسُمِّيتِ أَحْمَدَ ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا ، وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ. (احمد ۹۸۔ بزار ۶۵۲)

(۳۲۳۰۴) حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ خوبیاں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو میرے لئے پاک کرنے والا بنایا دیا گیا، اور میری امت کو سب سے بہترین امت بنایا گیا۔

(۳۲۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ : مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ: أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ.

(۳۲۳۰۵) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑے گا اور وہ کھل جائے گا محمد ﷺ ہیں، پھر انہوں نے توراۃ کی یہ آیت تلاوت فرمائی "أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ"۔

(۳۲۳۰۶) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلاَثٍ : جُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا ، وَجُعِلَتْ لَنَا تُرْبَتُهَا إِذَا لَمْ نَجِدَ الْمَاءَ طَهُورًا ، وَأُوتِيت هَذِهِ الآيَاتِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يُعْطَى منه أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۳۰۶) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں لوگوں پر تین فضیلتیں عطا کی گئیں ہیں، ہمارے لئے پوری زمین نماز کی جگہ بنا دی گئی ہے، اور ہمارے لیے اس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ہے جبکہ ہم پانی کو نہ پائیں، اور یہ آیات مجھے عرش کے نیچے خزانے کے کمرے سے عطا کی گئی ہیں یعنی سورۃ بقرہ کی آخری آیات، اس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی، اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔

(۳۲۳۰۷) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : خَرَجْت فِي طَلَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْته يُصَلِّي ، فَانْتَظَرْته حَتَّى صَلَّى ، فَقَالَ : أُوتِيت اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي : نُصِرْت بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، وَأُرْسِلْت إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَقِيلَ : سَلْ تُعْطَهُ ، فَاخْتَبَأْتُهَا ، فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ.

(۳۲۳۰۷) حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، پس میں آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے نماز پڑھ لی، پھر آپ نے فرمایا: مجھے اس رات پانچ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، پس دشمن ایک مہینے کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، اور

مجھے سرخ وسیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے، اور میرے لئے زمین کو پاک کرنے والا اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، اور کہا گیا کہ آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے اس کو ذخیرہ کرلیا، پس یہ تم میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا۔

(٣٢٣٠٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَقَالَ : مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْت ، وَإِنَّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ لَنَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ. (مسلم ٣٣٠۔ احمد ١٤٠)

(٣٢٣٠٨) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں پہلا شفیع ہوں، اور فرمایا کہ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی، اور انبیاء میں ایسے نبی بھی ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں ایک سے زائد آدمی نے نہیں کی۔

(٣٢٣٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قَالَ : يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

(٣٢٣٠٩) مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائیں گے۔

(٣٢٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ قَالَ : ذِكْرُ الدُّنُوِّ مِنْهُ.

(٣٢٣١٠) عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ میں اللہ نے آپ ﷺ کے قرب کا ذکر فرمایا ہے۔

(٣٢٣١١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهْرٍ يَجْرِي ، حَافَاتُهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ فَضَرَبْت بِيَدَيَّ إلَى الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ : مَا هَذَا؟ قَالَ : هذا الْكَوْثَرِ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (احمد ١٠٣۔ ابن حبان ٦٤٧٢)

(٣٢٣١١) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر دیکھی جس کے کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے، میں نے مٹی میں اپنا ہاتھ مارا تو خوشبودار مشک تھی، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(٣٢٣١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إذْ أَغْفَى إغْفَائَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا : مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ ، فَقَرَأَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم : ﴿إنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إنَّ شَانِئَك هُوَ الأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ

حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّتِي ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنهُمْ فَأَقُولُ :رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ :لَا ، إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۳۱۲) حضرت انس فرماتے ہیں اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے کہ آپ کو ایک اونگھ آئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، اور آپ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر بہت سی خیر ہے، اور وہ حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں، پس ایک بندہ اس سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! بے شک یہ میرے ساتھیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، نہیں تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا بدعت جاری کی ہے۔

(۳۲۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، قَالَتْ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَكَ حَوْضًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَأَحَبُّ مَنْ وَرَدَهُ إِلَيَّ قَوْمُك. (احمد ۴۰۹)

(۳۲۳۱۳) خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کا کوئی حوض ہے؟ فرمایا جی ہاں! اور اس پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تمہاری قوم ہے۔

(۳۲۳۱٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْمِسْمَارِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :كَتَبْت إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ :أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيَّ :سَمِعْته يَقُولُ :أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ۱۴۵۳۔ احمد ۸۹)

(۳۲۳۱۴) عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا کہ مجھے ایسی بات بتایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے لکھا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر پہلے سے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِ ، قَالَ :سَمِعْته يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۷۳۳۵۔ احمد ۲۳۶)

(۳۲۳۱۵) صُنابح فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خبيب بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

(۳۲۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں

سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔

(۳۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۶۵۷۵۔ مسلم ۱۷۹۶)

(۳۲۳۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمِنبَرِ يَقُولُ :إِنِّي لَكُمْ سَلَفٌ عَلَى الْكَوْثَرِ.

(مسلم ۱۷۹۵۔ احمد ۲۹۷)

(۳۲۳۱۸) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ. (ترمذی ۳۳۶۱۔ دارمی ۲۸۳۷)

(۳۲۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر جنت کی نہر ہے، اس کے کنارے سونے کے ہیں اور اس کے بہنے کی جگہ یاقوت اور موتی پر ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(۳۲۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ۱۷۹۲۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۳۲۰) حضرت جندب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہارے لئے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۲۱) حَدَّثَنَا محمد بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ. (مسلم ۳۴۔ ابوداؤد ۴۷۱۲)

(۳۲۳۲۱) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تمہارے سامنے ایسا حوض ہے جو 'جرباء' اور 'اذرح' کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

(۳۲۳۲۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أنيس بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنبَرِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ.

(دارمی ۷۷۔ ابویعلی ۱۱۵۰)

۳۲۳۲۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے، اور ہم مسجد میں تھے، اور آپ ﷺ نے اپنے سر پر پٹی
ـرھ رکھی تھی، اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، آپ منبر کی طرف چلے، ہم آپ کے پیچھے چلے گئے، آپ ﷺ نے
ـمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس وقت گویا کہ حوض پر کھڑا ہوں۔

٣٢٣٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَرِدَنَّ عَلَى حَوْضِي أَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي. (بخاری ٦٥٧٦۔ احمد ٣٧٣)

۳۲۳۲۳) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ میرے حوض پر آئیں گے لیکن مجھ سے دور
ـک دیے جائیں گے۔

٣٢٣٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

۳۲۳۲۴) مُرّہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے
ـلے پہنچنے والا ہوں۔

٣٢٣٢٥) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. (بخاری ٦٥٨٥۔ مسلم ١٧٩٣)

۳۲۳۲۵) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں، جو میرے
ـس آئے گا اس میں سے پی لے گا، اور جو اس سے پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

٣٢٣٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدَ بْنِ الْحُضَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(بخاری ٣٧٩٢۔ احمد ٣٥١)

۳۲۳۲۶) حضرت اُسید بن حضیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے، پس صبر کرو
ـہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

٣٢٣٢٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ٤٣٣٠۔ مسلم ٧٣٨)

۳۲۳۲۷) حضرت عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد ترجیح دیکھو گے،

پس صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(۳۲۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ.

(مسلم ۱۷۹۴۔ ابو یعلی ۴۳۷

(۳۲۳۲۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر پانی پینے کے لئے آنے والوں کا منتظر ہوں گا۔

(۳۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَا ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عُمَانَ إلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ۱۷۹۸۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۳۲۹) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہوں گے؟ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اور اس کے ستاروں سے مراد صاف آسمان والی رات کے ستارے ہیں، جس نے اس سے پی لیا وہ پیاسا نہ ہوگا، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کی طرح عمان سے أیلہ کی درمیانی مسافت جتنی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۲۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ لأَهْلِ الْيَمِينِ إنِّي لأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى تَرْفَضَّ ، قَالَ :فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إلَى عَمَّانَ ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ :أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَصُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا وَرِقٌ وَالآخَرُ ذَهَبٌ. (مسلم ۱۷۹۹۔ احمد ۲۷۵)

(۳۲۳۳۰) حضرت ثوبان، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کے پانی پینے کی جگہ ہوں گا، اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو دور ہٹاؤں گا یہاں تک کہ لوگ چھٹ جائیں گے، اس پر رسول اللہ ﷺ سے حوض کی وسعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ میری اس جگہ سے عمان کی درمیانی مسافت تک ہے، ان دونوں علاقوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے قریب مسافت ہے، پھر نبی ﷺ سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گریں گے جن کا بہاؤ جنت سے ہوگا، ایک پرنالہ چاندی کا اور

وسرا سونے کا ہوگا۔

۳۲۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَرَآنِي حَتَّى إِذَا رُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ :رَبِّ أَصْحَابِي ، فَلَيُقَالُنَّ :إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (احمد ۴۸)

۳۲۳۲) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر بہت سے لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ رہے ہوں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ میری طرف اٹھائے جائیں گے تو ان کو مجھ سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، اللہ فرمائیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات جاری کی ہیں۔

۳۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَتْ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ، ثُمَّ قَالَ :أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، فَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ ، وَلاَ يَحْتَمِلُونَ ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ :أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ.

فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضهم :أَبُوكُمْ آدَم ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ :يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَك ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ :إِنَّ رَبِّي قَد

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْته ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ :يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، وَسَمَّاك اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا إِلَيْهِ ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا عَلَى قَوْمِي ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ.

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ :يَا إِبْرَاهِيمُ ، أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَذَكَرَ كِذَبَاتِهِ ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ :يَا مُوسَى ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ ، عَلَى النَّاسِ ، اشْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا ، نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى.

فَيَأْتُونَ عِيسَى ، فَيَقُولُونَ :يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى :
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا - نَفْ
نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ :يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِ
لِرَبِّي ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ، ثُمَّ قِ
يَا مُحَمَّدُ ، ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ :يَا رَبِّ أُمَّتِي ، يَا رَبِّ أُمَّتِي
مَرَّاتٍ ، فَيُقَالُ :يَا مُحَمَّدُ ، أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَ
وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ.

ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ ،
كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى. (بخاری ۳۳۴۰۔ مسلم ۱۸۴)

(۳۲۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن گوشت لایا گیا، آپ کو اس کا بازو کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو پسند تھا، آپ ﷺ نے اس میں سے ایک مرتبہ نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور تم جانتے ہو کہ یہ کس طرح ہوگا؟ اللہ قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے، پس ایک پکارنے والے کی پکار ان کو سنوائیں گے اور ان کی نظریں تیز ہو جائیں گی، اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو اتنی تکلیف اور غم ہوگا کہ جس کی ان کے اندر طاقت نہ ہوگی، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص نہیں د... جو تمہارے رب کی طرف تمہاری سفارش کرے؟

(۲) چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں، وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ کے اندر اپنی جانب سے ر... پھونکی، اور ملائکہ کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال...

ہیں؟ کیا آپ ہماری مصیبت کو نہیں دیکھتے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصہ میں ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے، اور اس کے بعد کبھی نہ ہوں گے، اور اللہ نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، مجھے تو اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ،

(۳) چنانچہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندے کا نام دیا ہے، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصے میں ہیں کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھے اور کبھی آج کے بعد نہ ہوں گے، اور میرے پاس ایک دعا کا اختیار تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کردی، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۴) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں سفارش فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا، اور نہ کبھی اس کے بعد اس جیسے غصے میں ہوگا، اور وہ اپنے جھوٹ ذکر فرمائیں گے، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور ہمکلامی کے ذریعے فضیلت بخشی، ہمارے لیے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا او کبھی اس کے بعد نہ ہوگا، اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں تھا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۶) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں بات کی، اور آپ اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القاء کیا تھا، اور اس کی روح ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ اس سے پہلے ایسے غصے میں نہیں تھا اور نہ اس کے بعد ایسے غصے میں ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی گناہ ذکر نہیں فرمایا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔

(۷) چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اور اللہ نے آپ

کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کو سجدہ کرنے کے لئے گر جاؤں گا، پھر اللہ میرا سینہ کھولیں گے، اور مجھے اپنی حمد وثناء القاء فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے کسی کو القاء نہیں فرمائی ہوگی، پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے، سوال کیجیے، آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول ہوگی، میں اپنا سر اُٹھاؤں گا، اور کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت! کئی مرتبہ ایسا کہوں گا، پھر کہا جائے گا اے محمد! آپ اپنی امت میں سے جنت میں ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کریں جن پر کوئی حساب نہیں، اور دوسرے دروازوں میں وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہونے میں شریک ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھَجَر کے درمیان، یا جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔

(۳۲۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ قَامَةً فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرُ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ :حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ :غَرْ غَرْ ، فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَلاَ تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ ، ائْتُوا أَبَاكُمْ آدَمَ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ :يَا أَبَانَا ، أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَيَقُولُ :لَسْتُ هناكَ وَلَسْت بِذَاكَ فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ :إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا فَيَقُولُ :ائْتُوا عَبْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ شَاكِرًا.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنْتَ الَّذِي جَعَلَكَ اللَّهُ شَاكِرًا وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا ، فَيَقُولُ :لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ :إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ :ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ :يَا خَلِيلَ الرَّحْمَان قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ :إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ :ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا اصْطَفَاهُ الله بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ :قَدْ تَرَى مَا نَحن فِيهِ ، فَاشْفَع لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُول :لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ :إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ :ائْتُوا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ.

فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ :يَا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ :لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ :إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ :ائْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللَّهُ بِهِ وَخَتَمَ ،

وَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَيَجِيءُ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا.
فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُونَ :يَا نَبِيَّ اللهِ أنت الذى فَتَحَ اللَّهُ بِكَ وَخَتَمَ ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَجِئْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا ، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : أَنَا صَاحِبُكُمْ ، فَيَخْرُجُ يَحُوشُ النَّاسِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَأْخُذَ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ ، فَيُقَالُ :مَنْ هَذَا ؟ فَيُقَالُ :مُحَمَّدٌ ، قَالَ :فَيُفْتَحُ لَهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيَ اللهِ ، فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ ، فَيُنَادِي :يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، وَادْعُ تُجَبْ ، قَالَ :فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، قَالَ : فَيَقُولُ :رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي ، ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، وَيُنَادَى :يَا مُحَمَّدُ ! يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ :يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.
قَالَ سَلْمَانُ :فَيَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، فَذَلِكُمَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۲۳۳۳) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دے دی جائے گی، پھر اس کو لوگوں کے سروں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دو کمانوں کے درمیانی فاصلے کی دوری پر ہوگا، چنانچہ لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد آدم ہو جائے گا، پھر بلند ہوگا یہاں تک کہ آدمی ''غرغر'' کہے گا، سلمان فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ آدمی غرغر کہنے لگے گا، جب وہ اپنی حالت دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ تم کس حالت میں ہو؟ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ میں روح پھونکی، اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، اٹھیے اور ہمارے لئے سفارش کیجئے، کیا آپ ہماری حالت کو دیکھ رہے ہیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبہ کا نہیں، تو میں ایسا کس طرح کروں؟ وہ کہیں گے کہ پھر آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے۔

(۲) چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے اللہ کے نبی! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، اٹھیے اور ہمارے لیے سفارش کیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میرا یہ مرتبہ نہیں، پس میں یہ کیسے کروں، وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۳) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے خلیل! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں کیسے یہ کام کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ، جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنی ہمکلامی کے لیے چنا تھا۔

(۴) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے کہ آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے کلمہ اور اس کی روح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے کلمہ اور اے روح اللہ! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے، اور وہ اس دن امن کے ساتھ آئیں گے۔

(۶) چنانچہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہی ہیں جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے، اور اس دن آپ امن کے ساتھ آئے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چنانچہ آپ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے نکلیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر آئیں گے، اور دروازے میں لگے ہوئے سونے کے حلقے کو پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے، پس کہا جائے گا یہ کون ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ یہ محمد ہیں، کہتے ہیں کہ پھر آپ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا، پھر آپ آئیں گے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے، اور سجدے کی اجازت چاہیں گے، اور آپ کو اجازت دی جائے گی تو آپ سجدہ کریں گے، چنانچہ آپ کو پکارا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، سوال کیجئے، آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، کہتے ہیں کہ پھر اللہ آپ کے دل پر ایسی حمد وثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، آپ فرمائیں گے اے رب! میری اُمت، میری امت، پھر سجدے کی اجازت مانگیں گے، پھر آپ کو اجازت دی جائے گی اور آپ سجدہ کریں گے، پھر اللہ آپ کے دل میں ایسی حمد وثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں سے کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، اور پکارا جائے گا اے محمد! اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگیے آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، آپ اپنا سر اٹھائیں گے اور فرمائیں گے اے رب! میری امت، میری امت، دو یا تین مرتبہ، حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ آپ کی سفارش ہر اس آدمی کے بارے میں قبول کی جائے گی جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، یا ایک جو کے وزن کے برابر ایمان ہوگا، یا ایک رائی کے

وزن کے بقدر ایمان ہوگا، یہی مقام محمود ہے۔

(۳۲۳۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ احمد ۳۸۸)

(۳۲۳۳۴) عبداللہ غالب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اولاد آدم کے سردار محمد ﷺ ہوں گے۔

(۳۲۳۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ : لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا وَيُلْهَمُونَ ذَلِكَ فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، وَخَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، قَالَ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ، أَوْ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ أُرْسِلَ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، فَيَأْتُونَ نُوحًا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ، فَيَأْتُونَهُ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ ، وَلَكِنِ ائْتُوا عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ :

لَسْتُ لِذَاكُمْ وَلَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : قَالَ : فَأَنْطَلِقُ فَأَمْشِي بَيْنَ سِمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْقَطَعَ قَوْلُ الْحَسَنِ ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ أَوْ يَقُولُ : ارْفَعْ رَأْسَكَ ، قُلْ تُسْمَعْ ، وَسَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ فَأَشْفَعُ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ، ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِهِ الأَوَّلِ : قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ ، فَيُقَالُ : سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ ، مَا بَقِيَ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.

(۳۲۳۳۵) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمنین جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے سامنے سفارشی پیش کریں۔ ''اس بات کا ان کو القاء ہوگا'' تو اللہ ہمیں اس جگہ راحت عطا فرما دیں گے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اور اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے، آپ ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں، کہ وہ اس جگہ

سے ہمیں آرام بخشیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اوران سے شکایت ذکر کریں گے یا اپنی غلطی بیان کریں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی، اوراپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو اہل زمین کی طرف بھیجا گیا، چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اوروہ اپنے رب سے اس سوال کا ذکر کریں گے جس کا ان کو علم نہیں تھا، اوراپنے رب سے شرمائیں گے لیکن تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، وہ ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا اوران کو توراۃ عطا فرمائی، وہ ان کے پاس جائیں گے لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اوران سے بغیر کسی جان کے عوض کے ایک جان کو قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے اوراس وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم اللہ کے بندے اوراس کے رسول اوراس کے کلمہ اورروح اللہ کے پاس جاؤ، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس کام کے لئے نہیں، اورمیرا یہ مقام نہیں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کے پچھلے اوراگلے گناہ اللہ نے معاف فرمادیے ہیں، حسن فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں مؤمنین کی دوقطاروں کے درمیان چلوں گا، ''حسن کا قول ختم ہوگیا'' پھر اپنے رب سے اجازت مانگوں گا اور مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنا عرصہ چاہیں گے مجھے اس حال میں چھوڑیں گے، پھر کہا جائے گا، یا پھر کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، اورشفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے اللہ سکھائیں گے، پس میری شفاعت قبول کی جائے گی، اللہ مجھے ایک حد بیان فرمائیں گے اورمیں اتنے لوگوں کو جنت میں داخل کردوں گا، پھر میں دوبارہ واپس آؤں گا، جب اپنے رب کو دیکھوں گا سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ مجھے کافی عرصہ اس حال میں رکھیں گے، پھر پہلے کی طرح فرمائیں گے کہ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، اورشفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اورایسی حمد کروں گا جو اللہ مجھے سکھائیں گے، پھر کہا جائے گا مانگیے آپ کو دیا جائے گا، اورشفاعت کیجئے آپ کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا، پھر اللہ میرے لئے ایک حد قائم فرمائیں گے اورمیں ان کو جنت میں داخل کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ کی طرف لوٹ کر آؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب! ان لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا جن کو قرآن نے روک لیا ہے۔

(۳۲۳۳٦) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنِّی مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ ، وَتَغْلِبُونِی تُقَاحِمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ ، وَأُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ حُجَزَكُمْ وَأَفْرُطَ لَكُمْ عَنْ - أَوْ عَلَى - الْحَوْضِ ، وَتَرِدُونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَشْتَاتًا. (بزار ۲۰۴)

(۳۲۳۳٦) حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے دامنوں کو پکڑتا ہوں گا کہ جہنم سے بچ جاؤ، لیکن تم مجھ پر غالب آئے ہو اوراس میں پروانوں کی طرح گھسے چلے جاتے ہو، اورقریب ہے کہ میں تمہارے دامنوں کو چھوڑ

دوں۔ اور تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں، اور تم میرے پاس اکٹھے اور گروہ در گروہ آ ؤ گے۔

(٣٢٣٣٧) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِي : كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (احمد ۱۸۲۔ طبرانی ۴۹۲۱)

(۳۲۳۳۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو خلیفے چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرا خاندان اہل بیت، اور دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آ جائیں۔

(٣٢٣٣٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَأَتَيْته ، فَقَالَ : مَا أَحَادِيثُ تُحَدِّثُ بِهَا بَلَغَتْنَا وَتَرْوِيهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَسْمَعُهَا فِي كِتَابِ لَهُ وَتُحَدِّثُ أَنَّ لَهُ حَوْضًا ، فَقَالَ : قَدْ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدَنَاهُ. (احمد ۳۳۶۔ طبرانی ۵۰۲۱)

(۳۲۳۳۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے مجھے پیغام بھیجا تو میں اس کے پاس گیا، اس نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو آپ بیان کرتے ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں اور آپ رسول اللہ ﷺ سے ان کی روایت کرتے ہیں، ہم نے ان کو کتاب اللہ میں نہیں پڑھا، اور آپ کہتے ہو کہ آپ کا کوئی حوض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا بیان بھی فرمایا ہے اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

(٣٢٣٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ، وَإِنِّي أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجه ۴۳۰۱۔ ابویعلی ۱۰۲۴)

(۳۲۳۳۹) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کے درمیانی فاصلے جتنی ہے، وہ دودھ کی طرح سفید ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، اور میں قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ متبعین والا ہوں گا۔

(٣٢٣٤٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ ، وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَيُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (ترمذی ۲۲۵۹۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۳۴۰) حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم چمڑے کے تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے، جو ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور ان کی ظلم پر اعانت کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا، اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہ کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

(۳۲۳٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ : أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ أُعْطِيَ عَطِيَّةً فَتَنَجَّزَهَا وَإِنِّي أَخْتَبَأْتُ عَطِيَّتِي لِشَفَاعَةِ أُمَّتِي.

(احمد ۲۰۔ ابو یعلی ۱۰۱۰)

(۳۲۳۴۱) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک تحفہ دیا گیا اس نے اس کو جلدی وصول کر لیا، اور میں نے اس کو ذخیرہ کر لیا اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

(۳۲۳٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْتَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ : هَلْ بَلَّغَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ ، وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ ، قَالَ : فَيُقَالُ لِنُوحٍ : مَنْ يَشْهَدُ لَك ؟ فَيَقُولُ : مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ ، قَالَ : فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ ، قَالَ : الْوَسَطُ الْعَدْلُ ، قَالَ : فَيُدْعَوْنَ فَيَشْهَدُونَ لَهُ بِالْبَلاَغِ ، قَالَ : ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بَعْدُ. (بخاری ۳۳۳۹۔ ترمذی ۲۹۶۱)

(۳۲۳۴۲) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اور ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے محمد ﷺ اور ان کی امت، فرمایا کہ یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ کا ''الوسط'' کا معنی ہے معتدل، فرماتے ہیں کہ وہ ان کے لیے پیغام پہنچانے کی گواہی دیں گے، فرمایا کہ پھر میں اس کے بعد تمہارے لیے گواہی دوں گا۔

(۳۲۳٤۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إبْرَاهِيمَ خَلِيلاً ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ ، إنَّ مُحَمَّدًا أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. (مسند ۳۳۳)

(۳۲۳۴۳) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے، اور تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں، بے شک کہ محمد ﷺ اللہ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں، پھر انہوں نے پڑھا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾۔

(٣٢٣٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللَّهُ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ﴾ إلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلاَ أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ. (بخاری ۲۴۱۱۔ ابن ماجہ ۴۲۷۴)

(۳۲۳۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ...... فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اپنا سر اُٹھاؤں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ وہ اپنا سر پہلے اُٹھائیں گے یا ان لوگوں سے ہوں گے جن کو اللہ مستثنیٰ فرمائیں گے۔

(٣٢٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْحَةَ مَوْلَى قَرَظَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِنْ مِئَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، قُلْنَا لِزَيْدٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :مَا بَيْنَ السِّتِّمِئَةِ إلَى السَّبْعِمِئَةِ. (ابوداؤد ۴۷۱۳۔ احمد ۳۶۹)

(۳۲۳۴۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے زید سے پوچھا کہ آپ اس وقت کتنے تھے فرمایا کہ چھ سو سے سات سو کے درمیان۔

(٣٢٣٤٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْحَوْضُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْك ، آنِيَتُهُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ ، مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا. (احمد ۳۹۰)

(۳۲۳۴۶) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ حوض دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں، اور وہ ایلہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا ہے، جس نے اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(٣٢٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَك وَلِقَوْمِك﴾ يُقَالُ :مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ ؟ فَيُقَالُ :مِنَ الْعَرَبِ ، فَيُقَالُ :مِنْ أَيِّ الْعَرَبِ ؟ فَيُقَالُ :مِنْ قُرَيْشٍ : ﴿وَرَفَعْنَا لَك ذِكْرَك﴾ لاَ أُذْكَرُ إلاَّ ذكرتَ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

(۳۲۳۴۷) مجاہد اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَك وَلِقَوْمِك﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پوچھا جائے گا کہ یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ عرب میں سے، پوچھا جائے گا کہ عرب کے کون سے قبیلے سے؟ جواب دیا جائے گا قریش سے، ﴿وَرَفَعْنَا لَك ذِكْرَك﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا تمہارا بھی ذکر ہوگا، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ۔

(٣٢٣٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ :بلى ، مُلِءَ حُكْمًا وَعِلْمًا ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ ، قَالَ :مَا أَثْقَلَ الْحِمْلَ الظَّهْرَ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ بَلَى ، لاَ يُذْكَرُ إلاَّ ذُكِرْتَ مَعَهُ.

(۳۲۳۴۸) ابن شبرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اللہ کے ارشاد ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا ”کیوں نہیں! بلکہ آپ حکمت اور علم سے بھرے ہوئے ہیں“، ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ فرمایا کہ بوجھ نے پشت کو بوجھل نہیں کیا، ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ جب بھی اللہ کا ذکر ہوگا آپ کا ذکر بھی ساتھ ہوگا۔“

(٣٢٣٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حسين ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ لِي أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ:مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ:لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(بخاری ۳۵۳۳۔ مسلم ۱۸۲۸)

(۳۲۳۴۹) حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے، اور میں حاشر ہوں، لوگوں کو میرے قدموں سے اٹھایا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، ایک شخص نے عرض کیا کہ عاقب کا کیا معنی ہے؟ فرمایا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(٣٢٣٥٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَحْمَدُ ، وَالْمُقَفَّى ، وَالْحَاشِرُ. (ترمذی ۳۶۸۔ ابن سعد ۱۰۴)

(۳۲۳۵۰) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں اور حاشر ہوں۔

(٣٢٣٥١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: سَمَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسه أَسْمَاءً ، فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَا ، قَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَالْمُقَفِّى ، وَالْحَاشِرُ ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ ، وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ. (احمد ۴۰۴۔ ابن سعد ۱۰۵)

(۳۲۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے نام بیان فرمائے ان میں سے بعض ہم نے یاد کر لیے، فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں اور نبی الملحمہ ہوں۔

(٣٢٣٥٢) حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُصَيْمٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا ، وَإِنَّ

أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا ، وَأُعْطِيت الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ ، قَالَ حَمَّادٌ : وَسَمِعْته مَرَّةً وَاحِدَةً يَقُولُ : فَأَوَّلْتهَا مُلْكَ فَارِسٍ وَالرُّومِ وَإِنِّي سَأَلْت رَبِّي لأُمَّتِي أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ ، إنِّي إذَا قَضَيْت قَضَاءً فَإِنَّهُ لاَ يُرَدُّ ، وَإِنِّي أُعْطِيك لأُمَّتِكَ أَنْ لاَ أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا ، أَوْ قَالَ : مِنْ أَقْطَارِهَا. (مسلم ۲۲۱۵۔ ابوداؤد ۴۲۴۹)

(۳۲۳۵۲) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے، اور میری امت کی حکومت وہاں تک جائے گی جہاں تک میرے لیے لپیٹا گیا، اور مجھے دو خزانے دیے گئے، سرخ و سفید، حماد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے راوی کو یہ کہتے سنا کہ ''میں نے اس کی تعبیر ملک فارس اور روم سے لی، اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اور ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ فرمانا جو اان کو جڑ سے ختم کردے، اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جا سکتا، اور میں نے آپ کی یہ دعا قبول کر لی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، اور ان پر غیروں میں سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کو جڑ سے ختم کر دے، اگرچہ ان پر پوری طاقت جمع کر کے حملہ آور ہو۔

(۳۲۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ قَالَ : دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إلَيْنَا ، فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّت عَلَيَّ.

(۳۲۳۵۳) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عوالی مدینہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ جب مسجد بنی معاویہ سے گزرے تو اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور آپ نے اللہ سے طویل دعا مانگی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کی، دو اللہ نے قبول فرمالیں اور ایک کے قبول کرنے سے انکار فرمادیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے، اللہ نے اس کو قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے عذاب سے ہلاک نہ فرمائے، اس کو بھی قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کو آپس میں لڑنے سے بچالے، اس دعا کو رد فرمادیا۔

(۳۲۳٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ ،

وَاتَّبَعْتُ أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا ، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ :يَا حُذَيْفَةُ ، طَوَّلْت عَلَيْك ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :إنِّي سَأَلْت اللَّهَ ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِي.

(۳۲۳۵۴) حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنومعاویہ کے محلّہ کی طرف تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے چلا، یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں اور طویل پڑھیں، پھر مڑے اور فرمایا اے حذیفہ! میں نے تم پر طوالت کردی؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ میں نے اللہ سے تین چیزوں کا سوال کیا دو اس نے عطاء فرمادیں اور ایک سے منع فرمادیا، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر غیر کو غالب نہ کرنا، اس کو قبول فرمالیا، اور میں نے سوال کیا کہ اس کو قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اس کو بھی قبول فرمالیا، اور میں نے سوال کیا کہ ان کو آپس کی جنگ میں مبتلا نہ فرمانا، اس کو منع فرمادیا۔

(۳۲۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الأَرْضِ ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ ، قَالَ : فَرَاشٌ بِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ : فَأُعْطِيَ ثَلاَثًا : أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، وَغُفِرَ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ.

(مسلم ۲۷۹۔ احمد ۳۸۷)

(۳۲۳۵۵) مُرّہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا، جو چھٹے آسمان میں ہے، اور اسی تک وہ اعمال پہنچتے ہیں جو زمین سے لائے جاتے ہیں، اور وہاں سے ان سے لے لیے جاتے ہیں، اور اسی تک وہ چیزیں پہنچتی ہیں جو اوپر سے اتاری جاتی ہیں اور اس جگہ لے لی جاتی ہیں، ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ کا معنی ہے کہ سونے کی تتلیاں اس کو ڈھانپ لیتی ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہاں آپ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات، اور آپ کی امت کے شرک نہ کرنے والوں کے گناہ معاف کردیے گئے۔

(۳۲۳۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ :فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ حذيفة :لَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (ترمذی ۳۱۴۷۔ احمد ۳۹۴)

۳۲۳۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس براق لایا گیا جو سفید لمبا جانور ہے، اور وہ اپنی نظر کی انتہاء پر
ب قدم رکھتا ہے، آپ اس کی پیٹھ پر جبرئیل کے ساتھ بیٹھے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے، اور ان کے لئے آسمان
ے دروازے کھول دیے گئے اور آپ نے جنت اور دوزخ کو دیکھا، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں آپ نے
ز نہیں پڑھی۔

٣٢٢٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، يُقَالُ لَهُ : الْبُرَاقُ ، وَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا : يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا : مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيت وَهُدِيَتْ أُمَّتُك. ثُمَّ سَارَ إلَى مِصْرَ.

۳۲۳۵) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر
ے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، وہ اپنا پاؤں وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی نظر کی انتہاء ہوتی اس کا نام براق تھا، اور رسول اللہ ﷺ
کین کے ایک قافلے کے پاس سے گزرے، وہ اونٹ بدک گئے، وہ کہنے لگے یہ کیا ہے؟ دوسروں نے جواب دیا کہ ہم کو تو کچھ نظر
ں آرہا، یہ تو ایک ہوا ہی تھی، یہاں تک کہ آپ بیت المقدس پہنچ گئے، پھر آپ کے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں شراب اور
رے میں دودھ تھا، آپ نے دودھ کو لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ کو ہدایت دی گئی اور آپ کی امت کو بھی ہدایت دی گئی، پھر آپ
کی طرف چلے۔

٣٢٣،) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي ، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِي ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِيناً ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ : هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ : إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ : ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إنْ دَعَا قَوْمَهُ إلَيْهِ ، قَالَ : أَتُحَدِّثُ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتنِي إنْ دَعَوْتُهُمْ إلَيْك؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : هَيَّا يَامَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمَّ ، قَالَ : فَتَنَفَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إلَيْهِمَا ، فَقَالَ لَهُ : حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتنِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا : إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا : ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ ظَهْرَانِينَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَبَيْنَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ - زَعَمَ -! وَقَالُوا لِي : أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ : وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إلَى

ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ وَأَنْعَتُ حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ - أَوْ دَارِ عِقَالٍ - ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :الْقَوْمُ :أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ قَدْ أَصَابَ. (نسائی ۱۱۲۸۵۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۳۵۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب معراج کی رات ہوئی اور میں نے مکہ میں صبح کی تو میں اپنے معاملے میں حیران ہوگیا اور مجھے لگا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اکیلے غمزدہ بیٹھ گئے، چنانچہ ابوجہل آپ کے پاس سے گزرا تو آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا، اور آپ سے مذاق کے انداز میں کہا کہ کیا کچھ ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے آج رات معراج کروائی گئی، اس نے کہا کہاں کی؟ فرمایا بیت المقدس کی، اس نے کہا کہ پھر صبح آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ فرمایا جی ہاں! اس نے تکذیب ظاہر نہ کی اس خوف سے کہ اگر وہ اپنی قوم کو آپ کے پاس بلائے گا تو کہیں آپ انکار نہ کردیں، چنانچہ اس نے کہا اے بنوکعب بن لؤی کی جماعت! آؤ، چنانچہ مجلس چھٹ گئی اور وہ ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئے، اس نے آپ سے کہا کہ اپنی قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات مجھے معراج کروائی گئی، انہوں نے کہا کہاں کی؟ آپ نے فرمایا بیت المقدس کی، وہ کہنے لگے پھر صبح کے وقت آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! کہتے ہیں کہ بعض تالیاں پیٹنے لگے اور بعض نے تعجب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھا، اور مجھے کہنے لگے کہ کیا آپ ہمیں مسجد کی صفت بیان کرسکتے ہیں؟ اور لوگوں میں سے بعض نے اس شہر کا سفر کیا ہوا تھا اور مسجد کو دیکھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کو صفت بیان کرنے لگا، یہاں تک کہ بعض صفات میں مجھے شک ہو گیا، چنانچہ مسجد کو میرے سامنے لایا گیا جبکہ میں اس کو دیکھ رہا تھا، اور دار عقیل یا دار عقال کے سامنے رکھ دی گئی، میں اس کو دیکھ کر اس کی صفت بیان کرنے لگا، لوگ کہنے لگے کہ صفت تو بخدا بالکل درست ہے۔

(۳۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :بَيْنَمَا جِبْرِيلُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ ، قَالَ :فَأَتَاهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ :أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتهمَا لَمْ يُعْطَهُمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكَ :فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ تَقْرَأْ مِنْهَا حَرْفًا إِلاَّ أُعْطِيته.

(مسلم ۵۵۴۔ حاکم ۵۵۸)

(۳۲۳۵۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے اوپر ٹوٹنے کی آواز سنی، آپ نے سر اٹھایا تو فرمایا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، چنانچہ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو عطا کیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کئے گئے، سورۃ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جس حرف کو پڑھیں گے آپ کو عطا کردیا جائے گا۔

(۳۲۳٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ فَحَدَّثَ الْحَارِثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۲۳٦۰) عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت ابو بردہ کے پاس تھا کہ حارث بن اُقیش ہمارے پاس آئے ، اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر کے لوگوں سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۲۳٦۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَلأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ.

(ترمذی ۲۴۴۰۔ احمد ٦۳)

(۳۲۳٦۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جو کسی آدمی اور اس کے اہل بیت کے لئے شفاعت کریں گے اور وہ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۲۳٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مَا بَيْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبْطُ بِلاَلٍ. (ابن ماجه ۱۵۱۔ احمد ۱۲۰)

(۳۲۳٦۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے راستے میں اتنی اذیتیں دی گئیں جتنی کسی کو نہیں دی گئیں، اور مجھے اللہ کے بارے میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا، اور ہم پر تیسری رات ایسی آئی کہ میرے اور بلال کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی کلیجہ رکھنے والا شخص کھائے، سوائے اس کے جس کو بلال کی بغل چھپا لے۔

(۳۲۳٦۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ ، إِنِّي لأَعْرِفُهُ الآنَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳٦۲۴)

(۳۲۳٦۳) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مکہ میں ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے میری بعثت سے پہلے سلام کرتا تھا، میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

(۳۲۳٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّى لِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَسَأَلَنِي : فِيمَ اخْتَصَمَ الْمَلأُ الأَعْلَى؟ قَالَ : فَقُلْتُ : رَبِّي لاَ عِلْمَ لِي بِهِ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، أَوْ وَضَعَهَا

بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ ، فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ عَلِمْته.

(۳۲۳۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بہتر صورت میں تجلی فرمائی اور مجھ سے سوال کیا کہ ملأ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑتے ہیں، میں نے عرض کیا اے میرے رب! اس کا علم نہیں، کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے میں پائی، یا فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے کندھوں کے درمیان پائی، اور سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا اس کو میں نے جان لیا۔

(۳۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :بَعَثَنِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَدْعُوَهُ ، قَالَ :فَأَقْبَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِ ، قَالَ :فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْت فَقُلْتُ :أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :قُومُوا ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا صَنَعْت شَيْئًا لَك ، قَالَ :فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَ وَقَالَ :أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

(مسلم ۱۶۱۲۔ احمد ۰

(۳۲۳۶۵) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ کو بلانے کے لئے چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ لوگوں کے ساتھ تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو میں شرمایا، اور میں نے عرض کیا ک طلحہ کے پاس چلیے، آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اٹھو، ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو صرف آپ کے لیے چیز کی تھی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ لگایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا کہ میرے دس صحابہ کو بلاؤ، انھو نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے، چنانچہ آپ مسلسل دس کو بلاتے اور دس کو فارغ کرتے رہے یہاں تک کہ کوئی نہ بچا جو کھانا سیر نہ ہو گیا ہو، پھر آپ نے اس کو برابر کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کھانے سے پہلے تھا۔

(۳۲۳۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ سَمُرَةَ جُنْدُبٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا الظُّهْرِ مِنْ غَدْوَةٍ ، يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا سَمُرَةُ أَكَانَتْ تُمَدُّ ؟ قَالَ سَمُرَةُ :مِنْ شَيْءٍ كُنَّا نَعْجَبُ ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلاَّ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. (ترمذی ۳۶۲۵۔ احمد ۱۸)

(۳۲۳۶۶) حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا اور لوگوں کے سامنے رک گیا، وہ ایک دوسرے کے بعد صبح سے دوپہر تک آ کر کھاتے رہے، ایک جماعت اٹھتی اور دوسری بیٹھ جاتی، ایک آدمی نے پوچھا!

سمرہ! کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ سمرہ نے فرمایا کہ بھلا ہمیں کس چیز پر تعجب ہوتا، وہ تو وہاں سے بڑھ رہا تھا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(۳۲۳۶۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْت لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْك ، فَقَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فِيهِ فَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَطْعَمُ طَعَامًا ، وَلاَ نَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ ، فَجِئْت إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ ، فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ ، فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ سَمَّى ثَلاَثًا ، ثُمَّ ضَرَبَ ، فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ.

فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي ، فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت امْرَأَتِي ، فَقُلْتُ : ثَكِلَتْك أُمُّكِ ، قَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لاَ أَصْبِرُ عَلَيْهِ ، فَمَا عِنْدَكِ ؟ قَالَتْ : عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ ، وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْنَاهَا وَجَعَلْنَاهَا فِي الْبُرْمَةِ ، وَعَجَنَّا الشَّعِيرَ ، ثُمَّ رَجَعْت إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَبِثْت سَاعَةً ، وَاسْتَأْذَنْته فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ ، فَأَمَرْتهَا بِالْخَبْزِ ، وَجَعَلْت الْقِدْرَ عَلَى الأَثَافِيِّ ، ثُمَّ جِئْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْته ، فَقُلْتُ : إنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا ، فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ مَعَك فَعَلْت ، قَالَ : وَكَمْ هُوَ ؟ قُلْتُ : صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : ارْجِعْ إلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا : لاَ تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ مِنَ الأَثَافِيِّ ، وَلاَ تُخْرِجِي الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ.

ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : قُومُوا إلَى بَيْتِ جَابِرٍ ، قَالَ : فَاسْتَحْيَيْت حَيَاءً لاَ يَعْلَمُهُ إلاَّ اللَّهُ ، فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي ثَكِلَتْك أُمُّك ، جَائَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ، فَقَالَتْ : أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَك عَنِ الطَّعَامِ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَتْ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَدْ أَخْبَرْته بِمَا كَانَ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَذَهَبَ عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْت أَجِدُ ، وَقُلْت لَهَا : صَدَقْت.

قَالَ : فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ، ثُمَّ قَالَ : لأَصْحَابِهِ : لاَ تَضَاغَطُوا ، ثُمَّ بَرَّكَ عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ ، ثُمَّ جَعَلْنَا نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إلَيْهِمْ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ ، أَوْ ثَمَانِيَةٌ ، قَالَ : فَلَمَّا أَكَلُوا كَشَفْنَا التَّنُّورَ وَالْبُرْمَةَ ، فَإِذَا هُمَا قَدْ عَادَا إلَى أَمْلإِ مَا كَانَا ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إلَيْهِمْ ، فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ كَذَلِكَ ، كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا أَمْلأَ مَا كَانَا ، حَتَّى شَبِعَ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ

وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا.

قَالَ :فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ كَانُوا ثَمَانِمِئَةٍ ، أَوْ ثَلاَثَمِئَةٍ.

(بخاری ۴۱۰۲۔ مسلم ۱۶۱۰)

(۳۲۳۶۷) ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے ان سے سنی ہو میں اس کو آپ کے حوالے سے روایت کروں گا، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس خندق کھودر ہے تھے، چنانچہ ہم نے تین دن نہ کچھ کھایا اور نہ اس پر قادر تھے، چنانچہ خندق میں ایک چٹان آڑے آگئی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چٹان خندق میں آڑھے آگئی ہے، ہم نے اس پر پانی چھڑکا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ نے کدال کو یا پھاوڑے کو پکڑا، پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھی پھر اس پر ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہوگیا۔

(۲) جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، آپ نے مجھے اجازت دی، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا تجھے تیری ماں روئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جس پر مجھے صبر نہیں آتا، تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا میرے پاس ایک صاع جو اور بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے جو کوٹے اور بکری کو ذبح کیا، اور ہم نے اس کی کھال اتاری اور اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور جو کا آٹا گوندھا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ایک گھڑی ٹھہرا اور پھر آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی، پھر میں آیا تو آٹا تیار تھا میں نے اس کو روٹیاں پکانے کا کہا اور ہنڈیا کو چولہے پر چڑھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر سرگوشی کی، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے، اگر آپ اور آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی میرے ساتھ شریک آجائیں تو بہتر ہے، آپ نے پوچھا کہ وہ کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے، آپ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور گھر والوں سے کہو کہ ہنڈیا چولہے سے نہ اتاریں اور روٹیوں کو تنور سے نہ نکالیں یہاں تک کہ میں آجاؤں۔

(۳) پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جابر کے گھر کی طرف چلو، کہتے ہیں کہ مجھے ایسی شرم آئی کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیری ماں تجھے روئے رسول اللہ ﷺ تیرے گھر تمام صحابہ کے ساتھ آرہے ہیں، اس نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سے کھانے کا پوچھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے ان کو اپنا کھانا بتلا دیا ہے، میری پریشانی کم ہوگئی اور میں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

(۴) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور اندر داخل ہوگئے اور آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ہجوم نہ کرو، پھر آپ نے تنور اور ہنڈیا پر برکت کی دعا فرمائی، اور ہم تنور سے روٹی اور ہنڈیا سے گوشت لیتے رہے اور ثرید بنا کر لوگوں کو پیش کرتے

رہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پیالے پر سات یا آٹھ آدمی بیٹھیں، جب انہوں نے کھالیا تو ہم نے تنور سے پردہ ہٹایا اور ہنڈیا سے ڈھکن اٹھایا، تو وہ پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے، پھر ہم ثرید کرتے اور چمچ بھر کر اس میں ڈالتے اور ان کے قریب کرتے اور ایسا ہی کرتے رہے، جب بھی تنور کھولتے اور ہنڈیا کھولتے ان کو پہلے سے زیادہ بھرا ہوا پاتے، یہاں تک کہ تمام مسلمان سیر ہو گئے، اور کھانا بھی بچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کو بھوک لگی ہے اس لئے تم کھاؤ اور کھلاؤ، کہتے ہیں کہ ہم سارا دن کھاتے اور کھلاتے رہے، کہتے ہیں کہ ہم اس وقت آٹھ سو یا تین سو تھے۔

(٣٢٣٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ - أَوِ اسْتُشْهِدَ - عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، فَاسْتَعَنْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِمْ شَيْئًا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلِمْنِي ، قَالَ :فَفَعَلْت فَجَعَلْتُ الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ، وَصَنَّفْته أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلَمْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَجَاءَ فَقَعَدَ عَلَى أَعْلاَهُ ، أَوْ فِي وَسَطِهِ ، ثُمَّ قَالَ :كِلْ لِلْقَوْمِ ، فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى وَفَّيْتُهُمْ ، وَهِيَ تَمْرِي ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ. (بخاری ۲۱۲۷۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۳۶۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام فوت ہوئے، یا فرمایا کہ شہید ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے قرض خواہوں پر مدد چاہی کہ وہ اپنے قرضے سے کچھ چھوڑ دیں، انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ڈھیریاں لگاؤ اور پھر مجھے بتاؤ، کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور عجوہ کو علیحدہ کیا اور علیحدہ علیحدہ ڈھیریاں لگا دیں پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا، کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور ان کے اوپر کی طرف یا ان کے درمیان میں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ لوگوں کے لئے وزن کرو، میں نے وزن کیا یہاں تک کہ ان کو پورا پورا دے دیا، اور میری کھجوروں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

(٣٢٣٦٩) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ، فَقَالَ :ادْعُ لِي أَصْحَابَك ، يَعْنِي أَصْحَابَ الصُّفَّةِ ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُمْ رَجُلاً رَجُلاً أُوقِظُهُمْ حَتَّى جَمَعْتُهُمْ ، فَجِئْنَا بَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :وَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِينَا صَحْفَةٌ فِيهَا صَنِيعٌ قَدْرُ مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :خُذُوا بِسْمِ اللهِ ، فَأَكَلْنَا مَا شِئْنَا ، ثُمَّ رَفَعْنَا أَيْدِيَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُضِعَتِ الصَّحْفَةُ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أَمْسَى فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ غَيْرُ شَيْءٍ تَرَوْنَهُ ، فَقِيلَ لأَبِي هُرَيْرَةَ :قَدْرُ كَمْ كَانَتْ حِينَ فَرَغْتُمْ ، قَالَ :مِثْلَهَا حِينَ وُضِعَتْ إِلاَّ أَنَّ فِيهَا أَثَرَ الأَصَابِعِ. (طبرانی ۲۹۲۸)

(۳۲۳۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پاس اپنے ساتھیوں کو بلاؤ یعنی اصحاب صفہ کو، میں ایک ایک آدمی کو تلاش کرنے لگا، اوران کو بیدار کر کے جمع کرنے لگا، پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئے اور اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا جس میں ایک مد جو کے بقدر کھانا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ کے نام پر لے لو، ہم نے جتنا چاہا کھایا، پھر ہم نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیالہ رکھا گیا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے آل محمد میں اس کے علاوہ کوئی کھانا نہیں جو تم دیکھ رہے ہو، حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ جب تم فارغ ہوئے اس وقت کتنا بچا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا اتنا ہی جتنا رکھتے ہوئے تھا، مگر اس میں انگلیوں کے نشانات تھے۔

(۳۲۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْته يَقُولُ :قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ يَوْمًا :أَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: أَفَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلُثَا أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إنَّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، وَإِنَّ أُمَّتِي مِنْ ذَلِكَ ، ثَمَانُونَ صَفًّا.

(مسلم ۲۰۰۔ احمد ۴۵۳)

(۳۲۳۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل مجلس سے فرمایا کہ کیا اس پر تم خوش ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر میری امت قیامت کے دن اہل جنت کا دو تہائی ہوگی، لوگ قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور میری امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، هَذِهِ الأُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا. (ترمذی ۲۵۴۶۔ احمد ۳۴۷)

(۳۲۳۷۱) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اور اس امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ عَذَابَ ، وَثَلاَثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۷۲) حضرت ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ

کیا ہے کہ میری امت میں سے ایسے ستر ہزار کو جنت میں داخل فرمائیں گے کہ ہر ہزار کے ساتھ ایسے ستر ہزار ہوں گے جن پر کوئی حساب ہوگا نہ عذاب، پھر میرے رب کی تین لپیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَرُبُعُ الْجَنَّةِ ، لَكُمْ رُبُعُهَا ، وَلِسَائِرِ النَّاسِ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهَا ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَثُلُثُهَا ، قَالُوا : فَذَاكَ كَثِيرٌ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَالشَّطْرُ ، قَالُوا : فَذَاكَ أَكْثَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍ ، أَنْتُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا.

(احمد ۴۵۳۔ ابویعلی ۵۳۳۷)

(۳۲۳۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے جنت کے ایک چوتھائی حصے کے بارے میں، کہ تمہارے لئے اس کا ایک چوتھائی اور بقیہ لوگوں کے لئے تین چوتھائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، پھر فرمایا کہ پھر جنت کے ایک تہائی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم نصف کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہی زیادہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور تم اسّی صفوں میں ہو گے۔

(۳۲۳۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

(۳۲۳۷۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور اس امت کی اسّی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (بخاری ۳۲۰۷۔ احمد ۱۲۸)

(۳۲۳۷۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے تھے، اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے عجیب کیفیت طاری ہوئی تو وہ بدل گیا اور مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

(۳۲۳۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ مِسْكًا ، وَلَا عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا ، وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۵۶۱۔ مسلم ۱۸۱۴)

(۳۲۲۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے مشک یا عنبر اور کوئی بھی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی، اور میں نے خالص عنبر یا خالص ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا۔

(۳۲۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ ذَيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، حَتَّى إِذَا دُفِعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيهِ جَمَلٌ قَطِمٌ - يَعْنِي : هَائِجًا - لاَ يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلاَّ شَدَّ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ فَدَعَا الْبَعِيرَ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ فِي الأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَاتُوا خِطَامًا ، فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِلاَّ وَيَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ غَيْرَ عَاصِي الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (احمد ۳۱۰۔ دارمی ۱۸)

(۳۲۲۷۷) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے، یہاں تک کہ جب بنو نجار کے باغ تک پہنچے تو اس میں ایک وحشی اونٹ تھا، جو بھی اس باغ میں داخل ہوتا اس پر حملہ کر دیتا، نبی کریم ﷺ آئے اور اونٹ کو بلایا، وہ زمین میں اپنا جبڑا گھسیٹتا ہوا آیا اور اس نے آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نکیل لاؤ، آپ نے اس کو نکیل ڈالی اور اس کے مالکوں کے حوالے کر دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آسمان وزمین کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ جانتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے نافرمان انسانوں اور جنوں کے۔

(۳۲۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلّته ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ قَدِ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً. قَالَ وَكِيعٌ : مِنْ خِلِّهِ. (مسلم ۱۸۵۲۔ ترمذی ۳۶۵۵)

(۳۲۲۷۸) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں، مگر اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے، وکیع کی روایت میں "من خلّہ" ہے۔

(۳۲۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن السَّائب ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الأَرْضِ يُبَلِّغُونَنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلاَمَ.

(۳۲۲۷۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض فرشتے زمین میں چکر لگانے والے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(۳۲۲۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبراهيم ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا : اُطْلُبُوا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي إِنَاءٍ ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ

أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ ، قَالَ : فَشَرِبْنَا مِنْهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ. (بخاری ۳۵۷۹۔ احمد ۴۰۱)

(۳۲۳۸۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کے پاس بچا کھچا پانی ہو لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا، آپ نے اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈالا، تو آپ کی انگلیوں سے پانی نکلنے لگا، پھر آپ نے فرمایا کہ مبارک پاک پانی اور اللہ کی طرف سے برکت پر آؤ، کہتے ہیں کہ ہم نے اس میں سے پیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(۳۲۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَنَزِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِهِ فِي إِدَاوَةٍ فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ ، قَالَ : فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُورِ وَقَالُوا : تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا ، قَالَ : فَسَمِعَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : عَلَى رِسْلِكُمْ ، قَالَ : فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : أَسْبِغُوا الطَّهُورَ ، قَالَ : فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَره لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ الأَسْوَدُ : حَسِبته قَالَ : كُنَّا مِئَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ احمد ۲۹۲)

(۳۲۳۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نماز کا وقت ہو گیا، ایک آدمی ایک برتن میں بچا ہوا پانی لایا، اس نے اس کو ایک پیالے میں ڈال دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر لوگ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی لانے لگے اور کہنے لگے کہ مسح کرلو مسح کرلو، رسول اللہ ﷺ نے ان کو سن لیا، فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا کہ کامل وضو کرو، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے میری بصارت لے لی، میں نے پانی کو آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلتے ہوئے دیکھا، آپ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کرلیا، اسود راوی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ ہم دو سو یا اس سے زیادہ تھے۔

(۳۲۳۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ ، وَبَقِيَ نَاسٌ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْمِخْضَبِ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ ، أَنْ يَبْسُطَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ جَمِيعًا ، قُلْنَا : كَمْ كَانُوا ؟ قَالَ : ثَمَانِينَ رَجُلاً. (بخاری ۳۵۷۵۔ احمد ۱۰۶)

(۳۲۳۸۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا اور جو لوگ مسجد کے قریب تھے کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کچھ

لوگ باقی رہ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ ہاتھ کو پھیلا نہ سکے، آپ نے انگلیاں ملالیں اور سب لوگوں نے وضو کرلیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے کہا کہ اسی آدمی۔

(۳۲۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَوَجَدْنَا مَائَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا. (بخاری ۳۵۷۷۔ احمد ۲۹۰)

(۳۲۳۸۳) حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کا پانی پہلے آنے والے لوگوں نے پی لیا تھا، نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھ گئے اور ایک ڈول منگایا، اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی، چنانچہ اس کا پانی زیادہ ہوگیا، یہاں تک کہ لوگ اس سے سیراب ہوگئے۔

(۳۲۳۸٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَشَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ الْعَطَشَ ، فَدَعَا فُلاَنًا وَدَعَا عَلِيًّا : فَقَالَ اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ ، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً مَعَهَا مَزَادَتَانِ ، أَوْ سَطِيحَتَانِ ، قَالَ : فَجَائَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ ، أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا ، وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ : أَنَ اسْقُوا وَاسْتَقُوا ، قَالَ : فَسَقَى مَنْ سَقَى ، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى ، قَالَ : وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا ، قَالَ : فَوَاللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عنها حِينَ أُقْلِعَ ، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنهَا حِيثُ ابْتَدَأَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللهِ مَا رَزَأْنَاكِ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ سَقَانَا. (بخاری ۳۴۴۔ مسلم ۴۷۶)

(۳۲۳۸۴) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس کی شکایت ہوئی، آپ نے فلاں کو اور علی کو بلایا، اور فرمایا کہ جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو، چنانچہ وہ چلے اور انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس دو مٹکے یا مشکیزے تھے، وہ اس عورت کو نبی ﷺ کے پاس لائے، نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور اس میں مشکیزوں یا مٹکوں کے منہ سے پانی ڈالا پھر ان کے منہ بند کردیے اور رسی چھوڑی، اور لوگوں میں اعلان کردیا گیا کہ پانی لے لو اور بھرلو، چنانچہ جس نے پینا تھا پی لیا اور جس نے بھرنا تھا بھرلیا، اور وہ کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کا کیا کیا جارہا ہے، کہتے ہیں واللہ! اس کو اس طرح چھوڑا گیا کہ ہمیں گمان ہورہا تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کم نہیں کیا بلکہ ہمیں اللہ نے پلایا ہے۔

(۳۲۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

سَلِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كُلَّ شَيْءٍ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ إِلاَّ مَفَاتِيحَ الْخَمْسِ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ الآيَةَ كُلَّهَا.

(بخاری ۱۰۳۹۔ احمد ۳۸۶)

(۳۲۳۸۵) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی کو ہر چیز دی گئی سوائے پانچ چیزوں کی کنجیوں کے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ ۔ترجمہ: بے شک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔ یہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتی ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

(٣٢٣٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. (ترمذی ۳۶۱۱)

(۳۲۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھ سے زمین سب سے پہلے پھٹے گی، اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(٣٢٣٨٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْبَرِي هَذَا لَعَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. (احمد ۴۵۰۔ بیہقی ۲۴۷)

(۳۲۳۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ منبر امید ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

(٣٢٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت هِشَامًا قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ. (ابن سعد ۲۱)

(۳۲۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عرب میں سب سے سبقت کرنے والا ہوں۔

(٣٢٣٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳۶۰۶)

(۳۲۳۸۹) حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے

اسماعیل علیہ السلام کو اور قریش سے بنی ھاشم کو اور مجھے بنو ہاشم سے چن لیا ہے۔

(۳۲۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَقَالَ :مَا لَكَ ؟ قَالَ :فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ ، قَالَ :أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي ، فَقَالَ :ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ ، فَدَعَاهَا فَجَائَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :ارْجِعِي ، فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَسْبِي حَسْبِي. (احمد ۱۱۳۔ دارمی ۲۳)

(۳۲۳۹۰) ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے تھے، آپ کو بعض اہل مکہ نے مارا تھا، انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ان ان لوگوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے، انہوں نے عرض کیا کیا آپ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو نشانی دکھاؤں؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ ہاں۔ پس انہوں نے وادی کے پیچھے دیکھا اور کہا کہ اس درخت کو بلائیں، آپ نے اس کو بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر کہا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور اپنی جگہ لوٹ گیا، نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے۔

(۳۲۳۹۱) حَدَّثَنَا قُرَادُ أبو نُوحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ ، وَلَا يَلْتَفِتُ ، قَالَ :فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ :مَا عِلْمُكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا ، وَلَا يَسْجُدُونَ إِلَّا لِنَبِيٍّ. (ترمذی ۳۶۲۰)

(۳۲۳۹۱) ابوبکر بن ابی موسیٰ راوی ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ابوطالب شام کی طرف نکلے اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ نکلے اور قریش کے کچھ بزرگ بھی، جب وہ راہب کے قریب پہنچے، تو اپنے کجاوے کھولے، راہب ان کے پاس گیا اور اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرتے تو نہ وہ نکل کر ان کے پاس آتا نہ ان کی طرف متوجہ ہوتا، چنانچہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور وہ ان کے درمیان سے ہوتا ہوا آیا اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا کہ یہ جہانوں کا سردار ہے، یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے، قریش کے بزرگوں نے اس سے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہے؟ اس نے کہا کہ تم گھاٹی سے جب چڑھے ہو تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو، اور یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتیں۔

(۳۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ قَوَائِمَ مِنبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۲۸۹ـ ابن حبان ۳۷۴۹)

(۳۲۳۹۲) حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَفَوَاتِحَهُ وَخَوَاتِمَهُ.

(۳۲۳۹۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات اور ابتداء کرنے والے اور انتہاء کرنے والے کلمات عطا کیے گئے۔

(۳۲۳۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمْرٍ ، قَالَ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَائَتِ الذِّئَابُ فَعَوَتْ خَلْفَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ الذِّئَابُ أَتَتْكُم تُخْبِرُكُمْ أَنْ تَقْسِمُوا لَهَا مِنْ أَمْوَالِكُمْ مَا يُصْلِحُهَا ، أَوْ تُخَلُّوهَا فَتُغِيرَ عَلَيْكُمْ ، قَالُوا :دَعْهَا فَلْتُغِرْ عَلَيْنَا.

(دارمی ۲۲)

(۳۲۳۹۴) شمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن نماز پڑھی تو بھیڑیے آپ کے پیچھے آ کر بھونکنے لگے، جب رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ یہ بھیڑیے تمہارے پاس یہ بتانے آئیں ہیں کہ تم اپنے مالوں میں سے ان کے لئے کچھ تیار کر کے دے دیا کرو، ورنہ تم اس بات کے لئے تیار رہو کہ یہ تم پر حملہ آور ہو جائیں۔

(۳۲۳۹۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ :فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت إِبِطَيْهِ ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَوِيَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ :فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةً ، قَالَ : فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتُبِسَتِ الرُّكْبَانُ ، قَالَ :فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَأَصْحَتِ السَّمَاءُ.

(۳۲۳۹۵) حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس سے سوال پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! ایک جمعہ لوگوں نے شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ! بارش کا قحط ہو گیا ہے اور زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گیا ہے، آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغل دیکھے، اور اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا، ہم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ جوان مضبوط جسم کے آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی فکر لگی ہوئی تھی، کہتے ہیں کہ ایک جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی، پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! گھر گر گئے اور سوار محبوس ہو گئے، راوی نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن آدم کے اتنی جلدی اکتا جانے پر مسکرائے، اور فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسائیے اور ہم پر نہ برسائیے، کہتے ہیں کہ اس پر آسمان صاف ہو گیا۔

(۳۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُنْزِلَتْ عَلَيَّ تَوْرَاةٌ مُحْدَثَةٌ ، فِيهَا نُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ ، لِتُفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَقُلُوبًا غُلْفًا وَآذَانًا صُمًّا ، وَهِيَ أَحْدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَان. (دارمی ۳۳۲۷)

(۳۲۳۹۶) مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر نئی توراۃ نازل ہوئی ہے، جس میں حکمت کا نور اور علم کے سرچشمے ہیں، تاکہ اس سے اللہ اندھی آنکھوں اور بند دلوں اور بہرے کانوں کو کھول دیں، اور وہ رحمٰن کی سب سے آخری کتاب ہے۔

(۳۲۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَأَلْتُ الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي ، فَقَالَ :لَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قُلْتُ :زِدْنِي ، قَالَ :لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، قُلْتُ :زِدْنِي ، قَالَ :فَإِنَّ لَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :حَسْبُنَا ، فَقَالَ عُمَرُ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا عُمَرُ ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۹۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اللہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ستر ہزار ہیں، جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، میں نے کہا اے میرے رب! اور اضافہ فرمایئے! فرمایا کہ تمہارے لئے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہیں، میں نے کہا اور اضافہ فرمایئے، فرمایا کہ تمہارے لیے اتنے اور اتنے اور اتنے ہیں، ابوبکر نے عرض کیا کہ ہمیں کافی ہے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیجئے، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اے عمر! ہم تو اللہ کی ایک ہی لپ ہیں۔

(۳۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : انْطَلَقْنَا فِي وَفْدٍ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنَّا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ سَأَلْتَ رَبَّكَ مُلْكًا كَمُلْكِ سُلَيْمَانَ ، فَضَحِكَ وَقَالَ :لَعَلَّ لِصَاحِبِكُمْ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلاَّ أَعْطَاهُ دَعْوَةً فَمِنْهُمْ مَنِ اتَّخَذَ بِهَا دُنْيَا فَأُعْطِيَهَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ إِذْ عَصَوْهُ فَأُهْلِكُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي دَعْوَةً فَاخْتَبَأْتُهَا عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۲۳۹۸) عبد الرحمٰن بن ابی عقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کی سلطنت جیسی سلطنت کا سوال نہیں کیا؟ آپ ہنسے اور فرمایا شاید تمہارا ساتھی اللہ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے افضل ہو، بے شک اللہ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا اس کو ایک دعا عطا فرمائی،

بعض نے دنیا کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمادی، اور بعض نے اپنی قوم کی نافرنی کے وقت اس کو اپنی قوم کی بد دعا میں استعمال کیا، چنانچہ وہ ہلاک کر دیے گئے، اور اللہ نے مجھے دعا عطا فرمائی تو میں نے اس کو اپنے رب کے ہاں اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کرلیا۔

(٣٢٣٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ. (طیالسی ١٢٩١ـ احمد ١٦)

(۳۲۳۹۹) حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(٣٢٤٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۴۰۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور وہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(٣٢٤٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا أُبَي ، إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَرَدَدْت إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي ، فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، وَلَك بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ إِلَى يَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ٥٦٢ـ احمد ١٢٧)

(۳۲۴۰۱) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے اُبی! میرے رب نے مجھ پر وحی فرمائی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو، میں نے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمائیے، اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو اور ہر مرتبہ کے بدلے تمہارے لیے ایک دعا ہے جس کا آپ مجھ سے سوال کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما، اور میں نے تیسری دعا اس دن کے لئے مؤخر کردی ہے جس میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

(٣٢٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ : يَا مُحَمَّدُ ، عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْك ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْت ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت ،

وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا إِلَّا إِلَيْكَ ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (نسائی ۱۱۲۹۴۔ طیالسی ۴۱۴)

(۳۲۴۰۲) صلہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، ان کی نظر تیز ہوگی، اور ان کو پکارنے والے کی پکار سنائی دے گی، چنانچہ ایک پکارنے والا پکارے گا اولین و آخرین کے سامنے، کہ اے محمد! آپ ﷺ فرمائیں گے لبیک وسعد یک، تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں، ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو آپ ہدایت عطا فرمائیں، آپ برکت اور بلندی والے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور آپ ہی کی طرف پہنچتا ہے، آپ سے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں مگر آپ کی طرف، آپ پاک ہیں، بیت اللہ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب آپ بابرکت اور بلند ہیں، حذیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مقام محمود ہے۔

(٣٢٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ ، قَالَ :الشَّفَاعَةُ. (ترمذی ۳۱۳۷۔ احمد ۴۴۱)

(۳۲۴۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ کے فرمان ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔

(٣٢٤٠٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ :فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الأَسْوَدِ.

(۳۲۴۰۴) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کے پاس لائی، اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جنون ہے، اور اس کو دو پہر اور شام کے وقت پر طاری ہوتا ہے، اور یہ بری حرکات کرتا ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی، اس نے قے کی تو اس کے پیٹ سے سیاہ بڑے چوہے کی شکل کا ایک جاندار نکلا۔

(٣٢٤٠٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَفَّانُ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَخَذَهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ :لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۲۶۶۔ دارمی ۳۹)

(۳۲۴۰۵) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کو خطبہ دیا کرتے تھے، جب آپ نے منبر بنوالیا تو اس کی طرف منتقل ہوگئے، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اس کو پکڑ کر گلے لگالیا تو اس کو سکون ہوگیا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو گلے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

(۳۲٤۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقَالُوا :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، قَالَ :هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ ، وَعَمِلَهُ فُلاَنٌ - مَوْلَى فُلاَنَةَ - لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي إِلَيْهِ إِذَا خَطَبَ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنبَرَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ ، قَالَ :فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَطَّدَهُ ، - وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ :فوطده - حَتَّى سَكَنَ. (بخاری ۴۴۸۔ مسلم ۳۸۷)

(۳۲۴۰۶) ابو حازم فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت سہل بن سعد کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا؟ فرمانے لگے کہ مجھ سے زیادہ اس کو جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا، فرمایا کہ وہ جنگل کے جھاؤ کے درخت کا تھا، اور اس کو فلاں عورت کے آزاد کردہ غلام فلاں شخص نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک شہتیر سے ٹیک لگاتے اور جب خطبہ دیتے تو اس کے بعد اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے، جب منبر تیار ہوا اور آپ اس پر بیٹھ گئے تو وہ شہتیر رونے لگا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کو زمین میں ٹھہرایا یہاں تک کہ اس کو سکون ہو گیا، اور ابو حازم کی روایت میں "فوطدہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔"

(۳۲٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا ، أَفَلاَ آمُرُهُ يَصْنَعُ لَكَ مِنبَرًا ؟ قَالَ :بَلَى ، فَاتَّخَذَ مِنبَرًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى الْمِنبَرِ ، قَالَ :فَأَنَّ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُّ الصَّبِيُّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ.

(بخاری ۴۴۹۔ احمد ۳۰۰)

(۳۲۴۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک انصاری عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک بڑھئی غلام ہے کیا میں اس کو حکم نہ دوں کہ آپ کے لئے منبر بنائے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ اس نے منبر بنایا، جب جمعے کا دن ہوا تو آپ نے منبر پر خطبہ دیا، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا جس سے آپ ٹیک لگاتے تھے جیسے بچہ روتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اس لئے رونا آ گیا کہ اس کے پاس سے ذکر ختم ہو گیا۔

(۳۲٤۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ ، فَقَالَ :أَصْنَعُ لَكَ مِنبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ ، فَصَنَعَ لَهُ مِنبَرَهُ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ ، فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ فَخَطَبَ حَنَّ الْجِذْعُ حُنَيْنَ النَّاقَةِ عَلَى وَلَدِهَا ، فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، فَسَكَنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُدْفَنَ ، وَيُحْفَرَ لَهُ. (دارمی ۳۷۔ ابویعلی ۱۰۶۲)

(۳۲۴۰۸) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک رومی شخص آپ

کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا میں آپ کے لیے ایک منبر بناؤں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیں؟ چنانچہ اس نے آپ کے لئے یہ منبر بنایا جو آپ دیکھ رہے ہو، جب آپ اس پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا تو وہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے پر روتی ہے، رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ اتر کر اس کے پاس آئے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ نے اس کو ایک جگہ کھود کر دفن کرنے کا حکم فرمایا۔

(۳۲٤۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَاضِي. (ابن ماجه ۱۴۱۵۔ احمد ۲۴۹)

(۳۲۴۰۹) حضرت انس نبی صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ سے حضرت ابن عباس کی گذشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۳۲٤۱۰) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ وَمَالِكُ بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :عَرَّسَ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَافْتَرَشَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَانْتَبَهْت بَعْضَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَد، فَانْطَلَقْت أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ ، قَالَ : قُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالاَ :لاَ نَدْرِي ، غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا فِي أَعْلَى الْوَادِي ، فَإِذا مِثْلُ هَزِيزِ الرَّحَى ، فَلَمْ نَلْبَثْ إِلاَّ يَسِيرًا حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، قَالَ :فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ ، قَالَ :فَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي ، قَالَ : فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيقَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ :فَإِذَا هُمْ قَدْ فَزِعُوا وَفَقَدُوا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ ، فَلَمَّا أَضَبُّوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (ابن خزيمة ۳۸۷)

(۳۲۴۱۰) حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ ہمارے پاس ٹھہرے، چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی سواری کے اگلے پاؤں پر سرہانہ لگالیا، میں رات کے کسی حصے میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ کی اونٹنی کے سامنے کوئی نہیں، چنانچہ میں رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ کو تلاش کرنے نکلا تو معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن قیس کھڑے تھے، میں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ کہنے لگے کہ ہمیں اس کے علاوہ کوئی علم نہیں کہ ہم نے وادی کے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی تو سنا کہ پن چکی جیسی آواز آرہی تھی، چنانچہ ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ رسول اللہ صَلَّاللهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ تشریف لے آئے، اور فرمایا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں داخل ہونے اور

شفاعت کے درمیان اختیار دیا اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں سے کر دیجئے، آپ نے فرمایا تم میری شفاعت کے حصہ داروں میں ہو، کہتے ہیں کہ ہم تیزی سے لوگوں کے پاس آئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے اور نبی ﷺ کو تلاش کر رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں داخل کیے جانے اور میری شفاعت کے درمیان اختیار دیا، اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر دیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں تمام حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہوگا۔

(۳۲٤۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسُوقُ بَعِيرًا لِي وَأَنَا فِي آخِرِ النَّاسِ وَهُوَ يَظْلَع ، أَوْ قَدَ اعْتَلَّ ، قَالَ : مَا شَأْنُهُ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : يَظْلَع ، أَوْ قَدَ اعْتَلَّ ، فَأَخَذَ شَيْئًا كَانَ فِي يَدِهِ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ارْكَبْ ، فَلَقَدْ كُنْت أَحْبِسُهُ حَتَّى يَلْحَقُونِي. (مسلم ۱۲۲۲۔ نسائی ۶۲۳۵)

(۳۲٤۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے اونٹ کو ہانک رہا تھا اور سب لوگوں سے پیچھے تھا اور میرا اونٹ لنگڑا یا بیمار تھا، آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لنگڑا یا بیمار ہے، آپ نے ایک چیز لی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اور اس کو مارا، پھر فرمایا سوار ہو جاؤ، چنانچہ میں اس کو روکتا تھا تا کہ لوگ مجھ تک پہنچ جائیں۔

(۳۲٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا مَا رَآهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَرَاهَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي : لَقَدْ خَرَجْت مَعَهُ فِي سَفَرٍ حَتَّى إذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ مَعَهَا صَبِيٌّ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا أَصَابَهُ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ، قَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاَثًا بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ نَاوَلَهَا إيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا بِهِ فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَان ، فَأَخْبِرِينَا بِمَا فَعَلَ ، قَالَ : فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا ، فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّك ؟ قَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِ مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ فَاجْتَزِر هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

قَالَ : وَخَرَجْت مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إلَى الْجَبَّانَةِ ، حَتَّى إذَا بَرَزْنَا قَالَ : انْظُرْ وَيْحَك ، هَلْ تَرَى مِنْ شَيْءٍ يُوَارِينِي؟

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَى شَيْئًا يُوَارِيك إِلاَّ شَجَرَةً مَا أَرَاهَا تُوَارِيك ، قَالَ : مَا قُرْبُهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : شَجَرَةٌ خَلْفَهَا ، وَهِيَ مِثْلُهَا أَوْ قَرِيبٌ مِنْهَا ، قَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى ، قَالَ : فَاجْتَمَعَتَا فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَرْجِعَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا.

قَالَ : وَكُنْت جَالِسًا مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ جَاءَ جَمَلٌ يَخِبُّ حَتَّى ضَرَبَ بِجِرَانِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ : انْظُرْ وَيْحَك لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ ؟ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا ، فَخَرَجْت أَلْتَمِسُ صَاحِبَهُ فَوَجَدْتُهُ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَدَعَوْتُهُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُ جَمَلِكَ هَذَا ؟ قَالَ : وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي وَاللهِ مَا شَأْنُهُ ، عَمِلْنَا عَلَيْهِ وَنَضَحْنَا عَلَيْهِ حَتَّى عَجَزَ عَنِ السِّقَايَةِ ، فَائْتَمَرْنَا الْبَارِحَةَ أَنْ نَنْحَرَهُ وَنُقَسِّمَ لَحْمَهُ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ ، هَبْهُ لِي ، أَوْ بِعْنِيهِ ، قَالَ : هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَسَمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهِ.

(۳۲۴۱۲) حضرت یعلی بن مرّہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تین نشانیاں دیکھی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا، میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا یہاں تک کہ ہم راستے میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ ایک بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو ایک مصیبت آئی ہے، آپ نے فرمایا مجھے دو، اس نے بچہ آپ کو دیا، آپ نے اس کو اپنے اور کجاوے کے درمیانی حصّے کے درمیان رکھ لیا، پھر آپ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ ''بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ'' کہہ کر پھونکا، پھر وہ بچہ اس کو دے دیا، اور فرمایا کہ واپسی میں ہمیں اسی جگہ ملنا، اور بتانا کہ کیا ہوا، کہتے ہیں کہ ہم گئے اور پھر لوٹے اور اس عورت کو اس جگہ دیکھا، اس کے پاس بہت سی بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا تمہارے بچے کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم کو اس کے بارے میں ابھی تک کچھ محسوس نہیں ہوا، آپ نے یہ بکریاں لے لیں آپ نے فرمایا اترو اور ایک بکری لے لو اور باقی واپس کر دو۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ میدان کی طرف نکلا یہاں تک کہ جب ہم دور نکل گئے تو آپ نے فرمایا دیکھو کیا تم کوئی چیز دیکھتے ہو جو مجھے چھپا لے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کو چھپانے والی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی سوائے ایک درخت کے جو آپ کو چھپا نہیں سکتا، آپ نے فرمایا اس کے قریب کوئی چیز نہیں؟ میں نے عرض کیا اس کے پیچھے ایک درخت ہے جو اتنا ہی ہے یا اس کے قریب ہے، آپ نے فرمایا ان دونوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بحکم خدا اکٹھے ہو جاؤ، کہتے ہیں کہ وہ دونوں درخت اکٹھے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر لوٹ آئے اور فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم دونوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی جگہ لوٹ جائے۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک اونٹ روتا ہوا آیا، اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر اس کی آنکھوں

سے آنسو بہنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو یہ کس کا اونٹ ہے؟ اس کی بری حالت ہے، کہتے ہیں کہ میں اس کے مالک کو ڈھونڈنے نکلا تو وہ اونٹ انصار میں سے ایک آدمی کا پایا، میں نے اس کو آپ کے پاس بلایا، آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس اونٹ کا کیا قصہ ہے؟ اس نے بخدا میں نہیں جانتا کہ اس کی کیا حالت ہے البتہ یہ معلوم ہے کہ ہم نے اس پر کام کیا اور پانی اٹھوایا، یہاں تک کہ یہ پانی اٹھانے سے عاجز ہو گیا پھر شام کو ہمارا مشورہ ہوا کہ اس کو ذبح کر دیں اور اس کا گوشت تقسیم کر دیں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو یہ مجھے ہبہ کر دو یا بیچ دو، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا ہے، آپ نے اس پر صدقہ کا نشان لگایا اور پھر اس کو بھیج دیا۔

(۳۲۴۱۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلاَ يُرَى ، فَنَزَلْنَا بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلاَ عَلَمٌ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِنَا ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى لاَ نُرَى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بينهما أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ لَهَا : يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتَّى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا ، فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ، ثُمَّ رَجَعَتَا إِلَى مَكَانِهِمَا.

فَرَكِبْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا ، فَعَرَضَتْ لَنَا امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ مِرَارًا ، فَوَقَفَ بِهَا ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ قَالَ : اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، أَنَا رَسُولُ اللهِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا ، فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ ، فَقَالَ : خُذُوا مِنْهَا أَحَدَهُمَا ، وَرُدُّوا عَلَيْهَا الآخَرَ.

قَالَ : ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا ، فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيَّ النَّاسَ ، مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْجَمَلِ ؟ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالُوا : سَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً ، وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ ، فَنَقْسِمُهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا ، فَانْفَلَتَ مِنَّا ، قَالَ : تَبِيعُونَهُ ، قَالُوا : لاَ ، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : إِمَّا لاَ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ.

(۳۲۴۱۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے نہ جاتے یہاں تک کہ اتنی دور چلے جائیں کہ نظر نہ آئیں، چنانچہ ہم ایک چٹیل میدان میں اترے جس میں کوئی درخت یا ٹیلہ نہیں تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اپنے برتن میں پانی ڈالو، پھر ہمارے ساتھ چلو، کہتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم نظر نہیں آ رہے تھے، وہاں آپ کو دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس کے

کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم سے فرما رہے ہیں کہ اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں، چنانچہ وہ درخت دوسرے سے مل گیا، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ گئے، پھر وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

(۲) پھر ہم سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، چنانچہ ہمارا ایک عورت سے سامنا ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کو ہر روز کئی مرتبہ شیطان پکڑ لیتا ہے، آپ اس کے لئے ٹھہرے اور بچے کو لیا اور اس کو اپنے اور کجاوے کے اگلے حصے کے درمیان رکھا، پھر فرمایا اے اللہ کے دشمن! دفع ہو جا، میں اللہ کا رسول ہوں، تین مرتبہ اس طرح فرمایا، پھر بچہ عورت کو دے دیا، جب ہم اس سفر سے واپس ہوئے تو ہم اس جگہ سے گزرے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اور اس کے پاس دو مینڈھے تھے جن کو وہ ہانک رہی تھی، اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے یہ قبول کر لیجیے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ اس کے پاس دوبارہ نہیں آیا، آپ نے فرمایا اس سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

(۳) فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، اس طرح تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، اچانک ایک اونٹ دو قطاروں کے درمیان بھاگتا ہوا آیا اور سجدے میں گر گیا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو! کون اس اونٹ کا مالک ہے؟ معلوم ہوا کہ انصار کے چند جوان ہیں، کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ ہمارا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کی کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے بیس سال اس سے پانی لگوایا ہے، اور اس میں کچھ چربی ہے اس لیے ہم اس کو ذبح کرنا چاہتے ہیں اور اپنے غلاموں میں اس کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ ہم سے چھوٹ گیا، آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو بیچتے ہو؟ وہ کہنے لگے نہیں، بلکہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کو ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر بیچنا نہیں چاہتے تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے۔

(٣٢٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بن الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدُبٍ ، قَالَتْ : رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ عَلَى دَابَّةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَإِنَّ بِهِ بَلاَءً لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ : اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ ، قَالَتْ : فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ ، فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْت لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ : إنَّمَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَى ، فَلَقِيت الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلاَمِ ، فَقَالَتْ : بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ. (ابو داؤد ۱۹۶۱۔ احمد ۵۰۳)

(۳۲۴۱۴) حضرت امّ جندب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوم النحر کو بطن الوادی سے جمرۃ العقبۃ کی رمی کی، جبکہ آپ سواری پر تھے، پھر آپ مڑے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کے پیچھے ہوئی، اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا

جس پر اثر تھا، کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا اور میرا وارث ہے، اور اس کو ایک اثر ہے جس کی وجہ سے بولتا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تھوڑا پانی لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور اس کو پانی دے دیا، اور فرمایا کہ اس کو اس سے پلاؤ اور اس پر اس سے چھڑکو، اور اللہ سے اس کے لئے شفاء مانگو، کہتی ہیں کہ میں ایک عورت سے ملی اور اس سے کہا کہ اگر تھوڑا سا پانی اس میں سے مجھے دے دیں تو کیسا ہے، وہ کہنے لگی کہ یہ تو اس آفت زدہ کے لئے ہے، پھر میں ایک سال کے بعد عورت سے ملی اور اس سے لڑکے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور ایسا عقل مند ہو گیا کہ عام لوگ اتنے عقل مند نہیں ہوتے۔

(٣٢٤١٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لاَ أُحَدِّثُهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ مِمَّا يُعْجِبُه ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ هَدَفٌ ، أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ يَوْمًا حَائِشَ نَخْلِ الأَنْصَارِ فَرَأَى فِيهِ بَعِيرًا ، فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ خَرَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ : فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاتَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَا الْبَعِيرُ ؟ أَوْ مَنْ رَبُّ هَذَا الْبَعِيرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : أَحْسِنْ إِلَيْهِ فَقَدْ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ. (ابوداؤد ٢٥٤٢ـ احمد ٢٠٦)

(۳۲۴۱۵) حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا اور مجھے راز داری سے ایک بات بتلائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، اور آپ کو یہ پسند تھا کہ قضاء حاجت کے لئے آپ کو کوئی ٹیلہ یا کھجور کے درخت کا جھنڈ چھپا لے، ایک مرتبہ آپ انصار کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے تو اس میں ایک اونٹ دیکھا، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو گر گیا اور اس کی آنکھیں بہنے لگیں، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی پیٹھ اور گردن پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ یا فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ یہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور ہمیشہ کام میں لگا کر رکھتے ہو۔

(٣٢٤١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۲۴۱۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی ﷺ کے لیے اونٹنی کو دوہا، تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، چنانچہ اس کے بال سیاہ ہو گئے۔

(٣٢٤١٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ نَهِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ أَبَا زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ ، يَقُولُ : اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهُ بِقَدَحٍ ، فَكَانَتْ

فِيهِ شَعْرَةٌ فَنَزَعَهَا ، قَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ . فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ ، وَمَا فِي رَأْسِهِ طَاقَةٌ بَيْضَاءُ.
(ترمذی ۳۶۲۹۔ احمد ۳۴۱)

(۳۲۴۱۷) حضرت ابن نُہیک فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن اخطب ابوزید انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا، تو میں آپ کے پاس ایک پیالہ لایا، اس میں ایک بال تھا میں نے اس کو نکال دیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ اس وقت بھی ان کے سر میں سفید بال نہیں تھا۔

(۳۲٤۱۸) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ :أَنَّهُ سَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ ، فَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانُونَ سَنَةً لاَ يَرَى شَعْرَةً بَيْضَاءَ. (مسند ۸۶۴)

(۳۲۴۱۸) حضرت عمرو بن الحمق فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا، آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کو اس جوانی سے فائدہ پہنچا، چنانچہ ان کی عمر اسّی سال ہوگئی اور ان کے سر میں ایک سفید بال بھی نہ تھا۔

(۳۲٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَ :جَائَتْ أُمُّ مَالِكٍ بِعُكَّةِ سَمْنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلاَلاً فَعَصَرَهَا ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوئَةٌ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :أَنَزَلَ فِي شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، قَالَتْ :رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَّتِي ، قَالَ :فَدَعَا بِلاَلاً فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِ ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَنِيئًا لَكِ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، هَذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللَّهُ لَكِ ثَوَابَهَا ، ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَشْرًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرًا. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۳۵۱)

(۳۲۴۱۹) یحییٰ بن جعدہ ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام مالک انصاریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی کی ایک مشک لائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بلال کو اس کے نچوڑنے کا حکم دیا اور پھر ان کو مشک واپس کردی، وہ لوٹیں تو دیکھا کہ وہ مشک بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا اے ام مالک! کیا ہوا؟ کہنے لگیں کہ آپ نے میرا ہدیہ واپس کردیا، آپ نے حضرت بلال کو بلایا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے اس کو اتنا نچوڑا کہ مجھے شرم آنے لگی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے امّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ نے تمہیں جلد عطا کیا ہے، پھر آپ نے ان کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنے کی تعلیم فرمائی۔

(۳۲٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْفَائِشِيِّ ، عَنِ ابْنَةٍ لِخَبَّابٍ،

قَالَتْ : خَرَجَ أَبِی فِی غَزَاةٍ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاهَدُنَا فَيَحْلِبُ عَنْزًا لَنَا ، فَكَانَ يَحْلِبُهَا فِی جَفْنَةٍ لَنَا فَتَمْتَلِءُ ، فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ كَانَ يَحْلِبُهَا فَعَادَ حِلاَبُهَا. (احمد ۳۷۲۔ ابن سعد ۲۹۰)

(۳۲۴۲۰) عبدالرحمٰن بن یزید فائشی حضرت خباب کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لڑائی میں نکلے، تو رسول اللہ ﷺ ہماری خبر گیری کرتے اور ہماری بکریوں کا دودھ دوہتے، اور آپ اس کو ایک بڑے پیالے میں دوہتے اور وہ بھر جاتا، جب خباب آئے اور وہ اس کا دودھ دوہتے تو اس کا دودھ کا پرانا برتن استعمال ہونے لگا۔

(٣٢٤٢١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْك وَمِنْ نُوحٍ﴾ يَقُولُ : بُدِءَ بِی فِی الْخَيْرِ ، وَكُنْت آخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ.

(احمد ۱۲۷۔ ابن حبان ۶۴۰۴)

(۳۲۴۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْك وَمِنْ نُوحٍ﴾ پڑھتے تو فرماتے کہ خیر کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور بعثت میں میں ان سب سے آخری ہوں۔

(٣٢٤٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجَ إلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ غَضْبَانُ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّ مَعَهُ جِبْرِيلَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا كَانَ أَكْثَرَ بَاكِيًا مُتَقَنِّعًا مِنْهُ ، قَالَ : سَلُونِی فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ إلاَّ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفِی الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ فِی النَّارِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ فِی النَّارِ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَبِی ؟ قَالَ : أَبُوك حُذَافَةُ ، قَالَ : فَقَامَ إلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : أَعَلَيْنَا الْحَجُّ فِی كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ : لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا لَعُذِّبْتُمْ.

قَالَ : فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولاً ، يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا حَدِيثِی عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، فَلاَ تُبْدِ سَوْآتِنَا ، وَلاَ تَفْضَحْنَا لِسَرَائِرِنَا وَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْك ، قَالَ : فَسُرِّیَ عَنْهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ نَحْوَ الْحَائِطِ ، فَقَالَ : لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِ ، رَأَيْت الْجَنَّةَ وَالنَّارَ دُونَ هَذَا الْحَائِطِ. (بخاری ۹۳۔ مسلم ۱۸۳۲)

(۳۲۴۲۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ہمارے پاس آئے، اور ہم سمجھتے تھے کہ آپ کے ساتھ جبرائیل ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ رونے والا کوئی دن نہیں پایا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو، بخدا تم مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا، کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جنت میں ہوں یا دوزخ میں، آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دوزخ میں، دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ!

میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے، ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں یہ کہہ دوں تو واجب ہو جائے گا۔ اگر واجب ہوا تو تم اس کو ادا نہیں کر سکو گے، اور اگر تم اس کو ادا نہ کرو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا۔

کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا'' یا رسول اللہ! ہمارا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے، آپ ہماری برائیاں ظاہر نہ فرمائیں، اور ہمیں ہمارے پوشیدہ کاموں کی وجہ سے رسوا نہ فرمائیے، اور ہمیں معاف فرمائیے، اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا ہے، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کی یہ حالت ختم ہوگئی، پھر آپ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر و شر میں کوئی چیز نہیں دیکھی، میں نے جنت اور دوزخ کو اس دیوار کے پاس پایا۔

(٣٢٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : إِنِّي أَرَى رَبَّكَ قَدْ قَلَاكَ مِمَّا يَرَى مِنْ جَزَعِكَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ، وَمَا قَلَى﴾. (بخاری ۱۱۲۴۔ مسلم ۱۴۲۱)

(۳۲۴۲۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے نبی ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کی تو آپ بہت گھبرائے، حضرت خدیجہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس نے آپ کی گھبراہٹ کو دیکھا ہے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ، وَمَا قَلَى﴾۔

(٣٢٤٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الأُولَى ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. (مسلم ۱۸۱۴۔ طبرانی ۱۹۴۴)

(۳۲۴۲۴) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ الاُولیٰ پڑھی، پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے اور میں بھی چلا، چنانچہ آپ کے پاس بچے آئے تو آپ ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرنے لگے، کہتے ہیں آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ ابھی عطر فروش کے تھیلے سے نکالا ہو۔

(٣٢٤٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْكَوْثَرِ ؟ فَقَالَ : هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

(۳۲۴۲۵) حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کوثر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وہ خیر کثیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(٣٢٤٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : هُوَ النُّبُوَّةُ وَالْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ.

(۳۲۴۲۶) عمارہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبوت اور خیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔

(٣٢٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ فُلَيت ، عَنْ جَسْرَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يُرَدِّدُ آيَةً حَتَّى أَصْبَحَ ، بِهَا يَرْكَعُ ، وَ بِهَا يَسْجُدُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت تُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْت ، قَالَ : إِنِّي سَأَلْت رَبِّي الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (بيهقى ١٣)

(۳۲۴۲۷) حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات نماز میں بار بار رکوع اور سجدے میں یہ آیت دہراتے ہوئے سنا ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ صبح تک اس آیت کو دہراتے رہے؟ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا ہے، اور وہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(٣٢٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِي لَهَبٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنَّهَا سَتُؤْذِيك ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، قَالَ : فَلَمْ تَرَهُ ، فَقَالَتْ لأَبِي بَكْرٍ : هَجَانَا صَاحِبُك ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا يَنْطِقُ الشِّعْرَ وَلاَ يَقُولُهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّك لَمُصَدَّقٌ ، قَالَ : فَانْدَفَعَتْ رَاجِعَةً ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَتْك، قَالَ : فَقَالَ : لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ بَيْنِي وَبَيْنَهَا يَسْتُرُنِي حَتَّى ذَهَبَتْ. (ابن حبان ٦٥١١۔ ابو يعلى ٢٥)

(۳۲۴۲۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ نازل فرمائی تو ابولہب کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر تھے، حضرت ابو بکر نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ آپ کو تکلیف دے گی، آپ نے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا، چنانچہ آپ اس کو نظر نہ آئے، اس نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ کے ساتھی نے ہمیں غصے میں مبتلا کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ بخدا وہ نہ تو شعر بنا سکتے ہیں نہ شعر کہتے ہیں، اس نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، اس کے بعد وہ چلی گئی، حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ میرے اور اس کے درمیان رہا اور مجھے چھپاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ چلی گئی۔

(٣٢٤٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلاَّ لَبِنَةً وَاحِدَةً ، فَجِئْت أَنَا فَأَتْمَمْت تِلْكَ اللَّبِنَةَ. (مسلم ١٧٩١۔ احمد ٩)

(۳۲۴۲۹) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے گھر بنایا

ہواوراس کومکمل کر دیا ہواور ایک اینٹ چھوڑ دی ہو، میں آیا اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کر دیا۔

(۳۲٤۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا ، فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنهَا وَيَقُولُونَ : لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ. (بخاری ۳۵۳۴۔ مسلم ۱۷۹۱)

(۳۲۴۳۰) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہو اور اس کو مکمل کر دیا ہو سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوں اور اس پر تعجب کریں اور کہیں کہ اگر یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو اچھا ہوتا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔

(۳۲٤۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْت مِنْ عِنْدِ حَيٍّ مَا يَتَرَوَّحُ لَهُمْ رَاعٍ ، وَلاَ يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِ بِلاَدَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا ، مَرِيئًا مَرِيعًا ، طَيِّبًا غَدَقًا ، عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ، قَالَ : فَمَا نَزَلَ حَتَّى مَا جَاءَ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلاَّ قَالَ : مُطِرْنَا وَأُحْيِينَا. (ابو داؤد ۱۲۰۰۔ ابن ماجہ ۱۲۷۰)

(۳۲۴۳۱) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں ایسے قبیلے سے آیا ہوں جن کا چرواہا آرام نہیں پاتا اور ان کے نر جانور اپنی دم نہیں ہلاتے، آپ ہمارے لیے دعا کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! اپنے شہروں اور جانوروں کو پانی سے سیراب کیجیے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے، پھر آپ نے دعا کی ''اے اللہ! ہمیں خوب برسنے والی، سبزے والی، پاکیزگی والی اور موٹے قطروں والی جلدی آنے والی، نفع پہنچانے والی نہ کہ نقصان پہنچانے والی بارش عطا فرما۔'' چنانچہ اتنی بارش برسی کہ جس طرف سے بھی کوئی آدمی آتا وہ کہتا کہ ہمارے علاقے میں بارش ہوئی اور زمین زندہ ہوگئی۔

(۳۲٤۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي بُعِثْت خَاتَمًا وَفَاتِحًا ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا ، فَلاَ يُهْلِكُكُم المشركون.

(عبد الرزاق ۲۰۰۶۲)

(۳۲۴۳۲) حضرت ایوب بن موسیٰ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مجھے ختم کرنے والا اور شروع کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میرے لیے بات کو مختصر کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہیں مشرکین ہلاک نہ کر دیں۔

(۳۲٤۳۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا بُعِثْت لأُتَمِّمَ صَلاَحَ الأَخْلاَقِ. (احمد ۳۸۱۔ حاکم ۶۱۳)

(۳۲۴۳۳) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا۔

(٣٢٤٣٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ - :يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَوْلُنَا أَنْ نُفَارِقَكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ رُفِعْت فَوْقَنَا فَلَمْ نَرَك ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَمَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾. (طبرانی ۱۲۵۵۹)

(۳۲۴۳۴) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے یا ان میں سے بعض نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا آپ سے دنیا میں جدا ہونے کے بعد کیا ہوگا، کہ اگر آپ فوت ہوئے تو آپ بلند درجات پر پہنچ جائیں گے اور ہم آپ کو دیکھ نہ سکیں گے، چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَمَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾.

(٣٢٤٣٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ بَيَان ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ ، قَالَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْك وَعَلَى أُمَّتِكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، قَالَ :فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى خَتَمَهَا : ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. (طبری ۱۵۳)

(۳۲۴۳۵) حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ تو جبرئیل نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ بےشک اللہ نے آپ کی اور آپ کی امت کی بہترین تعریف فرمائی ہے، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ آیت آخر تک پڑھی، ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ ...... الخ

(٣٢٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْعَلاَّفُ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ :فِي قَوْلِهِ: ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾، قَالَ :هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ مِنَ اللهِ. (ابن جریر ۱۴)

(۳۲۴۳۶) حضرت حسین بن علی اللہ کے فرمان ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں جو اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔

(٣٢٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ :هَذَانِ فَرُّ قُرَيْش لَوْ رَدَدْت عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ :فَطَفِقَ فَرَسُهُ عَلَيْهِمَا ، قَالَ :فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، قَالَ :فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ :فَخَرَجَتْ فَعَادَتْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ :تَبًّا وتَعْسًا ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ لَك إِلاَّ الزَّادُ وَالْحُمْلاَنِ ؟ قَالاَ :لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ ، أَغْنِ عَنَّا نَفْسَك ، قَالَ :كَفَيْتُكُمَا. (ابن سعد ۲۳۲)

(۳۲۴۳۷) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک نے ان کا تعاقب کیا، جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو کہا کہ یہ قریش کے مفرور ہیں، میں قریش کو ان کے مفرورین پہنچاتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو ان پر کودوایا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے، وہ کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کیجیے کہ ان کو نکال دے، میں آپ کے قریب نہیں آؤں گا، چنانچہ وہ نکل گئے، پھر اس نے ایسا ہی کیا، اور دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، کہنے لگا ھلاک و برباد ہو، پھر کہنے لگا کیا آپ کو توشہ اور سواری کی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نہیں چاہتے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، ہمیں اپنے آپ سے کافی ہو جائیں، اس نے کہا کہ میں تمہیں کافی ہوں۔

(٣٢٤٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ مَسْأَلَةً : ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ فَأُعْطِيَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بزار ۲۲۱۳)

(۳۲۴۳۸) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنے آپ سے سوال کیا ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً ...... مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ وہ سوال محمد ﷺ کے لیے قبول کرلیا گیا۔

(٣٢٤٣٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ.

(۳۲۴۳۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ڈھال میں ایک مینڈھے کی تصویر بنی ہوئی تھی، آپ پر وہ شاق ہوئی، چنانچہ صبح کو وہ ختم ہوگئی۔

(٣٢٤٤٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : ذُكِرَتِ الأَنْبِيَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا ذُكِرَ هُوَ قَالَ : ذَاكَ خَلِيلُ اللهِ. (مسلم ۱۸۵۵۔ احمد ۳۷۷)

(۳۲۴۴۰) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے انبیاء کا ذکر کیا گیا، جب آپ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کا دوست ہے۔

(٣٢٤٤١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(مسلم ۱۸۸۔ ابویعلی ۳۹۴۶)

(۳۲۴۴۱) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب سے زیادہ متبعین والا ہوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(٣٢٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أيها النَّاسُ

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. (ابن سعد ۱۹۲۔ دارمی ۱۵)

(۳۲۴۴۲) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تحفہ کی ہوئی رحمت ہوں۔

(۳۲٤٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ طُفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ جَعَلْتُ صَلاَتِي كُلَّهَا صَلاَةً عَلَيْك ، قَالَ :إِذَنْ يَكْفِيك اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاك وَآخِرَتِك.

(۳۲۴۴۳) حضرت اُبَیّ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے تمام ذکر میں آپ پر درود بھیجتا رہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ تب اللہ تمہاری دنیا وآخرت کے تمام اہم کاموں کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

(۳۲٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ ، وَسَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ ، قَالُوا :وَمَا الْوَسِيلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، لاَ يَنَالُهَا إِلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ، أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۲۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی ہے، اور میرے لیے اللہ سے وسیلے کا سوال کرو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجہ ہے جس کو ایک ہی آدمی پا سکتا ہے، مجھے امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔

(۳۲٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ.

(۳۲۴۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

(۳۲٤٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۶) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

(۳۲٤٤۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً. (ترمذی ۴۸۴۔ ابن حبان ۹۱۱)

(۳۲۴۴۷) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہوگا۔

(۳۲٤٤٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالسُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى السُّرُورَ فِي وَجْهِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَمَا يُرْضِيك أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْك مِنْ أُمَّتِكَ أَحَدٌ إِلاَّ صَلَّيْت عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْك أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ : بَلَى.

(۳۲۴۴۸) حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے جبکہ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دکھائی دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اور اس نے کہا اے محمد! کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں، اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں، آپ نے فرمایا، کیوں نہیں!

(۳۲٤٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَجَدْت شُكْرًا فِيمَا أَبْلاَنِي مِنْ أُمَّتِي : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شکر کا سجدہ کیا اس نعمت پر جو اللہ نے مجھے میری امت کی جانب سے عطا فرمائی، کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے۔

(۳۲٤٥٠) حَدَّثَنَا هشيم ، عن الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(۳۲۴۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے۔

(۳۲٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلَ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ يُكْثِرْ.

(۳۲۴۵۱) حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود بھیجا ملائکہ اس کے لئے اس وقت

تک دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، لہٰذا بندہ چاہے تو کم درود بھیجے یا زیادہ بھیجے۔

(٣٢٤٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ : إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِمَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ فُلاَنًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْكَ.

(۳۲۴۵۲) حصین روایت کرتے ہیں کہ یزید رقاشی نے فرمایا کہ ایک فرشتہ اس آدمی پر مقرر ہوتا ہے جو نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے، کہ اس کا درود نبی ﷺ تک پہنچائے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(٣٢٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ خَطِءَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجه ٩٠٨)

(۳۲۴۵۳) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ قیامت کے دن جنت کے راستے سے بھٹک جائے گا۔

(٣٢٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْكَوْثَرُ مَا أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالنُّبُوَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۲۴۵۴) بدر بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ کوثر وہ بھلائی، نبوت اور اسلام ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئی۔

(٣٢٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ، قَالَ : حَوْضٌ فِي الْجَنَّةِ أُعْطِيَه رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۴۵۵) حضرت عطاء، اللہ کے فرمان ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک حوض ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا۔

(٣٢٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا أُوحِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ قُرَيْشٌ : بُتِرَ مُحَمَّدٌ مِنَّا ، فَنَزَلَتْ : ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ : الَّذِي رَمَاك بِهِ هُوَ الأَبْتَرُ. (طبری ٣٣٠)

(۳۲۴۵۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی کی گئی تو قریش نے کہا کہ محمد ہم سے کاٹ دیے گئے، چنانچہ آیت ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ نازل ہوئی، کہ جس نے آپ کو یہ بات کہی وہی مقطوع النسل ہے۔

(٣٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : لاَ نُفَضِّلُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا ، وَلاَ نُفَضِّلُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ أَحَدًا.

(۳۲۴۵۷) حضرت ابو یعلی حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ ہم اپنے نبی محمد ﷺ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے، اور نہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر کسی کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٣٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ. (بخاری ۶۹۱۶۔ مسلم ۱۸۴۵)

(۳۲۴۵۸) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے سے افضل قرار نہ دو۔

(٣٢٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَأَهُ آخِرَ الْبَقَرَةِ حَتَّى إِذَا حَفِظَهَا ، قَالَ : اقْرَأْهَا عَلَيَّ ، فَقَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ جِبْرِيلُ يَقُولُ : ذَلِكَ لَكَ ، ذَلِكَ لَكَ ﴿لاَ تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾. (ابن جریر ۱۶۰)

(۳۲۴۵۹) ضحاک فرماتے ہیں کہ جبرائیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھائیں، یہاں تک کہ جب آپ کو یاد ہوگئیں تو فرمایا کہ مجھے پڑھ کر سنایئے، چنانچہ نبی ﷺ پڑھتے رہے اور جبرئیل کہتے رہے "یہ آپ کے لیے ہے آپ کے لئے ہے، کہ ہمارا مؤاخذہ نہ فرمایئے اگر ہمیں بھول ہوجائے یا غلطی ہوجائے۔"

(٣٢٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْنَاكَ مَفَاتِحَ الأَرْضِ وَخَزَائِنَهَا ، لاَ يَنْقُصُكَ ذَلِكَ عِنْدَنَا شَيْئًا فِي الآخِرَةِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَمَعْتُهَا لَكَ فِي الآخِرَةِ ، قَالَ : لاَ ، بَلَ اجْمَعْهَا لِي فِي الآخِرَةِ ، فَنَزَلَتْ : ﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(۳۲۴۶۰) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو زمین کی کنجیاں اور اس کے خزانے عطا کردیں اور آخرت میں اس سے ہمارے ہاں کوئی کمی نہ ہوگی، اور اگر آپ چاہیں تو اپنے لیے آخرت میں جمع کرلیں، آپ نے فرمایا بلکہ میں اس کو اپنے لیے آخرت میں جمع کروں گا، چنانچہ آیت نازل ہوئی ﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(٣٢٤٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّهُ قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - فَقَالاَ : يَا غُلاَمُ ، هَلْ لَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِينَا ؟ قُلْتُ : إِنِّي مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسَحَ الضَّرْعَ وَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ ، ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ - أَوْ مُنْقَرَةٍ - فَاحْتَلَبَ فِيهَا ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ شَرِبْتُ ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ : اقْلِصْ فَقَلَصَ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ : عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ ، قَالَ : إِنَّكَ غُلاَمٌ مُعَلَّمٌ.

(۳۲۴۶۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نوجوان لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا، نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر آئے جبکہ وہ دونوں مشرکین سے فرار ہوئے تھے، اور فرمایا اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لیے کچھ

دودھ ہے؟ میں نے کہا کہ میں امین ہوں، اور آپ کو پلا نہیں سکتا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چھ ماہ کی بکری ہے جس پر کوئی نر نہ کودا ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! میں ان کے پاس لایا، نبی ﷺ نے اس کی ٹانگیں کھولیں اور تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دعا فرمائی، پھر حضرت ابوبکر آپ کے پاس ایک کھدا ہوا پتھر لائے، آپ نے اس میں دودھ دوہا، آپ نے دودھ پیا اور حضرت ابوبکر نے بھی پیا، پھر میں نے پیا، پھر آپ نے تھن سے فرمایا سکڑ جا، چنانچہ وہ سکڑ گیا، اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ان باتوں میں سے مجھے بھی سکھا دیجئے، فرمایا کہ تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔

(٣٢٤٦٢) حَدَّثَنَا يعلى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو سنان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ حَقٌّ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ ، لاَ أُفَارِقُكَ وَأَنَا أَطْلُبُكَ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ :مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ :بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ :إنَّ عُمَرَ قَالَ :لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ لَهُ :مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَنِي ، فَقَالَ :أَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ ، فَأَرْضِهِ مِنْ لَطْمَتِهِ ، بَلَى يَا يَهُودِي ، آدم صفي الله ، وإبراهيم خليل الله ، وموسى نجي الله ، وعيسى روح الله ، وأنا حبيب الله ، بَلَى يَا يَهُودِي تَسَمَّى اللَّهُ بِاسْمَيْنِ سَمَّى بِهِمَا أُمَّتِي هُوَ السَّلاَمُ ، وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُسْلِمِينَ ، وَهُوَ الْمُؤْمِنُ وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُؤْمِنِينَ ، بَلَى يَا يَهُودِي ، طَلَبْتُمْ يَوْمًا ذُخِرَ لَنَا ، الْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لَكُمْ ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى ، بَلَى يَا يَهُودِي ، أَنْتُمَ الأَوَّلُونَ وَنَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَلَى إنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا ، وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي.

(٣٢٤٦٢) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا ایک یہودی پر حق تھا، آپ اس سے مطالبہ کرنے آئے اور اس سے ملے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو چنا ہے میں تجھ سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تھوڑی سی چیز باقی نہ رہ جائے، یہودی نے کہا اللہ نے محمد ﷺ کو انسانوں پر نہیں چنا، حضرت عمر نے اس کو طمانچہ مارا، اور فرمایا کہ میرے اور تمہارے درمیان ابوالقاسم ﷺ فیصلہ کریں گے، اس نے کہا عمر نے مجھ سے کہا تھا کہ ''اس ذات کی قسم جس نے محمد کو انسانوں پر فضیلت بخشی ہے،'' میں نے کہا کہ اللہ نے محمد کو انسانوں پر فضیلت نہیں بخشی، اس پر انہوں نے مجھے طمانچہ مارا، آپ نے فرمایا اے عمر! تم اس کو تھپڑ مارنے کی وجہ سے اس کو راضی کرو، اور اے یہودی! ہاں آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ، اور میں حبیب اللہ ہوں، اے یہودی! ہاں اللہ نے اپنے دو نام اختیار فرمائے اور میری امت کو بھی عطا کیے، وہ ''السلام'' ہے، اور اس نے میری امت کا نام مسلمین رکھا ہے اور وہ ''مومن'' ہے اور اس نے میری امت کا نام ''مؤمنین'' رکھا ہے، ہاں! اے یہودی تم نے اس دن کو تلاش کیا جو ہمارے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا، آج کا دن ہمارا، کل کا تمہارا اور پرسوں کا نصاریٰ کا ہے، ہاں اے یہودی! تم پہلے ہو اور ہم آخری ہیں اور جنت میں قیامت کے دن سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں، ہاں بے شک جنت انبیاء پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل

ہو جاؤں، اور وہ تمام امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل ہو جائے۔

(٣٢٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ ، قَالَ : رَأَى رَبَّهُ. (ترمذی ٣٢٨٠)

(۳۲۴۶۳) حضرت ابن عباس ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا۔

(٣٢٤٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ : أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فويكٍ حَدَّثَهَا : أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لاَ يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ : مَا أَصَابَهُ ؟ قَالَ : كُنْتُ أُمَرِّنُ خَيْلاً لِي ، فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ فَأُصِيبَ بَصَرِي ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَأَبْصَرَ ، قَالَ : فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لاَبْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ.

(۳۲۴۶۴) حبیب بن فویک فرماتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے جب کہ ان کی آنکھیں سفید تھیں اور وہ ان سے کوئی چیز نہیں دیکھ سکتے تھے، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھوڑے کو سدھار رہا تھا تو میرا پاؤں ایک سانپ کے انڈے پر پڑ گیا، جس سے میری آنکھ متاثر ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں پھونکا تو وہ دیکھنے لگے، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ اسّی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(٣٢٤٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا نَعَتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ ، وَلاَ بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ ، كَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ ، كَانَ جَعْدَ الشَّعْرِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ ، وَلاَ بِالسَّبْطِ ، كَانَ جَعْدًا رَجِلا ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ ، وَلاَ الْمُكَلْثَمِ ، كَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، أَهْدَبَ الأَشْفَارِ ، جَلِيلَ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ ، أَجْرَدَ ، ذَا مَسْرُبَةٍ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ ، إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا ، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، أَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا ، وَأَجْرَأَ النَّاسِ صَدْرًا ، وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً ، وَأَوْفَى النَّاسِ بِذِمَّةٍ ، وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً ، وَأَكْرَمَهُمْ عِشْرَةً ، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ، يَقُولُ نَاعِتُهُ : لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ.

(احمد ٨٩۔ ابن سعد ٤١٠)

(۳۲۴۶۵) حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت علی جب رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان فرماتے تو فرماتے کہ آپ نہ لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد والے، آپ متوسط قد کے مالک تھے، اور آپ ہلکے گھنگریالے بالوں

والے تھے اور بہت گھنگریالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے تھے، بلکہ آپ ہلکے خمدار بالوں والے تھے، آپ بہت گوشت والے تھے نہ گول چہرے والے، بلکہ آپ کے چہرے میں ہلکی گولائی تھی، آپ گوری رنگت والے تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی، آپ کی آنکھ کی سیاہی شدید سیاہ تھی اور پلکیں لمبی تھیں۔ کندھوں کا بالائی اور درمیانی حصّہ مضبوط تھا، بغیر بالوں کے تھے اور آپ کے سینے پر ناف تک بالوں کی لڑی تھی، موٹی ہتھیلی اور قدموں والے تھے جب چلتے تو مضبوطی سے چلتے گویا ڈھلوان کی طرف جا رہے ہوں، جب کسی طرف مڑتے تو پورے مڑتے، آپ کے کندھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی، اور آپ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ جری تھے، اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ عمدہ معاشرت والے تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو ہیبت زدہ ہو جاتا، اور جو مل جل کر معرفت کے ساتھ رہتا آپ سے محبت کرنے لگتا، آپ کی صفت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ ، وَكَانَ لاَ يَضْحَكُ إِلاَّ تَبَسُّمًا ، وَكُنْت إِذَا نَظَرْت قُلْتُ : أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ. (ابویعلی ۷۴۲۴)

(۳۲۴۶۶) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں، آپ ہنستے تو صرف مسکراتے، اور جب آپ ان کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(٣٢٤٦٧) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : إِنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، عَظِيمَ اللِّحْيَةِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ ، كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ ، رَجِلَه يَتَكَفَّأُ فِي مِشْيَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ ، لاَ طَوِيلٌ ، وَلاَ قَصِيرٌ ، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ. (ابن حبان ۶۳۱۱۔ احمد ۱۳۴)

(۳۲۴۶۷) حضرت نافع بن جبیر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صفت بیان کی اور فرمایا کہ آپ بڑے سر والے، سرخی مائل گورے، بڑی داڑھی والے، موٹی ہڈیوں والے، موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے، سینے سے ناف تک لمبی بالوں کی لکیر والے، اور گھنے اور ہلکے خمدار بالوں والے تھے، اپنی چال میں مضبوطی اختیار کرتے گویا کہ ڈھلوان میں اتر رہے ہوں، کہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے قد والے تھے، میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ : إِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ، فَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ ، ثُمَّ مَشَطَهُ لَمْ يَبِنْ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، مُسْتَدِيرٌ ، وَرَأَيْت الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ تُشْبِهُ جَسَدَهُ. (مسلم ۱۸۲۳۔ احمد ۱۰۴)

(۳۲۴۶۸) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے اگلے حصے کے بال سفید ہو گئے تھے، جب آپ تیل لگاتے اور پھر کنگھی کرتے تو وہ نظر نہ آتے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے، ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا، اور میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کے برابر نبوت کی مہر دیکھی، جو آپ کے جسم کے مشابہ تھی۔

(۳۲٤٦٩) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي قَدْ رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ تَنْعَتُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْت؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنْعَتُ لَك رَجُلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ فِي الْبَيَاضِ، حَسَنَ الْمَضْحَكِ، أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ جَمِيلَ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، قَدْ مَلأَتْ لِحْيَتُهُ مِنْ لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صُدْغَيْهِ - حَتَّى كَادَتْ تَمْلأ نَحْرَهُ - قَالَ عَوْفٌ: وَلاَ أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا مِنَ النَّعْتِ -، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ رَأَيْته فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْت أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا. (احمد ۳٦۱)

(۳۲۴۶۹) حضرت یزید فارسی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابن عباس کی بصرہ پر حکومت کے زمانے میں خواب میں دیکھا، چنانچہ میں نے حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم حضور کی صفت بیان کر سکتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ کی جسامت درمیانی، آپ گندمی رنگ کے بہترین مسکراہٹ والے، سرگیں آنکھوں والے، خوبصورت چہرے والے ہیں، آپ کی داڑھی نے آپ کے چہرے کو یہاں سے یہاں تک بھرا ہوا ہے، اور انہوں نے کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا، یہاں تک کہ قریب ہے کہ آپ کے سینے کو بھر دے، عوف کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ صفات مجھے یاد نہیں رہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم بیداری میں حضور کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بہتر صفت بیان نہ کر سکتے۔

(۳۲٤٧٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لاَ. (بخاری ۶۰۳۴۔ مسلم ۱۸۰۵)

(۳۲۴۷۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ جس کے جواب میں آپ نے ''نہیں'' کہا ہو۔

(۳۲٤٧١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، فَإِذَا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يَعْرِضُ فِيهَا مَا يَعْرِضُ أَصْبَحَ وَهُوَ أَجْوَدُ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ.

(۳۲۴۷۱) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبرائیل کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن کا دور کرتے تھے، جب اس

رات کی صبح ہوتی جس میں آپ نے دور کیا ہوتا تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے، اور آپ سے جس چیز کا بھی سوال کیا جاتا وہی عطا فرما دیتے۔

(٣٢٤٧٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : وَكَانَ يُعْرَفُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْرَفُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَيْنَ يَدَيْك ، قَالَ : هَذَا هَادٍ يَهْدِي السَّبِيلَ ، قَالَ ، فَلَمَّا دَنَوَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَا إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ : فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ ، وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَاتَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ ، صَلَوَاتُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ.

(احمد ۱۲۲۔ ترمذی ۳۶۱۸)

(۳۲۴۷۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک ردیف تھے، اور حضرت ابوبکر شام میں آتے جاتے تھے، اور معروف تھے، اور نبی ﷺ اس قدر معروف نہ تھے، چنانچہ لوگ کہتے اے ابوبکر! تمہارے ساتھ یہ لڑکا کون ہے؟ آپ فرماتے کہ یہ رہنما ہے جو مجھے راستہ بتلا رہا ہے، جب وہ مدینہ کے قریب ہوئے تو حرہ کے مقام پر ٹھہرے اور انہوں نے انصار کے پاس پیغام بھیجا تو وہ آ گئے، کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو اس دن دیکھا جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے، میں نے کوئی دن اس دن سے اچھا اور روشن نہیں پایا جس دن آپ ہمارے پاس آئے تھے، اور میں نے آپ کو اس دن دیکھا جس دن آپ فوت ہوئے، تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ برا اور تاریک نہیں پایا جس دن آپ فوت ہوئے، آپ پر اللہ کی رحمت اور رضا ہو۔

(۲) ما ذكر مِمّا أعطى الله إبراهيم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وفضّله بِهِ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمائیں اور ان کو ان کے ذریعے فضیلت بخشی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٢٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ۳۱۶۷)

(۳۲۴۷۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تمام مخلوقات میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔

(٣٢٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾

قَالَ :بَلَّغَ مَا أُمِرَ بِهِ.

(۳۲۴۷۴) حضرت سعید بن جبیر اللہ کے فرمان ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ کا معنی بیان فرماتے ہیں کہ ان کو جس چیز کا حکم دیا گیا تھا اس کو پہنچا دیا۔

(۳۲٤۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأَوَّاهُ الدُّعَاءُ. يُرِيدُ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأَوَّاهٌ﴾.

(۳۲۴۷۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الأَوَّاهُ کا معنی ہے بہت دعا کرنے والا، مراد آیت ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأَوَّاهٌ﴾ ہے۔

(۳۲٤۷٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ :ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۴۶۳۹)

(۳۲۴۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے مخلوق میں سب سے بہترین شخص! آپ نے فرمایا کہ وہ تو ابراہیم ہیں۔

(۳۲٤۷۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُحْشَرُ النَّاسُ عُرَاةً حُفَاةً ، فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(۳۲۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ لوگوں کو برہنہ اٹھایا جائے گا، اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔

(۳۲٤۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قِيلَ لَهُ : ﴿أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ :رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِي ؟ قَالَ :أَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلاَغُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ، قَالَ :فَسَمِعَهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، أَلاَ تَرَى أَنَّ النَّاسَ يَجِيئُونَ مِنْ أَقَاصِي الأَرْضِ يُلَبُّونَ.

(۳۲۴۷۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! میری آواز کیسے پہنچے گی، اللہ نے فرمایا تم اعلان کر دو، پہنچانا میری ذمہ داری ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! تم پر بیت اللہ کا حج فرض کیا گیا ہے، چنانچہ اس آواز کو آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز نے سنا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ اس کی طرف زمین کے دور دراز حصوں سے لبیک کی صدا لگاتے ہوئے آتے ہیں۔

(۳۲٤۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَارُ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الطَّعَامِ ، فَمَرَّ بِسِهْلَةٍ حَمْرَاءَ ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَقَالُوا :مَا هَذَا ؟ قَالَ :حِنْطَةٌ حَمْرَاءُ ، قَالَ :فَفَتَحُوهَا فَوَجَدُوهَا حِنْطَةً حَمْرَاءَ ، قَالَ :فَكَانَ إِذَا

زَرَعَ مِنهَا شَيْئًا خَرَجَ سُنْبُلَةً مِنْ أَصْلِهَا إِلَى فَرْعِهَا حَبًّا مُتَرَاكِبًا.

(۳۲۴۷۹) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام خوراک کی تلاش میں نکلے لیکن کھانا لانے پر قادر نہ ہوئے، چنانچہ آپ سرخ ریتلی زمین پر سے گزرے تو اس سے کچھ ریت لے لی، اور اپنے گھر واپس گئے، انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سرخ گندم ہے، انہوں نے اس کو کھولا تو اس میں سرخ گندم تھی، چنانچہ وہ جب بھی کچھ بوتے اس کی بالیوں سے کئی دانے نکلتے۔

(۳۲٤۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ: أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۲۴۸۰) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کا ملک دکھایا گیا تو انہوں نے ایک بندے کو فحش کام کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ نے اس کو بددعا دی تو وہ ہلاک ہوگیا، پھر دوسرے کو دیکھا اور اس کو بددعا دی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا، چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے کو اتارو، کہیں یہ میرے بندوں کو ہلاک نہ کردے۔

(۳۲٤۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أُرْسِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسَدَانِ مُجَوَّعَانِ ، قَالَ : فَلَحَسَاهُ وَسَجَدَا لَهُ.

(۳۲۴۸۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دو بھوکے شیر چھوڑے گئے، چنانچہ وہ آپ کو چاٹنے لگے اور آپ کو سجدہ کرنے لگے۔

(۳۲٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيْلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ قَالَ : لَوْلا أَنَّهُ قَالَ ﴿وَسَلاَمًا﴾ لَقَتَلَهُ بَرْدُهَا.

(۳۲۴۸۲) عبداللہ بن مُلیل حضرت علی سے اللہ کے فرمان ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ اگر اللہ ﴿وَسَلاَمًا﴾ نہ فرماتے تو وہ اتنی ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس سے ان کی جان چلی جاتی۔

(۳۲٤۸۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى مَوْلَى أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي الْمَنَامِ ذَبْحَ إِسْحَاقَ سَارَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى أَتَى الْمَنْحَرَ بِمِنًى ، فَلَمَّا صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ الذَّبْحَ قَامَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي رَوْحَةٍ وَاحِدَةٍ ، طُوِيَتْ لَهُ الأَوْدِيَةُ وَالْجِبَالُ.

(۳۲۴۸۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذبح ہونا دکھلایا گیا تو وہ ان کو ایک دن میں ایک مہینے دور کی مسافت پر لے گئے یہاں تک کہ منیٰ میں نحر کرنے کی جگہ آ گئے، جب اللہ نے ذبح کو ان سے دور فرما دیا تو انہوں نے مینڈھے کو ذبح کر دیا، پھر ایک شام میں ایک مہینے کی مسافت سے واپس آ گئے، ان کے لئے وادیوں اور

پہاڑوں کو لپیٹ دیا گیا۔

(۳۲٤۸٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :مَا أَحْرَقَتِ النَّارُ مِنْ إبْرَاهِيمَ إلاَّ وِثَاقَهُ.

(۳۲۴۸۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسّی کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جلایا۔

(۳۲٤۸٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ مُوسَى :يَا رَبِّ :ذَكَرْتَ إبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ؟ قَالَ :إنَّ إبْرَاهِيمَ لَمْ يَعْدِلْ بِي شَيْءٍ إلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ لِي بِنَفْسِهِ فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إلاَّ زَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۲۴۸۵) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے، آپ نے ان کو یہ فضیلت کیسے عطا فرمائی ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کو جس چیز کے ذریعے بھی مجھ سے پھیرنے کی کوشش کی گئی انہوں نے مجھے اختیار کیا، اور اسحاق نے اپنے نفس کو میرے لئے قربان کیا، تو وہ دوسری چیزوں کو زیادہ قربان کرنے والے ہیں، اور یعقوب کو میں نے جس طرح بھی آزمایا میرے ساتھ ان کا حسن ظن پہلے سے بڑھ گیا۔

(۳۲٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ :لَمَّا أُمِرَ إبْرَاهِيمُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِالْحَجِّ فَقَامَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَجِيبُوا رَبَّكُمْ ، فَأَجَابُوهُ :لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(۳۲۴۸۶) حضرت مجاہد ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ کے تحت فرماتے ہیں ل کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنے رب کے حکم پر لبیک کہو، چنانچہ انہوں نے جواب دیا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(۳۲٤۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ قَالَ :ابْتُلِيَ بِالآيَاتِ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۳۲۴۸۷) مجاہد ایک دوسری سند سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی جب ان کو ان آیات کے ذریعے مبتلا کیا گیا جو اس آیت کے بعد ہیں۔

(۳۲٤۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ :مِنْهُنَّ الْخِتَانُ.

(۳۲۴۸۸) حضرت شعبی نے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت فرمایا کہ ان کلمات میں ایک ختنہ بھی ہے۔

(۳۲٤۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ :لَمْ يُبْتَلْ أَحَدٌ بِهَذَا الدِّينِ فَأَقَامَهُ إلاَّ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۲۴۸۹) عکرمہ حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ کوئی شخص ایسا

نہیں جس کو اس دین میں آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور وہ اس آزمائش میں پورا اترا ہو سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

(۳۲٤۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۲۴۹۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ سب سے پہلا کلمہ جو ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرنے کے بعد کہا وہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہے۔

(۳۲٤۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتُتِنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ ، وَجَزَّ شَارِبَهُ ، وَاسْتَحَدَّ.

(۳۲۴۹۱) حضرت سعید سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور سب سے پہلے ختنہ کیا، اور سب سے پہلے ناخن تراشے، اور مونچھیں کتروائیں اور زیر ناف بال صاف کیے۔

(۳۲٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : الْوَقَارُ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۲۴۹۲) یحییٰ بن سعید حضرت سعید سے ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سفید بالوں کو دیکھا، عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا یہ وقار ہے آپ نے عرض کیا اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۳۲٤۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عليه السلام.

(۳۲۴۹۳) سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ سب سے پہلے منبر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(۳) ما ذكر فِي لوطٍ عليه السلام

ان فضیلتوں کا ذکر جو حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲٤۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ قَالَ : لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَابْنَتَيْهِ.

(۳۲۴۹۴) حضرت مجاہد اللہ کے فرمان ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لوط علیہ السلام اور ان کی دو بیٹیاں ہیں۔

(۳۲٤۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : قَالَ جُنْدُبٌ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : لَمَّا أُرْسِلَتِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْمِ لُوطٍ لِيُهْلِكُوهُمْ قِيلَ لَهُمْ : لَا تُهْلِكُوهُمْ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَيْهِمْ لُوطٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ،

قَالَ: وَكَانَ طَرِيقُهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : فَأَتَوْا إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فَلَمَّا بَشَّرُوهُ بِمَا بَشَّرُوهُ ، قَالَ : ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَائَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ قَالَ : وَكَانَ مُجَادَلَتُهُ إِيَّاهُمْ إِنَّهُ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَتُهْلِكُونَهُمْ ؟ قَالُوا : لَا ، قَالَ : أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا أَرْبَعُونَ ؟ قَالَ : قَالُوا : لَا ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَشْرَةٍ ، أَوْ خَمْسَةٍ - حُمَيْدٌ شَكَّ فِي ذَلِكَ - ، قَالَ : قَالُوا : فَأَتَوْا لُوطًا وَهُوَ يَعْمَلُ فِي أَرْضٍ لَهُ ، قَالَ : فَحَسِبَهُمْ بَشَرًا ، قَالَ : فَأَقْبَلَ بِهِمْ خَفِيًّا حَتَّى أَمْسَى إِلَى أَهْلِهِ.

قَالَ: فَمَشَوْا مَعَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ، قَالَ: وَمَا تَدْرُونَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: وَمَا يَصْنَعُونَ؟ فَقَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ هُوَ شَرٌّ مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَبِسُوا آدَاتَهُمْ عَلَى مَا قَالَ، وَمَشَوْا مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ مِثْلَ هَذَا، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مِرَارٍ ، قَالَ: فَانْتَهَى بِهِمْ إِلَى أَهْلِهِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَتِ امْرَأَتُهُ الْعَجُوزُ - عَجُوزُ السُّوءِ - إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَتْ : لَقَدْ تَضَيَّفَ لُوطٌ اللَّيْلَةَ رِجَالًا مَا رَأَيْتُ رِجَالًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُمْ وُجُوهًا ، وَلَا أَطْيَبَ رِيحًا مِنْهُمْ.

قَالَ : فَأَقْبَلُوا يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى دَافَعُوهُ الْبَابَ حَتَّى كَادُوا يَغْلِبُونَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَهْوَى مَلَكٌ مِنْهُمْ بِجَنَاحِهِ ، فَصَفَقَهُ دُونَهُمْ ، قَالَ : وَعَلَا لُوطٌ الْبَابَ وَعَلَوْهُ مَعَهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُخَاطِبُهُمْ : ﴿هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِي فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ قَالَ : فَقَالُوا : ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ﴾ قَالَ : فَقَالَ : ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً ، أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ قَالَ : قَالُوا : ﴿يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : فَذَاكَ حِينَ عَلِمَ أَنَّهُمْ رُسُلُ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ﴾.

قَالَ : وَقَالَ مَلَكٌ : فَأَهْوَى بِجَنَاحِهِ هَكَذَا - يَعْنِي : شِبْهَ الضَّرْبِ - ، فَمَا غَشِيَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلَّا عَمِيَ ، قَالَ : فَبَاتُوا بِشَرِّ لَيْلَةٍ عُمْيَانًا يَنْتَظِرُونَ الْعَذَابَ ، قَالَ : وَسَارَ بِأَهْلِهِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ فِي هَلَكَتِهِمْ ، فَأُذِنَ لَهُ ، فَاحْتَمَلَ الْأَرْضَ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قَالَ : فَأَلْوَى بِهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ ، قَالَ ، ثُمَّ قَلَبَهَا بِهِمْ ، قَالَ : فَسَمِعَتِ امْرَأَتُهُ - يَعْنِي : لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ - الْوَجْبَةَ وَهِيَ مَعَهُ فَالْتَفَتَتْ فَأَصَابَهَا الْعَذَابُ ، قَالَ : وَتَتَبَّعَتْ سُفَّارَهُمْ بِالْحِجَارَةِ.

(۳۲۴۹۵) جندب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ جب قوم لوط علایتلام کو ہلاک کرنے کے لئے دوفرشتے بھیجے گئے تو ان سے کہا گیا کہ ان کو اس وقت تک ہلاک نہ کرنا جب تک لوط علایتلام ان پر تین مرتبہ گواہی نہ دے دیں، کہتے ہیں کہ ان کا راستہ ابراہیم علایتلام سے ہو کر گزرتا تھا، چنانچہ وہ ابراہیم علایتلام کے پاس آئے اوران کوخوشخبری سنائی، اللہ فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَائَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ کہتے ہیں کہ ان کا ان سے جھگڑا اس طرح ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس بستی میں پچاس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کر ڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھر اگر اس میں

چالیس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کرڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ آپ دس یا پانچ تک پہنچ گئے، حمید راوی کو اس میں شک ہے۔ چنانچہ وہ اس کے بعد لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے جبکہ وہ اپنی زمین پر کام کررہے تھے، انہوں نے ان کو انسان سمجھا، چنانچہ وہ ان کو خفیہ طور پر اپنے گھر لے چلے۔

(۲) اس کے بعد وہ ان کے ساتھ چلے، تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں ان سے بدترین کوئی نہیں، چنانچہ انہوں نے اس پر کوئی بات نہ کی، اور ان کے ساتھ چلنے لگے، پھر انہوں نے دوبارہ ایسے ہی کہا، تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا، تین مرتبہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد وہ ان کو گھر لے کر پہنچ گئے، چنانچہ ان کی بڑھیا بیوی ان کی قوم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ لوط کے پاس آج رات ایسے آدمی مہمان ہوئے ہیں جن سے زیادہ خوبصورت اور خوشبودار لوگ نہیں دیکھے۔

(۳) چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے یہاں تک کہ دروازہ دھکیلنے لگے قریب تھا کہ اس کو گرا دیتے، چنانچہ ایک فرشتے نے اپنا پر ان کو مارا اور ان کو ہٹا دیا، اور لوط علیہ السلام دروازے پر چڑھ گئے اور وہ بھی چڑھ گئے، اور آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے زیادہ پکیزہ ہیں۔ مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔" وہ کہنے لگے "تم جانتے ہو کہ ہمارا تمہاری بیٹیوں میں کوئی حق نہیں اور جو ہمارا ارادہ ہے وہ بھی تمہیں پتہ ہے۔" آپ نے فرمایا: "کاش مجھے کوئی قوت حاصل ہوتی اور کاش میں بھی کسی مضبوط مددگار سے مدد لے سکتا۔" وہ کہنے لگے "اے لوط! ہمارے تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔" اس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ پھر آپ نے (أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ) تک تلاوت فرمائی۔

(۴) کہتے ہیں کہ ایک فرشتے نے اپنے پر کو اس طرح حرکت دی جس طرح مارتے ہیں چنانچہ جہاں تک وہ پر پہنچے سب لوگ اندھے ہوگئے، چنانچہ انہوں نے اندھے ہونے کی حالت میں بدترین رات گزاری اور وہ عذاب کا انتظار کررہے تھے، اور لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر چلے اور جبرائیل نے ان کو ہلاک کرنے کی اجازت مانگی اور ان کو اجازت دے دی گئی، انہوں نے اس زمین کو اٹھایا جس پر وہ تھے اور اس کو بلند کردیا یہاں تک کہ آسمان دنیا کے فرشتوں نے ان کے کتوں کی آوازیں سنیں، پھر انہوں نے اس کو پلٹ دیا، آپ کی بیوی نے جو آپ کے ساتھ تھی آواز سنی اور اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کو بھی عذاب نے آلیا، اور ان کے سفیروں پر بھی پتھر برسے۔

(٤) مَا ذُكِرَ فِي مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ

وہ فضائل جو موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نقل کیے گئے ہیں

(٣٢٤٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي :

لَبَّیْکَ ، قَالَ :وَجِبَالُ الرَّوْحَاءِ تُجِیبُهُ.

(۳۲۴۹۶) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پکارتے تھے ''لبیک'' اور روحاء کے پہاڑ ان کا جواب دیتے تھے۔

(٣٢٤٩٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ وَهُوَ فِي السُّوقِ وَهُوَ يَقُولُ :وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَضَرَبَ وَجْهَهُ ، وَقَالَ :أَيْ خَبِيثُ ، أَعَلَى أَبِي الْقَاسِمِ ؟ فَانْطَلَقَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، ضَرَبَ وَجْهِي فُلاَنٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :لِمَ ضَرَبْت وَجْهَهُ ، فَقَالَ إِنِّي مَرَرْت بِهِ فِي السُّوقِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ ، فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَضَرَبْتُ وَجْهَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلاَ أَدْرِي أَصَعِقَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي ، أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ الأُولَى ، أَوْ قَالَ :كَفَتْهُ صَعْقَتُهُ الأُولَى.

(۳۲۴۹۷) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے ایک یہودی کو بازار میں یہ کہتے سنا کہ ''اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی، اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا، اور کہا اے خبیث! کیا ابو القاسم ﷺ پر بھی؟ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابو القاسم! فلاں شخص نے میرے چہرے پر مارا ہے، آپ نے ایک آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور فرمایا کہ تم نے اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس سے بازار میں گزر رہا تھا کہ میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ ''اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی'' چنانچہ مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر مار دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک جھٹکا دیا جائے گا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ ان کو لوگوں کے ساتھ جھٹکا دیا جائے گا اور پھر ان کو مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا پہلا جھٹکا ان کو کافی ہو جائے گا۔

(٣٢٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ كَلاَمَهُ وَرُؤْيَتَهُ بَيْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَلَّمَهُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ ، وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ. (حاكم ٥٧٥)

(۳۲۴۹۸) عبد اللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان تقسیم فرما دیا ہے، چنانچہ دو مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ہمکلامی کی اور دو مرتبہ محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(٣٢٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيل ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ - وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ ، أَوْ مِنْ أَحْدَثِ النَّاسِ ، عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - قَالَ :فَحَدَّثَنَا أَنَّ الشِّرْذِمَةَ الَّذِينَ سَمَّاهُمْ فِرْعَوْنُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ ، وَكَانَ مُقَدَّمَةُ فِرْعَوْنَ سَبْعَمِئَةِ أَلْفٍ ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى حِصَانٍ ، عَلَى رَأْسِهِ بَيْضَةٌ وَبِيَدِهِ حَرْبَةٌ وَهُوَ خَلْفَهُمْ فِي الدُّهْمِ ، فَلَمَّا انْتَهَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَى الْبَحْرِ ، قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ :أَيْنَ مَا وَعَدْتنا هَذَا الْبَحْرُ بَيْنَ أَيْدِينَا ، وَهَذَا فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ قَدْ دَهَمَنَا أَوْ مِنْ خَلْفِنَا ، فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْبَحْرِ :انفَلِقْ أَبَا خَالِدٍ ، فَقَالَ :لَا أَنْفَلِقُ لَك يَا مُوسَى ، أَنَا أَقْدَمُ مِنْك خَلْقًا ، أَوْ أَشَدُّ ، قَالَ :فَنُودِيَ : ﴿أَنَ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ﴾ فَضَرَبَ ﴿فَانْفَلَقَ﴾.

قَالَ الْجُرَيْرِيُّ :وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا ، وَكَانَ لِكُلِّ سِبْطٍ مِنْهُمْ طَرِيقٌ ، فَلَمَّا انْتَهَى أَوَّلُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ إِلَى الْبَحْرِ هَابَتِ الْخَيْلُ اللهب ، وَمُثِّلَ لِحِصَانٍ مِنْهَا فَرَسٌ وَدِيقٌ ، فَوَجَدَ رِيحَهَا ، فَأبسلَ تَتْبَعُهُ الْخَيْلُ ، فَلَمَّا تَتَامَّ آخِرُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ آخِرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْبَحْرِ فَانْصَفَقَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ :مَا مَاتَ فِرْعَوْنُ ، وَمَا كَانَ لِيَمُوتَ أَبَدًا ، قَالَ :فَلَمْ يَعْدُ أَنْ سَمَّعَ اللَّهُ تَكْذِيبَهُمْ نَبِيَّهُ ، فَرَمَى بِهِ عَلَى السَّاحِلِ كَأَنَّهُ ثَوْرٌ أَحْمَرُ يَتَرَاءاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ. (ابن جریر ۱۹)

(۳۲۴۹۹) ابوالسّلیل حضرت قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں جو بنی اسرائیل کے بارے میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیان کیا کہ وہ جماعت جن کے نام فرعون نے لکھے ہوئے تھے چھ لاکھ لوگ تھے اور فرعون کا مقدمۃ الجیش سات لاکھ افراد پر مشتمل تھا، اور ہر شخص گھوڑے پر سوار ہوتا اور اس کے سر پر خود ہوتا، اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوتا، اور وہ ان لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوتا، جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو سمندر تک لے گئے تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہاں ہے جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا ہے، سمندر ہمارے سامنے ہے اور فرعون اور اس کا لشکر ہم پر چڑھا آ رہا ہے، یا کہا کہ ہمارے پیچھے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے سمندر! پھٹ جا، اس نے کہا اے موسیٰ میں آپ کے لیے نہیں پھٹتا، میں پیدائش میں آپ سے مقدم ہوں، یا کہا مضبوط ہوں، چنانچہ آواز دی گئی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو، آپ نے عصا مارا تو وہ پھٹ گیا۔

جُریری کہتے ہیں کہ وہ بارہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کا ایک راستہ جدا تھا، جب فرعون کے لشکر کا پہلا حصہ سمندر تک پہنچا تو گھوڑے مشعلوں سے ڈر گئے، اور ہر گھوڑے کے سامنے ایک مادہ گھوڑی کی شکل آ گئی چنانچہ گھوڑے تیزی سے ان کے پیچھے دوڑنے لگے، جب لشکر کا آخری حصہ سمندر میں پہنچ گیا تو بنی اسرائیل سمندر سے باہر نکل گئے، چنانچہ سمندر ان پر مل گیا، بنی اسرائیل کہنے لگے کہ فرعون نہیں مرا، اور وہ تو کبھی نہیں مرے گا، چنانچہ ابھی اللہ نے ان کی تکذیب ان کے نبی تک بھی نہ پہنچائی تھی کہ سمندر نے اس کو ساحل پر ڈال دیا گویا کہ وہ سرخ رنگ کا بیل تھا، اس کو بنی اسرائیل دیکھنے لگے۔

(٣٢٥٠٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ أَسْرَى بِبَنِي إِسْرَائِيلَ بَلَغَ فِرْعَوْنَ، فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ قَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ يُفْرَغُ مِنْ سَلْخِهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ إِلَيَّ سِتّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْقِبْطِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ: افْرُقْ، فَقَالَ: الْبَحْرُ: لَقَدِ اسْتَكْبَرْت يَا مُوسَى، وَهَلْ فَرَقْت لأَحَدٍ مِنْ وَلَدِ آدَمَ فَأَفْرُقَ لَك؟ قَالَ: وَمَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ عَلَى حِصَانٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَاكَ الرَّجُلُ: أَيْنَ أُمِرْت يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْت إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: فَأَقْحَمَ فَرَسَهُ فَسَبَحَ بِهِ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْت يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْت إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْت، وَلاَ كُذِّبْت، قَالَ: ثُمَّ اقْتَحَمَ الثَّانِيَةَ فَسَبَحَ بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْت يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْت إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْت، وَلاَ كُذِّبْت، قَالَ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: ﴿أَنَ اضْرِبْ بِعَصَاك﴾ فَضَرَبَ مُوسَى بِعَصَاهُ ﴿فَانْفَلَقَ، فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ﴾ كَالْجَبَلِ الْعَظِيمِ، فَكَانَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ طَرِيقًا لاِثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا، لِكُلِّ سِبْطٍ طَرِيقٌ يَتَرَاءَوْنَ، فَلَمَّا خَرَجَ أَصْحَابُ مُوسَى وَتَتَامَّ أَصْحَابُ فِرْعَوْنَ الْتَقَى الْبَحْرُ عَلَيْهِمْ فَأَغْرَقَهُمْ.

(۳۲۵۰۰) عمرو بن میمون حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علایلاً بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے کر چلے تو فرعون کا لشکر پہنچ گیا، آپ نے ایک بکری کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کی کھال اترنے سے پہلے چھ لاکھ قبطی میرے پاس جمع ہو جائیں، چنانچہ موسیٰ علایلاً ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ سمندر تک پہنچ گئے تو اس سے فرمایا پھٹ جا، سمندر نے کہا اے موسیٰ! تم تکبر کرتے پھرتے ہو، کیا میں اولادِ آدم میں کسی کے لیے پھٹا ہوں کہ تمہارے لیے پھٹ جاؤں؟

کہتے ہیں کہ موسیٰ علایلاً کے ساتھ ایک آدمی گھوڑے پر سوار تھا، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کس طرف آنے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں ڈالا اور اس پر تیرنے لگا پھر نکلا اور کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کہاں جانے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، اس نے کہا بخدا نہ آپ نے جھوٹ بولا اور نہ آپ کی تکذیب کی گئی، اس کے بعد اللہ نے موسیٰ علایلاً کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو، آپ نے اس پر لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا اور ہر راستہ بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا، چنانچہ اس میں بارہ قبیلوں کے لئے بارہ راستے بن گئے، اور ہر قبیلے کا راستہ جدا تھا اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، جب موسیٰ علایلاً کے ساتھی نکل گئے اور فرعون کے ساتھی سب کے سب سمندر میں پہنچ گئے تو سمندر ان پر مل گیا اور وہ سب ڈوب گئے۔

(۳۲۵۰۱) عن أبي نضرة، عن جابر: ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ: موسى ممن استثنى الله.

(۳۲۵۰۱) حضرت جابر نے اللہ کے فرمان ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ کے تحت فرمایا کہ موسیٰ علایلاً ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرمایا ہے۔

(۳۲۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :انْطَلَقَ مُوسَى وَهَارُونُ عليهما السلام وَانْطَلَقَ شَبَّرٌ وَشَبِير ، فَانْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ فِيهِ سَرِيرٌ فَنَامَ عَلَيْهِ هَارُونُ فَقُبِضَ رُوحُهُ ، فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالُوا :أَنْتَ قَتَلْته ، حَسَدْتَنَا عَلَى خُلُقِهِ ، أَوْ عَلَى لِينِهِ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ - ، قَالَ : كَيْفَ أَقْتُلُهُ وَمَعِي ابْنَاهُ ؟ قَالَ :فَاخْتَارُوا من شئتم ، قَالَ:فَاخْتَارُوا مِنْ كُلِّ سِبْطٍ عَشْرَةً ، قَالَ :وَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ فَانْتَهَوْا إِلَيْهِ فَقَالُوا :مَنْ قَتَلَك يَا هَارُونُ ، قَالَ :مَا قَتَلَنِي أَحد ، وَلَكِنْ تَوَفَّانِي اللَّهُ ، قَالُوا :يَا مُوسَى مَا تُعْصَى بَعْدُ، قَالَ:فَأَخَذَتْهُمَ الرَّجْفَةُ، فَجَعَلَ يَتَرَدَّدُ يَمِيناً وَشِمَالاً وَيَقُولُ : ﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُك﴾ قَالَ :فَدَعَا اللَّهَ فَأَحْيَاهُمْ وَجَعَلَهُمْ أَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ. (ابن جرير ۷۳)

(۳۲۵۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور شبر اور شبیر چلے اور ایک پہاڑ تک پہنچے جس میں ایک بستر تھا چنانچہ ہارون علیہ السلام اس پر سو گئے ، اور ان کی روح قبض ہوگئی ، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس واپس آئے ، تو ان کی قوم کہنے لگی کہ ان کو آپ نے قتل کیا ہے ، اور ان کے اخلاق کی وجہ سے آپ کو ہم پر حسد ہوا ہے ، یا کہا کہ ان کی نرمی پر ، یا اس جیسا کوئی کلمہ کہا ، شک سفیان راوی کی طرف سے ہے ، آپ نے فرمایا کہ میں ان کو کیسے قتل کر سکتا ہوں جب کہ میرے ساتھ ان کے بیٹے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ جن کو چاہو چن لو ، چنانچہ انہوں نے ہر قبیلے سے دس افراد چنے ، یہی معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ کا ، جب وہ ان کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھا اے ہارون ! آپ کو کس نے قتل کیا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ مجھے اللہ نے وفات دی ، وہ کہنے لگے اے موسیٰ ! آج کے بعد ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے ، چنانچہ ایک زلزلہ آیا اور وہ ہلاک ہو گئے ، اور دائیں بائیں پریشان پھرنے لگے اور عرض کی ﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُك﴾ اس کے بعد انہوں نے دعا کی تو اللہ نے ان کو زندہ کر دیا اور ان سب کو انبیاء بنا دیا۔

(۳۲۵۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ، فَلَمَّا فَرَغُوا أَعَادُوا الصَّخْرَةَ عَلَى الْبِئْرِ ، وَلاَ يُطِيقُ رَفْعَهَا إِلاَّ عَشْرَةُ رِجَالٍ ، فَإِذَا هُوَ بِامْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ،

قَالَ :مَا خَطْبُكُمَا فَحَدَّثَتَاهُ فَأَتَى الْحَجَرَ فَرَفَعَهُ ، ثُمَّ لَمْ يَسْتَقِ إِلاَّ ذَنُوبًا وَاحِدًا حَتَّى رُوِيَتِ الْغَنَمُ وَرَجَعَتِ الْمَرْأَتَانِ إِلَى أَبِيهِمَا فَحَدَّثَتَاهُ ، وَتَوَلَّى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى الظِّلِّ ، فَقَالَ : ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾.

قَالَ : ﴿فَجَائَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ﴾ وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا ، ﴿قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوك لِيَجْزِيَك أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ قَالَ لَهَا :امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ

ثَوْبَكَ فَيَصِفَ لِي جَسَدَكَ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى أَبِيهَا قَصَّ عَلَيْهِ ، قَالَتْ إِحْدَاهُمَا : ﴿يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ قَالَ :يَا بُنَيَّةُ ، مَا عِلْمُكِ بِأَمَانَتِهِ وَقُوَّتِهِ ، قَالَتْ :أَمَّا قُوَّتُهُ فَرَفْعُهُ الْحَجَرَ ، وَلاَ يُطِيقُهُ إلاَّ عَشَرَةٌ ، وَأَمَّا أَمَانَتُهُ ، فَقَالَ :لِي امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ ثَوْبَكَ فَيَصِفَ جَسَدَكَ.

فَقَالَ :عُمَرُ فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ مِنَ النِّسَاءِ لاَ خَرَّاجَةٍ وَلاَوَلاَّجَةٍ ، وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

(۳۲۵۰۳) عمرو بن میمون اُودی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین کے پانی پر پہنچے، تو اس پر بعض لوگوں کو پانی بھرتے ہوئے دیکھا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ کنویں پر چٹان رکھ دی، اور اس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے، آپ نے وہاں دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں ہٹا رہی تھیں، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ انہوں نے آپ کو بتائی، تو آپ پتھر کے پاس آئے اور اس کو اٹھایا پھر ایک ہی ڈول کھینچا تھا کہ بکریاں سیراب ہو گئیں، اور وہ دونوں عورتیں اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان سے قصہ بیان کیا، اور موسیٰ علیہ السلام سائے میں تشریف لے گئے اور فرمایا ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک عورت حیاء کے ساتھ اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے آپ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تا کہ تمہیں ہماری بکریوں کو پانی پلانے کی اجرت دیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاتی رہو، کیونکہ مجھے یہ بات بری لگتی ہے کہ ہوا آپ کے کپڑوں پر لگے تو آپ کا جسم مجھے نظر آئے، جب وہ اپنے والد کے پاس پہنچی تو اس نے قصہ بیان کیا اور کہا ابا جان اس کو اجرت پر رکھ لیں، بے شک بہترین مزدور وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو، انہوں نے فرمایا اے بیٹی! تمہیں اس کی امانت اور طاقت کا کیسے علم ہوا؟ اس نے کہا قوت کا علم اس طرح ہوا کہ انہوں نے پتھر کو اکیلے اٹھایا جبکہ اس کو دس آدمی اٹھاتے ہیں، اور اس کی امانت کا علم اس طرح ہوا کہ اس نے مجھے کہا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاؤ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے کپڑوں پر ہوا لگے اور مجھے تمہارا جسم نظر آئے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئی اس طرح کہ جری عورتوں کی طرح نہیں تھی اور نہ بہت گھر سے نکلنے اور داخل ہونے والی تھی اور اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے تھی۔

(۳۲۵۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ فَأَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ ، فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ :هَذَا قَدْ جَائَكُمْ بِالصَّوْمِ وَالصَّلاَةِ وَبِأَشْيَاءَ تُطِيقُونَهَا ، فَتَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ قَالُوا :مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى. قَالَ :أَرَى أَنْ نُرْسِلَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ عَلَى رُؤُوسِ الأَحْبَارِ وَالنَّاسِ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَفَعَلُوا ، فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَدَعَا اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ، فَقَالَ لَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ:خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعقَابِهِم فَجَعَلُوا يَقُولُونَ:يَامُوسَى

يَا مُوسَى فَقَالَ: خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى حُجَزِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا مُوسَى، سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تُجِيبَهُمْ، أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْنِي لأَجَبْتُهُمْ. (حاکم ۴۰۸)

(۳۲۵۰۴) عبد اللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علایسلام اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو زکوٰۃ کا حکم فرمایا تو قارون نے ان کو جمع کیا اور کہا کہ یہ تمہارے پاس ایسے حکم لائے یعنی نماز، روزہ وغیرہ کا جس کی تم طاقت رکھتے ہو، تو کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ ان کو اپنے اموال دو؟ وہ کہنے لگے ہمیں اس کی طاقت نہیں، تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہم بنو اسرائیل کی زانیہ کو پیغام بھیجیں اور اس کو حکم دیں کہ لوگوں کے سامنے ان پر تہمت لگائے کہ انہوں نے اس کی عزت پر حملہ کیا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور اس عورت نے موسیٰ علایسلام کو لوگوں کے سامنے تہمت لگائی آپ نے ان کے خلاف بددعا کی، اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف وحی فرمائی کہ ان کی اطاعت کرو، چنانچہ موسیٰ علایسلام نے اس سے کہا کہ ان کو پکڑ لے، اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، چنانچہ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو کمر تک پکڑ لیا، پھر وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے فرمایا ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گردن تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! پھر زمین نے ان کو غائب کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علایسلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! تم سے میرے بندوں نے سوال کیا اور تمہارے سامنے گریہ زاری کی، لیکن تم نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھے پکارتے تو میں ان کی دعا قبول کر لیتا۔

(۳۲۵۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ : ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ قَالَ: حَبَّبْتُكَ إِلَى عِبَادِي.

(۳۲۵۰۵) حضرت سلمہ بن کہیل اللہ کے فرمان ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں، یعنی "میں نے آپ کو اپنے بندوں کا محبوب بنا دیا۔

(۳۲۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْقَلَمِ.

(۳۲۵۰۶) حضرت ابن عباس سے ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اتنا قریب ہو گئے کہ انہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی۔

(۳۲۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ

الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ قَالَ :أَوْفَاهُمَا وَأَتَمَّهُمَا.

(۳۲۵۰۷) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَيُّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى ؟ قَالَ :أَتَمَّهُمَا وَآخِرَهُمَا. (حمیدی ۵۳۵۔ بزار ۲۲۴۶)

(۳۲۵۰۸) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ:حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي قَوْلِهِ: ﴿لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ :قَالَ لَهُ قَوْمُهُ :إِنَّهُ آدَرُ ، قَالَ :فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى صَخْرَةٍ ، فَخَرَجَتِ الصَّخْرَةُ تَشْتَدُّ بِثِيَابِهِ ، وَخَرَجَ يَتْبَعُهَا عُرْيَانًا حَتَّى انْتَهَتْ بِهِ إِلَى مَجَالِسِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَرَأَوْهُ لَيْسَ بِآدَرَ ، قَالَ :فَذَاكَ قَوْلُهُ ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾.

(۳۲۵۰۹) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ کی قوم نے آپ سے کہا کہ آپ کو "اُدرہ" بیماری ہے، چنانچہ ایک دن آپ غسل کے لئے نکلے تو آپ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے چنانچہ وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگنے لگا، اور آپ برہنہ اس کا پیچھا کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ پتھر آپ کو بنی اسرائیل کی مجلس میں لے گیا، چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ ان کو "اُدرہ" بیماری نہیں، کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے فرمان ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کا معنی ہے۔

(۳۲۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَخِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو وَمُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ: كَانَ مِنْ أَذَاهُمْ إِيَّاهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَا يَسْتَتِرُ مِنَّا مُوسَى هَذَا السَّتر إِلاَّ مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ :إِمَّا بَرَصٌ ، وَإِمَّا آفَةٌ ، وَإِمَّا أُدْرَةٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَا قَالُوا :قَالَ :وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلاَ ذَاتَ يَوْمٍ وَحْدَهُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ ، ثُمَّ دَخَلَ يَغْتَسِلُ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى ثَوْبِهِ لِيَأْخُذَهُ عَدَا الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ ، فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَصَاهُ فِي أَثَرِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ :ثَوْبِي يَا حَجَرُ ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا ، فَإِذَا كَأَحْسَنِ الرِّجَالِ خَلْقًا ، فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ : وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ ، وَطَفِقَ مُوسَى يَضْرِبُ الْحَجَرَ بِعَصَاهُ ، فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ الآنَ مِنْ أَثَرِ

ضَرْبِ مُوسَى نَدَبًا ، ذَكَرَ ثَلَاثَ ، أَوْ أَرْبَعَ ، أَوْ خَمْسَ. (احمد ۵۱۴۔ طبری ۵۱)

(۳۲۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے آپ کو اذیت اس طرح تھی کہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت نے ان سے کہا کہ موسیٰ ہم سے اس لیے چھپتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے یا برص ہے یا کوئی اور بیماری یا اُدرہ بیماری ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اس بات سے بری کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پھر داخل ہو کر غسل کرنے لگے، جب فارغ ہوئے تو اپنے کپڑوں کی طرف آئے تا کہ کپڑے لے لیں، چنانچہ پتھر دوڑنے لگا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے، یہاں تک کہ جب وہ بنو اسرائیل کی مجلس میں پہنچا اور انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ بہترین جسامت والے تھے، اس طرح اللہ نے آپ کو ان کی باتوں سے بری فرما دیا، اور پتھر ٹھہر گیا اور آپ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارنے لگے، بخدا پتھر پر اب بھی موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے نشانات ہیں، تین ہیں یا چار یا پانچ۔

(۵) ما أعطى الله سليمان بن داود صَلَّى الله عليهما

وہ فضیلتیں جو اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائیں

(۳۲۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا سُخِّرَتَ الرِّيحُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَغْدُو مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقِيلُ بِقَزِيرَا ، ثُمَّ يَرُوحُ فَيَبِيتُ فِي كَابُلَ.

(۳۲۵۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کیا گیا تو وہ صبح بیت المقدس سے نکلتے اور دوپہر کو قزیرا میں قیلولہ فرماتے تھے، اور پھر شام کو چلتے تو کابل میں رات گزارتے تھے۔

(۳۲۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ.

(۳۲۵۱۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں۔

(۳۲۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيمَان بن دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الإِنْسِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْمَنَ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْسَرَ ، ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو الرِّيحَ فَتَحْمِلُهُمْ ، فَيَسِيرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ يَسِيرُ فِي فَلَاةٍ مِنَ الأَرْضِ فَاحْتَاجَ إِلَى الْمَاءِ ، فَدَعَا الْهُدْهُدَ فَجَاءَ فَنَقَرَ الأَرْضَ فَأَصَابَ مَوْضِعَ الْمَاءِ ثُمَّ تَجِيءُ الشَّيَاطِينُ

ذَلِكَ الْمَاءَ فَتَسْلَخُهُ كَمَا يُسْلَخُ الإِهَابُ فَيَسْتَخْرِجُوا الْمَاءَ مِنْهُ.

قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ: قِفْ يَا وَقَّافُ، أَرَأَيْت قَوْلَك الْهُدْهُدُ يَجِيءُ فَيَنْقُرُ الأَرْضَ فَيُصِيبُ مَوْضِعَ الْمَاءِ كَيْفَ يُبْصِرُ هَذَا، وَلاَ يُبْصِرُ الْفَخَّ يَجِيءُ إلَيْهِ حَتَّى يَقَعَ فِي عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَيْحَك، إنَّ الْقَدَرَ حَالَ دُونَ الْبَصَرِ.

(۳۲۵۱۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے لیے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں، پھر انسانوں میں سے شرفاء آتے اور دائیں جانب بیٹھ جاتے، اور پھر جنوں کے شرفاء آتے اور بائیں جانب بیٹھ جاتے، پھر آپ پرندوں کو بلاتے اور وہ ان پر سایہ کرتے، پھر ہوا کو بلاتے اور وہ ان کو اٹھاتی، اور آپ ایک صبح میں ایک مہینے کی مسافت قطع کرتے، ایک دن آپ اسی طرح ایک میدان میں جا رہے تھے کہ آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی، آپ نے ہدہد کو بلایا، وہ آیا اور اس نے زمین میں چونچ ماری اور پانی کی جگہ بتلائی، پھر اس جگہ شیاطین آئے اور انہوں نے اس جگہ کو اس طرح کھودا جس طرح بکری کی کھال اتاری جاتی ہے اور انہوں نے اس جگہ سے پانی نکالا۔

کہتے ہیں کہ اس پر نافع بن ازرق نے کہا اے ٹھہرنے والے ٹھہر جائیے، آپ کہتے ہیں کہ ہدہد نے آ کر زمین میں پانی کی جگہ چونچ ماری، اس کو یہ کیسے نظر آتا ہے جبکہ اس کو جال بھی نظر نہیں آتا جو آ کر اس کی گردن میں پڑ جاتا ہے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو، تقدیر آنکھوں کے سامنے حائل ہو جاتی ہے۔

(۳۲۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: كَانَ كُرْسِيُّ سُلَيْمَانَ يُوضَعُ عَلَى الرِّيحِ وَكَرَاسِيُّ مَنْ أَرَادَ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ، فَاحْتَاجَ إلَى الْمَاءِ فَلَمْ يَعْلَمُوا بِمَكَانِهِ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَجِدَ الْهُدْهُدَ فَتَوَعَّدَهُ، وَكَانَ عَذَابُهُ نَتْفَهُ وَتَشْمِيسَهُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلَهُ الطَّيْرُ فَقَالُوا: قَدْ تَوَعَّدَك سُلَيْمَانُ، فَقَالَ الْهُدْهُدُ: اسْتَثْنَى؟ قَالُوا: نَعَمْ، إلاَّ أَنْ تَجِيءَ بِعُذْرٍ، وَكَانَ عُذْرُهُ أَنْ جَاءَ بِخَبَرِ صَاحِبَةِ سَبَأٍ، قَالَ: فَكَتَبَ إلَيْهِمْ سُلَيْمَان: ﴿إنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَلاَّ تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾.

قَالَ: فَأَقْبَلَتْ بِلْقِيسُ، فَلَمَّا كَانَتْ عَلَى قَدْرِ فَرْسَخٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ قَالَ: فَقَالَ سُلَيْمَانُ: أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾.

قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ إنَّهُ دَخَلَ فِي نَفَقٍ تَحْتَ الأَرْضِ فَجَائَهُ بِهِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: غَيِّرُوهُ، ﴿فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ﴾، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَعْرِفُ وَتُنْكِرُ، وَعَجِبَتْ مِنْ سُرْعَتِهِ، وَ﴿قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا﴾ فَإِذَا امْرَأَةٌ شَعْرَاءُ، قَالَ:

فَقَالَ سُلَيْمَانُ :مَا يُذْهِبُ هَذَا ؟ قَالُوا :النُّورَةُ ، قَالَ فَجُعِلَتِ النُّورَةُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۲۵۱۴) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علایسلام کی کرسی ہوا پر رکھی جاتی اور اس کے ساتھ جن جنات اور انسانوں کو آپ چاہتے ان کی کرسیاں رکھی جاتیں، آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی لیکن لوگوں کو اس کا علم نہ تھا، چنانچہ آپ نے اس وقت پرندوں کو تلاش کیا تو ہد ہد کو نہ پایا، آپ نے اس کو دھمکی دی، اور اس کی سزا یہ تھی کہ اس کے پر اکھیڑ کر اس کو دھوپ میں رکھا جائے، جب وہ آیا تو پرندوں نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ حضرت سلیمان علایسلام نے تمہارے لیے سزا کا اعلان کیا ہے، ہد ہد نے کہا کیا انہوں نے کوئی استثناء کیا ہے؟ وہ کہنے لگے جی ہاں! یہ کہ آپ کوئی عذر بیان کریں، اور اس کا عذر یہ تھا کہ وہ ملکۂ سبا کا قصہ دیکھ کر آیا تھا، چنانچہ سلیمان علایسلام نے ان کو لکھا ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ کہتے ہیں کہ بلقیس چلی، جب وہ ایک فرسخ کی مسافت پر تھی تو سلیمان علایسلام نے فرمایا ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ حضرت سلیمان علایسلام نے فرمایا میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾، کہتے ہیں کہ مجھے منصور نے مجاہد کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ زمین کے نیچے ایک سرنگ میں داخل ہوئے اور اس کو لے آئے، حضرت سلیمان علایسلام نے فرمایا اس کو تبدیل کر دو۔ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا﴾ چنانچہ دیکھا وہ بہت بال والی عورت تھیں، حضرت سلیمان علایسلام نے فرمایا کہ اس کو کیا چیز ختم کرے گی؟ لوگوں نے کہا چونا چنانچہ اس وقت چونے کا استعمال ہوا۔

(۳۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :لَمَّا قَالَ :﴿أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ هَذَا ، قَالَ :أَنَا أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ هَذَا ، ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ ، قَالَ :فَخَرَجَ الْعَرْشُ مِنْ نَفَقٍ مِنَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۱۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب جن نے کہا ﴿أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، چنانچہ ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ کہتے ہیں کہ اس کا تخت زمین کی سرنگ سے نکل آیا۔

(۳۲۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ قَالَ: مَجْلِسُ الرَّجُلِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۲۵۱۶) مجاہد حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کی وہ مجلس جس میں وہ بیٹھے یہاں تک کہ حاضرین اٹھ جائیں۔

(۳۲۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، قَالَ :لَمْ تَنْزِلْ ﴿بسم الله الرَّحْمَن

الرحيم﴾ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إلاَّ فِي سُورَةِ النَّمْلِ ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۷) عبداللہ بن معبد زِمانی فرماتے ہیں کہ ﴿بسم الله الرَّحْمَن الرحيم﴾ سورۃ النمل کے علاوہ قرآن پاک میں کسی جگہ نازل نہیں ہوئی، ارشاد فرمایا ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ قَالَ: رَفَعَ طَرْفَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ طَرْفُهُ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۳۲۵۱۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے اپنی نظر اوپر اٹھائی، ابھی نیچے ان کی نظر نہیں پہنچی تھی کہ انہوں نے تخت کو اپنے سامنے دیکھا۔

(۳۲۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ قَالَ : كَانَتْ هَدِيَّتُهَا لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۲۵۱۹) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے سونے کی اینٹیں ہدیہ کی تھیں۔

(۳۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَسْمُهَا بِلْقِيسُ بِنْتُ ذِي شَرِه ، وَكَانَتْ هَلْبَاءَ شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۰) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام بلقیس بنت ذی شرہ تھا اور وہ بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :أَنَّ صَاحِبَةَ سَبَأٍ كَانَتْ جِنِّيَّةً شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۱) حکم حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ قوم سبا کی ملکہ جنیہ اور بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ ، قَالَ :أَرْسَلَتْ بِذَهَبٍ ، أَوْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَلَمَّا قَدِمُوا إِذَا حِيطَانُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَهَبٍ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الآيَةَ.

(۳۲۵۲۲) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے سونا یا سونے کی اینٹیں بھیجیں، جب وہ لے کر پہنچے تو دیکھا کہ شہر کی دیواریں سونے کی ہیں، یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الخ.

(٦) ما ذُكِر فِيما فضّل بِهِ يُونُسَ بْنِ مَتَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان فضیلتوں کا ذکر جو یونس بن متّی علیہ السلام کو حاصل ہوئیں

(٣٢٥٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ - يَعْنِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۳۴۱۶۔ مسلم ۱۶۶)

(۳۲۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ - يَعْنِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لَيْسَ لِعَبْدٍ لِي أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ، سَبَّحَ اللَّهَ فِي الظُّلُمَاتِ. (طحاوی ۱۰۱۳)

(۳۲۵۲۴) عبداللہ بن سلمہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں ، انہوں نے اندھیروں میں اللہ کی پاکی بیان کی۔

(٣٢٥٢٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۳۴۱۲۔ احمد ۳۹۰)

(۳۲۵۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۷۵۳۹۔ ابو داؤد ۴۶۳۶)

(۳۲۵۲۶) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : إِنَّ يُونُسَ كَانَ قَدْ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ وَأَخْبَرَهُمْ إِنَّهُ يَأْتِيهِمْ إِلَى ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ، فَفَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا ، ثُمَّ خَرَجُوا فَجَأَرُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفَرُوا ، فَكَفَّ اللَّهُ عَنْهُمَ الْعَذَابَ ، وَغَدَا يُونُسُ يَنْتَظِرُ الْعَذَابَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، وَكَانَ مَنْ كَذَبَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ قُتِلَ ، فَانْطَلَقَ مُغَاضِبًا

حَتَّى أَتَى قَوْمًا فِي سَفِينَةٍ فَحَمَلُوهُ وَعَرَفُوهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ السَّفِينَةَ رَكَدَتْ ، وَالسُّفُنُ تَسِيرُ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَقَالُوا :مَا لِسَفِينَتِكُمْ ؟ قَالُوا :مَا نَدْرِي ، قَالَ يُونُسُ :إِنَّ فِيهَا عَبْدًا أَبَقَ مِنْ رَبِّهِ ، وَإِنَّهَا لاَ تَسِيرُ حَتَّى تُلْقُوهُ ، فَقَالُوا :أَمَّا أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَلا وَاللهِ لاَ نُلْقِيك.

فَقَالَ لَهُمْ يُونُسُ :فَاقْتَرِعُوا فَمَنْ قُرِعَ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُوهُ ، فَقَالُوا :مَنْ قَرَعَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَوَقَعَ ، وَقَدْ كَانَ وُكِّلَ بِهِ الْحُوتُ ، فَلَمَّا وَقَعَ ابْتَلَعَهُ فَأَهْوَى بِهِ إِلَى قَرَارِ الأَرْضِ ، فَسَمِعَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلام تَسْبِيحَ الْحَصَى ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْت مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ظُلُمَاتٌ ثَلاَثٌ ، ظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوتِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، قَالَ : ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ﴾ قَالَ : كَهَيْئَةِ الْفَرْخِ الْمَمْعُوطِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِيشٌ ، وَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا وَيُصِيبُ مِنْهَا ، فَيَبِسَتْ فَبَكَى عَلَيْهَا حِينَ يَبِسَتْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : تَبْكِي عَلَى شَجَرَةٍ يَبِسَتْ ، وَلاَ تَبْكِي عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ أَرَدْت أَنْ تُهْلِكَهُمْ.

فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِغُلاَمٍ يَرْعَى غَنَمًا ، فَقَالَ :مِمَّنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ ، فَقَالَ :مِنْ قَوْمِ يُونُسَ ، قَالَ :فَإِذَا رَجَعْت إِلَيْهِمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّك قَدْ لَقِيت يُونُسَ ، قَالَ :فَقَالَ الْغُلاَمُ :إِنْ تَكُنْ يُونُسَ فَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ كَذَبَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ أَنْ يُقْتَلَ ، فَمَنْ يَشْهَدُ لِي ، فَقَالَ لَهُ يُونُسُ :تَشْهَدُ لَك هَذِهِ الشَّجَرَةُ ، وَهَذِهِ الْبُقْعَةُ ، فَقَالَ الْغُلاَمُ : مُرْهُمَا ، فَقَالَ لَهُمَا يُونُسُ :إِنْ جَاءَكُمَا هَذَا الْغُلاَمُ فَاشْهَدَا لَهُ ، قَالَتَا :نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْغُلاَمُ إِلَى قَوْمِهِ وَكَانَ لَهُ إِخْوَةٌ وَكَانَ فِي مَنَعَتِهِ ، فَأَتَى الْمَلِكَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَقِيت يُونُسَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكُمَ السَّلاَمَ ، فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يُقْتَلَ ، فَقَالُوا لَهُ :إِنَّ لَهُ بَيِّنَةً ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ فَانْتَهَوْا إِلَى الشَّجَرَةِ وَالْبُقْعَةِ ، فَقَالَ لَهُمَا الْغُلاَمُ :أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ أَشْهَدَكُمَا يُونُسُ ؟ قَالَتَا :نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْقَوْمُ مَذْعُورِينَ يَقُولُونَ :تَشْهَدُ لَهُ الشَّجَرُ وَالأَرْضُ ، فَأَتَوْا الْمَلِكَ فَحَدَّثُوهُ بِمَا رَأَوْهُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :فَتَنَاوَلَهُ الْمَلِكُ فَأَخَذَ بِيَدِ الْغُلاَمِ فَأَجْلَسَهُ فِي مَجْلِسِهِ ، وَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَكَانِ مِنِّي. قَالَ عَبْدُ اللهِ ، فَأَقَامَ لَهُمْ ذَلِكَ الْغُلاَمُ أَمْرَهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۲۷) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمیں بیت المال میں بیان فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کے آنے کا وعدہ کیا اور ان کو بتایا کہ ان پر تین دن کے اندر عذاب آئے گا، چنانچہ انہوں نے ہر ماں کو اس کے بچے سے جدا کیا پھر نکلے اور اللہ سے گریہ زاری اور استغفار کرنے لگے، چنانچہ اللہ نے ان سے عذاب کو روک لیا، اور حضرت یونس علیہ السلام اگلے دن عذاب کا انتظار کرنے لگے لیکن ان کو کچھ نظر نہ آیا، اور اس زمانے میں جو شخص جھوٹ بولتا اس کو قتل کر دیا جاتا، چنانچہ وہ غصے میں نکلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں آئے اور انہوں نے ان کو پہچان کر سوار کر لیا، جب آپ کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی رک گئی،

کشتیاں دائیں اور بائیں چلا کرتی تھیں، وہ کہنے لگے کہ کشتی کو کیا ہو گیا، دوسرے جواب میں کہنے لگے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، حضرت یونس علایِّلام نے فرمایا کہ اس میں ایک بندہ ہے جو اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہے، اور کشتی اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک تم اس کو پانی میں نہیں ڈال دو گے، انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! بخدا آپ کو تو ہم نہیں ڈال سکتے۔

(۲) چنانچہ یونس علایِّلام نے فرمایا کہ قرعہ ڈال لو، جس کے نام قرعہ آئے اس کو گرا دیا جائے، چنانچہ یونس علایِّلام کے نام قرعہ نکلا، لیکن انہوں نے آپ کو گرانے سے انکار کر دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ جس کے نام تین مرتبہ قرعہ نکل آئے اس کو گرا دو، چنانچہ تین مرتبہ یونس علایِّلام کے نام قرعہ نکلا، آپ پر ایک مچھلی مقرر کی گئی تھی، جب آپ گرے تو اس نے آپ کو نگل لیا اور ان کو لے کر زمین کی تہہ تک چلی گئی چنانچہ یونس علایِّلام نے کنکریوں کی تسبیح سنی ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ انہوں نے تین تاریکیوں میں تسبیح کی، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، سمندر کی تاریکی اور رات کا اندھیرا، اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے ان کو میدان میں ڈال دیا جبکہ وہ بیمار تھے، اور اس پرندے کی طرح ہو گئے تھے جس کے پر نہیں ہوتے، اور اللہ نے ان پر ایک کدو کا پودا اگایا، جس سے آپ سایہ لیتے اور کھاتے، چنانچہ وہ خشک ہو گیا تو آپ رونے لگے، چنانچہ اللہ نے وحی فرمائی کہ آپ پودے کے خشک ہونے پر تو روتے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں پر نہیں روتے جن کو ہلاک کرنے کا آپ نے ارادہ کیا تھا۔

(۳) چنانچہ آپ نکلے اور ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو بکریاں چرا رہا تھا اور اس سے فرمایا اے لڑکے! تمہارا کس قوم سے تعلق ہے! اس نے کہا قوم یونس سے، آپ نے فرمایا: جب تم ان کے پاس جاؤ تو بتانا کہ تمہاری حضرت یونس علایِّلام سے ملاقات ہوئی ہے لڑکے نے کہا کہ اگر آپ یونس ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کو قتل کر دیا جاتا ہے، تو میرے لئے کون گواہی دے گا؟ حضرت یونس نے اس سے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ درخت گواہی دے گا اور یہ جگہ، لڑکے نے کہا کہ ان کو حکم دے دیجئے، چنانچہ حضرت یونس علایِّلام نے ان سے فرمایا کہ جب یہ لڑکا تمہارے پاس آئے تو اس کے لئے گواہی دے دینا، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، چنانچہ وہ لڑکا اپنی قوم کے پاس واپس چلا گیا اور اس کے بھائی بھی تھے، اور وہ اثر و رسوخ کا مالک تھا چنانچہ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں حضرت یونس علایِّلام سے ملا ہوں اور وہ آپ کو سلام کہتے ہیں، بادشاہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا کہ اس کے پاس گواہی ہے، چنانچہ بادشاہ نے اس کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیج دیا وہ درخت اور جگہ کے پاس پہنچے اور لڑکے نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا حضرت یونس علایِّلام نے تمہیں گواہ بنایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ لوگ خوفزدہ ہو کر واپس لوٹے اور کہنے لگے یہ درخت اور زمین بھی اس لڑکے کے لئے گواہی دیتے ہیں، اور بادشاہ کے پاس پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا اس کے سامنے بیان کر دیا۔

(۴) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنی جگہ بٹھایا اور کہا کہ تم اس جگہ کے مجھ سے زیادہ حق دار ہو، حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ لڑکا چالیس سال تک ان کا حاکم رہا۔

(۳۲۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: مَكَثَ يُونُسُ فِي بَطْنِ الْحُوتِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۳۲۵۲۸) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علایِّلام چالیس سال تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

(۳۲۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ :حوتٌ فِي حُوتٍ وَظُلْمَةِ الْبَحْرِ.

(۳۲۵۲۹) منصور حضرت سالم سے ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی ہے۔

(۳۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْته يَقُولُ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ :ظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ الْحُوتِ.

(۳۲۵۳۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ سے مراد رات کا اندھیرا، سمندر کا اندھیرا، اور مچھلی کا اندھیرا ہے۔

(۳۲۵۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :لَمَّا الْتَقَمَهُ الْحُوتُ فَنَبَذَ بِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَسَمِعَهَا تُسَبِّحُ ، فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ.

(۳۲۵۳۱) عمرو بن مرّہ حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مچھلی نے آپ کا لقمہ بنایا اور آپ کو زمین پر ڈال دیا اور آپ نے اس کو تسبیح پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے آپ کو تسبیح پڑھنے کی ترغیب ہوئی۔

(۷) ما ذكر مِمَّا فضّل الله بِهِ عِيسى صَلَّى الله عليه وسلم

وہ فضیلتیں جو اللہ نے عیسیٰ علایِّلام کو عطا فرمائی ہیں

(۳۲۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ مَرْيَمُ :كُنْت إِذَا خَلَوْت أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، وَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۲۵۳۲) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم نے فرمایا کہ جب میں خلوت میں ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتیں کرتے اور میں ان سے باتیں کرتی، اور جب کوئی آدمی سامنے آتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح کرتے اور میں سنا کرتی تھی۔

(۳۲۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلاَّ بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(۳۲۵۳۳) مجاہد ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عیسیٰ علایِّلام نے بچپن میں ان آیات کے علاوہ کوئی بات نہیں کی جو اللہ نے ارشاد فرمائی تھی۔

(۳۲۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ :عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَصَاحِبُ يُوسُفَ ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ.

(۳۲۵۳۴) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ گود میں تین بچوں کے علاوہ کسی نے بات نہیں کی، حضرت عیسیٰ علایِّلا، حضرت یوسف علایِّلا کی گواہی دینے والا بچہ، اور جریج کے لئے گواہی دینے والا بچہ۔

(۳۲۵۳٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ قَالَ :خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۳۵) مجاہد حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علایِّلا کا نزول ہے۔

(۳۲۵۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ قَالَ :خُرُوجُ عِيسَى عليه السلام.

(۳۲۵۳۶) ثابت بن ہُرمز ایک شیخ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ علایِّلا کا نزول ہے۔

(۳۲۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى السَّمَاءِ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ - وَهُمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً - مِنْ عين فى الْبَيْتِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً ، فَقَالَ لَهُمْ :أَمَا إِنَّ مِنكُمْ مَنْ سَيَكْفُرُ بِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِي ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّكُمْ سَيُلْقَى عَلَيْهِ شَبَهِي فَيُقْتَلَ مَكَانِي وَيَكُونُ مَعِي فِي دَرَجَتِي ؟ فَقَامَ شَابٌّ مِنْ أَحْدَثِهِمْ ، فَقَالَ :أَنَا ، فَقَالَ عِيسَى :اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ ، فَقَالَ عِيسَى :اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ، فَقَالَ :أَنَا ، فَقَالَ :نَعَمْ أَنْتَ ذَاكَ ، قَالَ :فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شَبَهُ عِيسَى.

قَالَ :وَرُفِعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ رَوْزَنَةٍ كَانَتْ فِي الْبَيْتِ إِلَى السَّمَاءِ ، قَالَ :وَجَاءَ الطَّلَبُ مِنَ الْيَهُودِ فَأَخَذُوا الشَّبِيهَ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ صَلَبُوهُ ، وَكَفَرَ بِهِ بَعْضُهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِهِ ، فَتَفَرَّقُوا ثَلاَثَ فِرَقٍ ، قَالَ :فَقَالَت فِرْقَةٌ :كَانَ فِينَا اللَّهُ مَا شَاءَ ، ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهَؤُلاَءِ الْيَعْقُوبِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : كَانَ فِينَا ابْنُ اللهِ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ النَّسْطُورِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :كَانَ فِينَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ الْمُسْلِمُونَ.

فَتَظَاهَرَتِ الْكَافِرَتَانِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ فَقَاتَلُوهَا فَقَتَلُوهَا ، فَلَمْ يَزَلَ الإِسْلاَمُ طَامِسًا حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ :﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ يَعْنِي :الطَّائِفَةَ الَّتِي آمَنَتْ فِي

زَمَنِ عِيسَى ﴿وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ﴾ يَعْنِي : الطَّائِفَةَ الَّتِي كَفَرَتْ فِي زَمَنِ عِيسَى ﴿فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فِي زَمَانِ عِيسَى ﴿عَلَى عَدُوِّهِمْ﴾ بِإِظْهَارِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَهُمْ عَلَى دِينِ الْكُفَّارِ ﴿فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾. (نسائی ۱۱۵۹۱)

(۳۲۵۳۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے حواریوں کے پاس تشریف لائے، جو اس وقت بارہ تھے، اور آپ کے سر سے اس وقت پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ مجھ پر ایمان لانے کے بعد میرے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کریں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اس پر میری شبیہ ڈالی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہو جائے، اور وہ میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا، چنانچہ ایک نوجوان کھڑا ہوا، اور کہنے لگا میں تیار ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ آپ نے سوال کیا تو وہ جوان پھر کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، آپ نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو وہ جوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں تیار ہوں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ہی ہو، چنانچہ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی گئی۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے، اور یہودیوں کی فوج آئی اور اس نے آپ کے ہم شکل کو گرفتار کر کے قتل کر دیا، پھر اس کو سولی چڑھا دیا، اور ان میں سے ایک نے آپ کے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کیا، اس کے بعد ان کی تین جماعتیں ہو گئیں، چنانچہ ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ ایک عرصے تک ہمارے درمیان رہے پھر آسمان کی طرف چلے گئے، یہ یعقوبیہ ہیں، اور ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ کے بیٹے ہمارے درمیان تھے پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا، یہ نسطوریہ ہیں، اور ایک جماعت نے کہا کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ایک عرصہ ہمارے ساتھ رہے، پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا، یہ مسلمان ہیں، چنانچہ کافر جماعتیں مسلمانوں پر غالب آ گئیں، اور انہوں نے ان سے قتال کر کے ان کو قتل کر دیا، اور اسلام مٹا رہا یہاں تک کہ اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اللہ نے آیت نازل فرمائی ﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی وہ جماعت ایمان لائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھی، اور ایک جماعت نے کفر کیا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھی،" چنانچہ ہم نے ایمان لانے والی جماعت کی مدد کی "یعنی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایمان لائے تھے۔" ان کے دشمنوں پر محمد ﷺ کے دین کو کفار کے دین پر غالب کر کے" اور وہ غالب ہو گئے۔"

(۳۲۵۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَرْفَعُ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَلاَ غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنَّ مَعَ كُلِّ يوم رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعَرَ ، وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ ، وَيَنَامُ حَيْثُ أَمْسَى.

(۳۲۵۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شام کے کھانے کو صبح کے لیے اور صبح کے کھانے کو شام کے لیے نہیں بچاتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہے، اور آپ بالوں کا بنا ہوا لباس پہنتے، اور درختوں

کے پتے کھالیتے، اور جہاں شام ہوتی سوجاتے۔

(۳۲۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ، فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۲۵۳۹) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عیسیٰ بن مریم علایتلام کے پاس سے گزری، اور اس نے کہا کہ خوشخبری ہو اس پیٹ کے لیے جس نے آپ کو اٹھایا، اور اس چھاتی کے لیے جس نے آپ کو دودھ پلایا، حضرت عیسیٰ علایتلام نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا۔

(۳۲۵٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ، لاَ تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيد، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ: مُبْتَلًى وَمُعَافًى، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۲۵۴۰) حضرت محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہیں لیکن تم نہیں جانتے بندوں کے گناہوں کو اس طرح مت دیکھو گویا کہ تم ان کے رب ہو بلکہ اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھو کہ تم بندے ہو کیونکہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو آزمائش میں مبتلا ہیں دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں لہٰذا تم آزمائش میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی تعریف کرو۔

(۳۲۵٤۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَفَعَهُ إِلَى عِيسَى، قَالَ: قَالَ: لأَصْحَابِهِ اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ، وَكُلُوا مِنْ بَقْلِ الْبَرِيَّةِ، وَزَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ: وَاشْرَبُوا مِنَ مَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۲۵۴۱) حضرت ابوصالح مرفوعاً حضرت عیسیٰ علایتلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علایتلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مسجدوں کو ٹھکانہ بناؤ اور گھروں کو راستے کی منزل سمجھو اور دنیا سے سلامتی کے ساتھ نجات پاجاؤ اور دیہات کی سبزیاں کھایا کرو، اعمش اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ سادہ پانی پیو۔

(۳۲۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ مُسَيَّبٍ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام: مَا تَأْكُلُ؟ قَالَ: خُبْزَ الشَّعِيرِ، قَالُوا: وَمَا تَلْبَسُ؟ قَالَ: الصُّوفَ، قَالُوا: وَمَا تَفْتَرِشُ؟ قَالَ: الأَرْضَ، قَالُوا: كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ، قَالَ: لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ. أَوْ قَالَ: عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۲۵۴۲) علاء بن مسیب ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علایتلام سے

عرض کی کہ آپ کیا کھاتے ہیں انہوں نے فرمایا جو کی روٹی، وہ کہنے لگے آپ کیا پہنتے ہیں آپ نے فرمایا اون، کہنے لگے کہ آپ کا بستر کیا ہے آپ نے فرمایا، زمین، کہنے لگے یہ سب تو بہت مشکل ہے آپ نے فرمایا کہ تم آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک یہ چیزیں لذت کے باوجود یا فرمایا کہ شہوت کے باوجود استعمال نہ کرو۔

(٣٢٥٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ سَمِعْته يَذْكُرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ قَالَ : فَذَكَرُوا عِيسَى وَعُزَيْرًا أَنَّهُمَا كَانَا يُعْبَدَانِ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ مِنْ بَعْدِهَا : ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ :عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۴۳) حضرت ابو حصین حضرت سعید بن جُبیر سے ''اللہ کے فرمان ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر کا ذکر کیا کہ ان کی بھی عبادت کی جاتی تھی چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ) فرمایا کہ اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔

(٨) ما ذكر من فضل إدريس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہ فضیلتیں جو حضرت ادریس علیہ السلام کی ذکر کی گئیں

(٣٢٥٤٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ كَعْبًا عَنْ رَفْعِ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ؟ فَقَالَ :أَمَّا رَفْعُ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ، فَكَانَ عَبْدًا تَقِيًّا ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ فِي أَهْلِ زَمَانِهِ ، قَالَ :فَعَجِبَ الْمَلَكُ الَّذِي كَانَ يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُهُ ، فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :رَبِّ ائْذَنْ لِي إِلَى عَبْدِكَ هَذَا فَأَزُورَهُ ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَنَزَلَ ، قَالَ :يَا إِدْرِيسُ ، أَبْشِرْ فَإِنَّهُ يُرْفَعُ لَكَ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ :وَمَا عِلْمُك ؟ قَالَ :إِنِّي مَلَكٌ ، قَالَ :وَإِنْ كُنت مَلَكًا ، قَالَ :فَإِنِّي عَلَى الْبَابِ الَّذِي يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُكَ.

قَالَ :أَفَلاَ تَشْفَعُ لِي إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِي لأَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً ؟ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ :لاَ يُؤَخِّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ، قَالَ :قَدْ عَلِمْت وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي ، فَحَمَلَهُ الْمَلَكُ عَلَى جَنَاحِهِ فَصَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ :يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ، هَذَا عَبْدٌ تَقِيٌّ نَبِي ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي ذَلِكَ ، فَاسْتَأْذَنْت إِلَيْهِ رَبِّي ، فَلَمَّا بَشَّرْته بِذَلِكَ سَأَلَنِي لأَشْفَعَ لَهُ إِلَيْك لِيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِهِ فَيَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً لِلَّهِ ، قَالَ :وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ :إِدْرِيسُ ، فَنَظَرَ فِي كِتَابٍ مَعَهُ حَتَّى مَرَّ بِاسْمِهِ ، فَقَالَ :

وَاللهِ مَا بَقِيَ مِنْ أَجَلِ إِدْرِيسَ شَيْءٌ ، فَمَحَاهُ فَمَاتَ مَكَانَهُ.

(۳۲۵۴۴) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت کعب سے سوال کیا حضرت ادریس علیہ السلام کیسے اٹھائے گئے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے بلند جگہ پر پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرہیز گار بندے تھے ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے تھے جتنے اس زمانے کے تمام لوگوں کے اعمال تھے چنانچہ اس فرشتے کو تعجب ہوا جس کے پاس اعمال پہنچتے تھے اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ اے اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اس بندے کی زیارت کروں اللہ نے ان کو اجازت دے دی فرشتہ آیا اور اُن کو کہا کہ اے ادریس آپ کو بشارت ہو کہ آپ کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے ہیں کہ جو تمام اہل زمین کے اعمال سے بڑھ کر ہوتے ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا میں فرشتہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم فرشتے ہو تب بھی آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ میں اس دروازے پر مقرر ہوں جس سے آپ کے اعمال جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کیا تم ملک الموت سے میری سفارش کر سکتے ہو کہ وہ میری موت مؤخر کر دے تا کہ میں زیادہ شکر اور عبادت کر سکوں فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی موت کو مؤخر نہیں کرتے جب موت کا وقت آ جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم ہے لیکن یہ میرے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہے چنانچہ فرشتے نے آپ کو اپنے پر پر اٹھایا اور آسمان پر لے گیا اور کہا اے ملک الموت یہ پرہیز گار بندے اور نبی ہیں اور ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر جاتے ہیں جو تمام اہل زمین کے نہیں جاتے اور مجھے یہ بات بہت اچھی لگی اور میں اللہ سے اجازت لے کر اس کے پاس گیا جب میں نے ان کو اس کی بشارت دی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان کے لئے سفارش کروں تا کہ ان کی موت کا وقت مؤخر ہو جائے اور یہ اللہ کا شکر اور عبادت کر سکیں، انہوں نے کہا یہ کون ہیں؟ فرشتے نے کہا ادریس علیہ السلام چنانچہ ملک الموت نے اپنے رجسٹر میں دیکھا جب ان کے نام پر پہنچا تو کہنے لگے خدا کی قسم ادریس علیہ السلام کی موت میں کوئی وقت باقی نہیں اور ان کے نام کو مٹا دیا چنانچہ وہ وہیں فوت ہو گئے۔

(٣٢٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ فَقَالَ :فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۵) منصور حضرت مجاہد سے ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچا دیا۔

(٣٢٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۶) حضرت ابو سعید سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچایا۔

(٩) ما ذكر فِي أمرِ هودٍ عليه السلام

حضرت ہود علیہ السلام کے معاملے کا ذکر

(٣٢٥٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُلْدَ فِي قَوْمِهِ ، وَإِنَّهُ كَانَ قَاعِدًا فِي قَوْمِهِ ، فَجَاءَ سَحَابٌ مُكْفَهِرٌّ فَقَالُوا : ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾ فَقَالَ :هُودٌ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ فَجَعَلَتْ تُلْقِي الْفُسْطَاطَ وَتَجِيءُ بِالرَّجُلِ الْغَائِبِ.

(۳۲۵۴۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام کو اپنی قوم میں بہت عمر دی گئی تھی، اور آپ اپنی قوم میں بیٹھے تھے کہ ایک گہرا بادل آیا، لوگوں نے کہا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا بلکہ یہ وہی ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا تھا، اس میں ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے، چنانچہ وہ ہوا خیمے اڑانے لگی، اور سفر پر گئے ہوئے لوگوں کو لانے لگی۔

(۱۰) ما ذكر مِن أمرِ داود عَلَيْهِ السَّلَامُ وتواضعِهِ

حضرت داوٗد علیہ السلام اور ان کی تواضع کا ذکر

(۳۲۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيَخْطُبُ النَّاسَ وَفِي يَدِهِ الْقُفَّةُ مِنَ الْخُوصِ فَإِذَا فَرَغَ نَاوَلَهَا بَعْضَ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ يَبِيعُهَا.

(۳۲۵۴۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام لوگوں کو خطبہ دیتے تھے جبکہ ان کے ہاتھ میں پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری ہوتی تھی، جب آپ فارغ ہوتے تو کسی قریب بیٹھنے والے کو دے دیتے تاکہ اس کو بیچ لے۔

(۳۲۵۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةَ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ إِنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَهَا أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا ، فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرُوا فِي الْمِحْرَابِ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : اُخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيَّ ؟ فَقَالَا : إِنَّمَا نُكَلِّمُكَ بِكَلَامٍ يَسِيرٍ ، ﴿إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَاللهِ إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يكسر مِنهُ مِن لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ - فَقَالَ الرَّجُلُ : هَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ. فَعَرَفَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ إِنَّمَا ، يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ ، فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لَا يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يُرْجَعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَتِهِ بِشَيْءٍ فَنُودِيَ : أَجَائِعٌ فَتُطْعَمُ ؟ أَمْ عُرْيَانُ فَتُكْسَى ؟ أَمْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرُ ؟ قَالَ : فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا يَلِيهِ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ رَبُّهُ : كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : كُنْ مِنْ خَلْفِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : خُذْ بِقَدَمِي فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۲۵۴۹) مجاہد سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت داوٗد علیہ السلام سے غلطی ہوئی، اور ان کی غلطی یہ تھی کہ جب انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو اس کو دور کر دیا، اور اس کے قریب نہیں گئے چنانچہ دو جھگڑنے والے آپ کے پاس آئے اور انہوں نے دیوار کو پھاندا، جب آپ نے ان کو دیکھا تو کھڑے ہو کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ، تم یہاں کس غرض سے

آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم آپ سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتے ہیں، میرے اس بھائی کی ننانوے مینڈھیاں ہیں اور میری ایک مینڈھی ہے اور یہ مجھ سے وہ ایک بھی لینا چاہتا ہے، حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ! یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کا یہاں سے یہاں تک کا جسم توڑ دیا جائے، یعنی ناک سے سینے تک، وہ آدمی کہنے لگا کہ داؤد نے یہ کام کر دیا۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس سے کیا مراد لے رہا ہے، اور ان کو اپنے گناہ کا علم ہو گیا، چنانچہ وہ چالیس دن رات سجدے میں رہے اور ان کا گناہ ان کے ہاتھ میں لکھا رہتا تا کہ کسی وقت بھول نہ جائیں، یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کی وجہ سے ان کے گرد خودرو سبزیاں اگ گئیں، چنانچہ انہوں نے چالیس دن کے بعد پکارا کہ پیشانی زخمی ہو گئی، اور آنکھ خشک ہو گئی اور داؤد کی غلطی کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہوا، چنانچہ پکارا گیا کیا کوئی بھوکا ہے کہ اس کو کھانا کھلایا جائے؟ یا کوئی برہنہ ہے کہ اس کو پہنایا جائے؟ یا کوئی مظلوم ہے کہ اس کی مدد کی جائے؟ چنانچہ آپ اتنا روئے کہ جس سے آپ کے قریب کی گھاس زرد ہو گئی، اس وقت اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا، جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے سامنے آؤ، وہ عرض کریں گے کہ میرا گناہ! اللہ فرمائیں گے کہ میرے پیچھے آؤ وہ کہیں گے کہ اے رب! میرا گناہ، اللہ ان سے فرمائیں گے کہ میرے قدم پکڑ لو، چنانچہ وہ اللہ کے قدموں کو پکڑ لیں گے۔

(۳۲۵۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد نَبِيَّ اللهِ جَزَّأَ الصَّلاَةَ عَلَى بُيُوتِهِ عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إلاَّ وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ مِنْ آلِ دَاوُد يُصَلِّي ، فَعَمَّتْهُمْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۲۵۵۰) حضرت ثابت بُنانی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے اپنے گھر کی عورتوں اور اپنی اولاد پر نماز کو تقسیم فرما دیا تھا، چنانچہ رات دن کی کوئی گھڑی ایسی نہ تھی کہ آل داؤد میں سے کوئی نہ کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہوتا، چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾۔

(۳۲۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ : أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : إلَهِي ، وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْت حَقَّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِك عَلَيَّ.

(۳۲۵۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرے ہر بال کو دو زبانیں بھی عطا کر دی جائیں اور وہ دن رات آپ کی تسبیح بیان کرتی رہیں تب بھی میں آپ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کا حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(۳۲۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخَذَ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۲۵۵۲) حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو جھگڑا کرنے والے آئے، اور ہر ایک نے دوسرے کا سر پکڑ رکھا تھا۔

(٣٢٥٥٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۲۵۵۳) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت داؤد علایِّلام کی آزمائش ان کی نظر کا پڑنا تھی۔

(٣٢٥٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأْسَهُ إلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۵۵۴) عطاء بن سائب حضرت عبداللہ بجلی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داؤد علایِّلام نے موت تک آسمان کی طرف چہرہ نہیں اٹھایا۔

(٣٢٥٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ :أَىْ رَبِّ ، إنَّ بَنِي إسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَكَ بِإِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إلَيْهِ :أَنْ يَا دَاوُد إنَّ إبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ بَذَلَ مهجة نَفْسَهُ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ فَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتَ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك. (بزار ۱۳۰۷۔ طبری ۲۳)

(۳۲۵۵۵) حضرت احنف بن قیس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علایِّلام نے فرمایا کہ اے رب! بنی اسرائیل آپ سے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے واسطے سے دعائیں کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے ان میں سے چوتھا بنا دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ''ابراہیم کو میری وجہ سے آگ میں ڈالا گیا اور انہوں نے صبر کیا اور تمہیں ایسی آزمائش نہیں آئی، اور اسحاق نے میرے لیے اپنی جان قربان کی، اور صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی، اور میں نے یعقوب کے محبوب کو لے لیا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں، انہوں نے بھی صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی۔

(٣٢٥٥٦) قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ:وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ دَاوُد حَدَّثَ نَفْسَهُ إن ابْتُلِيَ أَنْ يَعْتَصِمَ، فَقِيلَ لَهُ: إنَّك سَتُبْتَلَى وَتَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ فَخُذْ حِذْرَك، فَقِيلَ لَهُ:هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ، فَأَخَذَ الزَّبُورَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَغْلَقَ بَابَ الْمِحْرَابِ وَأَقْعَدَ مَنْصَفًا عَلَى الْبَابِ ، وَقَالَ :لَا تَأْذَنْ لأَحَدٍ عَلَيَّ الْيَوْمَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ الزَّبُورَ إذْ جَاءَ طَائِرٌ مُذْهَبٌ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ الطَّيْرُ، فِيهِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ، فَجَعَلَ يَدْرُجُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَنَا مِنْهُ ، فَأَمْكَنَ أَنْ يَأْخُذَهُ ، فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَاسْتَوْفَزَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، فَأَطْبَقَ الزَّبُورَ وَقَامَ إلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَطَارَ فَوَقَعَ عَلَى كُوَّةِ الْمِحْرَابِ ، فَدَنَا مِنْهُ أَيْضًا لِيَأْخُذَهُ فَوَقَعَ عَلَى خُصٍّ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ لِيَنْظُرَ أَيْنَ وَقَعَ فَإِذَا هُوَ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ بِرْكَتِهَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ ، فَلَمَّا رَأَتْ ظِلَّهُ حَرَّكَتْ رَأْسَهَا فَغَطَّتْ جَسَدَهَا بِشَعْرِهَا ، فَقَالَ دَاوُد لِلْمَنْصَفِ :اذْهَبْ فَقُلْ لِفُلاَنَةَ تَجِيءُ ، فَأَتَاهَا فَقَالَ لَهَا :إنَّ نَبِيَّ اللهِ يَدْعُوك ، فَقَالَتْ :مَا لِي وَلِنَبِيِّ اللهِ ؟ إنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَأْتِنِي ، أَمَّا أَنَا فَلاَ آتِيهِ ، فَأَتَاهُ الْمَنْصَفُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا ،

فَأَتَاهَا : وَأَغْلَقَتِ الْبَابَ دُونَهُ، فَقَالَتْ :مَا لَكَ يَا دَاوُد، أَمَا تَعْلَمُ إِنَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا رَجَمْتُمُوهُا وَوَعَظَتْهُ فَرَجَعَ. وَكَانَ زَوْجُهَا غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَكَتَبَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى أَمِيرِ الْمَغْزَى : انْظُرْ أُورِيًّا فَاجْعَلْهُ فِي حَمَلَةِ التَّابُوتِ - وَكَان حَمَلَةِ التَّابُوتِ :إِمَّا أَن يفتح عليهم ، وَإِمَّا أن يقتلو - فقدمه في حَمَلَةِ التَّابُوتِ فَقُتِلَ ، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا فَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ : إِنْ وَلَدَتْ غُلاَمًا أَنْ يَجْعَلَهُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَأَشْهَدَتْ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَتَبَتْ عَلَيْهِ بِذَلِكَ كِتَابًا ، فَمَا شَعَرَ لِفِتْنَتِهِ أَنَّهُ فُتِنَ ، حَتَّى وَلَدَتْ سُلَيْمَانَ وَشَبَّ ، فَتَسَوَّرَ الْمَلكَانُ عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ ، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ وَخَرَّ دَاوُد سَاجِدًا فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَتَابَ ، وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

فَطَلَّقَهَا وَجَفَا سُلَيْمَانَ وَأَبْعَدَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَه فِي مَسِيرٍ لَهُ - وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ - إِذْ أَتَى عَلَى غِلْمَان لَهُ يَلْعَبُونَ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :يَا لاَ دِّينُ ، يَا لاَ دِّينُ ، فَوَقَفَ دَاوُد ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ هَذَا يُسَمَّى لاَ دِّينَ ، فَقَالَ : سُلَيْمَانُ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ :أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي عَنْ هَذِهِ لأخْبَرْته بِأَمْرِهِ ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ :إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ :مَا شَأْنُ هَذَا الْغُلاَمِ سُمِّيَ لاَ دِّينَ ؟ فَقَالَ :سَأَعْلَمُ لَكَ عِلْمَ ذَلِكَ ، فَسَأَلَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ كَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ ؟ فَقِيلَ لَه :إِنَّ أَبَاهُ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَعَ أَصْحَاب لَهُ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَأَوْصَاهُمْ ، فَقَالَ :إِنِّي تَرَكْت امْرَأَتِي حُبْلَى ، فَإِنْ وَلَدَتْ غُلاَمًا فَقُولُوا لَهَا تُسَمِّيهِ لاَ دِّينَ ، فَبَعَثَ سُلَيْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَجَاؤُوا فَخَلاَ بِأَحَدِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَقَرَّ ، وَخَلاَ بِالآخَرِينَ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَقَرُّوا كُلُّهُمْ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى دَاوُد فَقَتَلَهُمْ فَعَطَفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ.

وَكَانَتِ امْرَأَةٌ عَابِدَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَتْ تَبَتَّلَتْ ، وَكَانَتْ لَهَا جَارِيَتَانِ جَمِيلَتَانِ ، وَقَدْ تَبَتَّلَتِ الْمَرْأَةُ لاَ تُرِيدُ الرِّجَالَ ، فَقَالَتْ إِحْدَى الْجَارِيَتَيْنِ لِلأُخْرَى :قَدْ طَالَ عَلَيْنَا هَذَا الْبَلاَءُ ، أَمَّا هَذِهِ فَلاَ تُرِيدُ الرِّجَالَ ، وَلاَ نَزَالُ بِشَرٍّ مَا كُنَّا لَهَا ، فَلَوْ أَنَّا فَضَحْنَاهَا فَرُجِمَتْ ، فَصِرْنَا إِلَى الرِّجَالِ ، فَأَخَذَتَا مَاءَ الْبَيْضِ فَأَتَتَاهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ فَكَشَفَتَا عنها ثَوْبَهَا وَنَضَحَتَا فِي دُبُرِهَا مَاءَ الْبَيْضِ وَصَرَخَتَا :أَنَّهَا قَدْ بَغَتْ ، وَكَانَ مَنْ زَنَى مِنْهُمْ حَدُّهُ الرَّجْمُ فَرُفِعَتْ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَمَاءُ الْبَيْضِ فِي ثِيَابِهَا فَأَرَادَ رَجْمَهَا ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ :أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي لأنبأته ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ :إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ هَذِهِ ؟ مَا أَمْرُهَا ؟ فَقَالَ :ائْتونِي بِنَارٍ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ مَاءَ الرِّجَالِ تَفَرَّقَ ، وَإِنْ كَانَ مَاءَ الْبَيْضِ اجْتَمَعَ ، فَأُتِيَ بِنَارٍ فَوَضَعَهَا عَلَيْهِ فَاجْتَمَعَ فَدَرَأَ عَنْهَا الرَّجْمَ ، وَعَطفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ وَأَحَبَّهُ.

ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَصْحَابُ الْحَرْثِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ ، فَقَضَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ لأَصْحَابِ الْحَرْثِ بِالْغَنَمِ ، فَخَرَجُوا وَخَرَجَتِ الرُّعَاءُ مَعَهُمَ الْكِلاَبُ ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ : كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمْ ؟ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :

لَوْ وُلِّيت أَمْرَهُمْ لَقَضَيْت بَيْنَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ :إنَّ سُلَيْمَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي ؟ فَقَالَ :أَدْفَعُ الْغَنَمَ إلَى أَصْحَابِ الْحَرْثِ هَذَا الْعَامَ فَيَكُونُ لَهُمْ أَوْلاَدُهَا وَسَلاَهَا وَأَلْبَانُهَا وَمَنَافِعُهَا لهم العام ، وَيَبْذُرُ هَؤُلاَءِ مِثْلَ حَرْثِهِمْ ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرْثُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَخَذَ هَؤُلاَءِ الْحَرْثَ وَدَفَعَ هَؤُلاَءِ إلَى هَؤُلاَءِ الْغَنَمَ ، قَالَ :فَعَطَفَ عَلَيْهِ.

قَالَ حَمَّادٌ :وَسَمِعْت ثَابِتًا يَقُولُ :هُوَ أُورِيَّا.

(۳۲۵۵۶) خلیفہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر وہ آزمائش میں ڈالے جائیں گے تو محفوظ رہیں گے، ان سے کہا گیا کہ تم عنقریب آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، اور تمہیں اس دن کا علم ہو جائے گا جس میں تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے گا، اس لیے احتیاط رکھو، چنانچہ ان سے کہا گیا کہ آج تمہیں آزمایا جائے گا، چنانچہ آپ نے زبور پکڑی اور اپنی بغل میں لی اور محراب کا دروازہ بند کر دیا اور دروازے پر خادم کو بٹھایا اور فرمایا کہ آج کسی کو مت آنے دینا۔

(۲) چنانچہ آپ زبور پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت پرندہ آیا جس میں مختلف رنگ تھے، اور وہ آپ کے پاس آنے لگا، اور قریب ہو گیا، اور آپ کو اسے اٹھانے کی قدرت ہو گئی، آپ نے اس کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تو وہ کود کر آپ کے پیچھے چلا گیا، چنانچہ آپ نے زبور بند کی اور اس کو پکڑنے کے لیے اٹھے، لیکن وہ اڑ کر محراب کے روشن دان پر بیٹھ گیا، آپ اس کے قریب ہوئے تو وہ ایک گھونسلے میں داخل ہو گیا، آپ نے اس کو جھانکا تا کہ اس کو دیکھیں کہ کہاں گیا ہے اچانک آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے حوض کے پاس حیض کا غسل کر رہی تھی، جب اس نے آپ کا سایہ دیکھا تو اپنے سر کو حرکت دی اور اپنے جسم کو اپنے بالوں سے چھپا لیا حضرت داؤد علیہ السلام نے خادم سے کہا کہ جاؤ اور فلاں عورت سے کہو کہ میرے پاس آئے، اس نے جا کر اس عورت سے کہا کہ اللہ کے نبی تمہیں بلا رہے ہیں، وہ کہنے لگی کہ اللہ کے نبی سے مجھ کو کیا کام؟ اگر انہیں کوئی ضرورت ہے تو میرے پاس آ جائیں، میں تو ان کے پاس نہیں جاتی، خادم آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی بات بتائی، آپ اس کے پاس گئے تو اس نے دروازہ بند کر لیا اور کہنے لگی داؤد علیہ السلام تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ایسا کرتا ہے تم اس کو سنگسار کرتے ہو؟ اور اس نے آپ کو نصیحت کی تو آپ واپس لوٹ گئے۔

(۳) اور اس عورت کا شوہر اللہ کے راستے میں مجاہد تھا، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جہاد کے امیر کو حکم دیا کہ اوریا کو "حملۃ التابوت" میں شامل کر دو، اور "حملۃ التابوت" وہ فوج تھی جن کو یا فتح حاصل ہوتی یا وہ قتل ہو جاتے تھے، چنانچہ اس نے اس کو "حملۃ التابوت" میں شامل کر کے آگے بھیج دیا، اور وہ قتل ہو گیا، جب اس عورت کی عدت ختم ہوئی تو آپ نے اس کو پیغام دیا، اس نے شرط لگائی کہ اگر اس کا لڑکا ہوا تو اس کو اپنے بعد خلیفہ بنائیں گے، اور اس پر بنی اسرائیل کے پچاس لوگوں کو گواہ بنایا، اور اس پر ایک تحریر لکھی، چنانچہ آپ کو اپنی آزمائش کا احساس ہی نہ ہوا، یہاں تک کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنا اور وہ جوان ہو گئے، پھر دو فرشتے ان کے پاس محراب پھلانگ کر آئے اور ان کا قصہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے، اور داؤد علیہ السلام سجدے میں گر گئے

، چنانچہ اللہ نے ان کی مغفرت فرمادی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔

(۴) چنانچہ انہوں نے اس کو طلاق دے دی اور سلیمان علیہ السلام کو دور کر دیا، چنانچہ اس دوران ایک مرتبہ آپ ایک میدان سے گزر رہے تھے کہ اپنے لڑکوں کے پاس پہنچے جو کہہ رہے تھے، اے لادین! اے لادین! حضرت داؤد علیہ السلام ٹھہر گئے اور پوچھا کہ اس کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ سلیمان علیہ السلام جو ایک کونے میں تھے کہنے لگے کہ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں ان کو بتا دوں گا، داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ سلیمان اس طرح کہہ رہے ہیں، آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس لڑکے کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں، حضرت سلیمان نے اس سے اس کے والد کے قصّے کے بارے میں پوچھا، تو ان کو بتایا گیا کہ اس کے والد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر پر گئے تھے، اور وہ بہت مالدار تھے، لوگوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ان کو وصیت کی کہ میں نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہے، اگر وہ لڑکا جنے گا تو اس سے کہنا کہ اس کا نام ''لادین'' رکھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے اس کے ساتھیوں کو بلایا، وہ آئے تو انہوں نے ان میں سے ایک کے ساتھ خلوت کی، اور اس سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کرلیا، اور دوسروں کے ساتھ خلوت کی تو ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ سب نے اقرار کرلیا، چنانچہ انہوں نے ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا، چنانچہ آپ اس کے بعد ان پر کچھ مہربان ہو گئے۔

(۵) اور بنی اسرائیل میں ایک عابدہ عورت تھی اور وہ رہبانیت اختیار کیے ہوئے تھی، اس کی دو خوبصورت باندیاں تھیں، اور وہ عورت مردوں سے کوئی تعلق نہ رکھتی تھی، چنانچہ ان میں سے ایک باندی نے دوسری سے کہا کہ ہم پر یہ مصیبت لمبی ہوگئی ہے، یہ تو مردوں کو چاہتی نہیں، اور ہم جب تک اس کے پاس رہیں گی بری حالت میں رہیں گی، کیا اچھا ہو اگر ہم اس کو رسوا کر دیں اور اس کو سنگسار کر دیا جائے اور ہم مردوں کے پاس پہنچ جائیں، چنانچہ انہوں نے انڈے کا پانی لیا اور اس کے پاس آئیں جبکہ وہ سجدے میں تھی اور اس کے کپڑے کو ہٹایا اور اس کی دبر میں انڈے کا پانی ڈال دیا، اور شور کر دیا کہ اس نے زنا کیا ہے، اور ان میں زانی کی سزا سنگسار تھی، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس معاملہ آیا، جبکہ اس کے کپڑوں پر انڈے کا پانی لگا ہوا تھا، آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ مجھ سے سوال کریں تو میں ان کو بتاؤں، حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسا ایسا کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس آگ لاؤ، اگر یہ مردوں کا پانی ہوگا تو جدا جدا ہو جائے گا، اور اگر انڈے کا پانی ہوا تو اکٹھا ہو جائے گا، چنانچہ آگ لائی گئی، آپ نے اس پر آگ کو رکھا تو وہ جمع ہو گیا، چنانچہ آپ نے اس سے رجم کو ساقط کر دیا، اور اس کے بعد آپ حضرت سلیمان پر اور مہربان ہو گئے اور ان سے محبت کرنے لگے۔

(۶) اس کے بعد کھیت والوں اور بکریوں والوں کا قصہ پیش آیا، حضرت داؤد علیہ السلام نے کھیت والوں کے لیے بکریوں کا فیصلہ فرما دیا، وہ نکلے اور چرواہے بھی نکلے جن کے ساتھ کتے تھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے ان سے کہا کہ انہوں نے تمہارے

درمیان کیا فیصلہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے کہا کہ اگر ان کا معاملہ میرے سپرد ہوتا تو میں ان کے درمیان کوئی اور فیصلہ کرتا، حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ میں اس سال کے لئے کھیت والوں کو بکریاں دوں گا اور ان کے بچے اور دودھ اور منافع اس سال ان کو ملیں گے، اور یہ لوگ ان کے لئے ان کے کھیت میں بیج ڈالیں گے، جب پہلے کی طرح کھیت ہو جائے تو یہ لوگ کھیت لے لیں، اور ان کی بکریاں دے دیں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ان پر مہربان ہو گئے۔

حماد کہتے ہیں کہ میں نے ثابت کو فرماتے سنا کہ وہ شخص اوریا تھا۔

(٣٢٥٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ :قُلْ لِلظَّلَمَةِ :لاَ يَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(٣٢٥٥٧) عبد اللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ظالموں سے کہو کہ میرا ذکر نہ کیا کریں، کیونکہ ذکر کرنے والے کا مجھ پر حق یہ ہے کہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور ظالموں کے لئے میرا ذکر یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

(٣٢٥٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيك ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَاتَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمَ السَّبْتِ فُجَاءَةً وَكَانَ يَسبِت ، فَعَكَفَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ تُظِلُّهُ.

(٣٢٥٥٨) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اچانک ہفتے کے دن فوت ہو گئے، اور آپ ہفتے کو عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ پرندوں نے آپ پر سایہ کیا۔

(٣٢٥٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ :سَبِّحِي.

(٣٢٥٥٩) سعید بن جبیر بھی حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(٣٢٥٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ :سَبِّحِي.

(٣٢٥٦٠) ابو حصین حضرت ابو عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(٣٢٥٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: بَكَى مِنْ خَطِيئَتِهِ حَتَّى هَاجَ مَا حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ.

(٣٢٥٦١) مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ اپنی غلطی پر اتنا روئے کہ آنسوؤں سے آپ کے ارد گرد کی گھاس زرد ہو گئی۔

(٣٢٥٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ : ﴿أَوِّبِي﴾ قَالَ :سَبِّحِي.

(۳۲۵۶۲) ابومیسرہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَوِّبِي﴾ کا معنی ہے تسبیح کرو۔

(١١) ما ذكر فِي يحيى بنِ زكرِيّا عليه السلام

یحیٰ بن زکریا علیہ السلام کا ذکر

(٣٢٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ :لَمْ يُسَمَّ أَحَدٌ قَبْلَهُ يَحْيَى.

(۳۲۵۶۳) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام یحییٰ نہیں رکھا۔

(٣٢٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مِثْلَهُ.

(۳۲۵۶۴) مجاہد سے بھی اس جیسی روایت منقول ہے۔

(٣٢٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ :مَهْدِيٌّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ :اللُّبُّ.

(۳۲۵۶۵) مہدی عکرمہ سے ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد عقل ہے۔

(٣٢٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ :الْقُرْآنَ.

(۳۲۵۶۶) مجاہد ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

(٣٢٥٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا :هذه أَسْمَاءُ ، قَالَ :فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ لَهَا :إِنَّ الْجِيفَةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، قَالَتْ :وَمَا يَمْنَعنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۲۵۶۷) منصور بن صفیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن عمر مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا ہوا تھا، لوگ کہنے لگے کہ یہ حضرت اسماء تشریف فرما ہیں، آپ ان کے پاس گئے، ان کو وعظ ونصیحت کی اور فرمایا کہ جسم کوئی چیز نہیں بلکہ اللہ کے پاس تو روحیں پہنچتی ہیں، اس لیے تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، انہوں نے فرمایا کہ مجھے صبر سے کیا چیز روکے گی جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ کو دیا گیا تھا؟

(٣٢٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلاَّ فِي امْرَأَةٍ بَغِيٍّ ، قَالَتْ

لِصَاحِبِهَا :لاَ أَرْضَى عَنْكَ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِرَأْسِهِ ، قَالَ :فَذَبَحَهُ فَأَتَاهَا بِرَأْسِهِ فِي طَسْتٍ.

(۳۲۵۶۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو ایک زانیہ عورت کی خاطر قتل کیا گیا تھا جس نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تو میرے پاس ان کا سر نہ لائے ، کہتے ہیں کہ اس نے ان کو ذبح کیا اور ایک طشت میں اس کے پاس ان کا سر لے آیا۔

(۳۲۵۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :فِي قَوْلِهِ: ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ :مِثْلَهُ فِي الْفَضْلِ.

(۳۲۵۶۹) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد ان جیسی فضیلت ہے۔

(۳۲۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مَا مِنْ أَحَدٍ إلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ ، لَيْسَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ، ثُمَّ رَفَعَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ :مَا كَانَ مَعَهُ إلاَّ مِثْلُ هَذَا.

(۳۲۵۷۰) سعید بن مسیّب حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے ، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر زمین سے ایک چیز اٹھائی اور فرمایا کہ ان کے پاس اس سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

(۳۲۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ قَالَ :الْحَلِيمُ.

(۳۲۵۷۱) حضرت سعید سے ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ کا معنیٰ منقول ہے ''بردبار''۔

(۳۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا مِنْ أَحَدٍ إلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ إلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا.

(احمد ۲۹۵۔ ابویعلی ۲۵۳۸)

(۳۲۵۷۲) حضرت ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا ، سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔

(۳۲۵۷۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ :شِبْهًا.

(۳۲۵۷۳) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان جیسا کوئی نہیں بنایا گیا۔

(۱۲) ما ذكر فِي ذِي القرنينِ

ذوالقرنین کے بارے میں روایات کا ذکر

(۳۲۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُو الْقَرْنَيْنِ نَبِيٌّ.

(۳۲۵۷۴) مجاہد حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین نبی تھے۔

(۳۲۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ مَلِكَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۷۵) مجاہد ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ پوری زمین کے بادشاہ تھے۔

(۳۲۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلاً صَالِحًا ، نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ ضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

(۳۲۵۷٦) ابو طفیل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ نیک آدمی تھے، آپ نے اللہ سے خیر خواہی کا اظہار کیا تو اللہ نے آپ کی دستگیری فرمائی، چنانچہ ان کے سر کی دائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہو گئے تو اللہ نے ان کو زندگی دے دی، پھر ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہوئے تو اللہ نے پھر ان کو زندگی دے دی، اور تم میں ان جیسے موجود ہیں۔

(۳۲۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا ، وَلاَ مَلِكًا ، وَلَكِنَّهُ كَانَ عَابِدًا نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ ، فَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ فَسُمِّيَ ذَا الْقَرْنَيْنِ.

(۳۲۵۷۷) ابو طفیل ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نبی تھے نہ بادشاہ، بلکہ وہ ایک نیک بندے تھے جنہوں نے اللہ سے خیر خواہی کی تو اللہ نے ان کے ساتھ خیر خواہی کی، چنانچہ آپ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی، اور آپ کے سر کے دائیں جانب مارا گیا اور وہ مر گئے تو اللہ نے ان کو پھر زندہ کر دیا، اور پھر انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا، اور دوبارہ ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا تو وہ دوبارہ مر گئے، چنانچہ اللہ نے ان کو دوبارہ زندہ کر دیا، اس لیے ان کا نام ''ذوالقرنین'' مشہور ہو گیا۔

(۳۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : كَيْفَ بَلَغَ ذُو الْقَرْنَيْنِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ ؟ قَالَ : سُخِّرَ لَهُ السَّحَابُ ، وَبُسِطَ لَهُ النُّورُ ، وَمُدَّ لَهُ الأَسْبَابُ ، ثُمَّ قَالَ : أَزِيدُكَ ؟ قَالَ : حَسْبِي.

(۳۲۵۷۸) حبیب بن حماز کہتے ہیں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین مشرق اور مغرب تک کیسے پہنچے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کے لئے بادل کو مسخر کر دیا گیا، اور آپ کے لیے نور کو بچھا دیا گیا اور اسباب وسیع کر دیے گئے، پھر آپ نے فرمایا کہ اور بتاؤں؟ اس نے کہا بس کافی ہے۔

(۳۲۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ يَمْلِكَ الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ أَرْبَعَةٌ : مُسْلِمَانِ وَكَافِرَانِ ، فَأَمَّا الْمُسْلِمَانِ : فَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد ، وَذُو الْقَرْنَيْنِ ، وَأَمَّا الْكَافِرَانِ فَبُخْتَ نُصَّرَ ، وَالَّذِي حَاجَّ

إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ.

(۳۲۵۷۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ پوری سرزمین کے بادشاہ صرف چار ہوئے ہیں، دو مسلمان اور دو کافر، مسلمان تو حضرت سلیمان بن داؤد اور ذوالقرنین ہیں، اور کافر ایک تو بخت نصر اور دوسرا وہ ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔

(۱۳) ما ذکر فی یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں روایات

(۳۲۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَفِي السِّجْنِ وَفِي الْمُلْكِ ثَمَانِينَ سَنَةً، ثُمَّ جُمِعَ شَمْلُهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سترہ برس کی عمر میں کنویں میں ڈالے گئے، اور آپ نے غلامی اور قید اور بادشاہت میں اسّی سال کا عرصہ گزارا، پھر آپ کا خاندان مجتمع ہوا تو اس کے بعد آپ اسّی سال زندہ رہے۔

(۳۲۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ ، قَالَ : قُسِمَ الْحُسْنُ نِصْفَيْنِ ، فَأُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ نِصْفَ حُسْنِ الْخَلْقِ ، وَسَائِرُ الْخَلْقِ نِصْفًا.

(۳۲۵۸۱) ربیعہ جرشی سے روایت ہے کہ حُسن کے دو حصّے کیے گئے، چنانچہ حضرت یوسف اور ان کی والدہ کو آدھا حسن عطا کیا گیا اور باقی تمام مخلوق کو آدھا عطا کیا گیا۔

(۳۲۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ : أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ ، قَالُوا : لَيْسَ ، عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ ، قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ، بْنُ نَبِيِّ اللهِ ، بْنِ نَبِيِّ اللهِ ، بْنِ خَلِيلِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

(بخاری ۳۳۷۴۔ مسلم ۱۸۴۶)

(۳۲۵۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو، اس نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر سب سے کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔ علیہم السلام۔

(۳۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ.

(۳۲۵۸۳) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا کیا گیا۔

(۳۲۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَأُمُّهُ ثُلُثَ حُسْنِ الْخَلْقِ.

(۳۲۵۸۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام اوران کی والدہ کومخلوق کے حسن کے ایک تہائی حصہ عطا کیا گیا۔

(١٤) ما جَاءَ فِي ذِكر تبّعٍ اليمانِيِّ

تُبَّع یمنی کے بارے میں روایت

(۳۲۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيع ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ سَلاَمٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلاَثٍ ، قَالَ : تَسْأَلُنِي وَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ تُبَّعٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ عُزَيْرٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ سُلَيْمَانَ لِمَ تَفَقَّدَ الْهُدْهُدَ ؟.

فَقَالَ : أَمَّا تُبَّعٌ : فَكَانَ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ ، فَظَهَرَ عَلَى النَّاسِ وسبى فِتْيَةً مِنَ الأَحْبَارِ فَاسْتَدْخَلَهُمْ ، وَكَانَ يُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ ، فَقَالَ قَوْمُهُ : إِنَّ تُبَّعًا قَدْ تَرَكَ دِينَكُمْ وتَابَعَ الْفِتْيَةَ ، فَقَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : قَدْ تَسْمَعُونَ مَا قَالَ هَؤُلاَءِ ، قَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ النَّارُ الَّتِي تُحْرِقُ الْكَاذِبَ وَيَنْجُو مِنْهَا الصَّادِقُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : اُدْخُلُوهَا ، قَالَ : فَتَقَلَّدُوا مَصَاحِفَهُمْ فَدَخَلُوهَا ، فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ حَتَّى قَطَعُوهَا ، ثُمَّ قَالَ لِقَوْمِهِ : اُدْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَخَلُوهَا سَفَعَتِ النَّارُ وُجُوهَهُم فَنَكَصُوا ! فَقَالَ : لَتَدْخُلُنَّهَا ، قَالَ : فَدَخَلُوهَا فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ ، حَتَّى إِذَا تَوَسَّطُوهَا أَحَاطَتْ بِهِمْ فَأَحْرَقَتْهُمْ. قَالَ : فَأَسْلَمَ تُبَّعٌ وَكَانَ رَجُلاً صَالِحًا.

وَأَمَّا عُزَيْرٌ : فَإِنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَمَّا خَرِبَ وَدَرَسَ الْعِلْمُ وَمُزِّقَت التَّوْرَاةُ ، كَانَ يَتَوَحَّشُ فِي الْجِبَالِ ، فَكَانَ يَرِدُ عَيْنًا يَشْرَبُ مِنْهَا ، قَالَ : فَوَرَدَهَا يَوْمًا فَإِذَا امْرَأَةٌ قَدْ تَمَثَّلَتْ لَهُ ، فَلَمَّا رَآهَا نَكَصَ ، فَلَمَّا أَجْهَدَهُ الْعَطَشُ أَتَاهَا فَإِذَا هِيَ تَبْكِي ، قَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَى ابْنِي ، قَالَ : كَانَ ابْنُك يَرْزُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : كَانَ يَخْلُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِينَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَمَنْ أَنْتَ ؟ أَتُرِيدُ قَوْمَك ؟ اُدْخُلْ هَذِه الْعَيْنَ فَإِنَّك سَتَجِدُهُمْ ، قَالَ : فَدَخَلَهَا ، قَالَ : فَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَهَا زِيدَ فِي عِلْمِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْمِهِ ، وَقَدْ رَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عِلْمَهُ ، فَأَحْيَا لَهُمَ التَّوْرَاةَ وَأَحْيَا لَهُمَ الْعِلْمَ ، قَالَ : فَهَذَا عُزَيْرٌ.

وَأَمَّا سُلَيْمَانُ : فَإِنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلاً فِي سَفَرٍ فَلَمْ يَدْرِ مَا بُعْدُ الْمَاءِ مِنْهُ ، فَسَأَلَ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ ؟ فَقَالُوا : الْهُدْهُدُ ، فَهُنَاكَ تَفَقَّدَهُ.

(۳۲۵۸۵) ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے سوال کر رہے ہیں حالانکہ آپ خود قرآن پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا جی

ہاں! حضرت نے فرمایا پوچھیے، فرمایا کہ ایک تُبَّع کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور عزیر کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور سلیمان علیہ السلام کے بارے میں کو انہوں نے ہدہد کو کیوں تلاش کیا؟

انہوں نے فرمایا کہ تُبَّع عرب کے ایک آدمی تھے، لوگوں پر غالب آگئے اور بہت سے عیسائی علماء کو پکڑ لیا اور ان سے بات چیت کرتے، ان کی قوم کہنے لگی کہ تبّع نے تمہارا دین چھوڑ دیا اور غلاموں کی اتباع کر لی، چنانچہ تُبَّع نے ان غلاموں سے کہا کہ تم سن رہے ہو کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ فیصلہ کرے گی اور وہ جھوٹے کو جلا دے گی اور سچا نجات پا جائے گا، وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، چنانچہ تبّع نے ان غلاموں سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے تو آگ نے ان کے چہروں کو جھلسا دیا، اور وہ واپس پلٹ گئے، وہ کہنے لگا کہ تمہیں داخل ہونا پڑے گا، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے، جب اس کے درمیان پہنچ گئے تو آگ نے ان کو گھیر کر جلا دیا، اس پر تُبَّع اسلام لے آئے اور وہ نیک آدمی تھے۔

اور عزیر تو ان کا قصہ یہ ہے کہ جب بیت المقدس ویران ہو گیا اور علم مٹ گیا اور توراۃ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، تو وہ پہاڑوں میں اکیلے رہتے تھے، اور ایک چشمے پر جا کر اس سے پانی پیا کرتے تھے، ایک دن اس پر آئے تو ایک عورت ان کو دکھائی دی، جب آپ نے اس کو دیکھا تو واپس پلٹ گئے، جب آپ کو پیاس نے تکلیف میں ڈالا تو آپ دوبارہ آئے، دیکھا کہ عورت رو رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ تم کس پر رو رہی ہو؟ کہنے لگی میں اپنے بیٹے پر رو رہی ہوں، آپ نے فرمایا کیا وہ تمہیں رزق دیتا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کیا اس نے کچھ پیدا کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر تم اس پر مت رو، وہ کہنے لگی آپ کون ہیں؟ کیا آپ اپنی قوم کے پاس جانا چاہتے ہیں؟ اس چشمے میں داخل ہو جائیے آپ ان کے پاس پہنچ جائیں گے، چنانچہ آپ اس میں داخل ہو گئے، آپ جتنا داخل ہوتے جاتے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا، یہاں تک کہ آپ اپنی قوم کے پاس پہنچ گئے، اور اللہ نے آپ کا علم آپ پر لوٹا دیا پھر آپ نے توراۃ کا احیاء کیا، اور علم کو زندہ کیا، اس کے بعد عبد اللہ بن سلام نے فرمایا یہ حضرت عزیر کا قصہ ہے۔

رہے حضرت سلیمان علیہ السلام، تو وہ ایک جگہ سفر میں ٹھہرے اور ان کو پانی کی دوری کا علم نہ تھا، آپ نے پوچھا کہ اس کا کس کو علم ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ ہدہد کو، اس وقت آپ نے اس کو تلاش کیا۔

(١٥) ما ذُكِرَ فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ : مِنْ خِلِّهِ.

(٣٢٥٨٦) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں ہر دوست کی دوستی

سے بیزار ہوں مگر یہ کہ بلاشبہ اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بنایا۔ اور حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے من خلہ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

(۳۲۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الجد : أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُهُ ، فَقَضَاهُ أَبًا.

(بخاری ۳۶۵۶۔ دارمی ۲۹۱۰)

(۳۲۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَدّ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باپ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا. (ترمذی ۳۶۵۸۔ احمد ۲۷)

(۳۲۵۸۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بلند درجے والے لوگوں کو اُن سے نچلے طبقہ والے لوگ ایسے ہی دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ اور بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

(۳۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ ، لاَ يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

(بخاری ۳۹۰۴۔ مسلم ۱۸۵۵)

(۳۲۵۸۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اور کہا: یقیناً لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی محبت اور مال کے اعتبار سے ابوبکر ہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا لیکن ان سے اسلامی اخوت اور محبت ہے۔ اور مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(۳۲۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلاَّ لَكَ يَا

رَسُولَ اللهِ. (ترمذی ۳۶۶۱۔ احمد ۲۵۳)

(۳۲۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع پہنچایا۔ راوی فرماتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اور میرا مال تو آپ ﷺ کے لیے ہی ہے!

(۳۲۵۹۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ قَالَ : شَهِدْتُ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ وُزِنُوا ، فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ. (احمد ۶۳)

(۳۲۵۹۱) حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے ان کو بیان کیا! کہ میں نے ایک دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے چہرہ کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات دیکھا کہ لوگوں کے اعمال کا وزن کیا گیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ وزن دار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ بھی وزن دار ہو گیا۔

(۳۲۵۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّك بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا. (ترمذی ۳۰۹۶۔ احمد ۴)

(۳۲۵۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں اپنے پیروں کے نیچے دیکھ لے گا! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارا کیا گمان ہے ان دو کے بارے میں جن کا تیسرا اللہ ہو؟!

(۳۲۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْت لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ مِمَّ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَبَسَقَ حَتَّى لاَ يُذْكَرَ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۲۵۹۳) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے عرض کیا! کیوں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند درجہ والے اور شہرت یافتہ ہو گئے یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور ذکر ہی نہیں ہوتا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے افضل تھے اسلام کے اعتبار سے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۲۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْحَمُ أُمَّتِي

أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۴) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔

(۳۲۵۹۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ ، وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا أَنْعَمُ مِنْهَا ، وَاللهِ يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. (احمد ۲۲۱)

(۳۲۵۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جنت میں اوراس میں پائی جانے والی نعمتوں کا ذکرفرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشادفرمایا: بلاشبہ اس میں پائے جانے والے پرندے خراسانی اونٹ کے مانند ہوں گے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ پرندے موٹے بھی ہوں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوبکر! جوان کو کھائے گا تو وہ اس سے خوش ہوگا۔ اللہ کی قسم! اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ان پرندوں کے کھانے والوں میں سے ہوگے۔

(۳۲۵۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : مَا رَأَيْت مِثْلَك ، قَالَ : رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ نَعَمْ إِنِّي رَأَيْته ، لأَوْجَعْتُكَ.

(۳۲۵۹٦) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں دیکھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! میں نے ان کو دیکھا ہے تو میں تجھے سزا دیتا۔

(۳۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَقَدَّمَ قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اگر میرے آگے چلنے کی وجہ سے تم میری گردن اڑاؤ تو مجھے پسند ہے کہ میں ایسے لوگوں میں آگے نکلوں جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہوں۔

(۳۲۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كنا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (احمد ۲٦)

(۳۲۵۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے: لوگوں میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ :أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، ثُمَّ نَسْكُتُ. (ابو داؤد ۴۶۰۳۔۔ احمد ۱۴)

(۳۲۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(۳۲۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن مسروق ، قَالَ : حبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور ان دونوں کے افضل ہونے کو پہچاننا سنت میں سے ہے۔

(۳۲۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ :عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۶۰۱) حضرت عبد العزیز بن سیاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ ترجمہ: پس اللہ نے اس پر اپنی سکینہ نازل فرمائی۔ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ فرمایا: باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو سکینہ ورحمت اس سے قبل تھی ہی۔

(۳۲۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللهِ سَبْعَةً : عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ وَبِلاَلاً وَزِنِّيرَة وَأُمَّ عُبَيْسٍ وَالنَّهْدِيَّةَ وابنتها ، وَجَارِيَةِ بنى عَمْرِو بْنِ مُؤَمَّلٍ.

(۳۲۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سات لوگوں کو آزاد فرمایا: جن کو اللہ کے راستہ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ وہ سات لوگ یہ ہیں: حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام عُبیس رضی اللہ عنہا، حضرت نھدیہ، اور ان کی بیٹی اور بنو عمرو بن مؤمل کی ایک باندی۔

(۳۲۶۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ أَسْمَعُ بِأَحَدٍ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ إلاَّ جَلَدْته أَرْبَعِينَ.

(۳۲۶۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں کسی کو بھی یوں نہ سنوں کہ اس نے مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی ہے ورنہ میں اسے چالیس (40) کوڑے ماروں گا۔

(۳۲۶۰۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاذٍ ، عَنْ خَطَّاب ، أَوْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ :يَا عَلِي ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إلاَّ مَا كَانَ مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَلاَ تُخْبِرْهُمَا. (ترمذی ۳۶۶۔ ابن ماجہ ۹۵)

(۳۲۶۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ دونوں اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں، سوائے انبیاء کے۔ پس تم ان دونوں کو خبر مت دینا۔

(٣٢٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. (ترمذی ۳۷۹۹۔ احمد ۳۹۸۵)

(۳۲۶۰۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کب تک رہوں گا۔ تم لوگ میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٣٢٦٠٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۲۶۰۶) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی کتاب میں یوں لکھا ہوا تھا: ابوبکر کی مثال بارش کے قطرے کی سی ہے۔ جہاں بھی گرتا ہے فائدہ دیتا ہے۔

(٣٢٦٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (ترمذی ۳۷۹۵۔ احمد ۴۱۹)

(۳۲۶۰۷) حضرت سہیل رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! اچھے آدمی ہیں۔ عمر اچھے آدمی ہیں، عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں، اور ابوعبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں۔

(٣٢٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْت لأَبِي : مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَنْتَ ، قَالَ : أَبُوك رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۳۶۷۱۔ ابوداؤد ۴۶۰۵)

(۳۲۶۰۸) حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر تھے۔ میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر تھے۔ میں نے پوچھا: اور آپ؟ انہوں نے فرمایا: تمہارا والد مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی تھا۔

(٣٢٦٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ ؛

أَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، وَكَانَ بِالْكُوفَةِ فِي الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ ، وَكَانُوا أَجْمَعَ مَا كَانُوا يَمِينًا وَشِمَالاً ، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عمرو بن نُفَيْلٍ ، فَرَحَّبَ بِهِ الْمُغِيرَةُ ، وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُدْعَى قَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةُ فَسَبَّ وَسَبَّ ، فَقَالَ لَهُ الْمَدَنِيُّ : يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، مَنْ يَسُبُّ هَذَا السَّابُّ ؟ قَالَ : يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ مَرَّتَيْنِ :يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، أَلاَ أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لاَ تُنْكِرُ ، وَلاَ تُغَيِّرُ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ ، وَبِمَا وَعَى قَلْبِي ، فَإِنِّي لَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ كَذِبًا ، فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ ، أَنَّهُ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَان فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَآخَرُ تَاسِعٌ ، لَوْ أَشَاءُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ ، قَالَ :فَخَرَجَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ بِاللهِ :يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنِ التَّاسِعُ ؟ قَالَ :نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ ، وَاللَّهُ عَظِيمٌ ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا ، وَاللهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اغْبَرَّ فيه وَجْهِهِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

(ابو داؤد ۴۶۱۸۔ ابن ماجہ ۱۳۳)

(۳۲۶۰۹) حضرت صدقہ بن مثنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ کی ایک بڑی مسجد میں تھے۔ اور سب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں بائیں جمع تھے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تشریف لائے جن کو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے نام سے پکارا جارہا تھا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور انہوں نے ان کو تخت پر اپنی ٹانگوں کے پاس بٹھا لیا۔ پس وہ اسی حالت میں تھے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص جس کو قیس بن علقمہ کے نام سے پکارا جارہا تھا داخل ہوا۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا پس انہوں نے بھی سب وشتم کیا اور اس شخص نے بھی سب وشتم کیا۔ تو اس مدنی شخص نے ان سے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ گالی دینے والا کس کو گالی دے رہا تھا؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا! اس مدنی نے ان کو دو مرتبہ کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ! خبردار کہ میں سن رہا ہوں کہ تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ تو تعجب کر رہا ہے اور نہ ہی تو غیرت کھا رہا ہے! میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی کہ میرے دونوں کانوں نے سنا: اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا: یقیناً ہرگز میں روایت نہیں کرتا ان کے چلے جانے کے بعد جھوٹ کے ڈر سے۔ پس وہ مجھ سے پوچھیں گے جب وہ مجھے ملیں گے۔ اس لیے کہ انہوں نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، اور عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں

ہیں، علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد جنت میں ہیں۔ اور آخری نواں اگر میں اس کا نام لینا چاہوں تو میں اس کا نام لے سکتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر مسجد والے نکلے ان کو قسمیں دے کر پوچھ رہے تھے: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! نواں کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے قسم دی اور اللہ بہت عظیم ہے۔ میں مومنوں میں سے نواں شخص ہوں۔ اور اللہ کے نبی ﷺ دسویں ہیں۔ پھر اس کے بعد بیان کیا: اللہ کی قسم وہ مقام جس میں صحابہ میں سے ایک آدمی اللہ کے راستہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا جہاں اس کا چہرہ خاک آلود ہوا ہو تو وہ تم میں سے ہر ایک کے عمل سے افضل ہوگا اگر چہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر دے دی گئی ہو۔

(٣٢٦١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا ، ثُمَّ يَذْهَبُ كَأَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُه أَنْعَمُ مِنْهُ ، أَمَا إِنَّكَ مِمَّنْ يَأْكُلُهَا.

(٣٢٦١٠) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت میں خراسانی اونٹ کی مانند ایک پرندہ ہو گا۔ ایک آدمی آئے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ چلا جائے گا۔ گویا کہ اس میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ہوئی ہو، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلا شبہ وہ پرندہ تو بہت موٹا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو شخص اس سے کھائے گا وہ زیادہ خوشحال ہوگا۔ تم اس کے کھانے والوں میں سے ہو گے۔

(٣٢٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شَهِدْت عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْت ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنِ الْعَاشِرُ ، قَالَ : أَنَا. (ابوداؤد ٤٦١٦۔ ابن حبان ٦٩٩٦)

(٣٢٦١١) حضرت عبد اللہ بن ظالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً وہ جنت میں ہوں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! وہ کون ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑی پر تھے اور ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جاؤ، نہیں تم پر مگر ایک نبی یا صدیق یا شہید۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: دسواں شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں ہوں۔

(٣٢٦١٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ نَظَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَلاَ فَخْرَ ، وَأَبُوك سَيِّدُ كُهُولِ الْعَرَبِ.

(۳۲۶۱۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عرب کے سردار! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پوری اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ اور تیرے والد جنت کے بوڑھوں کے سردار ہوں گے۔

(٣٢٦١٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ فَعَلْتُ. (احمد ١٠٦)

(۳۲۶۱۳) حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں کہ تیسرے شخص کے بارے میں بتاؤں تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔

(٣٢٦١٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ١٢٠٢)

(۳۲۶۱۴) حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ماقبل والا فرمان اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٢٦١٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَشَيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : فَرَشَّتْ لَهُ أُصُولَ نَخْلٍ ، وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ. *

(۳۲۶۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری آدمی کی بیوی کے پاس گیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی چھال سے بنی ہوئی دری بچھائی اور ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ آدمی علی کو بنا دے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

(٣٢٦١٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن

بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ التَّاسِعَ. (نسائی ۸۲۱۰۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۶۱۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہے، اور اگر میں چاہوں تو نویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(۳۲۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِي ، وَلأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَوْمَ بَدْرٍ : مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ. (احمد ۱۴۷۔ ابن سعد ۱۷۵)

(۳۲۶۱۷) حضرت ابوصالح حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے غزوہ بدر کے دن کہا گیا: تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل ہیں۔ اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہیں جو قتال کے لیے حاضر ہیں یا فرمایا: کہ وہ صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ ، فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَلَمَّا قَدِمُوا ، اشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ عَمْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَأَمَّرُ عَلَيْكُمَا أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۶۱۸) حضرت بسطام بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا جس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس جب وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں پر میرے بعد کسی کو بھی امیر نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۶۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میں جنت کے ایسے حصہ میں ہوں جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکوں۔

(۳۲۶۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ : يَا خَيْرَ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا رَأَيْت قَطُّ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك ، قَالَ : مَا رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ : نَعَمْ ، لَعَاقَبْتُكَ ، قَالَ ، وَقَالَ عُمَرُ : (يلهم) بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ ، يَوْمٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ.

(۳۲۶۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں پکارا: اے لوگوں میں سے بہترین شخص! تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں لوگوں میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ پھر اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تو کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص نہیں دیکھا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! تو میں تجھے ضرور سزا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر کی زندگی کا ایک دن عمر کی ساری آل کے اعمال سے بہتر ہے۔

(٣٢٦٢١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَمْرٌو : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْك يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : وَلِمَا ؟ قَالَ : لِنُحِبَّ مَنْ تُحِبُّ ، قَالَ : أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ عَائِشَةُ ، قَالَ : لَسْتُ أَسْأَلُك عَنِ النِّسَاءِ ، إِنَّمَا أَسْأَلُك عَنِ الرِّجَالِ ، فَقَالَ مَرَّةً : أَبُوهَا ، وَقَالَ مَرَّةً : أَبُو بَكْرٍ. (بخاری ٣٦٦٢۔ حاکم ١٢)

(٣٢٦٢١) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تاکہ ہم بھی اس سے محبت رکھیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسند "عائشہ" ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں سے متعلق نہیں پوچھ رہا بلکہ میں مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: ان کے والد اور ایک مرتبہ فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ"

(٣٢٦٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَنُّ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْت أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي وَعَلَى دِينِي ، وَصَاحِبُكُمْ قَدِ اتَّخَذَ خَلِيلاً ، يَعْنِي نَفْسَهُ.

(٣٢٦٢٢) حضرت ابو الھذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایک بھی مجھ پر ابوبکر سے زیادہ احسان کرنے والا نہیں ہے اپنی ذات سے بھی زیادہ، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور ساتھی ہیں، اور تمہارے ساتھی کو یقیناً دوست بنالیا گیا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(٣٢٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْت آنِفًا كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ رُفِعَتْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ.

(٣٢٦٢٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیا گیا، بہر حال چابیاں وہ تو یہ ہیں۔ پھر مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری

امت کو ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا پس میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابو بکر کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر عثمان کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر اس ترازو کو اٹھالیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں پس ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تم اپنے آپ کو رکھو گے۔

(٣٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرَةَ ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا يُسْأَلُ عنها فَسَمِعْته يَقُولُ : رَأَيْت مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ فِيهِ أَنَا ، وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَان فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَةُ نُبُوَّةٍ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ : فَزُجَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا.

(٣٢٦٢٤) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی وفد اتنا پسند نہیں آیا جتنا ہمارا وفد پسند آیا۔ پھر فرمایا: اے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے خوابوں کے بارے میں پوچھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے اترا، پس اس میں میرا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا ابو بکر سے بھاری ہوگیا۔ پھر ابو بکر کا عمر کے ساتھ وزن کیا گیا تو ابو بکر کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر کا پلڑا عثمان پر بھاری ہوگیا۔ پھر ترازو کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اور نبوت ہوگی پھر اللہ جس کو چاہیں گے ملک عطا فرمادیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣٢٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ذَكَرَ رَجُلاَن عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قُتِلَ شَهِيدًا ، فَتَعَلَّقَ بِهِ الآخَرُ فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ شَهِيدًا ، قَالَ : قُلْتُ ذَاكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، فَسَأَلْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُمَرَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُثْمَانَ فَأَعْطَانِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لِي ، قَالَ : وَمَا لَكَ لاَ يُبَارَكُ لَكَ وَقَدْ أَعْطَاك نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : دَعْهُ ، دَعْهُ ، دَعْهُ. (ابويعلى ١٥٩٨)

(٣٢٦٢٥) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پس ان میں سے ایک کہنے لگا۔ ان کو شہید کر دیا گیا، تو دوسرا اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ یہ شخص کہتا ہے کہ یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا

گیا تھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہا ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! کہا آپ رضی اللہ عنہ کو یاد نہیں وہ دن جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا کیا۔ پس میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے برکت کی دعا فرما دیجئے اللہ مجھے برکت عطا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے برکت کیوں نہیں دی جائے گی حالانکہ تجھے ایک نبی، اور ایک صدیق اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے؟! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو۔

(۳۲۶۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۲۶) حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ. (طبری ۱۹۰)

(۳۲۶۲۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن یُثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جھونپڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۳۲۶۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَاكَ الْعَمَلِ ، فَلأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل والے کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ اس عمل کی وجہ سے اس دروازے سے پکارے جائیں گے۔ پس روزہ دار کے لیے بھی ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور یقیناً مجھے امید ہے کہ اے ابو بکر تم ان میں سے ہو گے۔

(۳۲۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً. (بخاری ۳۷۵۴)

(۳۲۶۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

(۳۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثُمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۶۳۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں اس شعر کو بطور نمونے کے پڑھ رہی تھی اس حال میں کہ ابوبکر فیصلہ فرما رہے تھے۔

اور سفید چہرے والے جن کے چہرے کے وسیلہ سے بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔
یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کی عصمت ہیں۔
تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(١٦) ما ذكر فِي فضلِ عمر بنِ الخطّابِ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

(ابو داؤد ۲۹۵۵۔ احمد ۱۶۵)

(۳۲۶۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔

(۳۲۶۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أُرِيتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَسْقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِالْعَطَنِ.

(۳۲۶۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھلایا گیا: گویا کہ میں کنویں پر چرخی سے ڈول کھینچ رہا ہوں پس ابوبکر آئے پھر انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور انہوں نے بہت کمزوری سے ڈول

کھینچا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر عمر بن خطاب آیا پس اس نے پانی نکالا یہاں تک کہ چمڑے کا ڈول ٹیڑھا ہو گیا۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ اور وہ سب لوگ پانی کے پاس بیٹھ گئے۔

(۳۲۶۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا أَسْقِي عَلَى بِئْرٍ إِذْ جَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا ، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا ، وَضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ فَمَا رَأَيْت عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ. (بخاری ۳۶۶۴۔ مسلم ۱۸۶۰)

(۳۲۶۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں کنویں پر پانی پی رہا تھا کہ ابن ابی قحافہ آئے پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے بڑی کمزوری سے، اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب نے آ کر ڈول کھینچا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں چمڑے کے ڈول کے نشان پڑ گئے اور لوگ پانی کے قریب بیٹھ گئے۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو ان جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔

(۳۲۶۳۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ ، قَالَ : شَهِدْت صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت نَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ ، وُزِنُوا فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ.

(۳۲۶۳۴) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں ایک دن صبح کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا وزن کیا جا رہا ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا ابھاری ہو گیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا ابھاری ہو گیا۔

(۳۲۶۳۵) حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ مَضَى رِجَالٌ مُحَدَّثُون فِي غَيْرِ نُبُوَّةٍ ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ. (مسلم ۱۸۶۴۔ ترمذی ۳۶۹۳)

(۳۲۶۳۵) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً گزرے ہوئے لوگوں میں کچھ آدمی ایسے ہوتے تھے جن کا گمان صحیح ہوتا تھا وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی ان میں سے ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. (بخاری ۳۶۸۴۔ حاکم ۸۴)

(۳۲۶۳۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ہم

ہمیشہ کے لیے معزز ہو گئے۔

(٣٢٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۳۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ ورحمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے بولتی ہے۔

(٣٢٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۸) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب صلحاء کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۹) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ کے سامنے صلحاء اور نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً سے حضرت عمر کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلامِ حِصْنًا حَصِينًا ، يَدْخُلُ فِيهِ الإِسْلامُ ، وَلا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالإِسْلامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۴۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر اسلام کے لیے مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن میں اسلام داخل ہوا اور اس سے اسلام نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا۔ پھر اسلام اس سے نکل گیا اور اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوا۔

(٣٢٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ الْيَوْمَ وَهَى الإِسْلامُ.

(۳۲۶۴۱) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آج اسلام میں شگاف پیدا ہو گیا۔

(٣٢٦٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَقِيَ رَجُلٌ شَيْطَانًا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاتخذا فَصُرِعَ الشَّيْطَانُ ، فَسئلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : مَنْ تظنونه إلاَّ عُمَرَ. (بیہقی ۱۲۳)

(۳۲۶۴۲) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو مدینہ کی ایک گلی میں شیطان ملا۔ پس ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا پھر شیطان کو پچھاڑ دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے گمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟!

(٣٢٦٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، وعَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ.

(۳۲۶۴۳) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جو رائے ہوتی قرآن ویسے ہی نازل ہوجاتا۔

(٣٢٦٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۴۴) حضرت مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو کنایۃً نہیں کرتے تھے کہ یقیناً فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان کے مطابق بات کرتا ہے۔

(٣٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَوْ كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الشَّيَاطِينَ كَانَتْ مُصَفَّدَةً فِي زَمَانِ عُمَرَ ، فَلَمَّا أُصِيبَ بُثَّتْ.

(۳۲۶۴۵) حضرت واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ یقیناً شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہتھکڑیوں میں جکڑ بند تھا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ آزاد ہوگیا۔

(٣٢٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا رَأَيْت عُمَرَ إلاَّ وَكَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ.

(۳۲۶۴۶) حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے نہیں رکھتا تھا مگر یہ کہ گویا فرشتہ ان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے اور ان کی راہنمائی کرکے سیدھے راستہ پر چلا رہا ہے۔

(٣٢٦٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ مُصِيبَةُ عُمَرَ لأَهْلُ بَيْتِ سُوءٍ.

(۳۲۶۴۷) حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عرب میں سے وہ گھرانہ جن پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کی آفت داخل نہیں ہوئی یقیناً وہ برا گھرانہ ہے۔

(٣٢٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ وَالثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَاتَ عُمَرُ :مَا أَهْلُ بَيْتٍ حَاضِرٍ ، وَلا بَادٍ إلاَّ وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَقْصٌ.

(۳۲۶۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری یا دیہاتی گھرانہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا نقصان ہوا۔

(۳۲٦٤٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

(ابن حبان ٦٨٨٩)

(۳۲۶۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل میں رکھ دیا ہے۔

(۳۲٦٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً أَعْلَمَ بِاللهِ ، وَلا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۲۶۵۰) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ کو جاننے والا، اور کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔

(۳۲٦٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا أَظُنُّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ حُزْنُ عُمَرَ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَرُ إِلاَّ أَهْلَ بَيْتِ سُوءٍ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِاللهِ وَأَقْرَأَنَا لِكِتَابِ اللهِ وَأَفْقَهَنَا فِي دِينِ اللهِ.

(۳۲۶۵۱) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھرانہ ایسا ہو جہاں حضرت عمر کی وفات کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم داخل نہ ہوا ہو، مگر یہ کہ کوئی برا گھرانہ ہوگا۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اور اللہ کی کتاب کو ہم سب میں زیادہ پڑھنے والے، اور اللہ کے دین کے بارے میں ہم سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تھے۔

(۳۲٦٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ ، إِنَّ إِسْلامَهُ كَانَ نَصْرًا ، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا ، وَايْمُ اللهِ ، مَا أَعْلَمُ عَلَى الأَرْضِ شَيْئًا إِلاَّ وَقَدْ وَجَدَ فَقْدَ عُمَرَ حَتَّى الْعِضَاهُ ، وَايْمُ اللهِ إِنِّي لأَحْسَبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُرْشِدُهُ ، وَايْمُ اللهِ إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ فِي الإِسْلاَمِ فَيَرُدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يُحِبُّ عُمَرَ لأَحْبَبْته.

(۳۲۶۵۲) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔ اور فرماتے! یقیناً ان کا اسلام مسلمانوں کی مدد تھی اور ان کی خلافت مسلمانوں کی فتح تھی۔ اللہ کی قسم! میں نہیں

جانتا زمین پر کسی چیز کو مگر یہ کہ ہر چیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کی یہاں تک کہ کانٹے دار درختوں نے بھی۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ میں گمان کرتا تھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! بلاشبہ شیطان خوف کھاتا تھا اس بات سے کہ وہ اسلام میں کوئی رخنہ ڈالے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اس پر واپس لوٹا دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی کتا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے بھی محبت کرنے لگوں۔

(٣٢٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقْظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذ رَأَيْت فِيهَا دَارًا ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (احمد ۲۴۵۔ ابن حبان ۶۸۸۴)

(۳۲۶۵۳) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ نینداور بیداری میں دیکھا وہ سب حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میں نے اس میں ایک گھر دیکھا پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو کہا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔

(٣٢٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَظَنَنْت أَنِّي أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هُوَ؟ قَالُوا : لِعُمَرَ. (احمد ۱۷۹۔ ابن حبان ۶۸۸۷)

(۳۲۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک خوبصورت سونے سے بنا ہوا محل دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کس کا گھر ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا۔ پس میں نے گمان کیا کہ یقیناً وہ میں ہی ہوں گا، تو میں نے پوچھا: وہ کون سا نوجوان ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔

(٣٢٦٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ ، فَسَأَلْت : لِمَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ لِي : لِعُمَرَ ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلاَّ لِمَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلَيْك أَغَارُ ؟!. (بخاری ۳۲۴۲۔ احمد ۳۳۹)

(۳۲۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں میں نے ایک سونے کا محل دیکھا جس کی خوبصورتی مجھے بہت اچھی لگی۔ پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے کسی بات نے بھی نہیں روکا اس میں داخل ہونے سے مگر یہ کہ مجھے اے ابو حفص تیری غیرت کا خیال آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!

(٣٢٦٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا ، أَوْ قَصْرًا ، فَسَمِعْت صَوْتًا ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا قِيلَ :لِعُمَرَ ، فَأَرَدْت أَنْ أَدْخُلَهَا فَذَكَرْت غَيْرَتَكَ ، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعَلَيْكَ أَغَارُ ؟!. (مسلم ۱۸۶۲۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۶۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا پس میں نے آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: عمر بن خطاب کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!۔

(٣٢٦٥٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَرَرْت بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْرِفٍ مُرَبعٍ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقِيلَ :لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ :أَنَا عَرَبِي ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :أَنَا مُحَمَّد ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (ترمذی ۳۶۸۹۔ احمد ۳۵۴)

(۳۲۶۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا گزر ایک مربع محل پر سے ہوا جس میں بالا خانہ تھے۔ تو میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: اہل عرب میں سے ایک آدمی کا۔ اس پر میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کا۔ میں نے کہا: میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔

(٣٢٦٥٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْك يَا عُمَرُ !. (ترمذی ۳۶۹۰۔ احمد ۳۵۳)

(۳۲۶۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ اے عمر! شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔

(٣٢٦٥٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :عُمَرُ.

(۳۲۶۵۹) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا:: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

(٣٢٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :إِنَّك لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي وَخَاصَّتِي عُمَرُ ، إنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ بَكَى.

(۳۲۶۶۰) حضرت ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر ایک چادر پہنے دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا؟ بلاشبہ

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ چادر پہنتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بہت قریبی، مخلص اور خاص دوست عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پہنائی تھی۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے خالص توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو بھی قبول فرمالیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

(٣٢٦٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَالَ عُمَرُ جَادًّا جَوَّادًا مِنْ حِينِ قُبِضَ حَتَّى انْتَهَى.

(۳۲۶۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل سخاوت فرماتے تھے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

(٣٢٦٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَن عبد الحميد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا سَلَكْتَ فَجًّا إِلاَّ سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا سِوَاهُ ، يَقُولُهُ لِعُمَرَ.

(بخاری ۳۲۹۴۔ مسلم ۲۲)

(۳۲۶۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو (عمر) نہیں کسی راستہ پر چلتا مگر یہ کہ شیطان اس راستہ سے ہٹ کر کسی اور راستہ پر چلا جاتا ہے۔

(٣٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَهْمَسٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ شَكَّ كَهْمَسٌ : لاَ أَدْرِي الأَقْرَعُ الْمُؤَذِّنُ هُوَ ، أَوْ غَيْرُهُ ، قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ قَالَ : فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، فَقَالَ : صِفَتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ : فما تَجِدُنِي ، قَالَ : أَجِدُكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَنَفِطَ عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ : قَرْنٌ حَدِيدٌ ؟ قَالَ : أَمِينٌ شَدِيدٌ ، فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدِي ؟ قَالَ : خَلِيفَةٌ صِدق يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ : يقول عُمَرُ : يَرْحَمُ الله ابن عَفَّان ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ؟ قَالَ : صَدَع من حَدِيد ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ : فَنَبَذَهُ فَقَالَ : يَا دَفْرَاهُ - مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَلاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ ، وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ : الصَّلاَةُ. (ابو داؤد ۴۶۱۵)

(۳۲۶۶۳) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت کھمس رحمہ اللہ کو شک تھا فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اقرع سے مراد موذن ہیں یا کوئی اور...... بہرحال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر بڑے پادری کو بلا کر پوچھا اس حال میں کہ میں ان دونوں کے پاس کھڑا ہو کر ان دونوں پر سورج کی دھوپ سے سایہ کر رہا تھا، کیا تمہاری کتابوں میں ہمارا ذکر موجود ہے؟ تو اس پادری نے کہا: تمہارے اوصاف اور تمہارے اعمال کا ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بارے میں تمہیں کیا کچھ پتہ ہے؟ اس نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوہے کے سینگ کا ذکر پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے

میں غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا: لوہے کا سینگ؟ اس نے کہا: مراد ہے کہ بہت زیادہ امانت دار ہو، تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ فرمایا: میرے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ اس نے کہا: سچا خلیفہ ہوگا جو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ابن عفان پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ بہت شدید شگاف ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے آپ رضی اللہ عنہ الٹ پلٹ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پھینک دیا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: افسوس ذلیل شخص پر! اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسے مت کہیے۔ یقیناً وہ مسلمان خلیفہ ہوں گے اور نیک آدمی ہوں گے۔ لیکن انہیں خلیفہ بنایا جائے گا اس حال میں کہ تلوار لٹکی ہوئی ہوگی اور خون بہایا جا چکا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کا وقت ہے۔

(٣٢٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ :يَا رَسُولَ الله ! رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شَرَابًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ.

(۳۲۶۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے نیچے اترا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے! انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑا اور پانی پیا اس حال میں کہ ان میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رحمہ اللہ انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

(٣٢٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ ، قَالَ :وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا ، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ :ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ :عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ لاَ آلُو إلاَّ مَا عَجَزْت عَنْهُ.

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعبہ طعام میں خزانچی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہو گئی ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ سیراب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر دانشمندی لازم ہے۔ تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے

پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوتاہی نہیں مگر میں اس سے عاجز آ گیا۔

(۳۲٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وُضِعَ عِلْمُ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ بِهِمْ عِلْمُ عُمَرَ.

(۳۲۶۶۶) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر عرب کے زندہ لوگوں کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان سب پر بھاری ہوگا۔

(۳۲٦٦۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابُك بِيَدِكَ وَشَفَاعَتُك بِلِسَانِكَ ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ ، وَلا أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ ، قَالَ الأَعْمَشُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَى عُمَرَ شَيْءٌ لاغْتَنَمَ هَذَا عَلِيٌّ.

(۳۲۶۶۷) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل نجران نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کا اپنا ہاتھ سے حکم لکھنا اور اپنی زبان سے شفاعت کرنا احسان ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہماری زمین سے نکال دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں واپس وہاں بھیج دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحیح معاملہ پر قائم تھے۔ اور میں ہرگز اس چیز کو نہیں بدلوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پس وہ لوگ کہتے تھے۔ اگر ان کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھوڑی سی بھی ناراضگی ہوتی تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔

(۳۲٦٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ حِينَ قَدِمَ الْكُوفَةَ : مَا قَدِمْت لأُحُلَّ عُقْدَةً شَدَّهَا عُمَرُ.

(۳۲۶۶۸) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ آئے تو فرمایا: میں اس لیے آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو گرہ لگائی ہے۔ اس کو کھولوں۔

(۳۲٦٦۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّقْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ الْجِنَّ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِثَلاثٍ ، فَقَالَتْ :

أَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَصْبَحَتْ لَهُ الأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاهُ بِأَسْوُقِ.

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ.

فَمَنْ يَسْعَ ، أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا أسديت بِالأَمْسِ يُسْبَقِ.

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْت بَعْدَهَا بَوَائِقَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ.

وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتَى أَخْضَرِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(۳۲۶۶۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جن بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے تین دن قبل رو پڑے اور یہ اشعار کہے: (ترجمہ) مدینہ منورہ میں شہید ہونے والے کی جدائی پر زمین اپنے عضاء نامی درخت کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے جسم میں برکت عطا فرمائے۔ اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر آپ کے کارناموں کو دہرانا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ کے فیصلے خوشوں کے پھل کی طرح عمدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی وفات نیلی آنکھوں والے مکار درندے (ابولؤلؤ) کے ہاتھوں ہوگی۔

(۳۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلانِ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيّ ، وَقَالَ لِلآخَرِ : مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِي عُمَرُ ، قَالَ : اقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى سَقَطَتْ دُمُوعُهُ فِي الْحَصَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا عَلَى الإِسْلامِ ، يَدْخُلُ فِيهِ ، وَلا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۷۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ان دونوں میں سے ایک کہنے لگا: آپ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: حضرت ابوحکیم المزنی نے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پڑھو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھایا، پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے مضبوط و مستحکم قلعہ تھے جس میں اسلام داخل ہوا اور ان سے نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا پس وہ اس سے نکل گیا اور اس میں داخل نہیں ہوا۔

(۳۲۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَتْ فِي يَدِهِ قَنَاةٌ يَمْشِي عَلَيْهَا ، وَكَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : وَاللهِ لَوْ أَشَاءُ أَنْ تَنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقَتْ ، لَوْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِيطُ شَعْرَةٍ.

(۳۲۶۷۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک لکڑی ہوتی تھی۔ جس کی مدد سے وہ چلتے تھے اور اکثر یوں فرماتے تھے: اگر اللہ چاہے کہ میری لاٹھی بولے تو یہ ضرور بولتی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو پھر بال برابر بھی ناانصافی نہ ہوتی۔

(۳۲۶۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : خَطَبَ عُمَرُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً ، فَأَنْكَحُوا الْمُغِيرَةَ وَتَرَكُوا عُمَرَ ، أو قَالَ : رَدُّوا عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَقَدْ تَرَكُوا ، أَوْ رَدُّوا خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

(۳۲۶۷۲) حضرت سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو اس کے اہل خانہ نے حضرت مغیرہ ؓ سے اس عورت کا نکاح کر دیا اور حضرت عمر ؓ کو چھوڑ دیا یا راوی نے یوں کہا: کہ حضرت عمر ؓ کے پیغام کو رد کر دیا۔ تو اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق انہوں نے اس امت کے بہترین شخص کو چھوڑا یا فرمایا: رد کیا۔

(۳۲۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلَامًا ، وَلَا أَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

(۳۲۶۷۳) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ؒ کبھی حضرت عمر ؓ کا ذکر کرتے تو فرماتے: اللہ کی قسم اگرچہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے نہیں تھے اور نہ ہی اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں میں زیادہ افضل تھے لیکن وہ دنیا سے بے رغبتی میں لوگوں پر غالب تھے۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مزاج تھے۔ اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔

(۳۲۶۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. (طبرانی ۸۲۰۲)

(۳۲۶۷۴) حضرت قیس بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شھاب ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ و رحمت حضرت حضرت عمر ؓ کی زبان پر نازل ہوتی ہے۔

(۳۲۶۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ ، مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلَامًا وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا ، كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۷۵) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ارشاد فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگرچہ وہ ہم میں اسلام کے اعتبار سے زیادہ قدیم نہیں تھے لیکن میں نے ان کو ہر چیز میں افضل پایا وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ یعنی حضرت عمر بن خطاب ؓ۔

(۳۲۶۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ لِيَسْتَخْلِفَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّاسُ : اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، فَلَوْ مَلَكَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، مَاذَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا ، قَالَ : أَتُخَوِّفُونِي بِرَبِّي ، أَقُولُ : اللَّهُمَّ أَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ.

(۳۲۶۷۶) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبید ؒ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر ؓ کی وفات کا وقت

قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ ان کو خلیفہ بنا دیں۔ تو لوگ کہنے لگے! آپ رضی اللہ عنہ ہم پر سخت مزاج کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پس اگر وہ ہمارے مالک ہو گئے تو وہ مزید سخت شدید مزاج والے ہو جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب آپ ان کے پاس جائیں گے کہ آپ نے ان کو ہم پر خلیفہ بنا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے میرے رب سے خوف دلاتے ہو؟! میں جواب دوں گا: اے اللہ! میں نے ان لوگوں پر تیرے سب سے بہترین بندے کو امیر بنا دیا۔

(۳۲٦۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ الْمَوْصِلِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْنَا صَوْتًا :

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلاَمِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا   فَقَدْ أَوْشَكُوا هَلْكَى ، وَمَا قَدُمَ الْعَهْدُ
وَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا   وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوقِنُ بِالْوَعْدِ

(۳۲٦۷۷) حضرت معروف بن ابی معروف الموصلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں نے ایک آواز سنی جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی: (ترجمہ) اسلام پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ وہ ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا۔ دنیا ختم ہوگئی اور دنیا کا بہترین شخص چلا گیا۔ جو اس کے وعدوں کا یقین رکھتا تھا آج پریشان ہے۔

(۳۲٦۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنْ كَانَ إسْلاَمُك لَنَصْرًا ، وَإِنْ كَانَتْ إمَارَتُك لَفَتْحًا ، وَاللهِ لَقَدْ مَلأْتِ الأَرْضَ عَدْلاً حَتَّى إنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَنَازَعَانِ فَيَنْتَهِيَانِ إلَى أَمْرِكَ ، قَالَ عُمَرُ : أَجْلِسُونِي ، فَأَجْلَسُوهُ ، قَالَ : رُدَّ عَلَيَّ كَلاَمُك ، قَالَ : فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَتَشْهَدُ لِي بِهَذَا الْكَلاَمُ يَوْمَ تَلْقَاهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَرَّ ذَلِكَ عُمَرَ وَفَرِحَ.

(۳۲٦۷۸) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے امیر المؤمنین: یقیناً آپ کا اسلام مسلمانوں کی مدد ثابت ہوا، اور آپ کی خلافت مسلمانوں کی فتح۔ اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔ یہاں تک کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو وہ دونوں آپ کی طرف اپنا معاملہ سونپ دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو مجھے بٹھا دو۔ پس لوگوں نے ان کو بٹھایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ اپنی بات دہراؤ۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی اس دن گواہی دو گے جب تم اپنے رب سے ملو گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسرور ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔

(۳۲۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ :مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ، قَالَ عُمَرُ أَنَا :قَالَ :مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ تَصَدَّقَ ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ وَجَبَتْ.

(۳۲۶۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے صدقہ دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت واجب ہو گئی، جنت واجب ہوگئی۔

(۳۲۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَرَّ عُمَرُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَعَائِشَةُ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ حَيْسًا ، فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعَ أَيْدِيهِمَا ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ يَدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَوَّهْ ، لَوْ أُطَاعُ فِي هَذِهِ وَصَوَاحِبِهَا مَا رَأَتْهُنَّ أَعْيُنٌ ، وَذَلِكَ قَبْلَ آيَةِ الْحِجَابِ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. (بخاری ۱۰۵۳۔ نسائی ۱۱۴۱۹)

(۳۲۶۸۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور آپ دونوں حلوہ کھا رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے ٹکرا گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوہ! اگر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے معاملہ میں میری بات مانی جاتی تو اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کوئی آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی۔ یہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ تھا۔ پس اس پر آیت نازل ہوگئی۔

(۳۲۶۸۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى ، فَقَالَ :مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

(۳۲۶۸۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کرہ زمین پر کوئی شخص نہیں جو میرے نزدیک پسندیدہ ہو اس ڈھکے ہوئے شخص سے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ سے اس کے نامہ اعمال کے ساتھ ملوں۔

(۳۲۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقْرِءْ عُمَرَ السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُ ، أَنَّ رِضَاهُ حُكْمٌ وَغَضَبَهُ عِزٌّ. (ابن عدی ۲۶۱)

(۳۲۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے: اور انہیں خبر دیجئے کہ یقیناً ان کی رضا ہی فیصلہ ہے اور ان کا غصہ معزز ہے۔

(٣٢٦٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كُوَّةٍ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْت عَهْدًا ، أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا : قَدْ رَضِينَا ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : لاَ نَرْضَى إلاَّ أَنْ يَكُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۳) حضرت صلت بن بھرام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیار ابو الحکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب بڑھ گئی تو وہ روشن دان سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے لوگو! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم لوگ اس سے خوش ہوئے؟ پس لوگ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ ہم راضی نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(٣٢٦٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : مَا كَانَ الإِسْلاَمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ إلاَّ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ مَا يَزْدَادُ إلاَّ قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ مَا يَزْدَادُ إلاَّ بُعْدًا.

(۳۲۶۸۴) حضرت ربعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں تھا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر پذیرائی حاصل کرنے والے آدمی کی طرح روز بروز جس کی پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ہو گیا پیچھے جانے والی آدمی کی طرح جو روز بروز دور ہوتا جا رہا ہو۔

(٣٢٦٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ : لَكَأَنَّ عِلْمَ النَّاسِ كَانَ مَدْسُوسًا فِي جُحْرٍ مَعَ عِلْمِ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۵) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے سامنے لوگوں کا علم ایک سوراخ میں چھپا ہوا تھا۔

(١٧) ما ذكر في فضلِ عثمان بنِ عفّان رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٦٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَاءَ عُثْمَان فَقِيلَ : هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ : هَاهُنَا عَلِيٌّ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا طَلْحَةُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا سَعْدٌ ، قَالُوا : نَعَمْ ،

قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْته بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْته ، فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتهَا ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا عِقَالًا ، وَلَا خِطَامًا ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا. (احمد ۷۰۔ ابن حبان ۶۹۲۰)

(۳۲۶۸۶) حضرت عمر بن جاوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ میں تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ کہا گیا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص فلاں قبیلہ کے اونٹ کا باڑا خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیں گے تو میں نے وہ باڑا بیس ہزار یا پچیس ہزار میں خریدا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے وہ باڑا خرید لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ کو ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر وثواب تمہیں ملے گا؟ راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر کہا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں: کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق جانتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رومہ میٹھے پانی کا کنواں خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔ تو میں نے اس کنویں کو اتنے اور اتنے روپوں میں خریدا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے اس کو خرید لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر تمہیں ملے گا؟

راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم لوگ رسول

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان کو جانتے ہو جو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ کون شخص ہے جو ان لوگوں کے سفر کا سامان مہیا کرے گا۔ اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیں گے۔ یعنی غزوہ تبوک میں۔ تو میں نے ان سب کے لیے سامان مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں کو اونٹ کی نکیل اور اونٹ کے پیر کی رسی کی بھی کمی نہیں ہوئی؟۔ ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(٣٢٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هَرَمُ بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيمٍ وَكَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا ، وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُرَّةَ الْبُهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بقر ، قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْت عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ، قَالَ : هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ٣٣۔ ابن حبان ٦٩١٤)

(٣٢٦٨٧) حضرت مرۃ البھزی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم لوگ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک دن مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں تھے تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا اس فتنہ میں جو اطراف زمین میں پھوٹ پڑے گا گویا کہ وہ گائے کے دو سینگوں کی طرح ہوگا۔ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ہم لوگ اس صورت میں کیا کریں؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم لوگوں پر لازم ہے اس شخص کی اور اس کی جماعت کی پیروی کرنا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے جلدی کی یہاں تک کہ میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ شخص؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہی شخص ہے۔ تو وہ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تھے۔

(٣٢٦٨٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (ابن ماجه ١١١۔ احمد ٢٤٣)

(٣٢٦٨٨) حضرت کعب بن عجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فتنہ کا ذکر فرمایا: اور اس کو بہت قریب بتلایا۔ پھر ایک شخص گزرا جس کا سر چادر میں چھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت ہدایت پر ہوگی۔ پس ایک آدمی اس کے پیچھے گیا اور اس کو کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! پس وہ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تھے۔

(٣٢٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قَامَ خُطَبَاءُ بِإِيلِيَاءَ فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ :لَوْلاَ حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْت ، إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ : فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِ ، فَانْطَلَقْت فَأَخَذْت بِمَنْكِبَيْهِ ، فَأَقْبَلْت بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :هَذَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۲۳۵)

(۳۲۶۸۹) حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ایلیاء مقام پر بہت سے خطیبوں نے خطاب کیا پس ان کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا۔ میرا گمان ہے کہ اس کو بہت قریب بتلایا تو ایک آدمی جس کا سر چادر سے چھپا ہوا تھا وہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت حق پر ہوگی۔ پس میں اس شخص کے پیچھے گیا پھر میں نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کے چہرے کو پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ پس وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول :عُثْمَان فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۶۹۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عثمان جنت میں ہیں۔

(۳۲۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَان.

(۳۲۶۹۱) حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْش يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : الْيَوْمَ انتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ : خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۲۶۹۲) حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہتے تھے؛ وہ صنعاء میں تھا جب اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی پس وہ رونے لگا اور کافی دیر تک روتا رہا۔ جب وہ خاموش ہوا تو کہنے لگا۔ آج نبوت یا نبوت کی خلافت چھین لی گئی۔ اور بادشاہت اور ظلم ہوگا۔ جو جس چیز پر غالب آئے گا اس کو کھا جائے گا۔

(۳۲۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :

قالَتْ عَائِشَةُ :كَانَ عُثْمَان أَحْصَنَهُمْ فَرْجًا وَأَوْصَلَهُمْ للرَّحِمِ.

(۳۲۶۹۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔

(٣٢٦٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُثْمَانَ حَمَلَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ إلاَّ سَبْعِينَ كَمَّلَهَا خَيْلاً.

(۳۲۶۹۴) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں مجاہدین کو ستر کم ایک ہزار اونٹوں پر سوار کیا۔ اور ہزار کے عدد کو ستر گھوڑوں سے مکمل کیا۔

(٣٢٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَها ، ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۵) حضرت عبداللہ بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے میں سے سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(٣٢٦٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان :مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَى ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی گئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں نے اپنے میں سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کچھ کمی نہیں کی۔

(٣٢٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۲۶۹۷) حضرت ابو الملیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر سب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر یکجا ہو جاتے تو ان پر ایسے ہی پتھر برسائے جاتے جیسا کہ قوم لوط پر برسائے گئے تھے۔

(٣٢٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًى كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرَمَى من ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِآكِلَةٍ.

(۳۲۶۹۸) حضرت عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی جس کو جھجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکڑی چھین کر اس کو اپنے گھٹنے کی مدد سے توڑ دیا تو اس کے اس جگہ میں عضو کو کھانے والی بیماری ہو گئی۔

(٣٢٦٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا

وَفِی یَدِہِ شِھَابَانِ مِنْ نَارٍ ، یَعْنِی قَاتِلَ عُثْمَانَ فَقَتَلَهُ.

(۳۲۶۹۹) حضرت زیاد بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی طرف کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں آگ کے انگارے ہیں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جس نے ان کو قتل کیا۔

(۳۲۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ ؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عَلِيًّا ؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَدَعَوْتُهُ ، فَلَمَّا جَاءَ أَشَارَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَدِي ، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ ، قَالَ قَيْسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلاَ تُقَاتِلُ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ أَبُو سَهْلَةَ: فَيَرَوْنَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ. (ابن سعد ۶۶۔ احمد ۵۲)

(۳۲۷۰۰) حضرت ابو سھلہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرا ایک ساتھی ہو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ فرماتی ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بلانا نہیں چاہتے۔ تو میں نے عرض کیا: کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! پس میں نے ان کو بلوا دیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دور ہونے کے لیے اشارہ کیا۔ پس وہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کچھ فرماتے رہے اور حضرت عثمان کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا۔

حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سھلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتلایا: کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور تھے۔ تو ان کو کہا گیا: آپ رضی اللہ عنہ قتال کیوں نہیں کرتے؟! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا اور میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

حضرت ابو سھلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا گمان تھا کہ وہ اسی مجلس میں وعدہ ہوا تھا۔

(۳۲۷۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غَنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۲۷۰۱) حضرت عبد اللہ بن عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ہتھیار اور ہاتھ کو جنگ کرنے سے روک دے۔

(۳۲۷۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ قَالَ : هُوَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۲۷۰۲) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عثمان بن عفان ؓ ہیں۔

(۳۲۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَان يَكْتُبُ وَصِيَّةَ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ : فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ وَكَتَبَ : عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَتَبْت ، قَالَ : عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : كَتَبْتَ الَّذِي أَرَدْتُ ، الَّذِي آمُرُك بِهِ ، وَلَوْ كَتَبْتَ نَفْسَك كُنْتَ لَهَا أَهْلاً.

(۳۲۷۰۳) حضرت ابو وائل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان ؓ حضرت ابو بکر ؓ کی وصیت لکھ رہے تھے کہ آپ ؓ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ تو حضرت عثمان ؓ نے جلدی سے حضرت عمر بن خطاب ؓ کا نام لکھ دیا۔ پس جب آپ ؓ کو افاقہ ہوا تو حضرت ابو بکر ؓ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا نام لکھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب ؓ کا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تو نے وہی بات لکھی کہ میں نے یہی چاہا تھا کہ اس کے لکھنے کا تمہیں حکم دوں۔ اور اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس منصب کے اہل تھے۔

(۳۲۷۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : شَهِدَ بَدْرًا ، فَقَالَ : لاَ فَقَالَ : هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، فَقَالَ : لاَ قَالَ : فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَقِيلَ لابْنِ عُمَرَ : إنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّك عِبْت عُثْمَانَ ، قَالَ : رُدُّوهُ علي ، قَالَ : فَرَدُّوهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ عَقَلْت مَا قُلْتُ لَكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : سَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَان بَدْرًا ، فَقُلْتُ لَكَ : لاَ فَقَالَ : إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ ، فَضَرَبَ لَهُ بسَهْمِهِ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَان ، قَالَ : فَقُلْتُ لَكَ : لاَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إلَى الأَحْزَابِ لِيُوَادِعُونَا وَيُسَالِمُونَا فَأَبَوْا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لَهُ وَقَالَ : اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَبَايَعَ لَهُ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ كَانَ عُثْمَان تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :

فَقُلْتُ :نَعَمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمَ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ فَاذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ. (ابو داؤد ۲۷۲۰۔ طبرانی ۱۴۵)

(۳۲۷۰۴) حضرت حبیب بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: کہ کیا وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا وہ بیعت الرضوان میں حاضر ہوئے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس نے پوچھا: کہ کیا وہ اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکر آمنے سامنے ہوئے تھے (غزوہ احد)؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ یہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عیب بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ پس اس شخص کو واپس لے آئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو میں نے تمہیں کہا ہے کیا تم اسے سمجھے بھی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں ہوئے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کا حصہ بھی مقرر فرمایا: اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں حاضر تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں تھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشرکوں کی طرف بھیجا کہ وہ لوگ ہم سے مصالحت کرلیں مگر ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بیعت لی۔ اور فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دے کر ان کی طرف سے بھی بیعت کی اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکروں کا آمنا سامنا ہوا؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا: جی ہاں! اور یقیناً اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں۔ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہر حال معاف کر دیا اللہ نے انہیں) پس تم جاؤ اور جو میرے خلاف کرنا ہے کرو۔

(۳۲۷۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سعد بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ أَحْسَنَ أَعْمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوئُك ، فَقَالَ :أَجَلْ ، فَقَالَ :أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ.

(۳۲۷۰۵) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اچھے اعمال کا ذکر فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ تم ان کے بارے میں برا گمان رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے۔

(۳۲۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ :لاَ أُعِينُ عَلَى قَتْلِ خَلِيفَةٍ بَعْدَ عُثْمَانَ أَبَدًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :وَأَعَنْت عَلَى دَمِهِ ، قَالَ :إِنِّي أَعُدُّ

ذِكْرَ مَسَاوِئِهِ عَوْنًا عَلَى دَمِهِ.

(۳۲۷۰۶) حضرت ھلال بن ابی حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عثمان کے شہید ہو جانے کے بعد کبھی بھی خلیفہ کے قتل پر مدد نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ان کے قتل پر مدد کی تھی؟ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے ان کے خون پر اتنی مدد کی کہ میں ان کی برائیاں شمار کرتا تھا۔

(۳۲۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : لَمَّا تشعب النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثم نام ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : قُمْ فَاسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَمَرِضَ ، قَالَ : فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۷۰۷) حضرت یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کے بارے میں لوگوں میں آراء مختلف ہونے لگیں تو میرے والد کھڑے ہوئے اور رات کی نماز پڑھی پھر وہ سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ پس ان کو کہا گیا: کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں بھی اس فتنہ سے محفوظ رکھے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کو اس سے محفوظ رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے قیام کیا پھر وہ بیمار ہو گئے۔ پھر ان کو باہر نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۲۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِكِتَابٍ إِلَى عَائِشَةَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ لِي : أما أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَتْ : إِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ أَنَا وَحَفْصَةُ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا ، قَالَ : فَسَكَتَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَيُحَدِّثُنَا ، فَسَكَتَ ، قَالَتْ : فَدَعَا رَجُلاً فأسر إِلَيْهِ دُونَنَا فَذَهَبَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَان فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْتِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ : أُنْسِيتُهُ كَأَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ قَطُّ.

(ابن ماجه ۱۱۲۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۷۰۸) حضرت عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک خط دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہ خط ان کو دے دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور سنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ کاش کہ

ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا تو وہ ہم سے بات کرتا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ آئیں اور ہم سے بات چیت کریں؟ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ ہم سے بات چیت کریں۔ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلا کر ہم سے ہٹ کر اس سے سرگوشی کی پھر وہ چلا گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف متوجہ کیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے عثمان: شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے پس اگر کچھ لوگ اس کو تم سے اتروانا چاہیں تو تم ہرگز اس کو مت اتارنا۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی۔ اے ام المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بھلا دی گئی تھی گویا کہ میں نے اس کو کبھی سنا ہی نہ ہو۔

(۳۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئاً لأَبِي عَبْدِاللهِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ آمِناً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ. (طبرانی ۱۴۴)

(۳۲۷۰۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا داہنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت لی، تو لوگوں نے کہا: ابوعبداللہ کے لیے تو خوش نصیبی ہے کہ وہ امن سے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے اور اتنے سال بھی ٹھہرتا تو طواف نہ کرتا یہاں تک کہ میں طواف کر لیتا۔

(۳۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عِبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ أَشْيَاءَ لَوْ أَنَّ عُمَرَ فَعَلَهَا مَا عِبْتُمُوهَا.

(۳۲۷۱۰) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق تم لوگ حضرت عثمان پر چند چیزوں کا عیب لگاتے ہو۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاموں کو کیا ہوتا تو تم کبھی بھی ان پر عیب نہ لگاتے۔

(۳۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ ابْنَةِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ :أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ، قَالَ :إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونِي ، فَقُلْتُ :كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ :فَقَالُوا :أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالُوا :إِنك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۲۷۱۱) حضرت ام ھلال بنت وکیع فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونگھ رہے تھے جب بیدار ہوئے تو فرمانے لگے: یقیناً میری قوم مجھے قتل کر دے گی۔ تو میں نے کہا: ہرگز نہیں اے امیر المؤمنین! تو آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یوں فرمایا: آج رات تم ہمارے ساتھ افطار کرو یا یوں فرمایا: تم آج رات ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔

(۳۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي حبيبة ، قَالَ : دَخَلْتُ الدَّارَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلاَفًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا تَأْمُرُنِي ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِ عُثْمَانَ. (حاکم ۹۹)

(۳۲۷۱۲) حضرت ابو حبیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: کہ ایک پوچھنے والے نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ اور آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

(۳۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ أبو هريرة إِذَا ذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ بَكَى فَكَأَنِّي أَسْمَعُهُ يَقُولُ : هَاهْ هَاهْ ينتحب. (ابن سعد ۸۱)

(۳۲۷۱۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ذکر فرماتے تو رونے لگتے۔ گویا کہ میں اب بھی ان کے سسکنے کی آواز سن رہا ہوں۔

(۳۲۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان تَرَكْتُمُوهُ كَالثَّوْبِ النَّقِيِّ مِنَ الدَّنَسِ ، ثُمَّ قَرَّبْتُمُوهُ فَذَبَحْتُمُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ، هلا كَانَ هَذَا قَبْلَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ : هَذا عَمَلك أَنْتِ كَتَبْتِ إِلَى أُنَاسٍ تَأْمُرِينَهُمْ بِالْخُرُوجِ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ وَالَّذِي آمَنَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ وَكَفَرَ بِهِ الْكَافِرُونَ ، مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا ، قَالَ الأَعْمَشُ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ كُتِبَ عَلَى لِسَانِهَا.

(۳۲۷۱۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ گندگی صاف کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔ پھر تم نے ان کو قریب کر کے ذبح کر دیا جیسا کہ کسی مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے۔ یہ بات اس سے پہلے کیوں نہیں ہوئی؟ تو حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ان سے عرض کیا: یہ تو آپ رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا ہی نے لوگوں کو خط لکھ کر ان کو خروج کا حکم دیا! راوی کہتے ہیں: کہ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس پر تمام مومن ایمان لائے اور کافروں نے جس کے ساتھ کفر کیا۔ میں نے کسی

سفیدی پر سیاہی سے نہیں لکھا یہاں تک کہ میں اپنی اس جگہ پر بیٹھ گئی۔

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کی رائے یہی تھی کہ یہ سب ان کی زبان پر لکھ دیا گیا تھا۔

(٣٢٧١٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۵) حضرت محمد بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (بے شک وہ لوگ کہ (فیصلہ) ہو چکا ہے پہلے ہی جن کے لیے ہماری طرف سے اچھے انجام کا یہ اس سے دور رکھے جائیں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان ہی لوگوں میں سے تھے۔

(٣٢٧١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً :أَبُو بَكْرٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، أَصَبْتُمَ اسْمَهُ.

(۳۲۷۱۶) حضرت عقبہ بن اوس السدوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس امت میں بارہ (12) خلیفہ ہوں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق ہو چکی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو بہت امانت دار ہوں گے۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق بھی حاصل ہو چکی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جنہیں رحمت کی دو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اور ظلماً قتل کیا گیا۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی بھی تصدیق حاصل ہو چکی۔

(٣٢٧١٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ :دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ :إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ إِنَّهُ لَيَحْجِزُنِي ، عَنْ ذَلِكَ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ ، فَكَانَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۷) حضرت مجمع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے کہنے لگا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرتا ہو تو یہ شخص یعنی عبد الرحمن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو۔ اس پر حضرت عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے امیر! اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کروں۔ یقیناً کتاب اللہ میں پائی جانے والی اس آیت مبارکہ نے مجھے اس کام سے روک دیا اور محفوظ رکھا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی

جائدادوں سے۔ جو تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور اس کی خوشنودی، اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، یہی سچے لوگ ہیں) حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ يَقُولُ : قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ : فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقُلْتُ : إنَّ فُلاَنًا ذَكَرَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ عُثْمَان : وَمِنْ أَيْنَ وَقَدِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللهِ عَشْرًا : إنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ، وَقَدْ زَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ، ثُمَّ ابْنَتَهُ ، وَقَدْ بَايَعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي هَذِهِ الْيُمْنَى فَمَا مَسِسْتُ بِهَا ذَكَرِي ، وَلاَ تَغَنَّيْتُ ، وَلاَ تَمَنَّيْت ، وَلاَ شَرِبْت خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ ، وَلاَ إسْلاَمٍ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الزَّنَقَةَ ، وَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَاشْتَرَيْتهَا وَزِدْتهَا فِي الْمَسْجِدِ. (ابن ابی عاصم ۱۳۰۸)

(۳۲۷۱۸) حضرت یزید بن عمرو المعاصری ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوثور الفھمی ﷫ نے ارشاد فرمایا: کہ عبدالرحمٰن بن عدیس جو کہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بلوائیوں کے پاس آیا اور منبر پر چڑھا: حمد وثنا کے بعد اس نے حضرت عثمان ﷜ کا ذکر کیا۔ تو حضرت ابوثور ﷫ فرماتے ہیں کہ میں محاصرے کے دوران حضرت عثمان ﷜ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ ﷜ کے بارے میں ایسے اور ایسے کہہ رہا ہے۔ پس حضرت عثمان ﷜ نے فرمایا: ایسی بات کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میں نے اللہ کے پاس دس خصوصیات ذخیرہ کی ہوئی ہیں۔ وہ یہ کہ میں اسلام لانے والا چوتھا شخص ہوں۔ اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا، پھر دوسری بیٹی کا نکاح کیا اور تحقیق میں نے اپنے اس دائیں ہاتھ سے رسول اللہ سے بیعت کی تو پھر کبھی بھی میں نے اس سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ اور نہ ہی میں نے کبھی عشق و معشوقی کی۔ اور نہ ہی کبھی اس چیز کی میں نے کبھی تمنا و آرزو کی۔ اور میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں کبھی شراب پی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون شخص اس راستہ کے حصہ کو خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کرے گا تو اس کے لیے اس کے بدلہ جنت میں گھر ہوگا؟ پس میں نے اس جگہ کو خرید کر مسجد کی توسیع کی تھی۔

(۳۲۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلْحَانَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُثْمَان ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ بَعِيرَانِ أَحَدُهُمَا قَوِيٌّ ، وَالآخَرُ ضَعِيفٌ أَكُنْتَ تَقْتُلُ الضَّعِيفَ.

(۳۲۷۱۹) حضرت مسعر ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ملحان ﷫ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن عمر ﷜ کے سامنے حضرت عثمان ﷜ اور حضرت عمر ﷜ کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷜ نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے کہ اگر تیرے پاس دو اونٹ ہوں

جن میں سے ایک قوی ہو اور دوسرا کمزور ہو تو کیا تم کمزور اونٹ کو قتل کر دو گے؟

(٣٢٧٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ مِسْعَرٌ :إِمَّا قَالَ :تَحْسَبُهُ ، أَوْ قَالَ :نَحْسَبُهُ مِنْ خِيَارِنَا.

(۳۲۷۲۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا۔ راوی فرماتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: کہ تم ان کو ہم میں سب سے بہتر سمجھو یا یوں فرمایا: ہم لوگ ان کو اپنے میں سب سے بہترین اور افضل سمجھتے تھے۔

(٣٢٧٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ كُلْثُومٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :مَا أُحِبُّ أَنِّي رَمَيْتُ عُثْمَانَ بِسَهْمٍ ، قَالَ مسعر :أُرَاهُ أَرَادَ قَتْلَهُ ، وَلاَ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا.

(۳۲۷۲۱) حضرت کلثوم رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں فرماتے تھے: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کے ارادے سے ایک تیر بھی ماروں جس کے بدلہ اگرچہ مجھے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے۔

(٣٢٧٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ :غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمْت ، وَمَا أَخَّرْت ، وَمَا أَسْرَرْت ، وَمَا أَعْلَنْت ، وَمَا أَخْفَيْت ، وَمَا أَبْدَيْت ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۳۲۷۲۲) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تمہارے ان گناہوں کو بخش دے جو تم نے پہلے کیے اور جو تم بعد میں کرو گے اور جو تم نے پوشیدگی میں کیے اور جو تم نے اعلانیہ طور پر کیے۔ اور جو تم نے چھپائے اور جو تم نے ظاہر کیے اور جو کچھ قیامت کے دن تک کرو گے۔

(٣٢٧٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عُثْمَان ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِيكُمَ الآنَ فَيُخْبِرُكُمْ ، قَالَ :فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : كَانَ عُثْمَان مِنَ الَّذِينَ ﴿آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ حَتَّى أَتَمَّ الآيَةَ.

(۳۲۷۲۳) حضرت محمد بن حاطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رحمہ اللہ کا ذکر کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امیر المؤمنین ابھی تمہارے پاس آئیں گے تو وہ ہی تم لوگوں کو ان کے بارے میں بتائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے پھر یہ آیت مکمل تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: وہ لوگ ایمان پر قائم رہے اور اچھے کام کیے پھر حرام چیزوں سے بچے اور احکام الٰہی کو مانا پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے کام کیے۔ اور اللہ دوست

رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔

(٣٢٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ لِي : أَمْسِكْ عَلَى الْبَابِ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ : فَأَذِنْت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : عُمَرُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُمَرُ ، فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ : فَأَذِنْت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : عُثْمَان ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُثْمَان ، قَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَاءٍ ، قَالَ : فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. (ابوداؤد ۵۱۴۶۔ احمد ۵۱۴۶)

(۳۲۷۲۴) حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: کہ مجھ پر دروازہ بند کردو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ کنویں کے گرد بنی ہوئی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پس دروازہ بجایا گیا تو میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری بھی سنادو۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنادو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو آنے کی اجازت دی اور جنت کی خوش خبری بھی سنادی۔ پس وہ تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص؟ وہ کہنے لگا! عثمان رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی سنادو۔ آزمائش کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو بھی اجازت دی اور جنت کی خوشخبری بھی سنادی۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔

(٣٢٧٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا عَرَضَ عُمَرُ ابْنَتَهُ عَلَى عُثْمَانَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا ، وَأَدُلُّهَا عَلَى

مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ ابْنَتَهُ. (حاكم ۱۰۶)

(۳۲۷۲۵) حضرت سفیان بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت عمر نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت عثمان پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں راہنمائی نہ کروں اس شخص پر جو عثمان سے زیادہ بہتر ہے۔ اور میں اس کی راہنمائی نہ کروں عثمان کے لئے اس عورت پر جو اس عورت سے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی بیٹی سے خود نکاح کر لیا۔ اور حضرت عثمان کا نکاح اپنی بیٹی سے کروا دیا۔

(۳۲۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَان ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَهُمْ يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ أَعْطَى الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ، قَالَ : كَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إليه بِرَأْسِهِ فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُك ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۲۷۲٦) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کے پاس حضرت عثمان کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا۔ یقیناً لوگ تو ان کو گالیاں دیتے ہیں! اس پر آپ نے فرمایا: ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نجاشی بادشاہ پر داخل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایسے گروہ میں سے کہ سب ان کے علاوہ فتنہ میں پڑ گئے تھے! لوگوں نے پوچھا: کہ وہ لوگ کس فتنہ میں پڑے تھے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص بھی اس بادشاہ پر داخل ہوتا تو وہ سر جھکا کر اس کو سلام کرتا۔ پس حضرت عثمان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، تو اس بادشاہ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتا۔

(۱۸) فضائِل علِيِّ بنِ أَبِي طالِبٍ رضي الله عنه

حضرت علی بن ابی طالب کے فضائل کا بیان

(۳۲۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (احمد ۹۵۔ ابن حبان ٦۹۲۴)

(۳۲۷۲۷) حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر پیدا کیا اور انسان کو وجود بخشا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ عہد کیا تھا کہ صرف مخلص مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا۔ اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

(۳۲۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. (احمد ۳۵۰- بزار ۲۵۳۵)

(۳۲۷۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُبِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ : جَاءَ عَلِيٌّ؟ مِرَارًا ، قَالَتْ : وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ ، قَالَتْ : فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنَّا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا بِالْبَابِ ، فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ مِنَ الْبَابِ ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. نسائی ۸۱۰۷- طبرانی ۸۸۷)

(۳۲۷۲۹) حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں قسم اٹھاتی ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے عہد کے اعتبار سے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کر رہے تھے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں ہر تھوڑی دیر بعد بار بار فرماتے کہ علی رضی اللہ عنہ آ گیا؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے یہ گمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی کام بھیجا ہے۔ پس وہ تھوڑی دیر میں آ گئے تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کوئی کام ہے اس لیے ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ پس ان سب میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ان سے سرگوشی فرماتے رہے۔ پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ ہی سب سے زیادہ عہد کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

(۳۲۷۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : أَخْبِرْنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ عَلِيٍّ فَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَهَذَا مَنْزِلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنِّي أُبْغِضُهُ ، قَالَ : فَأَبْغَضَكَ اللَّهُ.

(۳۲۷۳۰) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہے تو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب ہی ان کا گھر دیکھ لیا کر۔ یہ ان کا گھر ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس پھر اللہ بھی تجھ سے بغض رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَنِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، قَالَ :فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، فَمَا شَكَكْت فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

(۳۲۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن والوں کے پاس بھیجنا چاہا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو قضاء سے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مار کر یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اور اس کی زبان کو سیدھا کر دے۔ پس مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں شک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آج میں اس جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔

(۳۲۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا :لَهُ :أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيت وَإِذَا سَكَتّ ابْتُدِئْت. (نسائی ۸۵۰۵)

(۳۲۷۳۲) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو البختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے بارے میں بتلایئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں کچھ سوال کرتا تھا تو مجھے عطاء کر دیا جاتا تھا۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات کی جاتی تھی۔

(۳۲۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنْتُ إِذَا سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي ، وَإِذَا سَكَتّ ابْتَدَأَنِي. (ترمذی ۳۷۲۲۔ حاکم ۱۲۵)

(۳۲۷۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن هند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے عطا فرما دیتے۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات فرماتے۔

(۳۲۷۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :قُلْت لَهُ :يَا أَبَا أَسْحَاقَ ، أَيْنَ رَأَيْته ، قَالَ :وَقَفَ عَلَيْنَا فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إلاَّ عَلِيٌّ. (ترمذی ۳۷۱۹۔ ابن ماجہ ۱۱۹)

(۳۲۷۳۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حبشی بن جنادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حضرت شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو اسحٰق! آپ رحمہ اللہ نے ان کو یہاں دیکھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حبشی رحمہ اللہ ہماری مجلس میں ٹھہرے تھے اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ادائیگی نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۳٥) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(۳۲۷۳۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غدیر خم کے موقع پر جحفہ مقام میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْك يَا مَوْلاَيَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا :هَذَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ :إنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(طبرانی ۴۰۵۲)

(۳۲۷۳۶) حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس پر سفر کے نشانات واضح تھے۔ اس نے کہا: اے میرے دوست تجھ پر سلامتی ہو۔ آپ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ :أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

(بخاری ۴۴۱۶۔ مسلم ۳۱)

(۳۲۷۳۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جانشین بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے؟

(۳۲۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

(بخاری ۳۷۰۶۔ مسلم ۱۸۷۱)

(۳۲۷۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

(۳۲۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي. (نسائی ۸۱۴۳۔ احمد ۴۳۸)

(۳۲۷۳۹) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں ارشادفرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

(۳۲۷۴۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشادفرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، فَقَالَ :تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ ثَلاَثُ خِصَالٍ ، لأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (مسلم ۱۸۷۱۔ ترمذی ۲۹۹۹)

(۳۲۷۴۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حج کے موقع پر تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ الفاظ کہے پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ بات ایسے آدمی کے بارے میں کر رہے ہو کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں یہ تین خصوصیات ارشادفرماتے ہوئے سنا۔اور مجھے ان خصوصیات میں سے کسی ایک کا مل جانا میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔اس سے بھی پسند ہے۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں۔علی بھی اس کا دوست ہے۔ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔اور میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

(۳۲۷٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيُّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَقُولُهَا أَحَدٌ بَعْدِي إِلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ.

(۳۲۷۴۲) حضرت ابوسلیمان الجہنی رحمہ اللہ یعنی زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔کسی ایک نے بھی مجھ سے پہلے یہ نہیں کہا اور نہ ہی کوئی

میرے بعد یہ کہے گا مگر جھوٹا شخص۔

(۳۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْمِنْهَالِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ فِي الشِّتَاءِ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ ثَوْبَيْنِ خَفِيفَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، فَقَالَ : النَّاسُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : لَوْ قُلْتُ لأَبِيك فَإِنَّهُ يَسْمرُ مَعَهُ ، فَسَأَلْت أَبِي ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَأَوْا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا اسْتَنْكَرُوهُ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، وَلاَ يُبَالِي ذَلِكَ ، وَيَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَالْمُلاَئَتَيْنِ لاَ يُبَالِي ذَلِكَ وَلاَ يَتَّقِي بَرْدًا ، فَهَلْ سَمِعْت فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَدْ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَك أَنْ تَسْأَلَهُ إِذَا سَمَرْت عِنْدَهُ ، فَسَمَرَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَقَّدُوا مِنْك شَيْئًا ، قَالَ : وَمَا هُوَ ، قَالَ : تَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ أَو الثَّوْبِ الثَّقِيلِ وَتَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَفِي الْمُلاَئَتَيْنِ لاَ تُبَالِي ذَلِكَ ، وَلاَ تَتَّقِي بَرْدًا ، قَالَ : وَمَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ، قَالَ : قُلْتُ بَلَى ، وَاللهِ قَدْ كُنْت مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْته وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ. (احمد ۹۹)

(۳۲۷۴۳) حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت منہال رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ ، یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں تہہ بند اور چادر دو باریک کپڑوں میں نکلتے تھے۔ اور گرمیوں میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ! تو لوگ حضرت عبدالرحمٰن سے کہنے لگے: اگر آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے پوچھ لیں تو وہ آپ کو بتلا دیں گے اس لیے کہ وہ رات کو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد سے پوچھا: کہ لوگ امیر المؤمنین میں ایسی چیز دیکھتے ہیں جس کو وہ عجیب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور سخت سردی میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چھوٹی چادروں میں نکلتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی بالکل پروا بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچتے ہیں۔ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ اس لیے کہ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب رات کو بات کریں تو اس بارے میں دریافت کریں۔

پس جب رات کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو ان سے کہا: اے امیر المؤمنین: لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ

کی ایک چیز کا جائزہ لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ یا بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں۔ اور شدید سردی کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چادروں میں نکلتے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ کیا تم غزوہ خیبر کے موقع پر ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو لے کر گئے پس وہ شکست کھا کر واپس لوٹ آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا مگر وہ بھی شکست کھا کر واپس آئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کو فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیجا مجھے بلانے کے لیے۔ میں حاضر خدمت ہو گیا، اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب ڈالا، پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو سردی اور گرمی سے اس کی کفایت فرما۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد سے مجھے کبھی سردی اور گرمی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(۳۲۷۴۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلإِيمَانِ فَيَضْرِبُكُمْ ، أَوْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ فَقَالَ عُمَرُ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ ، وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. (ترمذی ۳۷۶۰۔ احمد ۱۵۵)

(۳۲۷۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ قریش! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور ایک آدمی بھیجیں گے جو تم ہی میں سے ہوگا۔ تحقیق اللہ نے اس کے دل کو ایمان کے لیے چن لیا ہے۔ پس وہ تمہیں قتل کرے گا یا یوں فرمایا: کہ وہ تمہاری گردنیں مارے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوتا مرحمت فرمایا تھا جس میں انہوں نے پیوند لگایا تھا۔

(۳۲۷۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَيْنَا وَلَكَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ ، لاَ يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا ، فَقَالَ : إِنَّ مِنكُمْ رَجُلاً يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قُوتِلْتُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَمَعَهُ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ مِنْهَا.

(احمد ۳۱۔ حاکم ۱۳۲)

(۳۲۷۴۵) حضرت رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے: ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک آدمی ہوگا جو لوگوں سے قتال کرے گا قرآنی تاویل پر جیسا کہ اس کے اترنے پر تم سے قتال کیا گیا تھا۔ پس حضرت ابوبکر ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص حجرے میں جوتے کو پیوند لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی ؓ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا جوتا تھا جس کو انہوں نے ٹھیک کیا تھا۔

(۳۲۷٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا عَلِي ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلاَ تُتْبِعَ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ.

(۳۲۷۴۶) حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا کہ تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ جب کسی پر ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نظر مت ڈالو۔ کیونکہ ایک نظر تو معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں ہے۔

(۳۲۷٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الصَّالِحِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إِلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ ، وَلَقَدْ صَلَّيْت قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

(۳۲۷۴۷) حضرت عباد بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ اور میں صدیق اکبر ہوں۔ نہیں کہے گا اس بات کو میرے بعد مگر جھوٹا کذاب شخص۔ اور تحقیق میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

(۳۲۷٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۴۱۔ ابن سعد ۲۱)

(۳۲۷۴۸) حضرت حبۃ العرنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں پہلا آدمی ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۳۲۷٤٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَقَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ

فَحَاصَرَهَا تسع عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ ، فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(بزار ۱۰۵۰۔ حاکم ۱۲۰)

(۳۲۷۴۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف لوٹے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ یا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیا۔ لیکن اس کو فتح نہ کر سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح یا شام کے وقت کوچ فرمایا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا، اور میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تم سے وعدے کی جگہ حوض کوثر کا مقام ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو یا پھر میں تمہاری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ یا اپنے جیسے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ پس وہ ضرور بالضرور ان میں سے قتال کرنے والوں کی گردنوں کو مارے گا۔ اور ان کی اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔

(۳۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ ، إِمَّا سَدَاهَا حَرِيرٌ ، أَوْ لَحْمَتُهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : مَا أَصْنَعُ بِهَا، أَلْبَسُهَا، فَقَالَ : لاَ، إِنِّي لَمَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي.

(۳۲۷۵۰) حضرت ہبیرہ بن یریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیہ دیا گیا جو ریشم سے مزین تھا۔ یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا اس کا بانا ریشم کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا۔ میں وہ جوڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ میں اس کا کیا کروں؟ کیا میں اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بے شک میں تیرے لیے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو چیز میں اپنے لیے ناپسند کروں۔

(۳۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ.

(۳۲۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سے بھی منقول ہے۔

(۳۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ : فَقَالَ :

انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لاَ تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ : فَوَارَيْته ، ثُمَّ أَتَيْته فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْت ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۲۷۵۲) حضرت ناجیہ بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابو طالب کی وفات ہوگئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوڑھا گمراہ چچا وفات پا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کو لے جا کر دفن کر دو۔ پھر تم ہرگز کچھ مت کرنا۔ یہاں تک کہ میرے پاس آ جانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ان کو دفن کر دیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غسل کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند دعائیں کی۔ میں پسند نہیں کرتا اس بات کو کہ میرے لیے ان دعاؤں کے عوض زمین پر یہ یہ چیزیں ہوں۔

(۳۲۷۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْك. (ابوداؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۳۲۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(۳۲۷۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ فِيهِ ، قَالَ : فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلاً ، وَلا أَنْشُدُهُ إِلاَّ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلاَّ قَامَ ، فَقَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ ، وَمِمَّا يَلِي سعيد بْنَ وَهْبٍ سِتَّةٌ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

(احمد ۱۰۲۲۔ بزار ۲۵۴۱)

(۳۲۷۵۴) حضرت زید بن یثیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ چند لوگ ان کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اس شخص کو قسم دیتا ہوں۔ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں کچھ سنا ہے۔ تو وہ کھڑا ہو جائے۔ پس چھ کے قریب لوگ کھڑے ہو گئے اور ان میں حضرت سعید بن وھب رضی اللہ عنہ چھٹے مل گئے۔ پھر ان سب لوگوں نے فرمایا: ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی دوست رکھ! اس شخص کو جو اس سے دوستی رکھے۔ اور تو دشمنی کر اس شخص سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

(۳۲۷۵۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ الشَّابُّ : أَنَا مِنْك بَرِيءٌ ، أَشْهَدُ أَنَّك قَدْ

عَادَيْت مَنْ وَالاهُ وَوَالَيْت مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ فَحَصَبَهُ النَّاسُ بِالْحَصَا. (بزار ۲۵۳۱۔ ابویعلی ۶۳۹۲)

(۳۲۷۵۵) حضرت ابو یزید الاودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے پھر ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر ان سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی اس کو دوست بنا جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہو۔ اور تو اس سے دشمنی کر جو شخص اس سے دشمنی رکھتا ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! پھر وہ نوجوان کہنے لگا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے بری ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ نے دشمنی کی اس شخص سے جوان کو دوست رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوستی کی اس شخص سے جوان سے دشمنی رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگوں نے اس نوجوان کو کنکریاں ماریں۔

(۳۲۷۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ آل سَرْحٍ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقِيمُنَّ الصَّلاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ وَلَتَسْمَعُنَّ وَلَتُطِيعُنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً كَنَفْسِي يُقَاتِلُ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَسْبِي ذَرَارِيَّكُمْ ، اللَّهُمَّ أَنَا ، أَوْ كَنَفْسِي ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ. (احمد ۱۰۲۴)

(۳۲۷۵٦) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے سرح قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور بات سنو اور اطاعت کرو۔ یا پھر میں تمہاری طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو میرے جیسا ہے وہ تمہارے لڑنے والوں سے قتال کرے گا اور تمہاری اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ اللہ کی قسم! وہ میں یا میرے جیسا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔

(۳۲۷۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ يَسَارِهِ ، فَلا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۲۷۵۷) حضرت عاصم بن ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو یا یوں فرمایا: اے عراق والو! تحقیق تمہارے سامنے ایک آدمی تھا جس کو رات کو شہید کر دیا گیا یا یوں فرمایا: کہ جو آج فوت ہو گیا۔ پہلے لوگ اس سے علم میں نہیں بڑھے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کے علم کو پا سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو کسی لشکر میں بھیجتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی دائیں طرف ہوتے تھے اور حضرت میکائیل اس کی بائیں طرف ہوتے۔ پس وہ شخص واپس نہیں لوٹتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح عطا فرما دیتے۔

(٣٢٧٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ ، فَقَالَ :قَدْ جَالَسْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الأَعْمَالِ ، فَمَا سَمِعْته يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُونَ ، إنَّمَا يَكْفِيكُمْ أَنْ تَقُولُوا :ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَشَهِدَ بَدْرًا.

(۳۲۷۵۸) حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کی باتیں ذکر کی گئیں تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں بیٹھے ہیں، ہم نے اکٹھے کھایا پیا ہے۔ اور ہم ان کے اعمال پر رضامند ہیں پس میں نے تو کبھی بھی نہیں سنی وہ بات جو لوگ کہتے ہیں۔ بے شک تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم یوں کہہ دیا کرو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور ان کے داماد ہیں وہ بیعت الرضوان کے موقع پر حاضر تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(٣٢٧٥٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مَنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ :فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ فَقَالُوا :يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَي عَلِيٍّ ، ثُمَّ دَفَعَ إلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۲۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور آج ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگ قدم اونچے کر کے اپنے آپ کو ظاہر کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور اپنی ہتھیلی میں لعاب مبارک ڈالا اور اس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کو مسلا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ پس اسی دن اللہ نے ان کو فتح عطا فرما دی۔

(٣٢٧٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ هُمْ بِعَلِيٍّ قَدْ أَقْبَلَ شعثًا مُغْبَرًّا ، عَلَى عَاتِقِهِ قَرِيبٌ مِنْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قَدْ عَمِلَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ ، ثُمَّ أَجْلَسَهُ فَنَفَضَ ، عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِأَبِي تُرَابٍ ، فَقَرَّبَهُ ، فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَائِفَةً.

(۳۲۷۶۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے اصحاب کی ایک جماعت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس کھانے کا پیغام بھیجا لیکن کسی بھی بیوی کے پاس کھانے کی کوئی چیز بھی نہ ملی۔ تو اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے جو غبار آلود اور پراگندہ حال میں تھے اور ان کے کندھے پر ایک صاع کے

قریب کھجوریں تھیں۔ جوانہوں نے مزدوری کر کے حاصل کی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید بوجھ اٹھانے والے کو اور اٹھائے ہوئے بوجھ کو، پھر آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا اور ان کے سر سے مٹی جھاڑی پھر ارشاد فرمایا: خوش آمدید ابوتراب! پھر انہوں نے کھجوروں کو قریب کیا۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو بھی اس میں سے حصہ بھیجا۔

(۳۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأَدْفَعَنَّهَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَانَ أَرْمَدَ ، قَالَ : وَدَعَا لَهُ فَفُتِحَتْ عَلَيْهِ خَيْبَرُ. (عبدالرزاق ۱۰۳۹۵)

(۳۲۷۶۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو جھنڈا دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دے رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب ڈالا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ اور ان کے لیے دعا فرمائی پس اللہ نے ان کو خیبر میں فتح دے دی۔

(۳۲۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلاثَ خِصَالٍ لأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ، وَسَدَّ الأَبْوَابَ إِلاَّ بَابَهُ ، وَأَعْطَاهُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

(۳۲۷۶۲) حضرت عمر بن اسید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو تین خصوصیات عطا کی گئیں۔ مجھے ان میں سے ایک کامل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی اور آپ ﷺ نے تمام دروازے بند کروا دیے سوائے ان کے دروازے کے۔ اور آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(۳۲۷۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ : فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۱)

(۳۲۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت علی ؓ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ! اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پس میں ان کو لایا اس حال میں کہ میں ان کو

راستہ دکھانے کے لیے آگے چل رہا تھا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر ان کو جھنڈا مرحمت فرمایا۔ اور اسی دن اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دے دی۔

(۳۲۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأُمِّي وَخَالَتِي، فَسَأَلْنَاهَا: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: تَسْأَلُونِي عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ يَدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعًا لَمْ يَضَعْهَا أَحَد ، وَسَالَتْ نَفْسُهُ فِي يَدِهِ ، وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَمَاتَ ، فَقِيلَ : أَيْنَ تَدْفِنُونَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا فِي الأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ فِيهَا نَبِيُّهُ ، فَدَفَنَّاهُ. (ابویعلی ۴۸۴۵)

(۳۲۷٦۴) حضرت جمیع بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں میری والدہ اور میری خالہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم نے ان سے پوچھا: کہ حضرت علی ؓ کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مقام تھا؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نبی ﷺ کے بدن پر ایسی جگہ ہاتھ رکھا جہاں کسی نے بھی نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ کی جان ان ہاتھ میں نکلی کہ انہوں آپ ﷺ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ پوچھا گیا: تم لوگ نبی ﷺ کو کہاں دفن کرو گے؟ تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک زمین کا کوئی ٹکڑا اس حصہ سے زیادہ محبوب نہیں جس میں اس نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ لہٰذا ہم نے اسی جگہ آپ ﷺ کی تدفین کردی۔

(۳۲۷٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ :خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ جَائَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمَ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (مسلم ۱۸۸۳۔ ابو داؤد ۴۰۲۸)

(۳۲۷٦۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ پر ایسی کالی چادر تھی جس پر اونٹوں کے کجاوے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پس حضرت حسن ؓ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں داخل کیا۔ پھر حضرت حسین ؓ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت فاطمہ ؓ آئیں آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت علی ؓ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ دور کردے تم سے گندگی، اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کردے تمہیں پوری طرح۔

(۳۲۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عليا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمَهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أَلا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ :تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ

بِيَدِهِ حتى دخل ، فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ ، أَوْ قَالَ : كِسَاء ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. (احمد ۱۰۷۔ طبرانی ۱۶۰)

(۳۲۷۶۶) حضرت شداد ابو عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پھر ان کو سب و شتم کرنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ ان کو برا بھلا کہا۔ تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس حدیث کے بارے میں نہ بتلاؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سنائیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو وہ فرمانے لگیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں پس میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں درانحالیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی بٹھایا یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنا کپڑا یا چادر ڈال دی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کردے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں۔ اور میرے گھر والے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(۳۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ أَبِي الْمُعَذَّلِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَائَتِ الْخَادِمُ ، فَقَالَتْ : عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ ، فَقَالَ : تَنَحَّى لِي ، عَنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَتَنَحَّيت فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ، فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ، وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إلَيْهِ ، وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الأُخْرَى فَضَمَّهَا إلَيْهِ وَقَبَّلَهَا ، وَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إلَيْك لاَ إلَى النَّارِ ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي ، قَالَتْ : فَنَادَيْته ، فَقُلْتُ : وَأَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : وَأَنْتِ. (احمد ۲۹۶۔ طبرانی ۹۳۹)

(۳۲۷۶۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میرے پاس تھے۔ کہ خادمہ نے آکر عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے جگہ بناؤ۔ پس میں گھر کے ایک کونے میں ہوگئی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر دونوں بچوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور ان کا بوسہ بھی لیا۔ اور ان سب پر اپنی کالی چادر ڈال دی۔ پھر ارشاد

فرمایا: اے اللہ! تیری طرف پناہ پکڑتے ہیں نہ کہ جہنم کی طرف میں اور میرے گھر والے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے پکار کر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی۔

(٣٢٧٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الأَوَّلُونَ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ ، وَلا صَفْرَاءَ إِلاَّ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا. (احمد ١٩٩۔ بزار ٢٥٧٤)

(٣٢٧٦٨) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھبیرہ بن یریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہیں سبقت لے جا سکے اس سے پہلے لوگ اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کا مقام پا سکتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کسی لشکر میں بھیجتے تو ان کو جھنڈا عطا فرماتے پس وہ واپس نہیں لوٹتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتے۔ جبرائیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب ہوتے اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں جانب ہوتے۔ انہوں نے کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا سوائے سات درہموں کے جو میں نے ان کی بخشش میں سے بچائے تھے۔ اس لیے کہ ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ تھا۔

(٣٢٧٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْكَرَهُ وقال : أَبُو بَكْرٍ. (احمد ٣٦٨۔ طیالسی ٦٧٨)

(٣٢٧٦٩) حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٧٧٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جَبَلَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ.

(٣٢٧٧٠) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیتے۔

(٣٢٧٧١) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْعُود بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ

بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ آذَيْتَنِي : قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَكَ ، قَالَ : مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي.

(بزار ۲۵۶۱ـ احمد ۴۸۳)

(۳۲۷۷۱) حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تحقیق تو نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کو کبھی پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچاؤں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذاء پہنچائی۔ تحقیق اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔

(۳۲۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلت لِعَطَاءٍ : كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ ، وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ !.

(۳۲۷۷۲) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص ایسا بھی تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں کسی کو نہیں جانتا۔

(۳۲۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. (احمد ۱۹۹)

(۳۲۷۷۳) حضرت عمرو بن حبشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہو گیا کہ پہلے لوگ اس کے علم کو نہیں پا سکے اور نہ بعد والے پا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتا۔

(۳۲۷۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجْت أَنَا وَعَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي حوائط الْمَدِينَةِ ، فَمَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا يَا عَلِي ، حَتَّى مَرَّ بِسَبْعِ حَدَائِقَ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلِيٌّ : مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَيَقُولُ : حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ. (طبرانی ۱۱۰۸۴)

(۳۲۷۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغات میں تشریف لے گئے۔ پس ہم لوگ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ زیادہ خوبصورت ہے۔

یہاں تک کہ سات باغوں کے پاس سے گزرے ہر جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ باغ کتنا خوبصورت ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے: تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ خوبصورت ہے۔

(۳۲۷۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا أَوَّلُهَا إسْلامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۲۷۷۵) حضرت عُلیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس امت میں سب سے پہلا شخص جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وارد ہوگا۔ وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ ، ثُمَّ لاَ تُغَيِّرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَنْ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ. (احمد ۳۲۳۔ ابویعلی ۶۹۷۷)

(۳۲۷۷٦) حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ! تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا جاتا ہے پھر بھی تم لوگ غیرت نہیں کھاتے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں کو سب وشتم کیا جاتا ہے۔ اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت فرماتے تھے۔

(۳۲۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِنٌ ، وَلا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ.

(احمد ۲۹۲۔ طبرانی ۸۸۵)

(۳۲۷۷۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مومن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إسْرَائِيلَ.

(۳۲۷۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہماری مثال اس امت میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے۔ اور بنی اسرائیل میں پائے جانے والے مغفرت کے دروازے کی سی ہے۔

(۳۲۷۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لاَ يُحِبُّنَا مُنَافِقٌ ، وَلا يُبْغِضُنَا مُؤْمِنٌ.

(۳۲۷۷۹) حضرت زرّ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی منافق ہم سے محبت نہیں کرے گا اور کوئی بھی مومن ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔

(۳۲۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الأَزْدِيِّ يَرْفَعُ حَدِيثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : إنك سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فِي سَلامَةٍ من دِينِي ، قَالَ : نَعَمْ ، فِي سَلامَةٍ مِنْ دِينِك. (حاکم ۱۴۰)

(۳۲۷۸۰) حضرت ابوعبیدہ بن الحکم الازدی رحمہ اللہ مرفوع حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: عنقریب تو میرے بعد ایک جدوجہد کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جدوجہد میرے دین کی سلامتی کے بارے میں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تیرے دین کی حفاظت کے بارے میں ہوگی۔

(۳۲۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ ، قَالَ : فَنُودِيَ : الصَّلاةُ جَامِعَةٌ ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَصْبَحْت وَأَمْسَيْت مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. (نسائی ۸۴۷۳۔ احمد ۲۸۱)

(۳۲۷۸۱) حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ پس ندا لگائی گئی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کی گئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ میں سب مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو شخص اس کو دوست رکھے پس تو بھی اُس کو دوست رکھ۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس سے دشمنی فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابوطالب کے بیٹے! تمہیں مبارک ہو۔ تم نے ہر مومن مرد اور مومن عورت کا دوست ہونے کی حالت میں صبح وشام کی۔

(۳۲۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق ، عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَلَى الآخَرِ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ قِتَالٌ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ، فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاتَّخَذَ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ ، فَكَتَبَ خَالِدٌ بِسَوْأتِهِ ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ ، قَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. (ترمذی ۱۷۰۴۔ احمد ۳۵۶)

(۳۲۷۸۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دولشکر بھیجے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور دوسرے لشکر پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، پھر ارشاد فرمایا: اگر لڑائی ہوتو اس صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں پر امیر ہوں گے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کو فتح کرلیا۔ اور ایک باندی کو اپنے لیے خاص کرلیا اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر اس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : فَرَفَعَ حَاجِبَيْهِ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ.

(۳۲۷۸۳) حضرت عطیہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت بوڑھے تھے اور ان کی پلکیں ان کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس شخص یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے دونوں پلکوں کو اٹھایا پھر ارشاد فرمایا:: یہ تو خیر البشر ہیں۔

(۳۲۷۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا ، فَصَنَعَ عَلِيٌّ شَيْئًا أَنْكَرُوهُ ، فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يذكروا أمرهم لرسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الأَرْبَعَةِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِي ، وَعَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. (ابوداؤد ۸۲۹۔ احمد ۴۳۷)

(۳۲۷۸٤) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کردیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس کو لوگوں نے ناپسند کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار لوگوں نے

اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کریں گے۔ اور یہ لوگ جب سفر سے واپس آ گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلانے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور ان کی طرف دیکھا پھر لوگ اپنے کجاووں کی طرف پلٹ گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ جب سارے لشکر والے آ گئے۔ اور انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کر لیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟! علی مجھ سے ہیں اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں، اور علی میرے بعد ہر مومن کے دوست ہیں۔

(۳۲۷۸۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا ، قَالَ : قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَ : فَلَعَلَّك قَدْ سَبَبْته ، قَالَ : قُلْتُ : مَعَاذَ اللهِ ، قَالَ : فَلا تَسُبَّهُ ، فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي ، عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا ، مَا سَبَبْته أَبَدًا ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ. (ابویعلی ۷۷۳)

(۳۲۷۸۵) حضرت ابوبکر بن خالد بن عُرفطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آیا، تو انہوں نے کہا: مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: شاید کہ تم بھی ان کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کبھی ان کو گالی مت دینا۔ پس اگر میرے سر کے درمیان میں آرا رکھ دیا جائے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دوں! میں کبھی بھی ان کو گالی نہیں دوں گا اس حدیث کے سننے کے بعد جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔

(۳۲۷۸۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ حدثه عن مَيْمُونَةَ ، قَالَت : لَمَّا كَانَتِ الْفُرْقَةُ قِيلَ لِمَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَاللهِ مَا ضَلَّ ، وَلا ضُلَّ بِهِ. (طبرانی ۱۲۔ حاکم ۱۴۱)

(۳۲۷۸۶) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جدائی کا وقت تھا تو میمونہ بنت حارث سے کہا گیا: اے ام المؤمنین! آپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑ لو۔ اللہ کی قسم نہ وہ گمراہ ہیں اور نہ ان کی وجہ سے کوئی گمراہ ہوا۔

(۳۲۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ. (عبدالرزاق ۲۶۹)

(۳۲۷۸۷) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی یہ آیت ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي ، كَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْته بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ ، فَكُنْت إِذَا نَاجَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْت بِدِرْهَمٍ حَتَّى نَفِدَتْ ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾. (ابن جریر ۲۰)

(۳۲۷۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آیت ایسی ہے کہ نہ مجھ سے پہلے اس پر کسی نے عمل کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا۔ میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کو دس دراہم کے عوض بیچ دیا پس جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سرگوشی کرتا تو میں ایک درہم صدقہ کر دیتا یہاں تک کہ وہ دراہم ختم ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔

(۳۲۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سعيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا تَرَى دِينَار ، قُلْتُ :لاَ يُطِيقُونَهُ ، قَالَ :فَكَمْ قُلْت :شَعِيرَةٌ ، قَالَ:إِنَّك لَزَهِيدٌ، قَالَ: فَنَزَلَتْ : ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ الآيَةَ ، قَالَ :فِبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(ترمذی ۳۳۰۰۔ ابن حبان ۶۹۴۲)

(۳۲۷۸۹) حضرت علی بن علقمہ انماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت اتری! اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ایک دینار میں کافی ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو کتنا ہونا چاہیئے؟ میں نے عرض کیا تھوڑے سے جَو مقرر کر دیے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ تو بہت ہی کم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں دوسری آیت اتری گئی: ترجمہ: کیا تم لوگ ڈر گئے اس بات سے کہ پیش کرو اپنی علیحدگی کی گفتگو سے پہلے صدقات؟ الآیۃ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میری وجہ سے اللہ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔

(۳۲۷۹۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ جَالِسًا إِذْ جَائَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ فَقَامَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَقَالَ :وَاللهِ إِنِّي لأَبْغَضُ عَلِيًّا ، قَالَ :فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :أَبْغَضَك اللَّهُ ، تُبْغِضُ رَجُلاً سَابِقَةٌ مِنْ سَوَابِقِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(۳۲۷۹۰) حضرت ابو ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک نافع بن ازرق آیا، اور

آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اللہ بھی تجھ سے بغض رکھے اس لیے کہ تو ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو سبقت لے جانے والا ہے۔ اور دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(٣٢٧٩١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَقَدْ جَاءَ فِي عَلِيٍّ مِنَ الْمَنَاقِبِ مَا لَوْ أَنَّ مَنْقَبًا مِنْهَا قُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ لأَوْسَعَهُمْ خَيْرًا.

(۳۲۷۹۱) حضرت ابو الطفیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اتنے بہترین اوصاف جمع ہیں کہ ان میں سے اگر ایک وصف کو بھی لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ خیر کے اعتبار سے بہت زیادہ وسیع ہو۔

(٣٢٧٩٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالْحَسَنُ جَالِسَيْنِ نَتَحَدَّثُ ، إِذْ ذَكَرَ الْحَسَنُ عَلِيًّا ، فَقَالَ :أَرَاهُمَ السَّبِيلَ ، وَأَقَامَ لَهُمَ الدِّينَ إِذْ اعْوَجَّ.

(۳۲۷۹۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ سیدھے راستے والے اور لوگوں کے دین کو سیدھا فرمانے والے تھے جب اس میں ٹیڑھ پن پیدا ہو جاتا۔

(٣٢٧٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۴۶۱۷۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۷۹۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(٣٢٧٩٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زَوَّجْتَنِي حَمْشَ السَّاقَيْنِ عَظِيمَ الْبَطْنِ أَعْمَشَ الْعَيْنِ، قَالَ :زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

(عبدالرزاق ۹۷۸۳)

(۳۲۷۹۴) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو کمزور پنڈلیوں والا، بڑے پیٹ والا اور کمزور نگاہ کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے زیادہ صلح کو مقدم رکھنے والا اور سب سے عظیم بردبار اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(٣٢٧٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ،

قَالَ : غزوت مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ ، فَقَالَ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ. (احمد ۷ ۳۴۷۔ حاکم ۱۱۰)

(۳۲۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن لڑنے کے لیے گیا۔ تو میں نے ان میں کچھ زیادتی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کا نقص بیان کیا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مقدم نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۶) حضرت ابوالسوار العدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ضرور بالضرور مجھ سے کچھ لوگ اتنی محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ میری محبت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور ضرور بالضرور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ مجھ سے بغض کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

(۳۲۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أبي التياح عن أَبِي حبرة ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : يَهْلِكُ فِي رَجُلانِ : مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۷) حضرت ابوحبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: دو شخص میرے بارے میں ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک میری محبت میں حد سے بڑھنے والا، اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھنے والا۔

(۳۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَائَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَدَعَاهُ فَبَعَثَ عَلِيًّا ، فَقَالَ : لاَ يُبَلِّغُهَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

(ترمذی ۳۰۹۰۔ احمد ۲۱۲)

(۳۲۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ توبہ کی آیات دے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو بھیجا۔ اور فرمایا: یہ آیات صرف میرے گھر کا ہی آدمی پہنچائے گا۔

(۳۲۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلانِ : مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۹) حضرت ابومریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بارے میں دو

شخص ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک وہ شخص جو میری محبت میں حد سے بڑھے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھے گا۔

(٣٢٨٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَنْتَهِيَنَّ بنو وليعة ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً كَنَفْسِي فَيُمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ. (نسائی ۸۴۵۷۔ احمد ۹۶۶)

(۳۲۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور بنو ولیعہ قبیلہ رو کے گا یا یوں ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کی طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا۔ اور قتال کرنے والوں سے قتال کرے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنائے گا۔

(٣٢٨٠١) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ :صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا ، قَالَ : وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ.

(۳۲۸۰۱) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو لعنت کر ہر اس شخص پر جو ہم سے بغض رکھنے والا ہے۔ اور ہر اس شخص پر جو ہم سے محبت کرنے میں غلوّ کرنے والا ہے۔

(٣٢٨٠٢) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَذَكَرَ ذُنُوبَهُ ، وَمَا يَخَافُ ، قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ :حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَلِيًّا حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَإِنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُونَ رَجُلاً. (بیهقی ۲۱۲)

(۳۲۸۰۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کے پاس آیا پس انہوں نے گناہوں کا ذکر کیا اور خوف سے رونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن دروازے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور انہوں نے قلعہ کو فتح کر لیا، اور بے شک آزمایا گیا پس نہیں اٹھا سکے اس دروازے کو مگر چالیس آدمی۔

(٣٢٨٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. (بخاری ۳۷۵۱)

(۳۲۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی حفاظت کرو۔

(٣٢٨٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي.

(۳۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بے شک تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔

(۳۲۸۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: سمعت أبا مكين، عَنْ خَالِهِ أبي أُمَيَّةَ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى دَارٍ فِي مرادٍ تُبْنى، فَسَقَطَتْ عَلَيْهِ كَسْرَةُ لَبِنَةٍ، أَوْ قِطْعَةُ لَبِنَةٍ ، فَدَعَا اللَّهَ أَنْ لاَ يُتِمَّ بِنَائَهَا، قَالَ :فَمَا وُضِعَ فِيهَا لَبِنَةٌ عَلَى لَبِنَةٍ.

(۳۲۸۰۵) حضرت ابومکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ماموں حضرت ابوامیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام مراد میں ایک گھر کے پاس سے گزرے جس کی تعمیر جاری تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک اینٹ کا ٹکڑا گر پڑا، آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ اس کی تعمیر مکمل نہ ہو، راوی فرماتے ہیں، پھر اس گھر میں ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہیں رکھی گئی۔

(۳۲۸۰٦) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَغُلاَمٌ يَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَيَبْكِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ :مِنْ حُبِّكُمْ ، قَالَ :نَظَرْتَ حَيْثُ نَظَرَ اللَّهُ وَاخْتَرْتَ مَنْ خَيَّرَهُ اللَّهُ.

(۳۲۸۰٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اس حال میں کہ ایک لڑکا حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کو دیکھے جا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ پس ابوجعفر رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ لوگوں کی محبت نے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے دیکھا جہاں اللہ نے دیکھا۔ اور تو نے چنا اس شخص کو جس کو اللہ نے چنا۔

(۱۹) ما جاء فِي سعدِ بنِ أبِي وقّاصٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهَا تَقُولُ :أَبِي وَاللهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. (احمد ۱۳۰۱)

(۳۲۸۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(۳۲۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِي بِأَبَوَيْهِ أَحَدًا إلاَّ سَعْدًا فَإِنِّي سَمِعْته يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ارْمِ سَعْدُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. (بخاری ۲۹۰۵۔ مسلم ۱۸۷۶)

(۳۲۸۰۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک کے لیے اپنے والدین کو فدا کیا ہو سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: غزوہ احد کے دن۔ اے سعد! تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ تم تیر چلاؤ۔

(٣٢٨٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(بخاری ۳۷۲۵۔ ترمذی ۲۸۳۰)

(۳۲۸۰۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(٣٢٨١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ : إِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فِي الْغَزْوِ عِنْدَ الْقِتَالِ. (بخاری ۳۷۲۸۔ مسلم ۲۲۷۸)

(۳۲۸۱۰) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ اہل عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں قتال کے وقت پہلا تیر چلایا۔

(٣٢٨١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَعْدًا كَاتَبَ غُلامًا لَهُ فَأَرَادَ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيك ، وَعَمَدَ إِلَى دَنَانِيرَ فَخَصَفَهَا فِي نَعْلَيْهِ ، فَدَعَا سَعْدٌ عَلَيْهِ فَسُرِقَتْ نَعْلاهُ.

(۳۲۸۱۱) حضرت ابو بلج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعد ؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد ؓ نے اپنے ایک غلام سے مکاتبت کا معاملہ کیا، تو انہوں نے اس غلام سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں آپ کو دوں۔ اور آپ ؓ نے کچھ دیناروں کا مطالبہ کیا تھا جو اس نے اپنی جوتیوں میں چھپا لیے تھے۔ پس حضرت سعد ؓ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے دونوں جوتے چوری ہوگئے۔

(٣٢٨١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَتَنَاوَلُ عَلِيًّا فَدَعَا عَلَيْهِ فَتَخَبَّطَتْهُ بُخْتِيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ.

(۳۲۸۱۲) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ایک آدمی کو سنا جو حضرت علی ؓ کے بارے میں غلط بات کر رہا تھا پس آپ ؓ نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو ایک خراسانی اونٹنی نے اس کو روندا اور ماردیا۔

(٣٢٨١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ.

(ابن سعد ۱۴۲)

(۳۲۸۱۳) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد ؓ کی بددعاؤں سے بچو۔

(٣٢٨١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۱۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَأْنُك ، فَقَالَ : لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا مِنْ أُمَّتِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْت صَوْتَ السِّلاحِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ هَذَا ، فَقَالَ : أَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ : جِئْت أَحْرُسُك يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَسَمِعْت غَطِيطَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ.

(بخاری ۲۸۸۵۔ مسلم ۴۰)

(۳۲۸۱۵) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے رہے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پہلو میں تھے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش میری امت کا کوئی نیک آدمی رات کو میری چوکیداری کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ابھی اسی درمیان ہی تھے کہ میں نے ہتھیار کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون شخص ہے؟ آواز آئی۔ میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر میں نے نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(۳۲۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، مَا رَأَيْتهمَا قَبْلُ ، وَلا بَعْدُ ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ. (مسلم ۱۸۰۲۔ ابن حبان ۶۹۸۷)

(۳۲۸۱٦) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو آدمی دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام۔

(۳۲۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هاشم ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۲۸۱۷) حضرت ھاشم بن ھاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے شخص تھے۔

(۳۲۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضى اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۲۸۱۸) حضرت عبد الرحمن بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۰) ما حفِظت فِي طلحة بنِ عبيدِ اللهِ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یاد ہیں

(۳۲۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری ۴۰۶۳۔ ابن ماجہ ۱۲۸)

(۳۲۸۱۹) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو مفلوج تھا۔ اس کے ذریعہ انہوں نے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا تھا۔

(۳۲۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْت بِطَلْحَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ جُرْحًا جُرِحَهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۸۲۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر چوبیس زخم دیکھے جو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگے تھے۔

(۳۲۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۱) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، قَالَ وَدَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، فَقَالَ :هَذَا مِنَ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ.
(ترمذی ۳۲۰۳۔ ابن سعد ۲۱۸)

(۳۲۸۲۲) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا: اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض فرمایا: راوی کہتے ہیں۔ اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے اس حال میں کہ ان پر دو سبز چادریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ

داری پوری کی۔

(۳۲۸۲۳) حَدَّثَنَا يعمر بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابن إسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ :أَوْجَبَ طَلْحَةُ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ. (ترمذی ۱۶۹۲۔ حاکم ۲۵)

(۳۲۸۲۳) حضرت زبیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن یعنی غزوہ احد کے دن یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: طلحہ رضی اللہ نے واجب کرلی۔ (جنت)

(۳۲۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَضُرِبَتْ فَشَلَّتْ إصْبَعُهُ.

(۳۲۸۲۴) حضرت عامر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا بچاؤ کیا تو ان کو اتنے زخم آئے کہ ان کی انگلی مفلوج ہوگئی۔

(۲۱) ما حِفظت فِي الزّبيرِ بنِ العوّامِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت زبیر بن العوّام کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَقَالَ :بِأَبِي وَأُمِّي. (نسائی ۱۰۰۳۰۔ ابن حبان ۶۹۸۴)

(۳۲۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے غزوہ بنو قریظہ کے دن اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۳۲۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَحَوَارِيٌّ مِنْ أُمَّتِي. (نسائی ۸۲۱۲۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۸۲۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زبیر میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ اور میری امت میں سے میرے حواری ہیں۔

(۳۲۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ زبیر رضی اللہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَصَدْرُهُ كَأَنَّهُ الْعُيُونُ مِنَ الطَّعْنِ وَالرَّمْيِ.

(۳۲۸۲۸) حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی زیارت کی کہ ان کا سینہ گویا کہ وہ تیروں اور نیزوں کا چشمہ ہو!۔

(۳۲۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ ، نُفِخَتْ نَفْخَةٌ : أُخِذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ : مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ ، قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ.

(۳۲۸۲۹) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پہلا آدمی جس نے اللہ کے راستہ میں تلوار سونتی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ خبر اُڑا دی گئی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔! پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نکلے کہ وہ لوگوں کو اپنی تلوار سے چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے اونچے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تجھے کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کی تلوار کے لیے بھی دعا فرمائی۔

(۳۲۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ : ثَلاَثَ مَرَّاتٍ : مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ ، فَقَالَ : الزُّبَيْرُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَجَمَعَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي. (ترمذی ۳۷۴۵۔ احمد ۳۰۷)

(۳۲۸۳۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص جائے گا اور میرے پاس بنو قریظہ والوں کی خبر لائے گا؟ پس حضرت زبیر رحمہ اللہ سوار ہوئے اور ان کی خبر لائے۔ پھر لوٹے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: کون شخص میرے پاس ان کی خبر لے کر آئے گا۔ ہر مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں لاؤں گا۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: تجھ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

(۳۲۸۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. (ترمذی ۳۷۴۴۔ احمد ۸۹)

(۳۲۸۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے۔ میرے حواری زبیر ہیں۔

(۳۲۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ لِي : كَانَ أبواك مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمَ الْقَرْحُ. (مسلم ۱۸۸۱)

(۳۲۸۳۲) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے والدان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا باوجود یکہ وہ زخم کھا چکے تھے۔

(۳۲۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يَقُولُ : أَنَا ابْنُ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ كُنْتَ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ وَإِلاَّ فَلاَ. (طبرانی ۲۲۵)

(۳۲۸۳۳) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کا بیٹا ہوں اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو آل زبیر رضی اللہ عنہ میں سے ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسا نہیں ہے۔

(۳۲۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرُ فَرَسَيْنِ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ. (ابن سعد ۱۰۳)

(۳۲۸۳۴) حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

(۲۲) ما حفظت في عبدِ الرّحمانِ بنِ عوفٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صياح ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَتَيَا قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَذَكَرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَالَ : اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكْت صَفْوَهَا وَسَبَقْت رَنْقَهَا ، وَقَالَ الآخَرُ : اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ ذَهَبْت بِبِطِنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا. (احمد ۱۳۵۵۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۲۸۳۶) حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے، ان دونوں میں سے ایک نے ایسے ان کا ذکر فرمایا: ابن عوف چلے گئے۔ پس تحقیق تم نے اپنی سچائی کو پالیا۔ اور تم جھوٹ اور گدلے پن پر غالب آ گئے۔ اور دوسرے نے یوں فرمایا: ابن عوف رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ تحقیق تم اپنے نامۂ اعمال کو ایسے لے گئے کہ تم نے اس کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی۔

(۳۲۸۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ :اذْهَبَ ابْنُ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۸۳۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ابن عوف چلے گئے اور انہوں نے اپنے اجر کو حکومت یا امارت سے کم نہیں کیا۔"

(۲۳) ما جاء فِي الحسنِ والحسينِ رضي الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُنَحُّونَهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُمَا بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي ، مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. (ابن حبان ۶۹۷۰۔ طبرانی ۲۶۴۴)

(۳۲۸۳۸) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما رسول اللہ کی کمر مبارک پر کھیل رہے ہوتے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ پس لوگ ان دونوں کو ہٹانے لگتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ان کو چھوڑ دو۔ ان دونوں پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا. (احمد ۵۳۱۔ ابویعلی ۶۱۸۷)

(۳۲۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔ یعنی حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۲۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۳۷۶۸۔ احمد ۶۴)

(۳۲۸۴۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْت مَعَهُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۴۱) حضرت زرّ بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے سامنے پیش ہوا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھ پر درود و سلام بھیجے اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(بخاری ۲۷۰۴)

(۳۲۸۴۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ منبر پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بلند کر کے فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیں گے۔

(۳۲۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۲۵۹۹)

(۳۲۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ ؛ أَنَّهُ جَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَسْعَيَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ ، وَقَالَ : إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ. (ابن ماجہ ۳۶۶۶۔ احمد ۱۷۲)

(۳۲۸۴۴) حضرت یعلی العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے سینہ سے لگالیا اور فرمایا: اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔

(۳۲۸٤٥) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، وعَلِيٍّ ، وَحَسَنٍ ، وَحُسَيْنٍ : أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ،

وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. (ابن ماجہ ۱۴۵۔ ابن حبان ۶۹۷۷)

(۳۲۸۴۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری جس کے ساتھ لڑائی اور جنگ میری بھی اس سے جنگ ہے، اور تمہاری جس کے ساتھ صلح تو میری بھی اس سے صلح ہے۔

(٣٢٨٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ ، قَالَ : طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ إِلَيَّ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ : مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ ، فَكَشَفَ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ ، فَقَالَ : هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(ترمذی ۳۷۶۹۔ ابن حبان ۶۹۶۷)

(۳۲۸۴۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی حاجت کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اٹھایا ہوا تھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا! تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا ہوا ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ہٹائی تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(٣٢٨٤٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. (بخاری ۳۷۳۵۔ طبرانی ۲۶۴۲)

(۳۲۸۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(٣٢٨٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلَاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ. (حاکم ۵۹۳)

(۳۲۸۴۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے مباہلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(٣٢٨٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي سَمَّيْتُ

ابْنَيَّ هَذَيْنِ بِاسْمِ ابْنَيْ هَارُونَ :شَبَّرٌ ، وَشَبِّيرًا. (حاکم ۱۶۸۔ طبرانی ۲۷۷۸)

(۳۲۸۴۹) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام شبّر اور شبیر حضرت ہارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کے ناموں پر رکھا ہے۔

(۳۲۸۵۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ ، أَوِ الْحُسَيْنِ فَقَامَ فَزِعًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ ، لَقَدْ قُمْت إِلَيْهِ ، وَمَا أَعْقِلُ.

(۳۲۸۵۰) حضرت یحیٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی ،تو آپ ﷺ گھبرا کر کھڑے ہوگئے۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک اولاد بھی فتنہ ہے تحقیق میں ان کے لیے کھڑا ہوا اور مجھے سمجھ بھی نہیں آئی۔

(۳۲۸۵۱) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(۳۲۸۵۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۳۲۸۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَسْدِ آدَم طِوَالٌ ، فَقَالَ :لقد رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حبوته يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ ، فَلْيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. (بخاری ۳۱۲۔ احمد ۳۶۶)

(۳۲۸۵۲) حضرت زہیر بن اقمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک شخص بہت لمبے قد والا تھا کھڑا ہو کر کہنے لگا: تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس شخص کی کوکھ میں رکھ کر ارشاد فرمارہے تھے: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے پس چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرے اور چاہیے کہ حاضر شخص اس بات کو غائب شخص تک پہنچادے۔

(۳۲۸۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ :(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَأَيْت هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

(۳۲۸۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سامنے سے تشریف لائے اس حال میں کہ ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں چلتے پھر ٹھوکر کھا کر گر جاتے پھر کھڑے ہوتے۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور ان دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر ارشاد فرمایا: اللہ اور

اس کے رسول ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا پس مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع فرما دیا۔

(۳۲۸۵٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ ؟ فقال له ابن عمر :ممن أنت ؟ فقال :رجل مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :هَا انْظُرُوا هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. (بخاری ۵۹۹٤۔ احمد ۹۳)

(۳۲۸۵٤) حضرت ابن ابی نعیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے مچھر کے خون سے متعلق سوال کیا۔ تو حضرت ابن عمر ؓ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: کہ میں اہل عراق میں سے ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اوہ! لوگو اس کی طرف دیکھو یہ ایک مچھر کے خون کے متعلق مجھ سے سوال کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کر دیا! اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: وہ دونوں میری دنیا کی بہاریں ہیں۔

(۳۲۸۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلاةٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَ فِيهَا ، قَالَ أَبِي :فَرَفَعْت رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَإِذَا الْغُلامُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدْت رَأْسِي فَسَجَدْت ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ الْقَوْمُ :يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَجَدْت فِي صَلاتِكَ هَذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْت تَسْجُدُهَا ، أَفَكَانَ يُوحَى إلَيْك ؟ قَالَ :لاَ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْت أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. (احمد ۴۹۳۔ حاکم ۶۲۶)

(۳۲۸۵۵) حضرت عبد اللہ بن شداد ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت شداد ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن ؓ اور حضرت حسین ؓ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھایا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی پیٹھوں کے درمیان اپنی نماز کا سجدہ ادا کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ میرے والد نے کہا: کہ میں نے تمام لوگوں کے درمیان سے سر اٹھایا۔ تو دیکھا ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں نے دوبارہ اپنا سر سجدہ میں رکھ دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آج آپ ﷺ نے اپنی نماز میں ایسا سجدہ کیا جو آپ ﷺ نے کبھی زندگی بھر نہیں کیا۔ کیا آپ ﷺ پر کوئی

وحی کی جا رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوگیا تھا۔ تو میں نے ناپسند کیا کہ میں جلدی سے اٹھ جاؤں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کرلے۔

(۳۲۸۵۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ ، قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ لِعَدِيٍّ : حَسَنٌ ، قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۳۷۴۹۔ احمد ۲۸۳)

(۳۲۸۵۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اور فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی اس سے محبت فرما۔ شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت حسن رحمہ اللہ سے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۲۸۵۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ الْمَدِينِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَ أُذُنَايَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ حَسَنٍ ، أَوْ حُسَيْنٍ وَهُوَ يَقُولُ : تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ، قَالَ : فَيَضَعُ الْغُلاَمُ قَدَمَهُ عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ فَيَضَعُهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : افْتَحْ فَاكَ ، قَالَ : ثُمَّ يُقَبِّلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ. (بخاری ۲۴۹۔ طبرانی ۲۶۵۳)

(۳۲۸۵۷) حضرت ابومزرّد مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے نبی ﷺ کو سنا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ آنکھ کی طرح پتلا ہوجا۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ پس بچے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھا پھر آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر اپنے سینہ پر بٹھالیا۔ اور پھر ارشاد فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

(۳۲۸۵۸) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : اصْطَرَعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حُسَيْنٌ ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ : كَأَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْك ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ يَقُولُ : هِيَ حُسَيْنٌ. (ابن عدی ۱۶۷۸)

(۳۲۸۵۸) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو پچھاڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ وہ آپ ﷺ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔

(۳۲۸۵۹) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ ،

قَالَ :وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ. (طبرانی ۳۹۹۹)

(۳۲۸۵۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے انصار کی مجلسوں میں سے ایک مجلس پر گزرے۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ کتنی اچھی سواری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔

(۳۲۸۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ ، فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي الطَّرِيقِ فاستمثل أَمَامَ الْقَوْمِ ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ وَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالأُخْرَى تَحْتَ قَفَاهُ ، ثُمَّ أَقْنَعَ رَأْسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ فَقَبَّلَهُ ، فَقَالَ :حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ.

(ترمذی ۳۷۷۵۔ ابن حبان ۸۰۷)

(۳۲۸۶۰) حضرت یعلی یعمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی دعوت میں جانے کے لیے نکلے، تو راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ تو وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو بچہ نے ادھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے رہے۔ پھر یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی تھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ ان کی گدی کے نیچے رکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نیچے جھکا کر اپنے منہ کو ان کے منہ پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اور حسین رضی اللہ عنہ تمام نواسوں میں سب سے بہتر نواسے ہیں۔

(٢٤) ما ذُكِر فِي جعفرِ بنِ أَبِي طالِبٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةِ جَعْفَرٍ أَنِ ابْعَثِي إِلَيَّ بَنِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :فَأُتِيَ بِهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدِمَ إِلَيْكَ إِلَى أَحْسَنِ الثَّوَابِ فَاخْلُفْهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ. (احمد ١٦٩٠)

(۳۲۸٦١) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی طرف قاصد بھیجا کہ وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں۔ پس ان بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا

فرمائی۔ اے اللہ! یقیناً جعفر تیرے پاس آگیا اچھے ثواب کی طرف۔ پس تو اس کی اولاد میں سب سے بہتر شخص کو جانشین بنا۔ جیسے تو نے اپنے نیک بندوں میں سے ایک بندے کو جانشین بنایا۔

(٣٢٨٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشِ لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، فَقَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيت عُمَرَ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ : مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُغَضَاءِ وَالْبُعَدَاءِ وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۲۸۶۲) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملے اور ان سے فرمایا: ہم لوگ ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ تو وہ کہنے لگیں۔ میں واپس نہیں لوٹوں گی یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤں۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی تو انہوں نے کہا: کہ یقیناً وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور بے شک وہ ہم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی۔

حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت سے یوں فرمایا: ایسی بات نہیں۔ ہم لوگ تو دشمنوں اور نسب سے دور لوگوں کی زمین میں تھے۔ اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جو تمہارے جاہلوں کو نصیحت فرما دیتے اور تم میں سے بھوکوں کو کھانا کھلا دیتے۔

(٣٢٨٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ثَلاثًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۲۸۶۳) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت زید اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا: پھر یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما اور عبد اللہ بن رواحہ کی بھی۔

(٣٢٨٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلُهُ عَلَى السَّرِيرِ ، وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۲۸۶۴) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تینوں خواب میں دکھلائے گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کو دو پروں والے فرشتہ کی صورت میں دیکھا جو خون میں لت پت تھے۔ اور زید ان کے سامنے تخت پر تھے اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ ان سے اعراض کرنے والے تھے۔

(٣٢٨٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، وهَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہو۔

(٣٢٨٦٦) حَدَّثَنَا عَبْد الله بن نُمَيْر ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہو۔

(٣٢٨٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ : أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي. (بخاری ۲۶۹۹۔ ترمذی ۳۷۶۵)

(۳۲۸۶۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہو۔

(٣٢٨٦٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَمَّا أَنْتَ يا جَعْفَر فَأَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اے جعفر! تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہو۔

(٣٢٨٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبُلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۲۸۶۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن بلقاء مقام پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو جعفر کے اہل خانہ میں اس شخص کو جانشین بنا جس کو تو نے اپنے نیک بندوں میں سے جانشین بنایا ہو۔

(٣٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقِيلَ لَهُ : قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ

بِفَتْحِ خَيْبَرَ ، ثُمَّ تَلَقَّاهُ وَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۲۸۷۰) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو کسی نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نجاشی کے پاس سے آنے کی خبر سنائی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے ان دونوں میں سے کس بات کی زیادہ خوشی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی یا خیبر کے فتح ہونے کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور ان کو اپنے سے چمٹا لیا پھر دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ پر ان کا بوسہ لیا۔

(۳۲۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عَلِيًّا تَزَوَّجَ أَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُمَا :أَنَا أَكْرَمُ مِنْك ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيك ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ :اقْضِي بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتْ :مَا رَأَيْت شَابًّا مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ جَعْفَرٍ ، وَمَا رَأَيْت كَهْلاً كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ :مَا تَرَكْت لَنَا شَيْئًا وَلَوْ قُلْت غَيْرَ هَذَا لَمَقَتُّك ، فَقَالَتْ :وَاللهِ إنَّ ثَلاثَةً أَنْتَ أَخَسُّهُمْ لَخِيَارٌ. (ابن سعد ۲۸۵)

(۳۲۸۷۱) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی، تو حضرت اسماء کے بیٹے محمد بن جعفر اور محمد بن ابی بکر آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا باپ تیرے باپ سے افضل ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ اتنے میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرب کا کوئی جوان جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اور میں نے کوئی بوڑھا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو نے ہمارے لیے کوئی بات ہی نہیں چھوڑی۔ اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور جواب دیتی تو میں تم سے بہت سخت ناراض ہوتا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور تم ان تینوں میں سب سے کم بہتر ہو۔

(۲۵) فضل حمزة بنِ عبدِ المطّلِبِ أسدِ اللهِ رضى الله عنه

حضرت حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْفَيْنِ وَيَقُولُ :أَنَا أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۱۹۲)

(۳۲۸۷۲) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو تلواروں سے لڑا کرتے تھے اور فرماتے جاتے! میں اللہ کا شیر ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں۔

(۳۲۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلائِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ. (بیهقی ۱۵)

(۳۲۸۷۳) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؓ نے ارشاد فرمایا: غزوہ احد کے دن حضرت حمزہ ؓ کو شہید کر دیا گیا۔ اور حضرت حنظلہ بن راہب ؓ کو بھی شہید کر دیا گیا جن کو فرشتوں نے غسل دے کر پاک کیا۔

(٣٢٨٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَأَوْا مِنَ الْخَيْرِ مَا رَأَوْا ، قَالُوا : يَا لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَابَنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۲۸۷۴) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت مصعب بن عمیر ؓ غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے اور انہوں نے جو ثواب و انعام دیکھنا تھا دیکھ لیا تو کہنے لگے۔ کاش ہمارے بھائی بھی اس کے بارے میں جان لیتے جو ہمیں ثواب و انعام ملا ہے تا کہ ان کے شوق میں مزید اضافہ ہوتا۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے یہ پیغام ان کو پہنچاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں! ترجمہ: اور تم ہرگز گمان مت کرو ان لوگوں کو مردہ جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیے گئے بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ کے اس قول تک...... اور یقیناً اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(٣٦) ما ذكر فِي العبّاسِ رضي الله عنه عمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس ؓ کے بارے میں منقول ہیں

(٣٢٨٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا عنده ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَغْضَبَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ : مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلاقَوْا تَلاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَحَتَّى اسْتَدَرَّ عَرَقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَرَّ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي ، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ. (ترمذی ۳۷۸۵۔ احمد ۲۰۷)

(۳۲۸۷۵) حضرت عبد المطب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس حال میں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کس نے آپ ؓ کو غصہ دلایا؟ آپ ؓ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! قریش کے لوگوں کو ہم سے کیا ہوا؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوشگو

چہرے سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ اس طرح نہیں ہوتے؟ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان موجود رَگ پھڑ کنے لگی۔ اور جب آپ ﷺ غصہ ہوتے تو یہ رگ پھڑکتی تھی۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ایمان ہرگز داخل نہیں ہوگا کسی آدمی کے دل میں یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے محبت کرے، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی، تحقیق اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(٣٢٨٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفَظُونِي فِي الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي ، وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ.

(٣٢٨٧٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری حفاظت کیا کرو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ پس بے شک میرے آباؤ اجداد میں سے بس وہ ہی باقی ہیں۔ اور بے شک آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(٣٢٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى وُجُوهَ قَوْمٍ وَقَائِعَ أَوْقَعْتَهَا فِيهِمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يُصِيبُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي ، أَتَرْجُو سَلْهَبُ شَفَاعَتِي ، وَلا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. (طبرانی ١٢٢٢٨)

(٣٢٨٧٧) حضرت ابو الضحی مسلم بن صبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگوں کے چہروں میں ناگواریاں دیکھتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ یہ تم سے محبت کریں میری قرابت کی وجہ سے، اے بنو سلہب والو کیا تم میری شفاعت کی امید کرتے ہو اور بنو عبد المطلب والے نہیں کرتے۔

(٣٢٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ : هَلُمَّ هَاهُنَا فَإِنَّكَ صِنْوِي . (ابن سعد ٢٦)

(٣٢٨٧٨) حضرت ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہاں آؤ، بے شک آپ رضی اللہ عنہ تو میرے والد کی طرح ہو۔

(٣٢٨٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ ذَا رَأْيٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْ عَمِّ إِذَا رَأَيْتَ لِي خَطَأً فَمُرْنِي بِهِ.

(ابن ابی عاصم ٣٤٩)

(٣٢٨٧٩) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کوئی بات دیکھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا جان! جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ میں کوئی

غلطی دیکھیں تو مجھے اس بارے میں بتلا دیں۔

(۳۷) ما ذُكِر فِي ابنِ عبّاسٍ رضى الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ. (ابن ابی عاصم ۲۷۹)

(۳۲۸۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پس ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور علم کی دعا فرمائی۔

(۳۲۸۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : جَاءَ طَيْرٌ أَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي كَفَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ أُدْرِجَ ، ثُمَّ مَا رُئِيَ بَعْدُ. (طبرانی ۱۰۵۸۱۔ حاکم ۵۴۴)

(۳۲۸۸۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب بن یسار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کفن میں رکھا گیا تو ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا پھر اس کے بعد کبھی اس پرندے کو نہیں دیکھا گیا۔

(۳۲۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ : الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۲۸۸۲) حضرت ابو کلثوم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں یوں فرماتے سنا: آج کامل علم والا فوت ہو گیا۔

(۳۲۸۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ.

(۳۲۸۸۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمارا زمانہ پاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے علم کے دسویں حصہ تک نہ پہنچتا۔

(۳۲۸۸٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۲۸۸۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ بہترین ترجمان القرآن ہیں۔

(٣٢٨٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي الله عِلْمًا وَفَهْمًا. (احمد ٣٣٠)

(٣٢٨٨٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ میرے علم اور سمجھ میں مزید ترقی فرمائے۔

(٣٢٨٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عن زكريا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ عِنْدَهُ أَحَدًا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ : لَقَدْ رَأَيْت عِنْدَهُ رَجُلاً ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ عَمِّكَ أَنَّهُ رَأَى عِنْدَكَ رَجُلاً ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : نَعَمْ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْك الْكِتَابَ ، قَالَ : ذَاكَ جِبْرِيلُ.

(طيالسی ٢٧٠٨۔ احمد ٢٩٤)

(٣٢٨٨٦) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا حالانکہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا تھا کہ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا چچا زاد بھائی کہتا ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کو دیکھا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اُتاری۔ وہ جبرائیل تھے۔

(٣٢٨٨٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ فَوَضَعْت لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورَهُ ، فَقَالَ : مَنْ وَضَعَ هَذَا ، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ : عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. (احمد ٢٣٨)

(٣٢٨٨٧) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث کے گھر میں تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عبداللہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تفسیر سکھا۔

(٣٢٨٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ شَيْءٍ ، قَالَ : فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : أَعْيَيْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شؤن رَأْسِهِ.

(٣٢٨٨٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی شے کے بارے میں

سوال کیا۔ پھر انہوں نے وہ بات مجھ سے پوچھی تو میں نے ان کو بتلا دی پھر وہ کہنے لگے۔ تم لوگ مجھ پر عیب لگاتے ہو کہ تم لاتے ہو اس جیسے بچہ کو جس کی ابھی تک سر کی ہڈیاں بھی مجتمع نہیں ہوئیں۔

(۲۸) ما ذکر فِی عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضی الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذْنُك عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ ، وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاك. (مسلم ۱۷۰۸۔ ابن ماجه ۱۳۹)

(۳۲۸۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری اجازت گھر میں آنے کے لیے اتنی ہے کہ پردہ اٹھایا جائے، اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب تک کہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(۳۲۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَسْتُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ ، وَيُوقِظُهُ إِذَا نَامَ ، وَيَمْشِي مَعَهُ فِي الأَرْضِ وَحْشًا. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۰) حضرت ابوالملیح الھذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پردہ کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زمین میں اکیلے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ الْوِسَادِ وَالسِّوَاكِ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۱) حضرت عبداللہ بن شداد کنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ اٹھانے والے راز دار تھے۔

(۳۲۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ القاسم ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُلْبِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَيَمْشِي أَمَامَهُ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۲) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہناتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۸۰۹۔ احمد ۷۶)

(۳۲۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۳۲۸۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : جَعَلَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ مِمَّا تَصْنَعُ الرِّيحُ بِعَبْدِ اللهِ تكفته ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَهُوَ أَثْقَلُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِيزَانًا مِنْ أُحُدٍ. (ابوداؤد ۳۵۵۔ احمد ۳۲۰)

(۳۲۸۹۴) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگ ہنسا کرتے تھے اس بات سے کہ جب ہوا تیز چلتی تو حضرت عبداللہ کو اُلٹ پلٹ کرتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گے۔

(۳۲۸۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ :قَدْ جَالَسْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا رَأَيْت أحدا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا، وَلا أَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ، وَلا أَحَبَّ إلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلاَخِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْك يَا عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ.

(۳۲۸۹۵) حضرت تمیم بن حذلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کی مجلسیں اختیار کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی، پس میں نے کسی ایک کو بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ دنیا سے اعراض کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہ ہی مجھے پسند ہے کہ میں قیامت کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ان کے ساتھ ہوں۔

(۳۲۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَضِيت لأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ. (حاکم ۳۱۸۔ طبرانی ۸۴۵۸)

(۳۲۸۹۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت کے لیے وہی بات پسند کی جس کو ابن ام عبد نے پسند کیا ہو۔

(۳۲۸۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ :سَمِعْت عَلِيًّا يَقُولُ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ بِشَيْءٍ مِنْهَا ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى حُمُوشَةِ سَاقَيْهِ فَضَحِكُوا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا يُضْحِكُكُمْ لَرِجْلُ عَبْدِاللهِ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ أُحُدٍ.

(احمد ۱۱۴۔ ابویعلی ۵۹۱)

(۳۲۸۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھیں اور کچھ پھل لے کر آئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہنستے ہو؟ عبداللہ بن مسعود کی ایک ٹانگ ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔

(۳۲۸۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی أَبِی ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِی سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(ابن حبان ٦٢۔ حاکم ٣١٣)

(۳۲۸۹۸) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو چھ میں سے چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہیں تھا۔

(۳۲۸۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۸۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن پاک کو تر وتازہ پڑھے جیسا کہ وہ نازل کیا گیا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اس کو پڑھے۔

(۳۲۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَقْرَبُهُمْ عِنْدَ اللهِ وَسِيلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ٣٩٥)

(۳۲۹۰۰) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش قسمت اصحاب جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت کے دن مرتبہ میں اللہ کے سب سے زیادہ نزدیک ہوں گے۔

(۳۲۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ :وَفَدْت إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِی الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَجَزِعْتُمْ أَنْ فَضَّلْت أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْكُمْ فِی الْجَائِزَةِ لِبُعْدِ شُقَّتِهِمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۹۰۱) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے شام والوں کو انعام دینے میں ہم پر فضیلت دی، اس بارے میں ہم نے ان سے پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: اے کوفہ والو! کیا تم گھبراتے ہو اس بات سے کہ میں نے انعام دینے میں شام والوں کو تم پر فضیلت دی تمہاری روزی کی وجہ سے۔ تحقیق میں نے ام عبد کے مقابلہ میں خود پر تم کو ترجیح دی ہے۔

(۳۲۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :أَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعُمَرُ جَالِسٌ ، فَقَالَ :كَنِيفٌ مُلِیءَ فِقْهًا.

(۳۲۹۰۲) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر فرمایا: ''داڑھی والا فقہ سے بھرا ہوا ہے۔''

(۳۲۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ :أَمَّا

بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَمِيرًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ مُؤَدِّبًا وَوَزِيرًا وَهُمَا مِنَ النُّجَبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ عَلَى نَفْسِي.

(۳۲۹۰۳) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن مضرب ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگوں کو حضرت عمر ؓ کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں لکھا تھا: حمد وصلوۃ کے بعد، پس تحقیق میں نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو تمہاری طرف امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کو استاذ اور وزیر بنا کر۔ یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے شریف ساتھیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن ام عبد ؓ کے معاملہ میں خود پر دوسروں کو ترجیح دے دی۔

(٣٢٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو معاوية ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : عَلِمَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ ، وَكَفَى بِذَلِكَ عِلْمًا.

(۳۲۹۰۴) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی ؓ سے عرض کیا: آپ ؓ ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کے بارے میں بتلائیے۔ آپ ؒ نے فرمایا: انہوں نے قرآن وحدیث کو سیکھا۔ اور ان کو یہ چیز علم کے اعتبار سے کافی تھی۔

(٣٢٩٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۲۹۰۵) حضرت صالح بن حیان ؒ فرماتے ہیں حضرت ابن بریدہ ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی اس آیت (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) وہ لوگ پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا کہ کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے ابھی ابھی؟ اس سے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ مراد ہیں۔

(٣٢٩٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَدْيِهِ وَدَلِّهِ وَسَمْتِهِ.

(۳۲۹۰۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ چلنے میں، ہدایت اور طریقہ میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ تھے۔

(٣٢٩٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرْنَا بَعْضَ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَأَثْنَى الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً أَحْسَنَ خُلُقًا ، وَلا أَرْفَقَ تَعْلِيمًا ، وَلا أَشَدَّ وَرَعًا ، وَلا أَحْسَنَ مُجَالَسَةً مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : نَشَدْتُكُمَ اللَّهَ إِنَّهُ لَلصِّدْقُ مِنْ قُلُوبِكُمْ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالُوا ، وَأَفْضَلُ.

(۳۲۹۰۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حبہ بن جوین ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ حضرت علی ؓ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کچھ باتوں کا ذکر کیا اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے کسی شخص کو بھی نہیں دیکھا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھے اخلاق والا، تعلیم میں نرمی کرنے والا، اور سب سے زیادہ تقوے والا، اور اچھی مجلسوں والا ہو، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات صدق دل سے کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ میں بھی وہی بات کہتا ہوں جو ان لوگوں نے کہی۔ کہ وہ افضل ہیں۔

(٣٢٩٠٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ : لَمَجْلِسٌ كُنْتُ أُجَالِسُهُ عَبْدَ اللهِ أَوْثَقُ مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

(٣٢٩٠٨) حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ مجلس جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ سنت پر عمل کرنے کے اعتبار سے بہت مضبوط تھیں۔

(٢٩) ما ذُكِرَ فِي عمَّارِ بنِ ياسِرٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(٣٢٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ : ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

(ابن حبان ٧٠٧٥۔ احمد ١٣٠)

(٣٢٩٠٩) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آنے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو، خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔

(٣٢٩١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أبي عمار ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمَّارٌ مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(٣٢٩١٠) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(٣٢٩١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : ادْنُهْ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْك إِلاَّ عَمَّارٌ فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا بِظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(٣٢٩١١) حضرت ابولیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جاؤ پس کوئی شخص بھی اس مجلس کا زیادہ حقدار نہیں ہے سوائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے۔ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر پر مشرکین کی تکلیفوں کے نشان دکھلائے۔

(٣٢٩١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُ سُمَيَّةَ مَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا. (احمد ۳۸۹۔ حاکم ۳۸۸)

(۳۲۹۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو امروں میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے زیادہ درست امر کو اختیار فرمایا۔

(٣٢٩١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ ، وَكَذَلِكَ دَأْبُ الأَشْقِيَاءِ الْفُجَّارِ.

(احمد ۱۵۹۸)

(۳۲۹۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ہوا؟ عمار رضی اللہ عنہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ لوگ اس جہنم کی طرف بلاتے ہیں؟ اور یہی عادت و طریقہ ہے بدبخت اور فاجروں کا۔

(٣٢٩١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ ، وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ ، وَقَدْ دَخَلَ الإِيمَانُ فِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ ، وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ جَسَدِهِ.

(۳۲۹۱۴) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھولنے والے مومن تھے۔ جب تم ان کو یاد کراتے تو ان کو یاد آ جاتا۔ اور تحقیق ایمان ان کے کان اور ان کی آنکھ میں داخل ہوا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم کے اس حصہ کو ذکر کیا جو اللہ نے چاہا۔

(٣٢٩١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالُوا لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ.

(۳۲۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک ایسے مومن تھے جنھیں بھلا دیا گیا۔ اگر یاد کرو تو یاد آ جائیں۔

(٣٢٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ جَبَلٌ فَمَاتَ ، قَالَ : مَا مَاتَ عَمَّارٌ. (ابن سعد ۲۵۴۔ احمد ۱۵۹۷)

(۳۲۹۱۶) حضرت ھذیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ حضرت

عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ نہیں مرے۔

(٣٢٩١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ وَرْدَانَ الْمُؤَذِّنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُلِءَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى الْمُشَاشِ وَهُوَ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ. (ابن عساكر ٤٣)

(٣٢٩١٧) حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن پر جہنم کو حرام کر دیا گیا ہے۔

(٣٢٩١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ كَلاَمٌ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْكُونِي ، فَجَعَلَ عَمَّارٌ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ غِلْظَةً ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَبَكَى عَمَّارٌ ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ تَسْمَعُهُ قَالَ :فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَخَرَجْت فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ غَضَبِ عَمَّارٍ ، فَلَقِيته فَرَضِيَ. (احمد ٨٩۔ حاكم ٣٩٠)

(٣٢٩١٨) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی۔ پس عمار رضی اللہ عنہ گئے اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شکایت کرنے لگے۔ تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس حال میں کہ وہ میری شکایت کر رہے تھے۔ گفتگو کے دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا غصہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ نہیں سن رہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو عمار سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے دشمنی کریں گے، اور جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھیں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا تھا اس حال میں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں تھی۔ پھر میں ان سے ملا پس وہ راضی ہو گئے۔

(٣٢٩١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. (ابن ابى عاصم ١١٧)

(٣٢٩١٩) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مسجد جس میں نماز پڑھی گئی اس کے بنانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٢٩٢٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : ﴿إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ. (ابن جرير ١٨٢)

(۳۲۹۲۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیت ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ (مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اس حال میں کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا) یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مُلِءَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۲۹۲۱) حضرت ھانی بن ھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(۳۲۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : (إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ.

(۳۲۹۲۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت: ترجمہ: مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۰) ما ذكر في أبي موسى رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۹۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً ، قَالَ : فَقَدِمَ الأَشْعَرِيُّونَ وَفِيهِمْ أَبُو مُوسَى ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ : غَدًا نَلْقَى الأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ. (احمد ۱۰۵)

(۳۲۹۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے جو دل کے بہت زیادہ نرم ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس قبیلہ اشعر کے لوگ آئے جن میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ لوگ رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے: ترجمہ: کل ہم محبوب لوگوں سے ملیں گے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے گروہ سے۔

(۳۲۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں

سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۵) حُدِّثْت عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لقد أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ محمد بن عمرو ، عَنْ أبي سلمة ، عن أبي هريرة قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق ابو موسیٰ اشعری کو حضرت داؤد علیہ السلام کے گھرانے کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لأَبِي مُوسَى :هُمْ قَوْمُ هَذَا ، يَعْنِي فِي قَوْلِهِ : ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ قَوْمُ هَذَا. (ابن سعد ۱۰۷۔ حاکم ۳۱۳)

(۳۲۹۲۷) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہ لوگ وہی قوم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''پس عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائیں گے جن سے وہ محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔'' کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی قوم ہیں۔

(۳۱) ما ذكر فِي خالِدِ بنِ الوليدِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بيان ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَاوَرَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا لَكُمْ وَلِسَيْفٍ مِنْ سُيُوفِ اللهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ. (ابن سعد ۳۹۵۔ احمد ۱۴۷۹)

(۳۲۹۲۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کسی ایک کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہوا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے بارے میں جس کو اللہ نے کفار پر سونتا ہے؟

(۳۲۹۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،

قَالَ : هَبَطْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَانْقَطَعَ شِسْعُهُ فَنَاوَلْتُهُ نَعْلِي فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَجَلَسَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ لِيُصْلِحَ نَعْلَهُ فَقَالَ لِي : انْظُرْ مَنْ تَرَى قُلْتُ : هَذَا فُلانُ بْنُ فُلان ، قَالَ : بِئْسَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ ، ثُمَّ قَالَ لِي : انْظُرْ إِلَى مَنْ تَرَى قُلْتُ ، هَذَا فُلانٌ ، قَالَ : نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ ، وَالَّذِي قَالَ لَهُ : نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ. (ترمذی ۳۸۴۶)

(۳۲۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سخت گھاٹی میں اتر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتا کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں نے اپنا جوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور درخت کے سائے میں بیٹھ گئے تا کہ اپنا جوتا صحیح کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: فلاں بن فلاں کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بُرا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۹۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ : خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَالِد سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ. (احمد ۹۰)

(۳۲۹۳۰) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو شام والوں پر امیر بنا کر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ اس پر حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر اس امت کے امین شخص کو امیر بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ اور قبیلہ کے سب سے اچھے جوان ہیں۔

(۳۲) ما جاء فِي أَبِي ذَرٍّ الغِفارِيِّ رضی الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يقول : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ يَقُولُ : مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ ، وَلا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (ترمذی ۳۸۰۱۔ احمد ۱۶۳)

(۳۲۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ نہ زمین پناہ دیتی ہے اور نہ ہی آسمان سایہ کرتا ہے ابوذر سے زیادہ کسی سچے انسان پر۔

(٣٢٩٣٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ بِلالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (احمد ۴۴۲۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ ہی زمین پناہ دیتی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے کسی سچے انسان کو۔

(٣٢٩٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى تَوَاضُعِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ. (ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ زمین پناہ دیتی ہے ابوذر سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے سچے انسان کو۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عاجزی وانکساری کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ لے۔

(٣٢٩٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : إِنِّي لأَقْرَبُكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَةِ مَا تَرَكْتُهُ فِيهَا ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إلاَّ قَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي.

(احمد ۱۶۵۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۴) حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: یقیناً میں تم سب میں قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوں گا مجلس کے اعتبار سے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے نکلے جیسا کہ میں نے اس کو اس دنیا میں چھوڑا تھا۔ اور یقیناً اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں ہے میرے سوا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ دنیا سے چمٹ گیا۔

(٣٣) ما ذكر في فضلِ فاطِمة رضي الله عنها ابنةِ رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مذکور ہیں

(٣٢٩٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

(۳۲۹۳۵) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اس

کو غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

(٣٢٩٣٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قُلْت لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْتُك حِينَ أَكْبَبْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتِ ، قَالَتْ :أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي إِنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ ، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، فَضَحِكْتُ.

(بخاری ٣٦٢٣۔ مسلم ٩٩)

(٣٢٩٣٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میں نے تجھے دیکھا تھا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں ان کے مرض وفات میں پھر رونے لگیں۔ پھر تم دوبارہ ان پر جھکیں پس دوسری مرتبہ تم ہنس پڑیں؟! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں جب پہلے جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ وہ فوت ہونے والے ہیں۔تو میں رو پڑی۔ پھر میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ میں اپنے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی۔ اور بے شک میں جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں۔ سوائے مریم بن عمران کے۔ تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

(٣٢٩٣٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعْته ، فَقَالَ :مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُخْبِرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(٣٢٩٣٧) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی مجھ پر درود و سلام پڑھنے کی، اور اس نے مجھے بتلایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(٣٢٩٣٨) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ :الصَّلاَةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (ترمذی ٣٢٠٦۔ ابویعلی ٣٩٦٦)

(٣٢٩٣٨) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو چھ مہینے تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرتے رہے اور فرماتے! اے گھر والو! نماز کا وقت ہے۔ پس اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے گندگی کو دور کردے۔ اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔

(٣٢٩٣٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَخَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ.

(ترمذی ٣٨٧٨۔ نسائی ٨٣٥٥)

(۳۲۹۳۹) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ، اور خدیجہ بنت خویلد کے بعد۔

(۳۲۹٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَاسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، فَقَالَ : عَنْ حَسَبِهَا تَسْأَلُنِي ، قَالَ عَلِيٌّ : قَدْ أَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا وَلَكِنْ تَأْمُرُنِي بِهَا ؟ قَالَ : لاَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي ، وَلا أُحِبُّ أَنْ تَجْزَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. (حاکم ۱۵۸)

(۳۲۹۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کے لیے اس کے چچا حارث بن ھشام کو پیام نکاح بھیجا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بارے میں مشورہ مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں جانتا ہوں اس کا حسب ونسب کیا ہے۔ لیکن کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ پریشان ہو۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے ہوں۔

(٣٤) ما ذكر في عائشة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ زَوْجِي فِي الْجَنَّةِ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۲۹۴۱) حضرت مسلم بطین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی میری بیوی ہیں۔

(۳۲۹٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. (مسلم ۱۸۸٦۔ ترمذی ۱۸۳۴)

(۳۲۹۴۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے آدمی کامل ہوئے اور عورتوں میں کامل نہیں ہوئیں مگر آسیہ فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سب کھانوں پر۔

(۳۲۹٤۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ تَفْضُلُ النِّسَاءَ كَمَا يُفَضَّلُ الثَّرِيدُ سَائِرَ الطَّعَامِ.

(۳۲۹۴۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ عورتوں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہیں جیسا کہ ثرید کھانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

(۳۲۹٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ وَآخَرَ مَعَهُ أَتَيَا عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا فُلانُ هَلْ سَمِعْت حَدِيثَ حَفْصَةَ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : خِلالٌ فِي تِسْعٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إلاَّ مَا آتَى اللَّهُ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، وَاللهِ مَا أَقُولُ هَذَا أَنِّي أَفْتَخِرُ عَلَى صَوَاحِبِي ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ : وَمَا هِيَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : نَزَلَ الْمَلَكُ بِصُورَتِي ، وَتَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ ، وَأُهْدِيت إلَيْهِ لِتِسْعِ سِنِينَ ، وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا لَمْ يُشْرِكْهُ فِيَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَأَتَاهُ الْوَحْيُ وَأَنَا وَإِيَّاهُ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَكُنْت مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إلَيْهِ ، وَنَزَلَ فِي آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَتِ الأُمَّةُ تَهْلِكُ فِيهِنَّ ، وَرَأَيْت جِبْرِيلَ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي ، وَقُبِضَ فِي بَيْتِي لَمْ يكن أَحَدٌ غَيْرُ الْمَلَكِ وَأَنَا.

(بخاری ۱۰۹۲۔ حاکم ۱۰)

(۳۲۹۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن زید فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن صفوان اور ان کے ساتھ ایک دوسرا آدمی یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے فلاں! کیا تو نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! ام المؤمنین، اس پر حضرت عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ حدیث کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھ میں نو خصلتیں ایسی ہیں جو لوگوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہیں۔ سوائے ان کے جو اللہ نے حضرت مریم بنت عمران کو عطا فرمائیں۔ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کہتی کہ میں اپنی ساتھیوں پر فخر کرتی ہوں عبداللہ بن صفوان نے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ خصلتیں کیا ہیں؟

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فرشتہ میری تصویر لے کر اترا، اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی جب کہ میں سات سال کی تھی اور مجھے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا نو سال کی عمر میں۔ اور آپ ﷺ نے صرف مجھ باکرہ سے شادی کی۔ اور اس میں میرا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور آپ ﷺ کے پاس وحی آتی اس حال میں کہ میں اور آپ ﷺ ایک ہی بستر میں ہوتے۔ اور میں آپ ﷺ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میرے بارے میں قرآن کی چند آیات اتریں۔ اور قریب تھا کہ امت ان کے بارے میں ہلاک کر دی جاتی۔ اور میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور میرے علاوہ کسی عورت نے بھی ان کو نہیں دیکھا۔ اور آپ ﷺ کا وصال میرے گھر میں ہوا جہاں میرے اور فرشتہ کے سوا کوئی نہیں تھا۔

(۳۲۹٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مجالد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ، قَالَتْ : بَيْنَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ إِذْ دَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَيْنَا رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَعْرَفَةِ الْفَرَسِ فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، قَالَتْ :ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُنَاجِي ، قَالَ :وَهَلْ رَأَيْت أَحَدًا ، قَالَتْ :قُلْتُ :نَعَمْ ، رَأَيْت رَجُلاً عَلَى فَرَسٍ ، قَالَ :بِمَنْ شَبَّهْته ، قَالَتْ :بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ، قَالَ :ذَاكَ جِبْرِيلُ ، قَالَ :قَدْ رَأَيْت خَيْرًا :قَالَت :ثُمَّ لَبِثْت مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ فَدَخَلَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَائِشَةُ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :هَذَا جِبْرِيلُ ;قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَك مِنْهُ السَّلاَمَ ، قَالَتْ :قُلْتُ :أَرْجِعْ إِلَيْهِ مِنِّي السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ ، جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرَ مَا يَجْزِي الدُّخَلاءَ ، قَالَتْ :وَكَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ. (طبرانی ۹۵۔ حمیدی ۲۷۷)

(۳۲۹۴۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں بیٹھے ہوئے تھے ایک گھوڑے پر سوار آدمی حجرے میں ہم پر داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اس کی طرف گئے اور اپنا ہاتھ گھوڑے کی گردن پر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے بات کرنا شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے۔ تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو نے اس شخص کو کس کے مشابہہ پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے تحقیق تو نے خیر کی بات دیکھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر وہ ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا کہ وہ ٹھہریں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام داخل ہوئے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، تحقیق انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کی طرف سے سلام کہوں۔ میں نے کہا: آپ بھی میری طرف سے ان کو کہہ دیں، اللہ کی سلامتی، رحمت ہو اور برکتیں ہوں۔ اللہ مہمان کو جو تمام داخل ہونے والے مہمانوں میں سب سے بہتر مہمان ہے، بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تھی۔ اس حال میں کہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی بستر میں ہوتے۔

(٣٢٩٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قَدْ أُرِيتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ لِيَهُونَ عَلَيَّ بِذَلِكَ مَوْتِي كَأَنِّي أَرَى كَفَّهَا. (ابن سعد ۶۵)

(۳۲۹۴۶) حضرت مصعب بن اسحاق بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق جنت میں مجھے عائشہ

دکھلائی گئی، تاکہ اس کی وجہ سے مجھ پر میری موت آسان ہوجائے۔ گویا کہ میں نے اس کا ہاتھ دیکھا۔

(۳۲۹۴۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

(بخاری ۵۴۱۹۔ ترمذی ۳۸۸۷)

(۳۲۹۴۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسا کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(۳۲۹۴۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي. (بخاری ۳۱۰۰۔ احمد ۴۸)

(۳۲۹۴۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میرے سینہ اور پیٹ کے درمیان وفات پائی۔

(۳۲۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ يَسْتَنْفِرَانِ النَّاسَ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ :إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ ، أَوْ إِيَّاهَا. (بخاری ۳۷۷۲۔ احمد ۲۶۵)

(۳۲۹۴۹) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ یہ دونوں لوگوں سے مدد طلب کریں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں عیب نکالنے لگا، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ نے ہمیں ان کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا ہے کہ ہم اس کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرمانبرداری کرتے ہیں یا ان کی۔

(۳۲۹۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :إِنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۹۵۰) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

(۳۲۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ :جَائَتْ أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ :يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللَّهَ لِعَائِشَةَ دَعْوَةً نَسْمَعُهَا ، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ مَغْفِرَةً وَاجِبَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً. (حاکم ۱۲)

(۳۲۹۵۱) حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں کہ حضرت ام رومان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں یہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان دونوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے عائشہ کے لیے دعا

فرمائیں جس کو ہم بھی سن لیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما ضروری، ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی۔

(٣٢٩٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(٣٢٩٥٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان پر بھی سلامتی ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

(٣٥) ما جاء فِي فضلِ خدِيجة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آئی ہیں

(٣٢٩٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْك ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ ، أَوْ طَعَامٌ، أَوْ شَرَابٌ ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْك فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ. (بخاری ٣٨٢٠۔ مسلم ١٨٨٧)

(٣٢٩٥٣) حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں ہیں، اس حال میں کہ ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے۔ پس جب یہ آپ ﷺ کے پاس آ جائیں تو آپ ﷺ ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ اور ان کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت بھی سنا دیں۔ جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ تھکاوٹ۔

(٣٢٩٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(مسلم ١٨٨٨۔ بخاری ١٧٩٢)

(٣٢٩٥٤) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت سنائی جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ ہوگی۔

(٣٢٩٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ

عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. (بخاری ۳۴۳۲۔ مسلم ۶۹)

(۳۲۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں۔ اور عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۳۲۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(۳۲۹۵۶) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری سنا دیں جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ ہوگی۔

(۳۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ :خَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةَ ابْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ. (ترمذی ۳۸۷۸۔ احمد ۱۳۳۸)

(۳۲۹۵۷) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے تمام جہان کی عورتوں میں سے چار ہی کافی ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، آسیہ علیہا السلام فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران علیہا السلام۔

(۳۲۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَهُ جِبْرِيلُ إِذْ أَقْبَلَتْ خَدِيجَةُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ خَدِيجَةُ فَأَقْرِئْهَا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّلاَمَ وَمِنِّي.

(۳۲۹۵۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پس آپ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیں۔

(۳۸) فضل معاذٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَى الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَتْوَةٌ. (طبرانی ۴۱)

(۳۲۹۵۹) حضرت محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(۳۲۹۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُبْذَةٌ.

(۳۲۹۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(۳۷) فضل أبي عبيدة رضي الله عنه

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (مسلم ۱۸۸۱۔ ابویعلی ۲۸۰۰)

(۳۲۹۶۱) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور بے شک ہماری امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

(۳۲۹۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَصْحَابِي أَحَدٌ إلاَّ لَوْ شِئْتُ اتَّخَذْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ خُلُقِهِ غَيْرَ أَبِي عُبَيْدَةَ.

(۳۲۹۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ میں چاہتا ہوں اس کے اخلاق کو تبدیل کر دوں سوائے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفُ نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ فَقَالاَ :ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

(بخاری ۳۷۴۵۔ مسلم ۱۸۸۲)

(۳۲۹۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے دو پادری آئے عاقب اور سید۔ ان دونوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجیں جو پوری طرح امانت دار ہو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہن خواہش کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! تم کھڑے ہو جاؤ۔

(٣٢٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۸۸۲۔ ترمذی ۳۷۹۶)

(۳۲۹۶۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٢٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ أَسْتَخْلِفُ لَوْ كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(۳۲۹۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میں کس کو خلیفہ بناؤں؟! کاش کہ ابوعبیدہ بن جراح ہوتے۔

(٣٢٩٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(۳۲۹۶۶) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اچھے شخص ہیں۔

(٣٨) عبادة بن الصّامِتِ رضى الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(٣٢٩٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَوَالِيَ مِنَ الْيَهُودِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ حاضر نصرهم ، وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ وِلاَيَةِ يَهُودٍ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي عُبَادَةَ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَيَعْقِلُونَ﴾.

(۳۲۹۶۷) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے یہود میں بہت سے موالی ہیں۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اوران کی مدد موجود ہے۔ اور میں یہود کی ولایت سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بری ہوں۔ پس اللہ رب العزت نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت اُتاری: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے لےکر ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَيَعْقِلُونَ﴾ تک۔

(٣٩) أبو مسعودٍ الأنصاريّ رضى الله عنه

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان

(٣٢٩٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا

مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ لَهُ : أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ ، قَالَ : أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، أَنْتَ تَعْلَمُهُ.

(۳۲۹۶۸) حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں جانے لگے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر خلیفہ بنا دیا۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو ان سے فرمایا: کیا تو نے وہ بات کی ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے اے فروخ؟! یقیناً تم بوڑھے ہو تحقیق تمہاری عقل چلی گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا میری عقل چلی گئی۔ پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق میرے لیے جنت واجب ہو گئی تم اس کو بہتر جانتے ہو۔

(٤٠) ما جاء فِي أسامة وأبِيهِ رضى الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : مَا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ. (احمد ۱۵۶)

(۳۲۹۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی ایک کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو سن لینے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا قُتِلَ أَبُوهُ قَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ بِالأَمْسِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُلاَقِي مِنْك الْيَوْمَ مَا لاَقَيْت مِنْك أَمْسِ. (احمد ۱۵۳۰)

(۳۲۹۷۰) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے والد کو جب قتل کر دیا گیا تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر اگلا دن آیا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آج میں تم سے اس جگہ مل رہا ہوں جہاں میں تم سے کل ملا تھا؟

(۳۲۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ : فَكَأَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ طَعَنُوا فِي ذَلِكَ لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي

تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(بخاری ۳۷۳۰۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی جانب بھیجنے کے لیے لشکر تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر بنا دیا حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس گویا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسامہ کو لشکر پر امیر بنانے پر نا گواری کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے نا گواری کا اظہار کیا ہے اسامہ کو امیر بنانے پر۔ اور بے شک انہوں نے اسامہ کو امیر بنانے سے پہلے اس کے باپ کو امیر بنائے جانے پر بھی نا گواری کا اظہار کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! وہ امارت کے زیادہ قابل تھے۔ اور بے شک وہ بھی لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور بے شک میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ تمہارے نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ پس تم لوگ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔

(۳۲۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَثَرَ أُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَشُجَّ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمِيطِي عَنْهُ الأَذَى ، فَقَذَرْتُهُ فَجَعَلَ يَمُصُّ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ :لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَكَسَوْتُهُ وَحَلَّيْتُهُ حَتَّى أُنَفِّقَهُ. (ابن ماجه ۱۹۷۶۔ ابن سعد ۶۱)

(۳۲۹۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور ان کے چہرے میں چوٹ لگ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے اذیت کی چیز کو ہٹا دو تو میں نے اس کو اکھاڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خون کو چوستے جاتے اور کلیاں کرتے جاتے۔ اور فرماتے: اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو کپڑے پہناتا اور زیور پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو فروخت کر دیتا۔

(۳۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد ، قَالَ :سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَانَ حَيًّا بَعْدَهُ اسْتَخْلَفَهُ. (احمد ۲۲۷)

(۳۲۹۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی لشکر میں نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کو اس پر امیر بنایا۔ اور اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بنا دیتے۔

(۳۲۹۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ :مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلاَّ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ادْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾. (بخاری ۴۷۸۲۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۴) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کو نہیں پکارتے تھے مگر زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یہاں تک کہ قرآن کی آیت اتری (ترجمہ) تم پکارو انہیں ان کو باپوں کے نام سے۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔

(٣٢٩٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ :أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَأَخُونَا وَمَوْلاَنَا.

(۳۲۹۷۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اے زید ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔

(٣٢٩٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عن علي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۲۹۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماقبل حدیث منقول ہے۔

(٤١) ما جاء فِي أبي بنِ كعبٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہیں

(٣٢٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ أن يَسَارًا السَّدُوسِيَّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ :إِنِّي أُمِرْت أَنْ أُقْرِئَك الْقُرْآنَ ، قَالَ :وَذَكَرَنِي رَبِّي ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فما أَقْرَأَنِي آيَةً فَأَعَدْتها عَلَيْهِ ثَانِيَةً. (بخاری ۳۸۰۹۔ مسلم ۵۵۰)

(۳۲۹۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھاؤں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے رب نے میرا ذکر کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو بھی آیت پڑھاتے تو میں دوبارہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہراتا۔

(٣٢٩٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْك الْقُرْآنَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ : وَذُكِرْتُ ثَمَّ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ أُبَيٌّ :فَبِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا فِي قِرَائَةِ أُبَيٍّ :فَلْتَفْرَحُوا.

(۳۲۹۷۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم کو قرآن پڑھاؤں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ذکر کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ، پس اس وجہ سے چاہیئے کہ وہ خوش ہوں۔ اور حضرت اُبی کی قراءت میں ہے کہ پس تم خوش ہو۔ فليفرحوا

حوا کی بجائے فلتفرحوا ہے۔

(٤٢) ما ذكر في سعدِ بنِ معاذٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (بخاری ۳۸۰۳۔ مسلم ۱۹۱۵)

(۳۲۹۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ أُسَيْدَ بْنِ حُضَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(طبرانی ۵۵۳۔ ابن ابی عاصم ۱۹۲۷)

(۳۲۹۸۰) حضرت اُسید بن حضیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸۱) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (احمد ۲۳۔ ابویعلی ۱۲۵۵)

(۳۲۹۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ سَعْدًا ، قَالَ : إِنَّمَا ، يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ : تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَكَ ، قَالَ : ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(نسائی ۲۱۸۲۔ حاکم ۲۰۶)

(۳۲۹۸۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی محبت میں عرش بھی جھوم اٹھا۔ اور اس کی لکڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کو قبر میں بالکل جوڑ دیا گیا پھر میں نے اللہ سے دعا کی تو قبر کشادہ ہوگئی۔

(۳۲۹۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (ابن سعد ۴۳۴)

(۳۲۹۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ ، قَالَتْ :لَمَّا أُخْرِجَ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ :أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُك وَيَذْهَبُ حُزْنُك فَإِنَّ ابْنَك أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ لَهُ اللَّهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ. (احمد ۴۵۶۔ طبرانی ۴۶۷)

(۳۲۹۸۴) حضرت اسحاق بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت جس کا نام اسماء بنت یزید ہے انہوں نے فرمایا: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ نکالا گیا تو ان کی والدہ چیخیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ سے ارشاد فرمایا: تمہارے آنسو کیوں خشک نہیں ہو رہے اور تمہارا غم کیوں ختم نہیں ہو رہا؟ یقیناً تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لیے اللہ مسکرائے اور عرش بھی اس کی وجہ سے حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، وَقَالَ :حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مَعَ ابْنِ أَخِي فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ :أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ :فَبَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّك شَبِيهٌ بِسَعْدٍ ، إِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَرْسَلَ بِحُلَّةٍ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ :أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَاك أَحْسَنَ مِنْك الْيَوْمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (احمد ۱۲۱۔ ترمذی ۱۷۲۳)

(۳۲۹۸۵) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بھائی کے ساتھ مدینہ آیا تو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا۔ اور میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بہت روئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تم حضرت کے مشابہہ ہو۔ بے شک وہ لوگوں میں سب سے عظیم اور بڑے آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جو ریشم کا تھا اور اس میں سونے کا کام ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملبوس فرمایا: تو لوگ اس کپڑے کو خوبصورتی کی وجہ سے ہاتھ لگا رہے تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کو یہ اچھا لگا؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آج تک اس

سے اچھا اور خوبصورت کوئی کپڑا نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بھی خوبصورت ہیں جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو۔

(۳۲۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِنْ هَذَا. (بخاری ۳۲۴۰۔ ابن ماجه ۱۵۷)

(۳۲۹۸۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ایک ریشم کا جوڑا ہدیہ دیا گیا۔ تو لوگ اس کی ملائمت سے تعجب کرنے لگے۔ اس پر رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد کے رومال اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔

(۳۲۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ سَيِّدِ قَوْمٍ فَقَدْ صَدَقْتَ اللَّهَ مَا وَعَدْته وَهُوَ صَادِقٌ مَا وَعَدَكَ.

(۳۲۹۸۷) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جبکہ وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔ اللہ تمہیں قوم کے سردار کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ پس تم نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا تو نے وہ سچ کر دکھایا اور وہ بھی اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں سچا ہے جو اس نے تم سے وعدہ کیا۔

(۳۲۹۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ : وَانْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. (احمد ۱۵۰۲)

(۳۲۹۸۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب غزوہ خندق کے دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو ان کا خون نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر گر رہا تھا: پس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اس کی کمر ٹوٹے! اس پر نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابو بکر! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔

(٤٣) ما ذكر في أبي الدّرداءِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ.

(۳۲۹۸۹) حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کو علم عطا کیا گیا تھا۔

(٣٢٩٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَدِمَتْ عَلَى عُمَرَ حُلَلٌ ، فَجَعَلَ يُقَسِّمُهَا بَيْنَ النَّاسِ فَمَرَّتْ بِهِ حُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ جَيِّدَةٌ ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ فَخِذِهِ حَتَّى مَرَّ عَلَى اسْمِي ، فَقُلْتُ : اكْسُنِيهَا ، فَقَالَ : أَكْسُوهَا وَاللهِ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك وَأَبُوهُ خَيْرٌ مِنْ أَبِيك ، فَدَعَا عَبْدَ اللهِ بن حنظلة بْنَ الرَّاهِبِ ، فَكَسَاهُ إِيَّاهَا.

(۳۲۹۹۰) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چند جوڑے آئے۔ تو وہ ان جوڑوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک نجرانی جوڑا آیا جو قیمتی تھا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ران کے نیچے رکھ لیا: یہاں تک کہ میرا نام آ گیا۔ میں نے کہا: مجھے یہ جوڑا پہنا دیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جوڑا میں ایسے آدمی کو پہناؤں گا جو تجھ سے بہتر ہے اور اس کا باپ تیرے باپ سے بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن راھب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا۔ اور یہ جوڑا اس کو پہنا دیا۔

(٤٤) ما ذكر من شبّه النَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبرِيل وعِيسى صلى الله عليهما وسلم

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام سے تشبیہ دی

(٣٢٩٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : شَبَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ مِنْ أُمَّتِهِ ، قَالَ : دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ يُشْبِهُ جِبْرِيلَ ، وَعُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ يُشْبِهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ، وَعَبْدُ الْعُزَّى يُشْبِهُ الدَّجَّالَ. (ابن سعد ٢٥٠)

(۳۲۹۹۱) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تین افراد کو تشبیہ دی۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مشابہ ہیں جبرائیل علیہ السلام کے۔ اور حضرت عروہ بن مسعود الثقفی مشابہ ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، اور عبد العزیٰ مشابہ ہے دجال کے۔

(٤٥) ما ذكر فِي ابنِ رواحة رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(٣٢٩٩٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ : اللَّهُمَّ زِدْهُ طَاعَةً إِلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ

رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیہقی ۲۵۷)

(۳۲۹۹۲) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی! اے اللہ! تو اس کی فرمانبرداری میں مزید اضافہ فرما اپنی فرمانبرداری کی طرف اور اپنے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی طرف۔

(۳۲۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ :أَلَا تُحَرِّكُ بِنَا الرِّكَابَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي قَدْ تَرَكْت قَوْلِي ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :اسْمَعْ وَأَطِعْ فَنَزَلَ يَسُوقُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَغَوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَجَبَتْ.

(۳۲۹۹۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہماری رکاب کو نہیں حرکت دیتے؟ تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق میں نے اپنا شعر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ اترے اور اللہ کے نبی ﷺ کی سواری کو ہانک رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے ہمیں ہدایت نہ ملتی،

اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے،

پس تو ہم پر سکینہ ورحمت نازل فرما،

اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اگر ہماری دشمن سے ملاقات ہو جائے۔

بے شک کافروں نے ہم پر سرکشی کی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔

(٤٦) ما ذكر في سلمان من الفضل رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جن میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۲۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ سَلْمَانَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ لأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، قَالَ :فَقَالَ :ثَكِلَتْ سَلْمَانَ أُمُّهُ ، لَقَدِ اتَّسَعَ من

الْعِلْمِ. (ابن سعد ۸۴)

(۳۲۹۹۴) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات پہنچی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ کہ یقیناً تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان کو اس کی ماں گم پائے۔ تحقیق اس کا علم بہت وسیع ہے۔

(۳۲۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ.

(۳۲۹۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلمان رضی اللہ عنہ ایران والوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

(۳۲۹۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالُوا لِعَلِيٍّ : أَخْبِرْنَا عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَدْرَكَ الْعِلْمَ الأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الآخِرَ ، بَحْرٌ لاَ ينزع قَعْرُهُ ، هُوَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ. (حاکم ۵۹۸)

(۳۲۹۹٦) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے پہلے لوگوں اور بعد کے لوگوں کا علم پایا۔ ایسے سمندر تھے کہ جس کی گہرائی کو نہیں خالی کیا جاسکتا۔ وہ ہمارے گھر والوں میں سے تھے۔

(٤٧) ما ذكر فِي ابنِ عمر رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَيْتنَا وَإِنَّا لَمُتَوَافِرُونَ ، وَمَا فِينَا أَحَدٌ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے ہمارے لوگوں کو دیکھا۔ بے شک ہم سب وافر مال والے تھے۔ اور ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا۔ جو اپنے نفس پر حضرت عبد اللہ بن عمر سے زیادہ مالک ہو۔

(۳۲۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ وَقَدْ مَالَ بِهَا ، أَوْ مَالَتْ بِهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۸) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا سوائے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٨) فِي بِلاَلٍ رضي الله عنه وفضلِهِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ان کی فضیلت کا بیان

(٣٢٩٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَأَتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلاَّ بِلاَلاً فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَأَخَذُوهُ فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ. (حاکم ٢٨٣- ابن حبان ٧٠٨٣)

(٣٢٩٩٩) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے اسلام کوظاہر کرنے والے سات اشخاص تھے حضرت رسول اللہ، حضرت ابوبکر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، اوران کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ، بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور باقی سب کوقریش نے پکڑلیا۔ اورلوہے کی زرہیں پہنا کرسورج کی تپش میں ڈال دیا۔ ان سب میں سے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ وہ ان کے ارادوں کے سامنے پست پڑ گئے۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پس انہوں نے اللہ کے بارے میں اپنے نفس کو بے وقعت کرلیا۔ اورقوم کے لیے آسان ہوگئے۔ پس اُن لوگوں نے ان کو پکڑ کربچوں کے حوالہ کردیا۔ اور بچے ان کومکہ کی گلیوں میں چکرلگواتے تھے اس حال میں کہ یہ اَحد اَحد پکاررہے ہوتے کہ اللہ ایک ہے۔

(٣٣٠٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، قَالَ :فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجُهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ كُلَّ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ فَأَلْقَوْهُمْ فِيهِ ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إِلاَّ بِلاَلا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ يَشْتَدُّونَ بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ. (احمد ٢٨٢)

(٣٣٠٠٠) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے سات لوگ تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ان کے چچانے کی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

حفاظت ان کی قوم نے کی، باقی سب لوگوں کو پکڑ لیا گیا اور پھر کافروں نے انہیں لوہے کی زرہیں پہنائیں پھر ان کو سورج کی تپش میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک کو انتہاء کی مشقتیں برداشت کرنا پڑیں پس ان لوگوں نے ان کو ہر چیز دی جو انہوں نے مانگی۔ ان میں سے ہر ایک آدمی کی طرف قوم کے افراد چمڑے کے بڑے مشکیزے میں پانی لاتے اور ان کو اس میں ڈال دیتے۔ پھر ان کو پہلوؤں سے اٹھا لیتے، سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ کفار نے ان کی گردن میں رسی ڈالی پھر بچوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان گھسیٹیں۔ اس حال میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہوتے۔ اَحد اَحد، اللہ ایک ہے۔

(۳۲۰۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَقُلْت ، مَنْ هَذَا ، قَالُوا : بِلاَلٌ ، فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : بِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْدَثْتُ إِلاَّ تَوَضَّأْتُ ، وَلاَ تَوَضَّأْت ، إِلاَّ رَأَيْت أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ أُصَلِّيهِمَا قَالَ : بِهَا. (ابن حبان ۷۰۸۷۔ ابن خزیمة ۱۲۰۹)

(۳۲۰۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آگے آہٹ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دی اور پوچھا: کس عمل کی وجہ سے تم مجھ پر سبقت لے گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کبھی حدث لاحق نہیں ہوا مگر میں نے وضو کر لیا۔ اور میں نے کبھی وضو نہیں کیا مگر یہ کہ میں نے سوچا کہ بے شک اللہ کا مجھ پر حق ہے دو رکعتوں کا، میں نے ان کو پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے۔

(۳۲۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ بِلاَلاً بِخَمْسِ أَوَاقٍ ، ثُمَّ أَعْتَقَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بِلاَلٌ : يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا أَعْتَقْتِنِي لِتَتَّخِذَنِي خَازِنًا ، فَاتَّخِذْنِي خَازِنًا وَإِنْ كُنْت إِنَّمَا أَعْتَقْتِنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي فَأَعْمَلُ لِلَّهِ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : بَلْ أَعْتَقْتُك لِلَّهِ. (بخاری ۳۷۵۵)

(۳۲۰۰۲) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو پانچ اوقیہ چاندی کے عوض خریدا پھر آزاد کر دیا۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر تم نے مجھے اس لیے آزاد کیا کہ تم مجھے اپنا خزانچی بنالو، پس تم مجھے چاہو تو خزانچی بنالو، اور اگر تم نے مجھے آزاد کیا ہے اللہ کے لیے تو مجھے فارغ چھوڑ دو تا کہ میں اللہ کے لیے عمل کروں۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے پھر فرمایا: بلکہ میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کر دیا۔

(۳۲۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً.

(۳۲۰۰۳) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے آقا ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے آقا کو آزاد کیا یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو۔

(۳۳۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا .. كَانَ بِلاَلٌ خَازِنَ أَبِي بَكْرٍ وَمُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۰۰۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت بلال ؓ حضرت ابوبکر کے خزانچی تھے اور نبی کریم ﷺ کے مؤذن تھے۔

(۳۳۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامًا ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِلاَلٌ سَابِقُ الْحَبَشِ.

(۳۳۰۰۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال ؓ حبشہ والوں سے سبقت لے گئے۔

(۴۹) ما ذكر في جرير بن عبدِ اللهِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۳۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلاَ رَآنِي قَطُّ إِلاَّ تَبَسَّمَ.

(مسلم ۱۹۲۵- طبرانی ۲۳۲۱)

(۳۳۰۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی محروم نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ نے کبھی میری طرف نہیں دیکھا مگر یہ کہ تبسم فرماتے۔

(۳۳۰۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : لَمَّا دَنَوْت مِنَ الْمَدِينَةِ أَنَخْت رَاحِلَتِي ، ثُمَّ حَلَلْت عَيْبَتِي وَلَبِسْت حُلَّتِي ، قَالَ : فَدَخَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَسَلَّمْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي : يَا عَبْدَ اللهِ أَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ ذَكَرَك بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ ، فقَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ ، قَالَ جَرِيرٌ : فَحَمِدْت اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلاَنِي. (نسائی ۸۳۰۴- احمد ۳۵۹)

(۳۳۰۰۷) حضرت مغیرہ بن شبل بن عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب میں مدینہ منورہ کے قریب ہوا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر میں نے اپنا گندا جوڑا اتارا۔ اور صاف جوڑا پہنا۔ پھر میں مدینہ میں داخل ہوا اس

حال میں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا تو لوگوں نے بڑی عزت کی نگاہ سے مجھے دیکھا اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ کے بارے میں کچھ ذکر فرمایا تھا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے تمہارا بہت اچھا تذکرہ فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کے آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تمہارے پاس اس کشادہ راستہ سے یا اس دروازے سے ایک شخص آئے گا جو بہت خیر و برکت والا ہوگا اور اس کے چہرے پر فرشتہ کی سی چھاپ ہوگی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اس انعام سے نوازا۔

(٣٢..٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ ، قَالَ :فَمَسَحَ فِي صَدْرِي ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا. (مسلم ١٩٢٦۔ احمد ٣٦٠)

(٣٢٠٠٨) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت دلا سکتے ہو؟ ذی الخلصہ زمانہ جاہلیت میں خثعم کا گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میں ایسا شخص ہوں جو گھوڑے پر مضبوط نہیں بیٹھ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا فرمائی، اے اللہ! اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنادے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔

(٥٠) أويس القرنيّ رحمه الله

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا بیان

(٣٢..٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي مِثْلُ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَوْشَبٌ :قَالَ :فَقُلْنَا لِلْحَسَنِ :هَلْ سَمَّى لَكُمْ ، قَالَ :نَعَمْ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ. (ترمذی ٢٣٣٨۔ احمد ٤٦٩)

(٣٢٠٠٩) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے جتنے افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہیں اس شخص کا نام بتلایا گیا تھا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔

(٣٢.١.) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :سَيَقْدَمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ كَانَ بِهِ

بَيَاضٌ ، فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنكُمْ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَهُ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : اسْتَغْفِرْ لِي ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. (مسلم ١٩٦٨۔ احمد ٣٨)

(۳۳۰۱۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ اس کے چہرے پر ایک سفید نشان ہوگا۔ پس وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو ختم فرما دیں گے۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے تو وہ اس کو اپنے لیے استغفار کرنے کا حکم دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: میرے لیے استغفار کرو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار فرمایا۔

(٥١) ما جاء فِي أهلِ بدرٍ مِن الفضلِ

ان روایات کا بیان جو اہل بدر کی فضیلت کے بارے میں آئی ہیں

(٣٣.١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ مَلَكًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِيكُمْ ، فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ. (بخاری ٣٩٩٢)

(۳۳۰۱۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ایک فرشتہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: تمہارے میں اصحاب بدر کی کیا شان ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل ہیں۔ تو فرشتہ نے عرض کیا: اسی طریقہ سے ہم میں بھی وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

(٣٣.١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُدْرِيك لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْت لَكُمْ. (بخاری ٣٠٠٧۔ مسلم ١٩٤١)

(۳۳۰۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم یقیناً اللہ تعالیٰ بدر میں شرکت کرنے والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

(٣٣.١٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْت لَكُمْ. (ابو داؤد ٤٦٢٢۔ احمد ٢٩٦)

(۳۳۰۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ بدر والوں کی طرف متوجہ ہوا اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو۔ تحقیق میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

(۳۳.۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ حَاطِبِ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَكِيَ حَاطِبًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ لاَ يَدْخُلُهَا إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۳۰۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تاکہ وہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرے اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب ضرور بالضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے، اس لیے کہ وہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔

(٥٢) فِي الْمُهَاجِرِينَ رضى الله عنهم

مہاجرین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

(۳۳.۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۳۰۱۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی اس آیت (تم بہترین امت ہو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالے گئے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(٥٣) فِي فَضْلِ الأَنْصَارِ

انصار کی فضیلت کا بیان

(۳۳.۱٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(بخاری ۳۷۸۵۔ مسلم ۱۹۴۸)

(۳۳۰۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں کو کسی شادی کی تقریب سے آتا دیکھ کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۳.۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الأَنْصَارِ وَعَلَى ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ

وَعَلَى ذُرِّيَّةِ ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ. (طبرانی ۸۹۰)

(۳۳۰۱۷) حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار پر رحمت فرما، اور انصار کے بچوں پر بھی اور انصار کے بچوں کے بچوں پر بھی۔

(۳۲.۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ وَشِعْبَكُمْ أَنْتُمْ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ كُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى بَيَاضَ إِبِطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابو یعلی ۱۰۸۷)

(۳۳۰۱۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں اور اے انصار! تم دوسری وادی اور گھاٹی میں چلو تو ضرور میں تمہاری وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے کپڑے کا اندرونی حصہ اور باقی لوگ جیسے کپڑے کا بیرونی حصہ، اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے نیچے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کی اولاد کی مغفرت فرما۔

(۳۲.۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ ، وَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (بخاری ۳۷۸۳۔ مسلم ۸۵)

(۳۳۰۱۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے، اور ان سے بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔ اور جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے، اللہ بھی ان سے بغض رکھتا ہے۔

(۳۲.۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَ الأَنْصَارُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ ، أَوْ شِعْبَهُمْ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ. (دارمی ۲۵۱۴)

(۳۳۰۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں ضرور انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(٣٣٠٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ ؛ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ ؛ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

(احمد ۵۰۱۔ ابویعلی ۶۳۲۹)

(۳۳۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(٣٣٠٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حتى يَلْقَاهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حِينَ يَلْقَاهُ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۳۳۵۷)

(۳۳۰۲۲) حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے۔

(٣٣٠٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاء، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَمَرَّ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ ، فَقَالُوا : كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الأَنْصَارِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :أَفَلاَ أَزِيدُكُم حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (احمد ۹۶۔ ابویعلی ۶۳۳۰)

(۳۳۰۲۳) حضرت حکم بن میناء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن جاریہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں انصار کے ایک گروہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے لوگوں سے ان کی گفتگو کے متعلق پوچھا؟ لوگوں نے عرض کیا: کہ ہم لوگ انصار کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھی تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین: کیوں نہیں! ضرور! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کریں گے۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(٣٣٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ إنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الأَنْصَارُ ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

(ترمذی ۳۹۰۴۔ احمد ۸۹)

(۳۳۰۲۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار میرے خاص لوگ جن کی طرف میں نے پناہ پکڑی وہ میرے گھر کے لوگ ہیں۔ اور یقیناً میرے رازدار انصار ہیں۔ پس تم لوگ ان کی برائیوں سے درگزر کرو اور ان کی نیکیوں کو پسند کرو۔

(۳۳.۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ، يَعْنِي الأَنْصَارَ.

(۳۳۰۲۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی نیکیوں کو پسند کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ یعنی انصار کے لوگوں کی۔

(۳۳.۲٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - أَوْ هُوَ عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الأَنْصَارِ مِحْنَةٌ ، حُبُّهُمْ إِيمَانٌ ، وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ. (احمد ۷)

(۳۳۰۲۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ انصار کا قبیلہ آزمائش ہیں۔ ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

(۳۳.۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْت مَعَ الأَنْصَارِ. (ترمذی ۳۸۹۹۔ احمد ۱۳۷)

(۳۳۰۲۷) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک آدمی ہوتا، اور اگر انصار کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ چلوں گا۔

(۳۳.۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(نسائی ۸۳۲۶۔ احمد ۲۰۱)

(۳۳۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے خاص رازدار لوگ ہیں۔ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(۳۳.۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كَتَبَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِلَى أَنَسٍ يُعَزِّيهِ بِوَلَدِهِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ الْحَرَّةِ ، فَكَتَبَ فِي كِتَابِهِ :وَإِنِّي مُبَشِّرُك بِبُشْرَى مِنَ

اللهِ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ الأنصار وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابن حبان ۷۲۸۱۔ احمد ۳۷۴)

(۳۳۰۲۹) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن انس رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے ان کے بچہ اور بیوی کی تعزیت کی جو حرہ کے دن شہید ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں لکھا: اور میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک خوشخبری سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کی اولاد کی، اور انصار کی اولاد کی اولاد کی، اور انصار کی عورتوں کی، اور انصار کی اولاد کی عورتوں کی۔ اور انصار کی اولاد کی اولاد کی عورتوں کی بھی۔

(۳۳۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ الأَنْصَارَ ، قَالَ : أَعِفَّةٌ صُبُرٌ. (ترمذی ۳۹۰۳۔ احمد ۱۵۰)

(۳۳۰۳۰) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انصار کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ پاک دامنی اور صبر سے لبریز ہیں۔

(۳۳۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا.

(ابن سعد ۴۵۳۔ ابو یعلی ۱۵۴۶)

(۳۳۰۳۱) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ احد کے دن ان کے رخسار سے گر گئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو اس کی جگہ پر لوٹا دیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور تیز ہو گئی تھی۔

(۳۳۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ يَدَ خَبِيبِ بْنِ يَسَافٍ ، ضُرِبَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَ مِنْهَا إلاَّ مِثْلُ خَطٍّ. (بیہقی ۱۷۸۔ احمد ۴۵۴)

(۳۳۰۳۲) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ان کی جگہ پر لوٹا دیا، جو غزوہ بدر کے دن گردن اور مونڈھے کے درمیان سے کٹ گیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوٹا دیا۔ وہ جگہ یوں معلوم ہوتی تھی جیسے کوئی ہلکا سا نشان ہو۔

(۳۳۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ قُرَيْشًا ، وَمَا جَمَعَتْ وَجَعَلَ يَتَوَعَّدُهُ بِهِمْ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَأْبَى ذَلِكَ عَلَيْكَ بَنُو قَيْلَةَ ، إِنَّهُمْ قَوْمٌ فِي حَدِّهِمْ فَرْطٌ.

(۳۳۰۳۳) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور قریش اوران کی جمعیت کا ذکر کر کے ان کی طرف سے دھمکیاں دینے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: قبیلہ اوس اور خزرج والے تیرے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور بے شک یہ ایسی قوم ہیں کہ جن کے غصہ کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

(۳۳.۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا حَمْزَةَ ، قَالَ :قَالَتِ الأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ، فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ. قَالَ فَنَمَّيْتُ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ :قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ. (بخاری ۳۷۸۸۔ حاکم ۸۵)

(۳۳۰۳۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوتے ہیں اور تحقیق ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بنادیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ ان کو پیروکاروں میں سے بنادے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس کی سند حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۳۳.۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدَ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، قَالُوا :فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ :تَصْبِرُونَ حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۵) حضرت اُسید بن حضیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پاؤ گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر کو اختیار کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آملو۔

(۳۳.۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۶) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک شخص ہوتا۔ اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں، تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار میرے

لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور باقی لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور بے شک عنقریب تم لوگ دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔

(۳۳۰۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُرَيْشٌ ، وَالأَنْصَارُ ، وَجُهَيْنَةُ ، وَمُزَيْنَةُ ، وَأَسْلَمُ ، وَغِفَارٌ ، مَوَالِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، لاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ. (بخاری ۳۵۰۴۔ مسلم ۱۹۵۴)

(۳۳۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش، انصار، قبیلہ جھینہ، قبیلہ مزینہ اور قبیلہ اسلم اور غفار والے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔

(۳۳۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :

أَلاَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ.

فَأَجَابُوه : نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا. (نسائی ۸۳۳۳)

(۳۳۰۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے نکلے اس حال میں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو یہ شعر پڑھا: ترجمہ:

خبردار! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواباً یہ شعر پڑھا:

ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی،

جہاد پر جب تک ہم لوگ باقی ہیں۔

(۳۳۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ.

(۳۳۰۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳۳۰۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ. (مسلم ۸۶۔ احمد ۳۴)

(۳۳۰۴۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو

اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(٣٣.٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : وَفَدْنَا وُفُودًا لِمُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسمي إذًا ، قَالَ كَلاَّ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْت إِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلاَّ الضَّنَّ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ. (مسلم ۱۴۰۵۔ ابن حبان ۴۷۶۰)

(۳۳۰۴۱) حضرت عبد اللہ بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں آئے، اس حال میں کہ ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں تمہارے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو: ایک آدمی کو اپنے علاقہ میں رغبت ہوگئی اور اس کو اپنے قبیلہ سے محبت ہے! ہم نے یہ کہا ہے! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو یہ میرا نام نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بےشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے تمہاری طرف ہجرت کی۔ جینا تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں سب صحابہ رونے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ بات جو کہی صرف اس مقصد سے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب مقصود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بےشک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(٣٣.٤٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : أُخْبِرْت أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۳۰۴۲) حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔

(٣٣.٤٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَارُونَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ وَلِمَوَالِيهِمْ وَجِيرَانِهِمْ. (مسند ۷۔ ۴۱۳۔ ابن حبان ۷۲۸۳)

(۳۳۰۴۳) حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور

انصار کی اولاد کی بھی، اوران کی اولاد کی اولاد کی بھی، اوران کے غلاموں کی بھی اوران کے پڑوسیوں کی بھی۔

(۳۳۰٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنبَرِ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَوَشِّحًا بِهَا عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ ، قَالَ : فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يا أَيُّهَا النَّاسُ تَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِهِمْ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

(بخاری ۹۲۷۔ احمد ۲۸۹)

(۳۳۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو احرام کی سی حالت میں لیا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر کالی پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ زیادہ ہو اور انصار تھوڑے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کھانے میں نمک کی مقدار کے برابر ہو جائیں گے۔ پس جس شخص کو ان سے کوئی واسطہ پڑے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ان کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرے۔

(۳۳۰٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : بُغْضُ الأَنْصَارِ نِفَاقٌ.

(بخاری ۳۷۸۴۔ مسلم ۱۲۹)

(۳۳۰۴۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انصار سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(۳۳۰٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. (احمد ۱۷۲)

(۳۳۰۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

(۳۳۰٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(مسلم ۱۹۴۹۔ ابن حبان ۷۲۷۰)

(۳۳۰۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں اور بچوں کو شادی کی ایک تقریب سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ! لوگوں میں میرے سب سے عزیز ترین لوگ یہ ہیں۔

(٥٤) ما ذُكِرَ فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(۳۳۰٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا ، وَلاَ تَأَخَّرُوا عنها فَتَضِلُّوا ، خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ ، وَشِرَارُ قُرَيْشٍ شِرَارُ النَّاسِ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لأَخْبَرْتُهَا مَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللهِ ، أَوْ مَا لَهَا عِنْدَ اللهِ.

(۳۳۰۴۸) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قریش سے آگے مت بڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور قریش سے پیچھے مت رہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں میں بہترین ہیں، اور قریش کے بدترین لوگ تمام لوگوں میں بدترین لوگ ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ہیں۔

(۳۳.۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سفيان ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. (مسلم ۱۴۵۱۔ احمد ۳۷۹)

(۳۳۰۴۹) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

(۳۳.۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ الله بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا ، فَقَالَ :هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ، فقَالُوا :لاَ إِلاَّ ابْنَ أُخْتِنَا وَمَوْلاَنَا وَحَلِيفَنَا ، فَقَالَ ابْنُ أُخْتِكُمْ مِنْكُمْ ، وَحَلِيفُكُمْ مِنْكُمْ ، وَمَوْلاَكُمْ مِنْكُمْ ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ ، فَمَنْ بَغَى لَهُمَ الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ.

(۳۳۰۵۰) حضرت رفاعہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں سوائے ہمارے بھانجوں کے اور ہمارے غلاموں اور حلیفوں کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم میں سے ہیں اور تمہارے حلیف بھی تم میں سے ہیں اور تمہارے غلام بھی تم میں سے ہیں۔ بے شک قریش سچے اور دیانت دار ہیں۔ جو شخص ان کی غلطیاں اور لغزشیں تلاش کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ گرائیں گے۔

(۳۳.۵۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ.

(بخاری ۳۴۹۵۔ مسلم ۱۴۵۱)

(۳۳۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں۔ لوگوں میں سے بہترین لوگ قریش کے بہترین لوگوں کے تابع ہیں۔ اور لوگوں میں بدترین لوگ قریش کے بدترین لوگوں کے تابع ہیں۔

(۳۳.۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَ قُوَّةِ

رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ ، قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ :مَا عَنَى بِذَلِكَ ، قَالَ فِي نُبْلِ الرَّأْيِ. (احمد ۸۱۔ ابن حبان ۶۲۶۵)

(۳۳۰۵۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک قریشی کو غیر قریشی آدمیوں کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: رائے کی پختگی مراد ہے۔

(۳۳۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ ، وَلاَ تُعَلِّمُوهَا ، وَقَدِّمُوا قُرَيْشًا ، وَلاَ تُؤَخِّرُوهَا ، فَإِنَّ لِلْقُرَشِيِّ قُوَّةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۹۳۔ بیہقی ۱۲۱)

(۳۳۰۵۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش سے سیکھو۔ ان کو سکھاؤ مت، اور قریش کو آگے کرو اور تم ان کو پیچھے مت کرو۔ یقیناً ایک قریشی کو دو غیر قریشی آدمیوں جتنی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۳۰۵٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ ، قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا ، وَاللهِ لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لأَخْبَرْتُهَا بِمَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللهِ. (طبرانی ۷۹۲)

(۳۳۰۵۴) حضرت زید بن ابی عتاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں اس معاملہ خلافت میں۔ قریش کے جو لوگ جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ ان کو سمجھ دی گئی ہو۔ اللہ کی قسم اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک کتنے بہترین آدمی ہیں!

(۳۳۰۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سهل أبو الأسود ، عَنْ بُكَيْرٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ :الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ. (بخاری ۱۸۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۳۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ ایک انصاری آدمی کے گھر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(۳۳۰۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۵۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دروازے پر کھڑے ہوئے جہاں قریش کا گروہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ قریش میں ہی ہوگا۔

(۳۳۰۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ :إنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنتُمْ وُلاَتُهُ. (طبرانی ۷۲۰)

(۳۳۰۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ تمہارے درمیان ہی ہوگا اور تم ہی نگران ہوگے۔

(۳۳۰۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَبِي يَقُولُ سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ.

قَالَ عَاصِمٌ فِي حَدِيثِهِ :وَحَرَّكَ إِصْبَعَيْهِ. (بخاری ۳۵۰۱۔ احمد ۲۹)

(۳۳۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت کا معاملہ قریش میں رہے گا جب تک دو ولوگ بھی باقی ہوں۔ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت بھی دی۔

(۳۳۰۵۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ يُهِنْهُ اللَّهُ. (ترمذی ۳۹۰۵۔ احمد ۱۷۱)

(۳۳۰۵۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کی اہانت کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔

(۳۳۰۶۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قُرَيْشٌ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةِ فُجَّارِهَا.

(۳۳۰۶۰) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں۔ ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں، اور ان کے فاسق وفاجر لوگ فساق وفجار کے سردار ہیں۔

(۳۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَأَدُّوا إلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. (بزار ۷۵۹۔ حاکم ۷۵)

(۳۳۰۶۱) حضرت ربیعہ بن ناجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قریش عرب کے سردار ہیں۔ اور ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں۔ اور ان کے بد لوگ بدکاروں کے سردار ہیں۔ اور ہر ایک کا حق ہوتا ہے۔ پس تم ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔

(۳۳۰۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ ، وَالْقَضَاءُ فِي الأَنْصَارِ ، وَالأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. (احمد ۳۶۴۔ ترمذی ۳۹۳۶)

(۳۳۰۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہوگی۔ اور قضاء انصار میں ہو گی۔ اور اذان کا شعبہ حبشہ میں ہوگا اور جلدی یمن میں ہوگی۔

(۳۳.٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ كَمَا أَذَقْتَ أَوَّلَهُمْ عَذَابًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالاً. (احمد ۲۴۲۔ ترمذی ۳۹۰۸)

(۳۳۰۶۳) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لیے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! جیسے تو نے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا ایسے ہی تو ان کے آخری لوگوں کو اپنی نعمت اور عطاء چکھادے۔

(۳۳.٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يزيد ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۶۴) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(۳۳.٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۱۲۔ ابن حبان ۳۷۱۸)

(۳۳۰۶۵) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک کسی قریشی کو نشانہ لے کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳.٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَبْعَدَهُ اللَّهُ ، إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ قُرَيْشًا. (بزار ۱۱۸۳۔ طبرانی ۸۹۵)

(۳۳۰۶۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قتل ہوگیا پس اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا: اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔ بے شک وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

(۳۳.٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ ، بَرُّهُمْ لِبَرِّهِمْ وَفَاجِرُهُمْ لِفَاجِرِهِمْ.

(۳۳۰۶۷) حضرت سعید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع

ہیں، نیکوکار نیکوکاروں کے تابع ہیں، اور بدکردار بدکاروں کے تابع ہیں۔

(۵۵) ما ذکر فِی نِساءِ قریشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی عورتوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۳.٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ. (احمد ۵۰۲)

(۳۳۰٦۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت والی ہوتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔

(۳۳.٦۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ رَكِبَتْ بَعِيرًا مَا فَضَّلْتُ عَلَيْهَا أَحَدًا. (ابن سعد ۱۵۲)

(۳۳۰٦۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت کرتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضرت مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئیں تو میں ان پر کسی کو بھی فضیلت نہ بخشتا۔

(۳۳.۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَأَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ.

(۳۳۰۷۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین اور نیک قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اپنے بچہ پر اس کی کم سنی کی حالت میں بہت شفقت کرتی ہیں۔

(۵٦) ما ذکر فِی الکفِّ عن أصحابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے متعلق باز رہنے سے متعلق ذکر کی گئیں

(۳۳.۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَهُ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۶۹۹۴)

(۳۳۰۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے اصحاب کو گالی مت دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو ان کے خرچ کیے ہوئے ایک مد کو اور نہ ہی اس کے نصف کو پہنچ سکتا ہے۔

(۳۳۰۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ : وَلَا يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ. (ابویعلی ۲۷۵۴۔ عبدالرزاق ۲۰۳۷۷)

(۳۳۰۷۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اَصحاب سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہی ہو جیسے کھانے میں نمک: راوی کہتے ہیں: پھر حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہوتا، پھر اس کے بعد حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اس قوم کا کیا ہوگا جس کا نمک جا تا رہے؟

(۳۳۰۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.

(مسلم ۱۹۶۱۔ احمد ۳۹۹)

(۳۳۰۷۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے بھروسے کے لوگ ہیں۔ پس جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت کو جن چیزوں سے ڈرایا گیا ہے وہ واقع ہو جائیں گی۔

(۳۳۰۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. (بخاری ۲۶۵۲۔ مسلم ۱۹۶۲)

(۳۳۰۷۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جو میرے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ زمانہ ہے جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایک قوم آئے گی جس میں ایک شخص کی گواہی اس کی قسم سے سبقت لے جائے گی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔

(۳۳۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الآخَرُ أَرْدَى.

(طبرانی ۲۱۸۸۔ حاکم ۱۹۱)

(۳۳۰۷۵) حضرت جعد بن ھبیرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر وہ لوگ جن کا زمانہ ان کے ساتھ ملا ہوا ہو، پھر دوسرے لوگ ردی ہیں۔

(۳۳.۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ، قَالَ:الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ.(مسلم ۱۹۶۵)

(۳۳۰۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگ جس زمانہ میں خود میں موجود ہوں۔ پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانہ کے۔

(۳۳.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ يَسَافٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. (ترمذی ۲۲۲۱۔ ابن حبان ۷۲۲۹)

(۳۳۰۷۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے۔

(۳۳.۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، قَالَ :فَلاَ أَدْرِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(مسلم ۱۹۶۴۔ طبرانی ۵۸۲)

(۳۳۰۷۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ بے شک تم میں بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد دو مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا یا تین مرتبہ؟

(۳۳.۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ ، فَقَالَ :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا كَمَقَامِي فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ : اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَصْحَابِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.

(ابن ماجہ ۲۳۶۲۔ طبرانی ۳۴۵)

(۳۳۰۷۹) حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ہمیں جابیہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور

ارشادفرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے کھڑے ہوئے جیسا کہ آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو، پھران لوگوں کے بارے میں جوان سے ملے ہوئے ہیں، اور پھران لوگوں کے بارے میں بھی جواُن سے ملے ہوئے ہوں۔ پھرجھوٹ اورجھوٹی شہادت پھیل جائے گی۔

(٣٣.٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ٢٧٦ـ بزار ٣٢٦٧)

(۳۳۰۸۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھروہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھروہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوں گے۔ پھرایک قوم آئے گی جس کی گواہی ان کی قسموں پرسبقت لے جائے گی۔اوران کی قسمیں ان کی گواہیوں پرسبقت لے جائیں گی۔

(٣٣.٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوَلَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَكُونُ فِيهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ٣٥٠)

(۳۳۰۸۱) حضرت عبداللہ بن مَولہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشادفرماتے ہوئے سنا: اس امت کے بہترین افراداس زمانے کے لوگ ہیں جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھروہ لوگ ہیں جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھروہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھروہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔ پھرایک ایسی قوم ہوگی جن کی گواہیاں ان کی قسموں پرسبقت لے جائیں گی اوران کی قسمیں ان کی گواہیوں پرسبقت لے جائیں گی۔

(٣٣.٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ.

(۳۳۰۸۲) حضرت نُسیر بن ذعلوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ تم لوگ محمد ﷺ کے اصحاب کوگالیاں مت دو۔ کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کھڑا ہونا تمہارے میں سے ایک کی عمربھرکی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

(٣٣.٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ يُعْطُونَ

الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا.

(۳۳۰۸۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جو سوال کرنے سے پہلے ہی گواہیاں دے دیا کریں گے۔

(٣٣.٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو الزَّبْرِ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي ، وَاللهِ لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي ، وَاللهِ لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي .

(طبرانی ۲۰۷)

(۳۳۰۸۴) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں مجھے دیکھنے والا اور میری صحبت اختیار کرنے والا موجود ہو۔ اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص ہو جس نے میری زیارت کرنے والے کو دیکھا اور میری صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی، اور اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تمہارے میں وہ شخص موجود ہو جس نے زیارت کی میرے صحابی کو دیکھنے والے کی اور میرے صحابی کی صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی۔

(٣٣.٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، أُمِرُوا بِالاِسْتِغْفَارِ لأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ.

(۳۳۰۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں کو اصحاب رضی اللہ عنہ محمد ﷺ کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا تھا اور تم لوگ ان کو گالیاں دیتے ہو!!!

(٣٣.٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. (احمد ۱۷۳۳)

(۳۳۰۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے صحابی کو گالی دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

(٣٣.٨٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : إِنِّي لَقَائِمٌ مَعَ الشَّعْبِيِّ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ يَطْلُبَنِي عَلِيٌّ وَعُثْمَان يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَظْلِمَةٍ.

(۳۳۰۸۷) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام شعبی رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور

اس نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اس بات سے لاپرواہوں کہ قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے شکوۂ ظلم کریں۔

(۵۷) ما ذكر في المدينة وفضلها

ان روایات کا بیان جو مدینہ اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۲.۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عن أيوب ، قَالَ نُبِّئْت عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا ، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا.

(ترمذی ۳۹۱۷۔ ابن حبان ۳۷۴۱)

(۳۳۰۸۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرجائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ مدینہ میں مرے۔ پس بے شک میں اس شخص کے لیے شفاعت کروں گا جو اس میں مرے گا۔

(۳۲.۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ. (مسلم ۱۰۰۷۔ احمد ۱۰۱)

(۳۳۰۸۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ نے مدینہ کا نام طابہ (پاکیزہ) رکھا ہے۔

(۳۲.۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أبي يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۳۰۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے یہ برائی کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسا کہ دھونکنی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

(۳۲.۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ طِيبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاسِعٌ ، وَلاَ ضَيِّقٌ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ابو داؤد ۴۳۲۷۔ احمد ۳۷۳)

(۳۳۰۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ (پاکیزہ) ہے یعنی مدینہ منورہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس میں کوئی کشادہ اور تنگ راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں قیامت تک کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو تلوار سونتے ہوئے کھڑا ہے۔

(۳۳.۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. (بخاری ۱۸۷۹۔ احمد ۴۷)

(۳۳۰۹۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز مدینہ میں کانے دجال کا خوف داخل نہ ہو سکے گا۔اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے،اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۳.۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِر بن عبد الله يحدث عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنْصِعُ طَيِّبَهَا.

(احمد ۳۹۲۔ بخاری ۱۸۸۳)

(۳۳۰۹۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے جو گندگی کو ختم کرتا ہے۔اور اس کی پاکیزگی میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

(۳۳.۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسطاس عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا ، وَلاَ عَدْلا ، مَنْ أَخَافَهَا فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ : مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ.

(ابو داؤد ۲۰۱۷۔ احمد ۳۵۷)

(۳۳۰۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مدینہ والوں کو ڈرایا پس اس پر اللہ کی،اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو،اس سے نہ کوئی نیکی قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی فدیہ،جس نے ان کو ڈرایا اس نے ان کے دونوں گوشوں والوں کو ڈرایا۔یعنی دونوں کناروں کے لوگوں کو۔

(۳۳.۹۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن أبي طلحة ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الدَّجَّالُ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ. (بخاری ۱۸۸۱۔ مسلم ۲۲۶۶)

(۳۳۰۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال ساری زمین کو طے کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔پس جب وہ مدینہ کے پاس آئے گا تو وہ اس کی دیواروں میں سے ہر دیوار پر فرشتوں کی صفیں پائے گا پھر وہ پانی کی کھوکھلی جگہ پر آ کر اس کی بنیاد کو پکڑے گا اور تین مرتبہ ہلائے گا،پس ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کی طرف نکل کر آ جائے گی۔

(۳۳.۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. (بخاری ۱۸۷۶۔ مسلم ۲۳۳)

(۳۳۰۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان مدینہ کی طرف ایسے ہی سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

(۳۳.۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا طَابَةُ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

(بخاری ۱۸۸۴۔ مسلم ۱۰۰۶)

(۳۳۰۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طابہ (پاکیزہ) ہے، اور ہر برائی کو دور کر دیتا ہے یعنی مدینہ منورہ۔

(۳۳.۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :أَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ. (مسلم ۱۰۰۳۔ احمد ۴۸۶)

(۳۳۰۹۸) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بے شک یہ امن والا حرم ہے۔

(۵۸) ما جاء فِي اليمنِ وفضلِها

ان روایات کا بیان جو یمن اور اس کی فضیلت کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳.۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً ، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ، وَرَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے۔ وہ دل کے اعتبار سے بہت نرم ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور کفر کی بنیاد مشرق کی جانب سے ہے۔

(۳۳۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :أَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ :إِنَّ الإيمان هَاهُنَا ، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (بخاری ۳۳۰۲۔ مسلم ۷۱)

(۳۳۱۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی جانب اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: یقیناً

ایمان یہاں موجود ہے۔ بے شک دلوں کی سختی قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے اونٹوں کے متکبر مالکوں میں ہے۔

(۳۳۱۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ ، وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۳۳۵)

(۳۳۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو حجاز والوں میں ہے اور دلوں کی سختی مشرق کی جانب قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر والوں میں ہے۔

(۳۳۱۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَهُمْ قَوْمٌ فِيهِمْ حَيَاءٌ وَضَعْفٌ وربما قَالَ : عِي. (بخاری ۳۴۹۹۔ مسلم ۸۲)

(۳۳۱۰۲) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں حیا اور کمزوری ہے۔ اور کبھی ارشاد فرمایا: جن میں عاجزی ہے۔

(۳۳۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ ، فَقَالَ : يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَأَنَّهُمَ السَّحَابُ ، هُمْ خَيْرُ مَنْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : إِلاَّ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ كَلِمَةً ضَعِيفَةً : إِلاَّ أَنْتُمْ. (ابو داؤد ۹۴۵۔ احمد ۸۲)

(۳۳۱۰۳) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے گویا کہ وہ بادلوں کی مانند ہوں گے، وہ زمین میں سب سے بہترین لوگ ہیں اس پر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مگر ہم لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کمزور کلام: مگر تم لوگ۔

(۳۳۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ الدِّمَشْقِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ فِي خندف وَجُذَامَ. (طبرانی ۸۵۷)

(۳۳۱۰۴) حضرت عبد اللہ بن عوف دمشقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے، خندف اور جذام کے لوگوں میں۔

(۳۳۱۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ إِمَامِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ، فَقَالَ : أَهْلُ الْيَمَنِ. (احمد ۱۶۵۱)

(۳۳۱۰۵) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یمن کے لوگ۔

(۳۲۱۰۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الإِيمَانُ يَمَانٌ.

(۳۲۱۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے۔

(۳۲۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : رَأْسُ الْكُفْرِ من هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

(مسلم ۲۲۲۹۔ احمد ۲۳)

(۳۲۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ام المؤمنین کے گھر سے نکلے اور ارشاد فرمایا: کفر کی بنیاد تو یہاں سے ہے جہاں شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں، یعنی مشرق میں سے۔

(۵۹) ما ذكر في فضل الكوفة

ان روایات کا بیان جو کوفہ والوں کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(۳۲۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ سَلْمَانَ إِلَى الْحِيرَةِ فَالْتَفَتَ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، مَا مِنْ أَخْصَاصٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ ، عَنْ هَذِهِ الأخصاص إِلاَّ أَخْصَاص كَانَ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَجْتَمِعَ كُلُّ مُؤْمِنٍ فِيهَا ، أَوْ رَجُلٌ هَوَاهُ إِلَيْهَا.

(۳۲۱۰۸) حضرت جندب ازدی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان کے ساتھ حیرہ مقام کی طرف نکلے۔ پھر آپ کوفہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اسلام کا خیمہ ہے۔ اس کے گھروں میں سے کوئی گھر بھی افضل نہیں ہے سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے، اور دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مؤمن اس میں جمع ہوگا یا اس میں آنے کی خواہش کرے گا۔

(۳۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَنَحْنُ جَاؤُونَ مِنَ الْحِيرَةِ ، فَقَالَ : الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۲۱۰۹) حضرت جندب فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان کے ساتھ تھے، اور ہم حیرہ مقام سے آئے تھے، آپ نے دو مرتبہ فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔

(۳۲۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ مَا يَدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ بِالْكُوفَةِ لَيْسَ أَخْبِيَةٌ كَانَتْ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۱۱۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا: کوئی گھر بھی اہل کوفہ کے گھروں سے افضل نہیں ہے

سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے۔

(۳۳۱۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :كِلاَهُمَا لَمْ يَشْهَدْهُ اللَّهُ ، هُلْكَ عَادٌ وَثَمُودُ لَمْ يُؤَامِرْهُ اللَّهُ فِيهِمَا لَمَّا أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْيَةٍ أَحْرَى أَنْ تدفع عنها عَظِيمَةً ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۳۱۱۱) حضرت ربیع بن عُمیلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے ایک آدمی اور شام کے ایک آدمی کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ یہ دونوں آپس میں فخر کرنے لگے۔ کوفی نے کہا: ہم تو جنگ قادسیہ کے دن والے لوگ ہیں۔ اور شامی کہنے لگا: ہم تو جنگ یرموک والے ہیں اور فلاں فلاں دن والے لوگ ہیں۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے عاد اور ثمود کی ہلاکت میں ان دونوں کو گواہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی ان دونوں سے اس بارے میں مشورہ کیا تھا اور کوئی بستی بھی اس لائق نہیں کہ اس شہر جتنی اس کی فضیلت بیان کی جائے ، یعنی کوفہ جتنی۔

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ رَأْسُ الْعَرَبِ وَجُمْجُمَتُهَا وَسَهْمِي الَّذِي أَرْمِي بِهِ إِنْ أَتَانِي شَيْءٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَإِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاخْتَرْته لَكُمْ وَآثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي إِثْرَةً.

(۳۳۱۱۲) حضرت حبہ العرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم عرب کی بنیاد ہو، اور میرا شہر ہو جس کے ذریعہ میں مقابلہ کرتا ہوں اگر کوئی چیز میرے پاس ادھر اُدھر سے آ جائے ، اور بے شک میں نے تمہاری طرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیجا ہے اور میں نے ان کو تمہارے لیے چنا۔ اور ان کے معاملہ میں تم لوگوں کو اپنے آپ پر ترجیح دی۔

(۳۳۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى وُجُوهِ النَّاسِ.

(۳۳۱۱۳) حضرت نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ معزز لوگوں کی طرف۔

(۳۳۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِلَى رَأْسِ الْعَرَبِ.

(۳۳۱۱۴) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو انہیں اس لقب سے نوازا۔ عرب کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إلَيْهِمْ :إلَى رَأْسِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ.

(۳۳۱۱۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ اسلام کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيِّمُ كُلُّ مُؤْمِنٍ بِالْكُوفَةِ.

(۳۳۱۱٦) حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابو الھذیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر مومن کوفہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔

(۳۳۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :الْكُوفَةُ رُمْحُ اللهِ وَكَنْزُ الإِيمَانِ وَجُمْجُمَةُ الْعَرَبِ يحزون ثُغُورَهُمْ وَيَمُدُّونَ الأَمْصَارَ.

(۳۳۱۱۷) حضرت شمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اللہ کا نیزہ ہے۔ اسلام کا خزانہ ہے۔ اور عرب کا معزز قبیلہ ہے۔ یہ لوگ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہروں کو بڑھاتے ہیں۔

(۳۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أَخْبِيَةٍ بَعْدَ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ عَنْ هَذِهِ ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۳۱۱۸) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب بدر کے گھروں کے بعد کوئی گھر ایسا نہیں جس کی فضیلت اس سے زیادہ ہو یعنی کوفہ سے۔

(۳۳۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُب ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَبْقَى فِيهَا مُؤْمِنٌ إلاَّ بِهَا ، أَوْ قَلْبُهُ يَهْوَى إلَيْهَا.

(۳۳۱۱۹) حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی مومن باقی نہیں رہے گا مگر وہ اس میں جمع ہو گا یا اس کا دل اس میں جمع ہونے کی خواہش کرے گا۔

(۳۳۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :أَهْلُ الْكُوفَةِ أَشْرَفُ ، أَوْ أَهْلُ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :كَانَ يُبْدَأُ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۰) حضرت ابو رجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: اہل کوفہ زیادہ شریف ہیں یا اہل بصرہ؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابتداء تو کوفہ سے کی جاتی تھی۔

(۳۳۱۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۳۱۲۱) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم سب لوگوں میں ہدایت یافتہ ہونے کے اعتبار سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(٣٣١٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ لِي :مِمَّنْ أَنْتَ ، فَقُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيُسَافِرُنَّ مِنْهَا إلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا ، وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۳۱۲۲) حضرت ابن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ انہوں نے سفر کیا عرب کی ایسی زمین کی طرف جہاں نہ تم ایک قفیز کے مالک ہوگے نہ ہی ایک درہم کے۔ اور تمہیں نجات بھی نہیں ملے گی۔

(٦٠) ما جاء فِي البصرةِ

ان روایات کا بیان جو بصرہ کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْبَصْرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۳) حضرت عبدربہ بن ابو راشد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ارشاد فرمایا: بصرہ کوفہ سے بہتر ہے۔

(٣٣١٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : طُفْت الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْت مِصْرًا أكثر مُتَهَجِّدًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۳۱۲۴) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ارشاد فرمایا: میں بہت سے شہروں میں پھرا ہوں پس میں نے کوئی شہر ایسا نہیں دیکھا جو بصرہ سے زیادہ تہجد گزار لوگوں والا ہو۔

(٣٣١٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ :إنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدَى ، وَلاَ يتركون بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ عَنِ الأَرْضِ كُلِّهَا إلاَّ الْبَصْرَةَ.

(۳۳۱۲۵) حضرت محمد بن منتشر فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بصرہ والے نہ ہدایت کا دروازہ کھولتے ہیں نہ ضلالت و گمراہی کا دروازہ چھوڑتے ہیں، اور یقیناً طوفان ساری زمین والوں سے دور ہوگیا سوائے بصرہ کے۔

(٣٣١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ :إنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إلَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ :لاَ تَخْرُجْ إلَيْهَا ، قَالَ :إنَّ لِي بِهَا قَرَابَةً ؟ قَالَ :لاَ تَخْرُجْ ، قَالَ :لاَ بُدَّ مِنَ

الْخُرُوجِ قَالَ :فَانْزِلْ عَدْوَتَهَا ، وَلاَ تَنْزِلْ سُرَّتَها.

(۳۳۱۲۶) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرا بصرہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: بے شک وہاں میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: جانا ضروری ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے کناروں پر ہی اترنا، اس کے درمیان میں مت اُترنا۔

(۶۱) ما جاء فِي أهلِ الشّامِ

ان روایات کا بیان جو شام والوں کے بارے میں آئی ہیں

(۳۳۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلاَ خَيْرَ فِيكُمْ. (ابن حبان ۷۳۰۳۔ احمد ۴۳۶)

(۳۳۱۲۷) حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شام والے بگڑ جائیں تو تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

(۳۳۱۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي زيد عن أبي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : لَيُهَاجِرَنَّ الرَّعْدُ وَالْبُرْقُ والبركات إِلَى الشَّامِ.

(۳۳۱۲۸) حضرت ابوزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ضرور بالضرور گرج، بجلی اور بارش شام کی طرف آئے گی۔

(۳۳۱۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :مَدَّ الفُرات عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللهِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ ، فقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا مَدَّهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُلْمَسَ فِيهِ طَسْتٌ مِنْ مَاءٍ فَلاَ يُوجَدُ ، وَذَاكَ حِينَ يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ ، فَيَكُونُ الْمَاءُ وَبَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ بالشَّامِ.

(۳۳۱۲۹) حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فرات دریا بہت زیادہ بھر گیا، تو لوگوں نے اسے برا سمجھا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اس کے بڑھنے کو بُرا مت سمجھو۔ بے شک وہ وقت قریب ہے کہ اس میں پانی کی سلفچی تلاش کی جائے گی تو وہ بھی نہیں ملے گی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب سارا پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور اس دن پانی اور بقیہ مومنین صرف شام میں ہوں گے۔

(۳۳۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ قَالَ :دِمَشْقُ.

(۳۳۱۳۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی:

آیت ﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ اس میں دمشق شہر مراد ہے۔

(۳۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ الشَّامُ وَأَحَبُّ الشَّامِ إِلَيْهِ الْقُدْسُ ، وَأَحَبُّ الْقُدْسِ إِلَيْهِ جَبَلٌ بِنَابُلُسَ ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسُّونَهُ ، أَوْ يَتَمَاسَحُونَهُ بِالْحِبَالِ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۱۳۱) حضرت ابوبکر غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہروں میں محبوب ترین شہر اللہ کے نزدیک شام ہے۔اور شام میں محبوب ترین جگہ مقام قدس ہے،اور مقام قدس میں محبوب ترین جگہ اللہ کے نزدیک نابلس کا پہاڑ ہے۔ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اس کے درمیان رسی ڈال کر اس کو چھوئیں گے۔

(۳۳۱۳۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلاَحِمِ دِمَشْقُ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ.

(۳۳۱۳۲) حضرت ابو الزاہریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگوں کے دوران دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔اور دجال سے جنگ کی صورت میں بیت المقدس مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا اور یاجوج ماجوج سے جنگ کے وقت بیت الطور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔

(۳۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ قَالَ :طُوبَى لِلشَّامِ ، قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وبم ذَاكَ وَلِمَ ذَاكَ ، قَالَ :إِنَّ مَلاَئِكَةَ الرَّحْمَن بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا.

(۳۳۱۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع تھے اور قرآن کو جمع کر رہے تھے چمڑوں سے۔اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری ہے۔پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے اور کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً رحمت کے فرشتوں نے ان پر اپنے پَر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۳۳۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ قَالَ :الشَّامُ.

(۳۳۱۳۴) حضرت حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ ترجمہ: وہ زمین جس کو ہم نے بابرکت بنا دیا۔'' کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں شام مراد ہے

(٦٢) فِی فضلِ العربِ

عرب کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣١٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَیْدٍ الْعَصْرِیِّ ، قَالَ : لَمَّا وَرَدَ عَلَیْنَا سَلْمَانُ أَتَیْنَاهُ لِنَسْتَقْرِئَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ عَرَبِیٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ عَرَبِیًّا ، فَكَانَ زَیْدُ بْنُ صُوحَانَ یُقْرِئُنَا ، فَإِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَیْهِ سَلْمَانُ ، وَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ : أَیْمُ اللهِ.

(۳۳۱۳۵) حضرت خلید العصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کی خدمت میں آئے تا کہ ہم ان سے قرآن مجید پڑھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً قرآن عربی ہے۔ پس تم لوگ اس کو کسی عربی سے پڑھو۔ تو حضرت زید بن صوحان رحمہ اللہ ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ جب وہ کوئی غلطی کرتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کو غلطی پر پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست کر لیتے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے۔

(٣٣١٣٦) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِیِّ یَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِینَ أُوقِیَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَى عِشْرِینَ أُوقِیَّةً ، وَالأُوقِیَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۳۳۱۳۶) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن ایک عربی کا فدیہ چالیس اوقیہ مقرر فرمایا: اور ایک غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا۔ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(٣٣١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ خَرَشَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: هَلاَكُ الْعَرَبِ إِذَا بَلَغَ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(۳۳۱۳۷) حضرت خرشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عرب کی ہلاکت ہوگی جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(٣٣١٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِی شَفَاعَتِی وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِی. (ترمذی ۳۹۲۸)

(۳۳۱۳۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اہل عرب کو دھوکہ دے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی میری محبت پائے گا۔

(٣٣١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ شَبِیبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَتَى تَهْلِكُ الْعَرَبُ ، فَقَامَ إِلَیْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ ، فَقَالَ : مَتَى یَهْلِكُونَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، قَالَ: حِینَ یَسُوسُ أَمْرَهُمْ مَنْ لَمْ یُعَالِجِ الْجَاهِلِیَّةِ وَلَمْ یَصْحَبِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۱۳۹) حضرت مستظل بن حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ہم سے خطاب فرما رہے تھے آپ ؓ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تحقیق مجھے معلوم ہے کہ اہل عرب کب ہلاک ہوں گے؟ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا: اے امیر المؤمنین: یہ لوگ کب ہلاک ہوں گے؟ آپ ؓ نے فرمایا: جب اس کا معاملہ وہ شخص سنبھالے گا جس نے نہ جاہلیت میں کبھی کوئی تدبیر وغیرہ کی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو۔

(۳۳۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إِنَّمَا مَثَلُ الْعَرَبِ مِثْلُ جَمَلٍ أَنِفٍ اتَّبَعَ قَائِدَهُ فَلْيَنْظُرْ قَائِدُهُ حَيْثُ يَقُودُ ، فَأَمَّا أَنَا فَوَرَبِّ الْكَعْبَةِ لأَحْمِلَنَّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ.

(۳۳۱۴۰) حضرت حصین مزنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل عرب کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو شریف ہو اور اپنے چلانے والے کا تابع ہو۔ پس ان کے قائد کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ ان کی کس طرف راہنمائی کر رہا ہے۔ باقی رہا میں تو رب کعبہ کی قسم! میں ضرور بالضرور ان کو سیدھے راستہ پر ڈالوں گا۔

(۳۳۱٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِى كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا أَيَّامَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُونُوا أسودا أشداء ، فإنما الأسد من أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يَلْقَى نَيْزَكَهُ.

(۳۳۱۴۱) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن معدیکرب ؒ قادسیہ کے دن ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم صفوں میں تھے، آپ ؓ نے فرمایا: اے گروہِ عرب! تم لوگ سخت حملہ کرنے والے شیر بن جاؤ۔ بے شک شیر تو اپنی حالت سے بے پروا ہوتا ہے۔ بے شک ایرانی تو اس ہرن کی طرح ہیں جس کو نیزہ لگ چکا ہو۔

(۳۳۱٤۲) حَدَّثَنَا سُوَيْد الْكَلْبِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بن كَثِيرَ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ :نكح مَوْلًى لَنَا عَرَبِيَّةً ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَاللهِ قَدْ عَدَا مَوْلَى آلِ كَثِيرٍ طَوْرَهُ.

(۳۳۱۴۲) حضرت محمد بن عبداللہ بن کثیر بن الصلت ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے ایک عربی عورت سے نکاح کر لیا۔ تو اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس لایا گیا اور اس کے خلاف مدد مانگی گئی تو آپ ؒ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تحقیق آل کثیر کے غلام نے اپنے رتبہ اور اپنی حد سے بڑھ کر کام کیا۔

(۳۳۱٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَتَزَوَّجَ الْعَرَبِيُّ الأَمَةَ ، وَأَنَّهُ قَضَى فِي الْعَرَبِ يَتَزَوَّجُونَ الإِمَاءَ وَأَوْلاَدُهُم بِالْفِدَاءِ :سِتُّ قَلاَئِصَ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَوَاءٌ ، وَالْمَوَالِي مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :الْعَرَبِيُّ وَالْمَوْلَى لاَ يَسْتَوِيَانِ فِي النَّسَبِ.

(۳۳۱۴۳) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے عربی کو باندی کے ساتھ شادی کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے باندیوں کے ساتھ شادی کرنے والے عربوں کے بارے میں چھ قلائص کا فیصلہ فرمایا مرد وعورت اس میں برابر ہیں اور موالی کا بھی یہی حکم ہے جبکہ معلوم نہ ہو۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عربی اور موالی نسب میں برابر نہیں۔

(۳۳۱۴۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحُرَيْرِ إذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، فَقِيلَ لَهَا :يَا أُمَّ الْحُرَيْرِ ، إنَّا نَرَاك إذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْك ، قَالَتْ :سَمِعْت مَوْلاَيَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلاَكُ الْعَرَبِ.

وَكَانَ مَوْلاَهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ. (ترمذی ۳۹۲۹)

(۳۳۱۴۴) حضرت محمد بن ابی رزین رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام جریر رحمہا اللہ پر بہت ہی سخت ہوتی یہ بات کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا، تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: اے ام جریر رحمہا اللہ! یقیناً ہم نے آپ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تو آپ رحمہا اللہ پر یہ بات بہت ہی سخت گزرتی ہے۔ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے آقا کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے۔ اور ان کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تھے۔

(۶۳) من فضّل النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن النّاسِ بعضهم على بعضٍ

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر فضیلت دی

(۳۳۱۴۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنَّمَا بَايَعَك سُرَّاقُ الْحَاجِّ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفارٍ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْت إنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إنَّهُمْ لأَخْيَرُ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۵۱۶۔ مسلم ۱۹۵۵)

(۳۳۱۴۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بکرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ...... راوی کہتے ہیں...... میرا گمان ہے کہ قبیلہ جھینہ بھی کہا...... کے چوروں نے بیعت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے اگر قبیلہ اسلم، اور غفار، اور جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور بنو عامر، اسد اور غطفان والوں سے بہتر ہوں تو کیا وہ لوگ

خسارے اور نقصان میں نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً یہ ان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ :فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ. (بخاری ٣٥١٥۔ مسلم ١٩٥٦)

(٣٣١٤٦) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر قبیلہ جھینہ، اسلم، اور قبیلہ غفار والے قبیلہ بنو تمیم اور عبد اللہ بن غطفان، اور عامر بن صعصعہ وغیرہ سے بہتر ہوں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے اپنی آواز کو لمبا کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو وہ لوگ خسارے اور نقصان میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ ہی بہتر لوگ ہیں۔

(٣٣١٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةُ ، خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ :أَسَدٍ وَغَطَفَانَ. (مسلم ١٩٥٥۔ احمد ٤٦٨)

(٣٣١٤٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم، قبیلہ غفار، قبیلہ مزینہ اور جو لوگ قبیلہ جھینہ میں سے ہیں یا یوں فرمایا کہ قبیلہ جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ بنو عامر اور ان دونوں کے حلیف قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ مَوَالٍ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، وَلاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ.

(٣٣١٤٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قریش، انصار، قبیلہ اسلم، اور قبیلہ غفار والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان لوگوں کا ان کے سوا کوئی دوست نہیں۔

(٣٣١٤٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا. (احمد ٤٨)

(٣٣١٤٩) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(٣٣١٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ

الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ ، قَالَ :أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ.

(۳۳۱۵۰) حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت سے اپنا سر اٹھایا تو ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کو سلامت رکھے۔ اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے یہ بات نہیں کہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

(٦٤) ما جاء فِي قيسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ قیس والوں کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَحْلِفُ بِاللهِ :لاَ تَبْقَى قَبِيلَةٌ إِلاَّ ضَارَعَتِ النَّصْرَانِيَّةَ غَيْرَ قَيْسٍ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا.

(۳۳۱۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے کہ کوئی قبیلہ بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ سب نصرانیوں کے مشابہ ہو جائیں گے۔ سوائے قبیلہ قیس والوں کے۔ اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو، اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو۔

(٣٣١٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْحرِيشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كُنْتُ فِي غَزَاةٍ مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالتُّرْك فَهَدَّدَهُ رَسُولُ خَاقَانَ وَكَتَبَ إِلَيْهِ :لأَلْقَيَنَّكَ بِحَزَاوِرَةِ التُّرْك ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَسْلَمَةُ :إِنَّك تَلْقَانِي بِحَزَاوِرَةِ التُّرْكِ وَأَنَا أَلْقَاك بِحَزَاوِرَةِ الْعَرَبِ ، يَعْنِي قَيْسًا.

(۳۳۱۵۲) حضرت زید بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسلمہ بن عبد الملک رحمہ اللہ کے ساتھ ترک کے کسی غزوہ میں تھا۔ تو خاقان بادشاہ کے قاصد نے ان کو بہت دھمکیاں دیں اور ان کو خط لکھا۔ میں تمہارے ساتھ ملوں گا ترک کے طاقتور نوجوانوں کے ساتھ۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسلمہ رحمہ اللہ نے اس کو خط لکھا: بے شک تم ہم سے ملو گے ترک کے طاقتوروں کے ساتھ، میں تم سے ملوں گا عرب کے طاقتوروں کے ساتھ یعنی قبیلہ قیس والوں کے ساتھ۔

(٣٣١٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ :ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ إِنَّ مِنكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَمِنكُمْ سَوَابِقُ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۳۱۵۳) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مضر! قریب ہو جاؤ، بے شک

اولادِ آدم کے سردار تم میں سے ہیں، اور تم لوگوں میں ہی سبقت لے جانے والے ہوں گے جیسا کہ گھوڑ دوڑ میں سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔

(٣٣١٥٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَالْحَقُّ فِي مُضَرَ. (ابو یعلی ۲۵۱۳۔ طبرانی ۱۱۴۱۸)

(۳۳۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ اختلاف کرنے لگیں گے تو حق قبیلہ مضر میں ہوگا۔

(٣٣١٥٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :قَيْسٌ مَلاَحِمُ الْعَرَبِ.

(۳۳۱۵۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قیس عرب کے جنگجو ہیں۔

(٦٥) ما جاء فِي بنِي عامِرٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عامر کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتُمْ قُلْنَا :بَنُو عَامِرٍ ، قَالَ :مَرْحَبًا أَنْتُمْ مِنِّي.

(طبرانی ۲۶۴۔ بزار ۲۸۳۱)

(۳۳۱۵۶) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح مقام پر ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چوغہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: قبیلہ بنو عامر کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش آمدید۔ تم لوگ مجھ میں سے ہو۔

(٣٣١٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا كُنَّا وَأَنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ فَنَحْنُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللهِ وأنتم بنو عبد الله.

(بخاری ۱۲)

(۳۳۱۵۷) حضرت نزال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہم لوگ اور تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بنو عبد مناف کہلاتے تھے۔ پس آج کے دن ہم بھی بنو عبد اللہ ہیں اور تم بھی بنو عبد اللہ ہو۔

(٣٣١٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اكْفِنِي عَامِرًا وَاهْدِ بَنِي عَامِرٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۸۴)

(۳۳۱۵۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میری کفایت فرما: عامر بن طفیل سے اور

تو ہدایت عطا فرما قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کو۔

(٣٣١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ خَشْرَمٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ مُلاَعِبَ الأَسِنَّةِ عَامِرَ بْنَ مَالِكٍ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ الدَّوَاءَ أو الشِّفَاءَ مِنْ دَاءٍ نَزَلَ بِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَسَلٍ ، أَوْ بِعُكَّةٍ مِنْ عَسَلٍ.

(٣٣١٥٩) حضرت خشرم جعفری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن مالک رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک قاصد دوا مانگنے کے لیے یا کسی بیماری سے شفاء کے لیے بھیجا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف شہد یا شہد کا مشکیزہ بھیج دیا۔

(٦٦) ما جاء فِي بنِي عبسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عبس کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَائَتِ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَبْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِابْنَةِ أَخِي مَرْحَبًا بِابْنَةِ نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ.

(بزار ٢٣٦١ـ طبرانی ١٢٢٥٠)

(٣٣١٦٠) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن سنان العبسی کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: خوش آمدید میرے بھائی کی بیٹی کو خوش آمدید، نبی کی بیٹی کو جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا تھا۔

(٣٣١٦١) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بَنِي عَبْسٍ ، مَا شِعَارُكُمْ ، قَالُوا : حَرَامٌ ، قَالَ : بَلْ شِعَارُكُمْ حَلاَلٌ.

(٣٣١٦١) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبس والو! تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حرام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تمہاری نشانی تو "حلال" ہے۔

(٣٣١٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الضَّرِيسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخِ لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِيِّينَ : أَيُّ الْخَيْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرُ فِي حَرْبِكُمْ ، قَالُوا : الْكُمَيْتُ.

(٣٣١٦٢) حضرت مسعود بن حراش رحمہ اللہ جو حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو عبس والوں سے پوچھا: تم لوگ جنگوں میں کون سا گھوڑا زیادہ صابر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سیاہ و سرخ رنگ کے گھوڑے کو۔

(٦٧) ما جاء فِي ثقِيفٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ ثقیف والوں کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا. (احمد ٣٤٣)

(۳۳۱۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔

(٣٣١٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ.

(عبدالرزاق ١٦٥٢١۔ ابن حبان ٦٣٨٤)

(۳۳۱۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے۔

(٣٣١٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ هَدِيَّةً إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ ، أَوْ دَوْسِيٍّ. (ترمذی ٣٩٤٦)

(۳۳۱۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں کسی سے بھی ہدیہ قبول نہیں کروں گا مگر قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے یا دوسی سے۔

(٦٨) فِي عبدِ القيسِ

وفد عبد القیس کا بیان

(٣٣١٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالَ :قَالُوا :رَبِيعَةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ ، أَوْ بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلاَ النَّدَامَى.

(۳۳۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سا وفد ہے؟ یا یوں کہا: کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا: قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وفد کو یا یوں فرمایا: لوگوں کو خوش آمدید جو نہ دنیا میں رسوا ہوں نہ آخرت میں شرمندہ۔

(٣٣١٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصَرِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَقَفَ عَلَيْهِمْ بِعَرَفَاتٍ ، فَقَالَ :لِمَنْ هَذِهِ الأَخْبِيَةُ ؟ فَقَالُوا :لِعَبْدِ الْقَيْسِ ، فَدَعَا لَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ.

(۳۳۱۶۷) حضرت عباد العصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات کے میدان میں ایک جگہ ٹھہرے اور پوچھا: یہ کن لوگوں کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے کہا: قبیلہ عبد القیس کے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیئے دعا فرمائی اور ان کے لیے استغفار کیا۔

(٣٣١٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِيك لِخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، فَقُلْتُ :مَا هُمَا قَالَ : الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ :قُلْتُ :قَدِيمًا ، كَانَ فِيَّ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ :بَلْ قَدِيمًا ، قَالَ :قُلْتُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا.

(۳۳۱۶۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشج بنو عصر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بردباری اور حیاء۔ میں نے پوچھا: یہ مجھ میں پرانی ہیں یا جدید؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری جبلت میں دو خصلتیں پیدا کیں جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

(٦٩) فِي بَنِي تَمِيمٍ

قبیلہ بنو تمیم کا بیان

(٣٣١٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :جَائَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا. (بخاری ٣١٩٠۔ احمد ٤٣٣)

(۳۳۱۶۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوشی مناؤ۔ تو ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں خوشخبری سنائی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ عطا کریں۔

(٣٣١٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ ابْنِ فَاتِكٍ ، قَالَ :قَالَ

لِي كَعْبٌ :إِنَّ أَشَدَّ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى الدَّجَّالِ لَقَوْمُكَ ، يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۳۱۷۰) حضرت ابن فاتک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کے زندہ لوگوں میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تمہاری قوم ہوگی یعنی قبیلہ بنو تمیم۔

(۳۳۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ الْجَصَّاصِ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ :ذَكَرُوا بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَ حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ :إِنَّهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الدَّجَّالِ.

(۳۳۱۷۱) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ذکر فرمایا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بنو تمیم والے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے دجال کے مقابلہ میں۔

(۳۳۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :خَطَبَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ امْرَأَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَضُرُّكَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ دِينٍ وَجَمَالٍ أَنْ لاَ تَكُونَ مِنْ آلِ حَاجِبِ بْنِ زُرَارَةَ.

(۳۳۱۷۲) حضرت ثور رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یہ بات تیرے لیے نقصان دہ نہیں ہے کہ وہ عورت دیندار اور خوبصورت ہو اور نہ یہ بات کہ وہ حاجب بن زرارہ تمیمی کے خاندان میں سے ہو۔

(۳۳۱۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ رَجُلٌ ، فَاخْتَلَفُوا فِي اللُّغَةِ فَرَضِيَ قِرَائَتَهُمْ كُلَّهُمْ، فَكَانَ بَنُو تَمِيمٍ أَعْرَبَ الْقَوْمِ.(ابن جرير ۱۹)

(۳۳۱۷۳) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر پانچ میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید کی قراءت کی۔ پس ان لوگوں نے زبان میں اختلاف کیا پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی قراءت سے راضی ہوئے اور قبیلہ بنو تمیم لوگوں میں سے زیادہ عربی زبان میں فصیح تھے۔

(۳۳۱۷٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إِلَى عُمَرَ فِي ثَمَانِيَةَ عَشَرَ تِجْفَافًا فَأَصَابَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ ضَعْهَا فِي أَشْجَعِ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : فَوَضَعَهَا فِي بَنِي رِيَاحٍ حَيٌّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۳۱۷۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر دریافت کیا اُن اٹھارہ زرہوں کے بارے میں جو ان کو ملی تھیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا: کہ ان زرہوں کو عرب کے سب سے بہادر قبیلہ والوں کے دے دو۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ زرہیں بنو ریاح جو بنو تمیم کی ایک شاخ ہے ان کو مرحمت فرما دیں۔

(۷۰) ما جاء فِي بَنِي أسدٍ

ان روایات کا بیان جو بنواسد کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ. (ابن سعد ۱۰۰)

(۳۳۱۷۵) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: غزوۂ حدیبیہ والے دن سب سے پہلے بیعت کرنے والے شخص حضرت ابوسنان اسدی ؓ تھے۔

(۳۳۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ وَفْدَ بَنِي أَسَدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ فَقَالُوا: نَحْنُ بَنُو زِنْيَةَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ بَنُو رِشْدَةَ.

(۳۳۱۷۶) حضرت ابووائل ؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنواسد کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق قبیلہ بنو زِنْیَہ سے ہے۔ اس پر آپ ؓ نے فرمایا: تم تو بنورشدہ ہو۔ (زنیہ سے زنا کی طرف ذہن منتقل ہونے کی وجہ سے بنورشدہ لقب عطا فرمایا)۔

(۳۳۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتُهَا فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۳۱۷۷) حضرت ولید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سماک بن حرب ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے بنی اسد کے دو ہزار آدمیوں کو پایا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور ان کے جھنڈے سماک صاحب مسجد کے ہاتھ میں تھے۔

(۳۳۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْحَارِثُ بْنُ صِمَّةَ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، وعن عكرمة قَالَ قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم أحد : مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ، فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتُهُ حَقَّهُ ، قَالَ نَعَمْ. (طبرانی ۶۵۰۷۔ حاکم ۲۴)

(۳۳۱۷۸) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اپنی تلوار لائے اور حضرت فاطمہ ؓ سے فرمایا: اس تعریف شدہ کو پکڑو۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم نے شاندار قتال نہیں کیا تحقیق شاندار لڑائی تو سھل بن حنیف، عاصم بن ثابت، حارث بن الصمہ اور ابودجانہ ؓ نے لڑی۔

اور حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص اس تلوار کو اس کے

حق کے ساتھ پکڑے گا؟ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پکڑوں گا۔ اور تلوار پکڑی پھر اس کے ساتھ لڑے یہاں تک کہ تلوار کو واپس لائے اس حال میں کہ وہ ٹیڑھی ہو چکی تھی۔ اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!۔

(۷۱) فِي بجيلة

قبیلہ بجیلہ کا بیان

(۳۳۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ : مَا صَنَعْت فِي رَكْبِ الْبَجَلِيِّينَ ابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ. (احمد ۱۶۶۸)

(۳۳۱۷۹) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم نے بجلیوں کی سواریوں کا کیا کیا؟ تم قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرو۔

(۳۳۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : جَائَتْ وُفُودُ قَسْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳۱۵ـ ۸۲۱۱)

(۳۳۱۸۰) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قسر کے وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔

(۷۲) ما جاء فِي العجمِ

ان روایات کا بیان جو عجمیوں کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: شَهِدَ بَدْرًا سِتَّةٌ مِنَ الأَعَاجِمِ مِنْهُمْ بِلاَلٌ وَتَمِيمٌ.

(۳۳۱۸۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر میں چھ عجمیوں نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم بھی تھے۔

(۳۳۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عن أبيه ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رِوَايَةً ، قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (ابویعلی ۱۴۳۴ـ طبرانی ۹۰۱)

(۳۳۱۸۲) حضرت ابونجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(۳۳۱۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (بخاری ۴۸۹۷۔ مسلم ۲۳۱)

(۳۳۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس کے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(۳۳۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأَهْلِ بَدْرٍ لعربيهم وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَقَالَ :لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۱۸۴) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر میں شریک عربی اور اس کے غلام کے لیے پانچ پانچ ہزار کا حصہ مقرر فرمایا اور فرمایا: میں ضرور بالضرور اہل عرب کو ان کے سوا پر فضیلت دوں گا۔

(۷۳) ما جاء فِي بِلالٍ وصهيبٍ وخبّابٍ

ان روایات کا بیان جو حضرت بلال، حضرت صہیب اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۸٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ :(وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) قَالَ : جَاءَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيّ فَوَجَدُوا النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا مَعَ بِلاَلٍ وَعَمَّارٍ وَصُهَيْبٍ وَخَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَقَّرُوهُمْ فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ فَقَالُوا :إنا نُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنك مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا ، فَإِنَّ وُفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيك فَنَسْتَحِي أَنْ تَرَانَا مَعَ هَذِهِ الأَعْبُد ، فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاك فَأَقِمْهُمْ عَنَّا ، وَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إنْ شِئْتَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالُوا :فَاكْتُبْ لَنَا كِتَابًا ، فَدَعَا بِالصَّحِيفَةِ لِتُكْتَبَ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ ، فَلَمَّا أَرَادَ ذَلِكَ وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :﴿وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾. (ابن ماجہ ۴۱۲۷۔ طبرانی ۳۶۹۳)

(۳۳۱۸۵) حضرت ابو الکنود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں فرمایا: آیت ﴿وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ جو مسلمانوں میں سب سے کمزور لوگ تھے ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ ان لوگوں نے ہمیں حقیر نظروں سے

دیکھا۔ پھر یہ لوگ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خلوت میں لے گئے اور کہنے لگے: کہ ہم یہ بات پسند کرتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارے لیے ایک الگ مجلس مقرر کریں تا کہ اہل عرب اس وجہ سے ہماری فضیلت کو جان لیں۔ بے شک اہل عرب کے وفود آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آتے ہیں اور ہم شرم کھاتے ہیں کہ وہ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھیں۔ لہٰذا جب ہم آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آیا کریں تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان لوگوں کو ہمارے پاس سے اٹھا دیا کریں، اور جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر اگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جایا کریں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! ٹھیک ہے یہ لوگ کہنے لگے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمیں ایک تحریر لکھ دیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دستہ منگوایا تا کہ یہ بات لکھ دی جائے۔ اور حضرت علی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو بلایا تا کہ وہ یہ لکھیں۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ لکھنے کا ارادہ کیا تو ہم لوگ ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ سے لے کر ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ تک۔

(٧٤) فِي مسجِدِ الكوفةِ وفضلِهِ

کوفہ کی مسجد اور اس کی فضیلت کا بیان

(٣٣١٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا وَتَجَهَّزْتُ وَأُرِيدُ الْمَقْدِسَ ، فَقَالَ : بِعْ بَعِيرَكَ وَصَلِّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بَعْدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، لَقَدْ نَقَصَ مِمَّا أُسِّسَ خَمْسُ مِئَةِ ذِرَاعٍ.

(٣٣١٨٦) حضرت حبہ رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ بن ابی طالب کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک میں نے ایک اونٹ خریدا ہے اور میں نے سامان سفر تیار کر لیا ہے اور میرا بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو بیچ دو اور اس مسجد میں نماز پڑھا کرو۔ امام ابو بکر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: یعنی کوفہ کی مسجد میں...... اس لیے کہ مسجد حرام کے بعد کوئی بھی مسجد مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٣٣١٨٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ : لَقِيَنِي كَعْبٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : لأَنْ أَكُونَ جِئْتُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِأَلْفَيْ دِينَارٍ ، أَضَعُ كُلَّ دِينَارٍ مِنْهَا فِي يَدِ كُلِّ مِسْكِينٍ ، ثُمَّ حَلَفَ : إِنَّهُ لَوَسَطُ الأَرْضِ كَقَعْرِ الطَّسْتِ.

(٣٣١٨٧) حضرت اسود رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مجھے بیت المقدس میں ملے اور پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں

نے کہا: کوفہ کی جامع مسجد سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی وہاں سے آیا ہوں۔ جہاں سے تم آئے ہو۔ اور وہ جگہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں دو ہزار دینار صدقہ کروں اور ان میں سے ہر ایک دینار کو ہر مسکین کے ہاتھ میں دوں۔ پھر قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا: بے شک وہ مسجد زمین کے بالکل درمیان میں ہے جیسا کہ تھال کا پیندا ہوتا ہے۔

(۷۵) فِي مسجِدِ المدِينةِ

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ ، لَمْ يَأْتِهِ إلاَّ لِخَيْرٍ يُعَلِّمُهُ ، أَوْ يَتَعَلَّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ.

(۳۲۱۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں آیا ...... امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی مدینہ منورہ کی مسجد میں ...... اور وہ نہیں آیا مگر کوئی خیر کی بات سکھانے کے لیے یا سیکھنے کے لیے۔ تو وہ شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آیا تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہوگا جو کسی دوسرے کا سامان دیکھتا ہے۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عن بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :صَلاَةٌ فِيهِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إلاَّ مَسْجِدَ مَكَّةَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَرُوَاةُ أَهْلِ مِصْرَ لاَ يُدْخِلُونَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۲۱۸۹) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اس مسجد میں ...... یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ...... ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ کسی اور مسجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مکہ کی مسجد کے۔

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اہل مصر والوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر ان لوگوں کی سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدِي.

(۳۳۱۹۰) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے وہ میری مسجد ہے۔

(٧٦) فِي مسجِدِ قباء

مسجد قباء کا بیان

(٣٣١٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهِيرٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۱) حضرت اُسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

(٣٣١٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ جَاءَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَرَكَعَ فِيهِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ ذَلِكَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۲) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر مسجد قباء میں آئے اور اس میں چار رکعات نماز ادا کرے تو اس کا ثواب عمرہ کے برابر ہوگا۔

(٣٣١٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

(۳۳۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء پیدل بھی آتے تھے اور سوار ہو کر بھی۔

(٧٧) فِي مسجِدِ الحرامِ

مسجد حرام کا بیان

(٣٣١٩٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ الْمُطَّلِبِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ صَلاَةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۳۱۹۴) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا

اس کے علاوہ دیگر مسجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(۳۳۱۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۳۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

آخر كتاب الفضائل

والحمد لله رب العالمين.

كِتَابُ السِّيَرِ

(۱) ما جاء فِي طاعةِ الإمامِ والخِلافِ عنه

وہ روایات جو امام کی اطاعت اور اس کی نافرمانی کے بارے میں منقول ہیں

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال:

(۳۳۱۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ الإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ عَصَى الإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي. (ابن ماجه ۲۸۵۹۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تحقیق اس نے میری نافرمانی کی۔

(۳۳۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي. (بخاری ۲۹۵۷۔ مسلم ۳۲)

(۳۳۱۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی۔

(۳۳۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ :الأُمَرَاءُ.

(۳۳۱۹۸) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت:

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور صاحبان اقتدار واختیار کی۔ فرمایا: اس سے مراد امراء ہیں۔

(۳۳۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : كَلِمَاتٌ أَصَابَ فِيهِنَّ : حَقٌّ عَلَى الإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الأَمَانَةَ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْمَعُوا وَيُطِيعُوا وَيُجِيبُوا إِذَا دُعُوا.

(۳۳۱۹۹) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے چند کلمات ارشاد فرمائے اور بالکل درست فرمایا: وہ یہ کہ امام پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور امانت کو ادا کرے۔ اور اس نے ایسا کر دیا تو پھر مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ اور جب ان کو پکارا جائے تو وہ پکار کا جواب دیں۔

(۳۳۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ : أُولُوا الْفِقْهِ أُولُو الْخَيْرِ.

(۳۳۲۰۰) حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت میں: ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ سے مراد فقہاء اور اصحاب خیر مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ : أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ : أُولُو الْعَقْلِ وَالْفِقْهِ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۳۲۰۱) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر فرماتے تھے کہ ارباب عقل و دانش اور اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : الْعُلَمَاءُ.

(۳۳۲۰۲) حضرت الربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اولوا الامر سے مراد علماء کرام ہیں۔

(۳۳۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. (مسلم ۱۴۷۳۔ احمد ۱۶۱)

(۳۳۲۰۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے امام سے بیعت کی تو اس نے اپنے ہاتھ کا قبضہ اور دل کی محبت اس کو عطا کر دی۔ پس اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت کے بقدر اس کی اطاعت کرے۔

(۳۳۲۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (مسلم ۱۴۶۸۔ احمد ۷۰)

(۳۳۲۰۴) حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک وہ کتاب اللہ شریف کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الأَحْمَسِيَّةِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَعَلَيه بُرْدٌ مُتَلَفِّعًا بِهِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (احمد ۴۰۳)

(۳۳۲۰۵) حضرت ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو لپیٹا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: اگر تم پر ناک کٹے حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک کہ وہ قرآن مجید کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ ، قَالَ : أُمَرَاءُ السَّرَايَا.

(۳۳۲۰۶) حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ کہ اس سے لشکروں کے امیر مراد ہیں۔

(۲) فِي الإِمارةِ

امارت کا بیان

(۳۳۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِمَارَةَ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ ، إِلاَّ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.

(مسلم ۱۴۵۷۔ طیالسی ۴۸۵)

(۳۳۲۰۷) حضرت حارث بن یزید الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منصب حکومت کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تو کمزور ہے۔ اور بے شک یہ بہت بڑی امانت ہے۔ اور بے شک یہ قیامت کے دن

ذلت اور شرمندگی کا سبب ہوگی۔ سوائے اس شخص کے لیے جس نے اس کو حق کے ساتھ پکڑا اور اس بارے میں جو اس پر لازم تھا وہ حق ادا کیا۔

(۳۳۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ بَنِي عَمِّي ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلاَّكَ اللَّهُ ، وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ ، قَالَ :فَقَالَ :إِنَّا وَاللهِ لاَ نُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلاَ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. (بخاری ۷۱۴۹۔ ابو داؤد ۲۹۲۳)

(۳۳۲۰۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلطنت عطا فرمائی ہے اس میں سے کسی حصہ پر ہمیں بھی امیر بنا دیں۔ اور دوسرے شخص نے بھی یہی بات کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ کی قسم! ہم یہ عہدہ اس شخص کو سپرد نہیں کرتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس شخص کو جو اس پر لالچی ہو۔

(۳۳۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ ، وَسَتَصِيرُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً ، فَنِعْمَت الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ. (بخاری ۷۱۴۸۔ احمد ۴۴۸)

(۳۳۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم لوگ امارت پر حرص کرنے لگو گے۔

(۳۳۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلَ الإِمَارَةَ فَإِنَّك إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(بخاری ۶۶۲۲۔ ابو داؤد ۲۹۲۲)

(۳۳۲۱۰) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی منصب حکومت کا سوال مت کرنا۔ بے شک اگر تمہیں یہ مانگنے سے دی گئی تو تمہیں اس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر تمہیں بغیر مانگے دے دی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

(۳۳۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي ، فَقَالَ :يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ نَفْسٌ تُنَجِّيهَا خَيْرٌ مِنْ إِمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا.

(ابن سعد ۲۷۔ بیہقی ۹۶)

(۳۳۲۱۱) حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے امیر کیوں

نہیں بناتے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! جس نفس کو امارت سے نجات دی جائے وہ امارت سے بہت بہتر ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۳۳۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عامر ، عن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: مَا مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلاَّ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عَلَى جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الرَّحْمَان ، فَإِنْ قَالَ لَهُ : اطْرَحْهُ ، طَرَحَهُ فِي مَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا ، قَالَ : وَقَالَ مَسْرُوقٌ : لأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا وَاحِدًا بِعَدْلٍ وَحَقٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَنَةٍ أَغْزُوهَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۳۲۱۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی فیصلہ کرنے والا لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کا ایسا حشر کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے گا یہاں تک کہ اس کو جہنم کے کنارے لا کر کھڑا کر دے گا۔ پھر اپنا سر رحمٰن کی طرف اٹھائے گا۔ اگر رحمٰن اس کو کہہ دے اس کو جہنم میں ڈال دو۔ تو وہ اس کو چالیس سال کی مسافت کے برابر جہنم کی گہرائی میں ڈال دے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ایک دن عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں ایک سال جہاد کروں۔

(۳۳۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَهُ ، فَقَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ الْوُلاَةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقِفُونَ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنَجِّيَهُ ، وَمَنْ عَصَى اللَّهَ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا قَالَ : فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ وَإِلَى سَلْمَانَ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ : أَنْتَ سَمِعْت هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرُ مِنْ نَارٍ ، قَالَ : وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَكَرِهَ أَنْ يُخْبِرَ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ. (مسند ۵۸۷)

(۳۳۲۱۳) حضرت بشر بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک عہدہ سپرد کرنا چاہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عہدیداران سلطنت کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے کنارے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پس ان میں سے جو اللہ کا فرمانبردار ہوگا تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیں گے یہاں تک کہ اس کو جہنم سے نجات دیں گے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی ہوگی تو جہنم کا پل اس کو وادی میں پھینکے گا جہاں آگ اس کو لپیٹ لے گی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

جی ہاں۔ اللہ کی قسم! اور فرمایا: اس وادی کے بعد جہنم کی ایک اور وادی ہوگی۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تو انہوں نے اس بارے میں کچھ بھی بتانا ناپسند کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُس بارے میں ایسی بات ہے تو اس کو کون شخص لے گا؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے اللہ ناک اور آنکھ کاٹے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے۔

(٣٣٢١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِمَارَةُ بَابُ ، عَنَتٍ إِلاَّ مَنْ رَحِمَ اللَّهُ. (طبرانی ٣٦٠٣)

(٣٣٢١٤) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امارت مشقت کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرما دیں۔

(٣٣٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا حَرَصَ رَجُلٌ كُلَّ الْحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ فَعَدَلَ فِيهَا.

(٣٣٢١٥) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے امارت پر بالکل بھی حرص نہیں کی تو اس نے اس معاملہ میں انصاف کیا۔

(٣٣٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُونَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَشر عَلَيَّ ، قَالَ : اجْلِسْ وَاكْتُمْ عَلَيَّ.

(٣٣٢١٦) حضرت ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حاکم بنایا، تو وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! مجھے مشورہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ اور مجھ پر یہ بات چھپاؤ۔

(٣٣٢١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، خِرْ لِي ، قَالَ : اجْلِسْ. (طبرانی ٤٩٣)

(٣٣٢١٧) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو امیر بنایا تو وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی بھلائی والا مشورہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

(٣٣٢١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ : قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : لاَ تَرْزَأَنَّ مُعَاهِدًا إبرة ، وَلاَ تَمْشِ ثَلاَثَ خُطًى تَتَأَمَّرُ عَلَى رَجُلَيْنِ ، وَلاَ تَبْغِ لإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ غَائِلَةً.

(٣٣٢١٨) حضرت طلحہ بن مصرف الیامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی کیے ہوئے معاہدے میں سے ایک سوئی بھی کم مت کرو۔ اور تم تین قدم بھی نہ چلو کہ تم دو آدمیوں پر امیر ہو، اور مسلمانوں کے امیر کو دھوکہ مت دو۔

(٣٣٢١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوق ، عَنْ مَيْمُون ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلْمَانَ عَلَى حِمَارٍ فِي سَرِيَّةٍ هُوَ أَمِيرُهَا وَخَدَمَتَاهُ تُذَبْذِبَانِ وَالْجُنْدُ يَقُولُونَ : جَاءَ

الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ سَلْمَانُ : إِنَّمَا الْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيمَا بَعْدَ الْيَوْمِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ التُّرَابِ ، وَلاَ تُؤَمَّرَ عَلَى رَجُلَيْنِ فَافْعَلْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لاَ تُحْجَبُ.

(۳۳۲۱۹) ایک آدمی جن کا تعلق قبیلہ عبد القیس سے ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو گدھے پر دیکھا ایک لشکر میں جس کے وہ امیر تھے۔ اور ان کی دونوں پنڈلیاں کانپ رہی تھیں اور لشکر والے کہہ رہے تھے۔ امیر آ گئے! امیر آ گئے! اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں برائی اور بھلائی کا فیصلہ تو آج کے دن کے بعد ہوگا۔ اور فرمایا: اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ مٹی کھالو اور دو آدمیوں پر امیر نہ بنو تو ایسا کرلو۔ اور مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے لیے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی۔

(۳۳۲۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولاً لاَ يَفُكُّهُ مِنْ غُلِّهِ ذَلِكَ إِلاَّ الْعَدْلُ. (احمد ۲۸۴۔ طبرانی ۵۳۸۸)

(۳۳۲۲۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی دس لوگوں کا امیر مگر یہ کہ قیامت کے دن اس شخص کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے گلے میں طوق ہوگا۔ اس کو نجات نہیں مل سکتی اس طوق سے سوائے عدل کرنے کی صورت میں۔

(۳۳۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَمِيرِ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ. (احمد ۴۳۱۔ دارمی ۲۵۱۵)

(۳۳۲۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ انصاف کرنا اس سے آزاد کرا دے گا۔ یا انصاف نہ کرنا اس کو مضبوط باندھے گا۔

(۳۳۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهَا ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لاَ يَعْدِلُ فِيهَا إِلاَّ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۲۔ احمد ۲۵)

(۳۳۲۲۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کسی بھی رعایا کا حاکم چاہے رعایا تھوڑی ہو یا زیادہ اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔

(۳۳۲۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلاَّ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ.

(۳۳۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی بھی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ انصاف کرنا اس کو آزاد کرا دے گا یا انصاف نہ کرنا اس کو باندھ دے گا۔

(۳۳۲۲٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ سَعْدٌ : كفيتم إِنَّ الإِمْرَةَ لَا تَزِيدُ الإِنْسَانَ فِي دِينِهِ خَيْرًا.

(۳۳۲۲۴) حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ بات کافی ہے کہ منصب حکومت انسان کے دین میں کسی بھلائی کا اضافہ نہیں کرتی۔

(۳) ما جاء فِي الإِمامِ العَدْلِ

ان روایات کا بیان جو امام عادل کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِمَامُ الْعَادِلُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

(۳۳۲۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳۳۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ :لَعَمَلُ إِمَامٍ عَادِلٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۳۲۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کا ایک دن کا عمل تم میں سے کسی ایک کے ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

(۳۳۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرو ، قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدَنًا حَوْلَهُ الْمُرُوجُ الْبُرُوجُ لَهُ خَمْسَةُ آلَافِ بَابٍ لَا يَسْكُنُهُ ، أَوْ لَا يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۳۳۲۲۷) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس کے ارد گرد اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں۔ اس میں سکونت اختیار نہیں کرے گا یا اس میں داخل نہیں ہو سکے گا سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے یا منصف حکمران کے۔

(۳۳۲۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(۳۳۲۲۸) حضرت ابو کنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے احترام میں سے ہے کسی بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اور حامل قرآن جو نہ اس میں غلو کرتا ہو اور نہ اس سے غفلت برتتا ہو اس کا اکرام کرنا، عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ کا اکرام کرنا۔

(۳۳۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : ثَلاَثٌ لاَ يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِنَّ إِلاَّ مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ : الإِمَامُ الْمُقْسِطُ وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَذُو الشَّيْبَةِ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۲۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ کوئی ان کے حق سے استخفاف نہیں برت سکتا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق بالکل ظاہر ہو۔ پہلا منصف حکمران، دوسرا بھلائی کی بات سکھلانے والا، اور اسلام میں بڑھاپے کو پہنچنے والا۔

(۳۳۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ ، قَالَ : أُنْزِلَتْ فِي وُلاَةِ الأَمْرِ.

(۳۳۲۳۰) حضرت ابو مکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ نے اس آیت کا شان نزول یوں فرمایا: آیت: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ آیت امیروں کے معاملات کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۳۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ ، قَالَ : هَذِهِ مُبْهَمَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۲۳۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: آیت ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ یہ آیت مبہم ہے۔ نیکوکار اور بدکار دونوں کے لیے ہے۔

(٤) ما يكره أن ينتفع بِهِ مِن المغنم

ان روایات کا بیان جو اس بارے میں ہیں کہ مال غنیمت سے نفع اُٹھانا اپنی ذات کے لیے مکروہ ہے

(۳۳۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ فَفَتَحْنَا قَرْيَةً ، يُقَالَ لَهَا جَرْبَةُ ، قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَرْكَبَنَّ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا

فِيهِ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ.

(۳۳۲۳۲) حضرت ابو مرزوق ؒ فرماتے ہیں جو حضرت نجیب ؒ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کہ ہم لوگ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی جانب جہاد کے لیے گئے۔ پس ہم نے ایک بستی فتح کی جس کا نام جربہ تھا تو آپ رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک میں نہیں کہوں گا تمہارے حق میں کوئی بات مگر جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن ہمارے بارے میں فرمائی۔ فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار مت ہو یہاں تک کہ جب اسے لاغر کر دیا تو پھر مال غنیمت میں لوٹا دیا۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اس کو پرانا کر دیا تو اس کو مال غنیمت میں لوٹا دیا۔

(۳۳۲۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ عَلَى قَبْضٍ مِنْ قَبْضِ الْمُهَاجِرِينَ ، فَجَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِقَبْضٍ كَانَ مَعَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا سَلْمَانُ ، إِنَّهُ كَانَ فِي ثَوْبِي خَرْقٌ فَأَخَذْتُ خَيْطًا مِنْ هَذَا الْقَبْضِ فَخِطْتُ بِهِ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ وَقَدْرُهُ ، قَالَ : فَجَاءَ الرَّجُلُ فَنَشَرَ الْخَيْطَ مِنْ ثَوْبِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي غَنِيٌّ عَنْ هَذَا.

(۳۳۲۳۳) حضرت قابوس ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مہاجرین کے مالِ مقبوض میں سے جو کہ غنیمت سے حاصل ہوا تھا اس کے کچھ حصہ پر نگران تھے۔ تو ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس کچھ مال غنیمت کا مال تھا اس نے وہ مال آپ رضی اللہ عنہ کو دیا پھر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر واپس لوٹا اور کہنے لگا: اے سلمان! یقیناً میرے کپڑے میں تھوڑی سی پھٹن تھی تو میں نے اس غنیمت کے مال میں سے سوئی لے کر اس سے اس کپڑے کو سی لیا۔ انہوں نے کہا: ہر چیز کی کچھ قدر و قیمت ہے پس وہ آدمی آیا اور اس نے اپنے کپڑوں سے ایک سوئی نکالی پھر کہا: میں اس سے بھی بے نیاز ہوں۔

(۳۳۲۳۴) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّايَ وَرِبَا الْغُلُولِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ حَتَّى تَحْسَرَ قَبْلَ أَنْ تُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ ، أَوْ يَلْبَسَ الثَّوْبَ حَتَّى يَخْلَقَ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۳۲۳۴) امام اوزاعی ؒ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں خیانت سے بچو، وہ یہ کہ کوئی آدمی سواری پر سوار ہو اور پھر مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی اس کو کمزور اور لاغر کر دے۔ یا کوئی کپڑا پہن لے یہاں تک کہ اسے مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی پرانا کر دے۔

(۳۳۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْمُنْخُلِ وَالْحَبْلِ.

(۳۳۲۳۵) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان بن ربیعہ ؒ کے ساتھ لنجر مقام پر جہاد کرنے گئے تو آپ ؒ نے ہم پر حرام وممنوع قرار دیا کہ ہم مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہوں۔ اور ہمیں رخصت دی چھلنی، چھاننی اور رسی استعمال کرنے کی۔

(۵) ما یستحبّ مِن الخیلِ وما یکرہ مِنها

پسندیدہ اور ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان

(۳۳۲۳۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِیِّ ، عَنْ أَبِی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بن جَرِیرٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ.

(مسلم ۱۴۹۴۔ ابو داؤد ۲۵۴۰)

(۳۳۲۳۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس گھوڑے کو ناپسند کرتے تھے جس کے تین پاؤں تو سفید ہوں اور ایک پاؤں نہ ہو یا اس کے برعکس ہو۔

(۳۳۲۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الضُّرَیْسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِیُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخِی رِبْعِیٍّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِیِّینَ :أَیُّ الْخَیْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرَ فِی حَرْبِکُمْ ، قَالُوا :الْکُمَیْتُ.

(۳۳۲۳۷) حضرت مسعود بن حراش ؒ جو کہ حضرت ربعی بن حراش ؒ کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے قبیلہ عبس کے لوگوں سے پوچھا: تم اپنی جنگوں میں کون سے گھوڑے کو زیادہ باہمت پاتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جو گھوڑا سرخ اور کالے رنگ کا ہو یا کتھئی رنگ کا گھوڑا۔

(۳۳۲۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا طَلْحَةُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ.

(۳۳۲۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین گھوڑا کتھئی رنگ کا ہے جس میں سرخ رنگ حاوی ہو۔

(۳۳۲۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُلَیٍّ ، قَالَ سَمِعْت أَبِی یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلاً أَتَی رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنِّی أُرِیدُ أَنْ أُقَیِّدَ فَرَسًا ، أَوْ أَبْتَاعَ فَرَسًا ، قَالَ :فَقَالَ :فَعَلَیْك بِهِ أَقْرَحَ أَرْثَمَ کُمَیْتًا ، أَوْ أَدْهَمَ مُحَجَّلاً طَلْقَ الْیُمْنَی. (ترمذی ۱۶۹۷۔ ابن حبان ۴۶۷۶)

(۳۳۲۳۹) حضرت موسیٰ بن علی ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ میں گھوڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈالوں یا کہا کہ میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں تم پر

لازم ہے وہ گھوڑا جس کے چہرے میں سفیدی ہو اور اس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ بھی سفید ہو اور کمیتی رنگ کا ہو یا ایسا گھوڑا جو سیاہ و سفید رنگ کا ہو اور اس کا دایاں بالکل صاف ہو۔

(٦) ما ذكر في حذفِ أذنابِ الخيلِ

ان روایات کا بیان جو گھوڑے کی دم تراشنے کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ فَإِنَّهَا مَذَابُّهَا ، وَلاَ تَقُصُّوا أَعْرَافَهَا فَإِنَّهَا دِفَاؤُهَا.

(۳۳۲۴۰) حضرت وضین بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑوں کی دُمیں نہ تراشا کرو۔ پس بے شک یہ مکھیاں اڑانے کا آلہ ہیں اور نہ ہی ان کے گردن کے بال کاٹا کرو یہ ان کے لیے گرمائش کا سبب بنتے ہیں۔

(٣٣٢٤١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ :وَأُرَاهُ قَالَ: وَعَنْ حَذْفِ أَذْنَابِهَا.

(۳۳۲۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان کی دم کو تراشنے سے بھی منع فرمایا۔

(٣٣٢٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُهْلَبَ الْخَيْلُ.

(۳۳۲۴۲) حضرت بُرد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ مکروہ قرار دیتے تھے گھوڑے کے بالوں کو اکھیڑے جانے کو۔

(٣٣٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ :لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑے کی دم کو مت تراشو۔

(٧) ما قالوا في خِصاءِ الخيلِ والدّوابِّ من كرِهه ؟

گھوڑے اور جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں جن حضرات نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے

(٣٣٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ وَالْبَهَائِمِ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ. (احمد ۲۴)

(۳۳۲۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے گھوڑے اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں مخلوق کی بڑھوتری ہے۔

(٣٣٢٤٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ يَنْهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر گھوڑے کو خصی کرنے سے منع کیا۔

(٣٣٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ أَنْ لاَ يُخْصَى فَرَسٌ ، وَلاَ يَجْرِي من أَكْثَرَ مِنْ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۲۴۶) حضرت ابراہیم بن مہاجر البجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: کہ گھوڑوں کو خصی مت کیا جائے اور ان کو دو سو سے زیادہ نہ دوڑایا جائے۔

(٣٣٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى أَهْلِ مِصْرَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، وَأَنْ يُجْرِي الصِّبْيَانُ الْخَيْلَ.

(۳۳۲۴۷) حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط لکھ کر مصر والوں کو منع کیا کہ وہ گھوڑے کو خصی نہ کریں۔ اور بچوں کو گھوڑوں پر نہ دوڑائیں۔

(٣٣٢٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ قَالَ : الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۸) حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت: ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ میں خصی کرنا مراد ہے۔

(٣٣٢٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۹) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا: کہ خصی کرنا مراد ہے۔

(٣٣٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَكِين ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَرِهَ خِصَاءَ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۰) حضرت ابو مکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ جانوروں کے خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٣٢٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَشَهْرٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْخِصَاءَ.

(۳۳۲۵۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد رحمہ اللہ، حضرت حسن اور حضرت شہر رحمہ اللہ یہ سب حضرات خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٣٢٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْخِصَاءِ ، وَقَالَ : النَّمَاءُ مَعَ الذَّكَرِ.

(۳۳۲۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ نسل میں اضافہ تو آلۂ تناسل کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۳۲۵۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خِصَاءُ الْبَهَائِمِ مُثْلَةٌ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾.

(۳۳۲۵۳) حضرت مطرف ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشادفرمایا: جانوروں کوخصی کرنا تو مثلہ ہے۔ اور پھر آپ ؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾

(۸) مَنْ رخَّصَ فِي خِصاءِ الدّوابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کوخصی کرنے میں رخصت دی

(۳۳۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ أَبَاهُ خَصَى بَغْلاً لَهُ.

(۳۳۲۵۴) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے اپنے ایک خچر کوخصی کروایا۔

(۳۳۲۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ : مَا خِيفَ عَضَاضُهُ وَسُوءُ خُلُقِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۳۲۵۵) حضرت مالک بن مغول ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے گھوڑے کوخصی کرنے کے متعلق پوچھا: آپ ؒ نے فرمایا: اس کے کاٹنے اور مارنے کا خوف نہ ہوتو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۶) حضرت عبدالملک بن ابی بشیر المدینی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشادفرمایا: جانوروں کوخصی کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲٥۷) حدَّثَنَا بَعْضُ الْبَصْرِيِّينَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الْخَيْلِ ، لَوْ تَرَكْت الْفُحُولَ لأَكَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۳۳۲۵۷) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشادفرمایا: گھوڑے کوخصی کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر طاقتور نر کو چھوڑ دیا جائے تو ان میں سے بعض بعض کو کھا جائیں۔

(۹) ما قالوا فِي الأجراسِ لِلدّوابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کے لیے گھنٹی بجانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، عَنْ

أُمِّ حَبِيبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(احمد ۳۲۶۔ دارمی ۲۶۷۵)

(۳۳۲۵۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس جماعت کی صحبت اختیار نہیں کرتے جن کے پاس گھنٹی ہو۔

(۳۳۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(احمد ۲۶۲۔ مسلم ۱۶۷۲)

(۳۳۲۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو اور نہ اس شخص کی جس کے پاس کتا ہو۔

(۳۳۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ. (طبرانی ۲۳)

(۳۳۲۶۰) حضرت ثابت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنگرو ہوں۔

(۳۳۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ صَوْتَ الْجَرَسِ.

(۳۳۲۶۱) حضرت یزید بن الاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گھنٹی کی آواز کو ناپسند کرتی تھیں۔

(۳۳۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۳۳۲۶۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے پاس سونے کا بغیر ڈھلا ہوا ڈلا لے کر آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید کہ تو اس کی گھنٹیاں بنائے گا بے شک یہ تو مکروہ ہے۔

(۳۳۲۶۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : لِكُلِّ جَرَسٍ تَبَعٌ مِنَ الْجِنِّ.

(۳۳۲۶۳) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر گھنٹی شیطان کے چیلوں میں سے ہے۔

(۳۳۲۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :

الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۴) حضرت زرارۃ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو۔

(٣٣٢٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الأَسْلَمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ :إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَمْسَحُ دَوَابَّ الْغُزَاةِ إِلاَّ دَابَّةً عَلَيْهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۵) حضرت عبد اللہ بن عامر الاسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ملائکہ مجاہدین کے جانوروں کو صاف کرتے ہیں سوائے اس کے گھوڑے کو جس پر گھنٹی ہو۔

(٣٣٢٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ :مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ فِي عُنُقِهَا جَرَسٌ ، قَالَ :هَذِهِ مَطِيَّةُ شَيْطَانٍ.

(۳۳۲۶۶) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے کر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی سواری ہے۔

(١٠) ما رخِّص فِيهِ مِن لِباسِ الحرِيرِ

جن جگہوں میں ریشم کے لباس کی رخصت دی گئی

(٣٣٢٦٧) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ :رَأَيْت عَلَى تَجَافِيفِ أَبِي مُوسَى الديباج والْحَرِيرَ.

(۳۳۲۶۷) حضرت مرزوق بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابو موسیٰ کی زرہوں پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(٣٣٢٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ لأَبِي لَهُ يَلْمَقُ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۶۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس ریشم کا ایک بھراؤ دار چوغہ تھا جسے وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(٣٣٢٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۳۳۲۶۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں جبکہ وہ جبہ یا ہتھیار ہو۔

(٣٣٢٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۰) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگ میں ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ ، أَوِ ابْنِ بُرَيْدَةَ شَكَّ الْمُنْذِرُ ، قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِعُمَرَ : إِذَا رَأَيْنَا الْعَدُوَّ وَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ كَفَّرُوا سِلاَحَهُمْ بِالْحَرِيرِ فَرَأَيْنَا لِذَلِكَ هَيْبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ فَكَفِّرُوا عَلَى سِلاَحِكُمْ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ.

(۳۳۲۷۱) حضرت منذر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علیاء بن احمر الیشکری یا حضرت ابن بریدہ ریشید ان دونوں میں سے کسی ایک نے ارشاد فرمایا: کہ مہاجرین میں سے چندلوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ سے کہا: جب ہم نے دشمن کو دیکھا تو ہم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہتھیار ریشم میں چھپائے ہوئے تھے۔ تو ہم یہ دیکھ کر گھبرا گئے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو تم بھی اپنے ہتھیاروں کو ریشم اور دیباج سے چھپالو۔

(۳۳۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَجِدُونَ الدِّيبَاجَ.

(۳۳۲۷۲) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ریشید سے جنگ میں ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ریشید نے فرمایا: وہ لوگ کہاں ریشم پاتے تھے؟

(۱۱) من کرھه فِي الحربِ

جنہوں نے جنگ میں بھی ریشم کو مکروہ قرار دیا

(۳۳۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ يَلْبَسُهُ.

(۳۳۲۷۳) حضرت ابومکین بن ابان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ریشید جنگ میں ریشم اور دیباج پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: جو شخص شہادت کی امید رکھتا ہو کیا وہ یہ پہنے گا؟!۔

(۳۳۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۴) حضرت یونس بن عبید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید جنگ میں ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْيَلاَمِقِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتَ كَرَاهَةً لِمَا يُكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ حِينَ تَعْرِضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۳۳۲۷۵) حضرت ولید بن ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز ریشید کو خط لکھ کر پوچھا: کیا دارالحرب میں ریشم اور لمبے کوٹ پہن سکتے ہیں؟ آپ رضی اللہ نے اس خط کا جواب لکھا: جب تم نے خود کو شہادت کے لیے پیش کر دیا تو تم اس چیز کو زیادہ

ناپسند کرو جو قتال کے وقت بھی مکروہ ہے۔

(۳۳۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۶) حضرت ولید بن ھشام ولٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ولٹیلیڈ جنگ میں بھی ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، قَالَ :فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ والحرير ، فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ.

(۳۳۲۷۷) حضرت سوید بن غفلہ ولٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ یرموک میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ نے ہمارا استقبال کیا اس حال میں کہ ہم نے دیباج اور ریشم پہنا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ کے حکم سے ہمیں پتھر مارے گئے۔

(۱۲) ما قالوا فِيمن استعان بِالسِّلاحِ مِن الغنِيمةِ

اس شخص کے بارے میں جو غنیمت کے اسلحہ سے مدد لیں بعض لوگوں نے یوں کہا

(۳۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ :قُلْت لِلْحَسَنِ :يَا أَبَا سَعِيدٍ :الرَّجُلُ يَكُونُ عَارِيًّا يَلْبَسُ الثَّوْبَ ، أَوْ يَكُونُ أَعْزَلَ يَلْبَسُ مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ :يَفْعَلُ ، فَإِذَا حَضَرَ الْقَسْمُ فَلْيُحْضِرْهُ.

(۳۳۲۷۸) حضرت ابوالاشھب ولٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ولٹیلیڈ سے پوچھا: اے ابوسعید! جو آدمی کپڑوں سے ننگا ہو کیا وہ غنیمت کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ یا وہ نہتا ہو تو اسلحہ لے سکتا ہے؟ آپ ولٹیلیڈ نے فرمایا: وہ ایسا کر لے اور پھر جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگے۔ تو وہ چیز حاضر کر دے۔

(۳۳۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ : إذَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ السِّلاَحَ وَالدَّوَابَّ فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَعِينُوا بِهِ وَاحْتَاجُوا فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَلو لَمْ يَسْتَأْذِنُوا الإِمَامَ.

(۳۳۲۷۹) حضرت وکیع ولٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ولٹیلیڈ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب مسلمان اسلحہ اور جانور پالیں غنیمت کے مال سے۔ اور وہ ان سے مدد حاصل کرنا چاہیں اور وہ اس کے محتاج بھی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انہوں نے امیر سے اجازت نہ لی ہو۔

(۳۳۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُبَيٌّ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْت إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، فَقَالَ :هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَيْفٍ لِي غَيْرِ طَائِلٍ ، فَأَصبت يَدَهُ فَنَدَرَ سَيْفُهُ فَأَخَذْته فَضَرَبْته بِهِ حَتَّى بَرَدَ.

(۳۳۲۸۰) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں غزوہ بدر کے دن ابو جہل ملعون کے پاس پہنچا اس حال میں کہ اس کی ٹانگ کٹی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ تھا۔ اور وہ خود کو لوگوں سے بچا رہا تھا اپنی تلوار کے ذریعے۔ پس میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے ذلیل ورسوا کیا اے اللہ کے دشمن۔ وہ کہنے لگا: کوئی آدمی نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی قوم نے اس کو مار ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی چھوٹی سی تلوار کے ذریعہ اس کو ٹٹولنا شروع کیا تو میں نے اس کے ہاتھ کو ہلایا اور اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے اس کی تلوار کو پکڑ لیا۔ اور اس کو مار دیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

(۱۳) ما قالوا فِي الجبنِ والشّجاعةِ

بعض لوگوں نے بزدلی اور شجاعت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ ، وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا. (احمد ۱۲۶۔ ابویعلی ۲۹۷)

(۳۳۲۸۱) حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جنگ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کر رہے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دشمن کے قریب ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ. (مسلم ۱۴۰۱)

(۳۳۲۸۲) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب جنگ بہت زیادہ سخت ہو جاتی تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کرتے تھے۔ اور یقیناً بہادر تو وہ ہی شخص ہوتا ہے جو مدمقابل ہوتا ہے۔

(۳۳۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ فِي الرِّجَالِ ، فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ يَعْرِفُ وَمَنْ لاَ يَعْرِفُ ، وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۳) حضرت حسان بن فائد العبسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی خصلتیں ہیں۔ بہادر شخص تو اس شخص سے لڑتا ہے چاہے وہ اس کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اور بزدل تو اپنے ماں، باپ سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :

قَالَ عُمَرُ : الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ شِيمَةٌ ، أَوْ خُلُقٌ فِي الرِّجَالِ فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ لاَ يُبَالِي أَنْ لاَ يَؤُوبَ إلَى أَهْلِهِ وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنِ ابن أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۴) حضرت قبیصہ بن جابر رطیفیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی عادت یا خصلت ہے۔ بہادر تو اس بات سے بے پروا ہو کر لڑتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا، اور بزدل شخص تو اپنے ماں، باپ کے بیٹے سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَشْعَثُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَأَسْخَى النَّاسِ. (بخاری ۲۸۲۰۔ مسلم ۴۸)

(۳۳۲۸۵) حضرت عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔

(۳۳۲۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْبُطْشِ. (ابن سعد ۴۱۹)

(۳۳۲۸۶) حضرت ابو جعفر رطیفیلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ طاقتور شخص تھے۔

(۳۳۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ : لَقَدِ انْقَطَعَ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

(۳۳۲۸۷) حضرت قیس رطیفیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں آخر کار میں نے ایک یمنی چوڑی تلوار پر صبر کیا۔

(۳۳۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بن هَاشِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۲۸۸) حضرت ھاشم بن ھاشم رطیفیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رطیفیلہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(١٤) ما قالوا فِي الخيلِ ترسل فيجلب عليها

بعض لوگوں نے یوں کہا اس گھوڑے کے بارے میں جس کو چھوڑ دیا جائے اور اس کو دوڑانے کے لیے آوازیں لگائی جائیں

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ جَلَبَ ، وَلاَ جَنَبَ.

(۳۳۲۸۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں گھوڑا رکھنا کہ جب یہ سست پڑ جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۳۲۹۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ماقبل حدیث موقوفاً اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ جَلَبَ ، وَلاَ جَنَبَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۲۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو گھوڑے کو دوڑانے کے لے شور مچانا درست ہے۔ اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے سست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ جَلَبَ ، وَلاَ جَنَبَ. (ابو داؤد ۱۵۸۷۔ احمد ۱۸۰)

(۳۳۲۹۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں ہے اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے سست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۱۵) ما قالوا فِي الجبنِ وما يذ كر فِيهِ

بزدلی کے بارے میں لوگوں کی آراء اور اس کے بارے میں چند روایات کا بیان

(۳۳۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا همام ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْجَبَانِ أَجْرَانِ.

(۳۳۲۹۳) حضرت ابو عمران الجونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزدل کے لیے دو اجر ہیں۔

(۳۳۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةَ :إِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ جُبْنًا ؛ فَلاَ يَغْزُوَنَّ.

(۳۳۲۹۴) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے دل میں

بزدلی محسوس کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ جہاد میں شریک مت ہو۔

(۳۳۲۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِی بَکْرٍ ، عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ فَضَالَۃَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لاَ نَامَتْ عُیُونُ الْجُبَنَاءِ.

(۳۳۲۹۵) حضرت فضیل بن فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بزدلوں کی آنکھیں نہیں سوتیں۔

(۱۶) ما قالوا فِی سبیِ الجاہِلِیۃِ والقرابۃِ

بعض لوگوں نے زمانہ جاہلیت کے قید اور قریبی رشتہ داروں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَضَی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَبْیِ الْجَاہِلِیَّۃِ فِی الْغُلاَمِ ثَمَانِیًا مِنَ الإِبِلِ ، وَفِی الْمَرْأَۃِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ غُرَّۃَ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَۃٍ.

(۳۳۲۹۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا: بچہ کے بارے میں آٹھ اونٹوں کا اور عورت کے بارے میں دس اونٹوں کا یا ایک غرہ کا، غرہ سے مراد غلام یا باندی ہے۔

(۳۳۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَیْسَ عَلَی عَرَبِیٍّ مِلْکٌ ، وَلَسْنَا بِنَازِعِی مِنْ أَحَدٍ شیئا أَسْلَمَ عَلَیْہِ ، وَلَکِنَّا نُقَوِّمُہُمْ للملۃ : خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۳۳۲۹۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عربی پر کسی کو بھی ملکیت حاصل نہیں۔ اور ہم اس کو مجبور نہیں کریں گے ذرا سا بھی کہ وہ اسلام قبول کرے۔ لیکن ہم اس کو مسلمان کے حق میں حصہ مقرر کر دیں گے۔ کہ پانچ پانچ اونٹ دیے جائیں۔

(۳۳۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ صَدَقَۃَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : کَانَ عُمَرُ یَقْضِی فِیمَا سَبَتِ الْعَرَبُ بَعْضُہَا علی بَعْضٍ قَبْلَ الإِسْلاَمِ وَقَبْلَ أَنْ یُبْعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ عَرَفَ أَحَدًا مِنْ أَہْلِ بَیْتِہِ مَمْلُوکًا مِنْ حَیٍّ مِنْ أَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَفِدَاہُ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَیْنِ وَالأَمَۃِ بِالأَمَتَیْنِ.

(۳۳۲۹۸) حضرت رباح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے ان قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے اسلام سے پہلے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک دوسرے کو قیدی بنالیا تھا۔ کہ جو شخص بھی اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو جانتا ہو کہ وہ عرب کے قبیلوں میں سے فلاں قبیلہ میں غلام ہے۔ تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام ہوگا۔ اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی۔

(۱۷) ما قالوا فِی وضعِ الجزیۃِ والقِتالِ علیھا

جن لوگوں نے کہا کہ جزیہ نہ دینے کی صورت میں ان کے خلاف قتال ہوگا

(۳۳۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ ، فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ وَقَدْ تَدْرُونَ مَنْزِلِي مِنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا ، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :انْهَدُوا إِلَيْهِمْ. (احمد ۴۴۰)

(۳۳۲۹۹) حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اہل فارس سے جنگ میں شریک ہوئے تو فرمایا: رکو یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو دعوت دی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً میں تمہارے میں سے ہی ایک آدمی ہوں۔ اور تحقیق تم نے ان لوگوں میں میرے مرتبہ کو جان لیا ہے۔ اور میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو تمہیں بھی وہی ملے گا جو ہمارے لیے ہیں۔ اور تم پر بھی وہی کام لازم ہوں گے جو ہم پر لازم ہیں۔ اور اگر تم انکار کرتے ہو تو تم جزیہ ادا کرو ہاتھ سے اور چھوٹے بن کر رہو اور اگر تم اس کا بھی انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ پس ان لوگوں نے سب باتوں کا انکار کر دیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: دشمن کے سامنے ڈٹ جاؤ اور لڑائی شروع کر دو۔

(۳۳۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فَقَالَ :إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّك مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلاَلٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوك إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوك فَكُفَّ عَنْهُمْ وَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ ، وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ ، فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ.

(۳۳۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی سریہ یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو وصیت فرماتے کہ جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو۔ تو تم ان کو تین باتوں یا عادتوں میں سے ایک کی طرف دعوت دو۔ پس وہ

لوگ ان میں سے جس بات کو بھی مان لیں تم اس کو قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ سب سے پہلے ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ قبول کرلیں تو ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ اور ان کا اسلام قبول کرو۔ پھر ان کو اس بات کی طرف دعوت دو کہ وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں آجائیں اور ان کو بتلا دو بے شک اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی اجر و ثواب ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے اور ان پر وہی اعمال لازم ہوں گے جو مہاجرین پر لازم ہیں اگر وہ اس بات سے انکار کردیں۔ اور اپنے شہر ہی کا انتخاب کریں تو پھر بھی ان کو بتلا دو کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے۔ اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ پس اگر وہ اس بات کا بھی انکار کردیں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ مان جائیں تو ان کی طرف سے یہ قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے قتال کرو۔

(۳۳۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ هَذِهِ الْجَزِيرَةِ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ غَيْرَهُ ، وَكَانَ أَفْضَلَ الْجِهَادِ ، وَكَانَ بَعْدَهُ جِهَادٌ آخَرُ عَلَى هَذِهِ الطُّغْمَةِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ :﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ الْحَسَنُ :مَا سِوَاهُمَا بِدْعَةٌ وَضَلاَلَةٌ.

(۳۳۳۰۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جزیرہ عرب کے لوگوں سے اسلام پر جہاد کیا اور اسلام کے علاوہ ان سے کوئی دوسری بات قبول نہیں کی۔ اور یہ افضل ترین جہاد تھا اور اس کے بعد دوسرا جہاد اہل کتاب کے ذلیل ترین لوگوں سے کیا جس کا آیت میں ذکر ہے: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ سے آیت کے آخر تک۔ ترجمہ: جنگ کرو ان لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حضرت حسن ؒ نے فرمایا: ان دونوں کے سوا جو بھی صورت ہوگی وہ بدعت اور گمراہی ہوگی۔

(۳۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى أَهْلِ الْيَمَنِ :مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكُمَ الْمُسْلِمُ ، لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَنْ أَبَى فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ. (بخاری ۳۹۱)

(۳۳۳۰۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن والوں کی طرف خط لکھا: کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف استقبال کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے، پس وہ مسلمان ہے۔ اس کے لیے اللہ کا ذمہ ہے اور اس کے لیے رسول ﷺ کا ذمہ ہے۔ اور جو ان باتوں کا انکار کرے تو اس پر جزیہ لازم ہے۔

(۳۳۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

(۳۳۳۰۳) حضرت ابووائل رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الْجِزْيَةِ : لاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَلاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ ، وَلاَ عَلَى الصِّبْيَانِ ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخْتِمُ أَهْلَ الْجِزْيَةِ فِي أَعْنَاقِهِمْ.

(۳۳۳۰۴) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ وصول کرنے والے امیروں کی طرف خط لکھا: تم جزیہ مقرر نہ کرو مگر اس شخص پر جو بالغ ہو اور تم بچوں اور عورتوں پر بھی جزیہ مقرر مت کرو۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جزیہ دینے والوں کی گردنوں میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۳۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُقَاتَلُ أَهْلُ الأَدْيَانِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُقَاتَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ عَلَى الْجِزْيَةِ.

(۳۳۳۰۵) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بتوں کے پجاریوں سے اسلام کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا، اور اہل کتاب سے جزیہ کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا۔

(۳۳۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عَدْلَهُ مَعَافِرَ. (ابوداؤد ۳۰۳۳)

(۳۳۳۰۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ فِي السَّنَةِ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ ، وَعَطَّلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.

(۳۳۳۰۷) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر شخص پر سال میں چوبیس درہم مقرر فرمائے۔ اور عورتوں اور بچوں سے ہٹا دیا۔

(۳۳۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ : لاَ تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، وَلاَ تَضْرِبُوهَا إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَيَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ، وَجَعَلَ جِزْيَتَهُمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ : عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ مِنْهُمْ مُدَّيْ حِنْطَةٍ وَثَلاَثَةُ أَقْسَاطِ زَيْتٍ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ إِرْدَبُّ حِنْطَةٍ وَكِسْوَةٌ وَعَسَلٌ لاَ يَحْفَظُ نَافِعٌ كَمْ ذَلِكَ وَعَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ

خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حِنْطَةً ، قَالَ :قَالَ عُبَيْدُ اللهِ :وَذَكَرَ كِسْوَةً لاَ أَحْفَظُهَا. (بیهقی ۱۹۵)

(۳۳۳۰۸) حضرت اسلم ؒ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام گورنروں کو خط لکھا: کہ عورتوں اور بچوں سے جزیہ وصول نہ کرو، اور نہ وصول کرو مگر بالغ شخص سے، اور ان کی گردنوں پر مہر لگا دو۔ اور جزیہ ان لوگوں کے پیشہ کے اعتبار سے مقرر کرو۔ چاندی والوں پر چالیس درہم لازم ہیں۔ اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی تنخواہیں بھی۔ اور سونے والوں پر چار دینار لازم ہیں۔ اور شام والوں پر دو مد گندم، اور تین قسط دو من زیتون، اور مصر والوں پر چوبیس صاع گندم، کپڑوں کے جوڑے، اور شہد...... حضرت نافع ؒ ان کی مقدار محفوظ نہ رکھ سکے کہ مقدار کتنی مقرر فرمائی۔ اور عراق والوں پر پندرہ صاع گندم: راوی کہتے ہیں: حضرت عبید اللہ نے جوڑے بھی ذکر فرمائے اور میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(۳۳۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ :مَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قَالَ :الْعَفْوُ.

(۳۳۳۰۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن سعد ؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ذمیوں سے لیے جانے والے اموال کے متعلق پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرورت سے زائد۔

(۳۳۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَنْتَرَةَ أَبِي وَكِيعٍ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الْجِزْيَةِ ، مِنْ أَهْلِ الإِبَرِ الإِبَرَ ، وَمِنْ أَهْلِ الْمَسَالِّ الْمَسَالَّ وَمِنْ أَهْلِ الْحِبَالِ الْحِبَالَ.

(۳۳۳۱۰) حضرت عنترہ ابو وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جزیہ میں سامان وصول کرتے تھے، کھیتی والوں سے کھیتی، کھجور والوں سے کھجور، اور رسی ساز سے رسی وصول کرتے تھے۔

(۳۳۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يعنى فِي الْجِزْيَةِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ :عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ ، دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ ، وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۱۱) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے آدمیوں کی حالت کے اعتبار سے ان پر جزیہ مقرر فرمایا: مالدار پر اڑتالیس درہم، متوسط آدمی پر چوبیس درہم اور فقیر پر بارہ درہم۔

(۳۳۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لاَ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ صلب الْجِزْيَةِ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ فَارٍّ ، وَلاَ مِنْ مَيِّتٍ ، وَلاَ يُؤْخَذُ أَهْلُ الأَرْضِ بِالْفَارِّ.

(۳۳۳۱۲) حضرت معقل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اپنے عمال کی طرف خط لکھا۔ اہل کتاب سے صرف اصل جزیہ وصول کیا جائے گا۔ اور راہِ فرار اختیار کرنے والے کی طرف سے اور مردے کی طرف سے کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور زمین والوں کے بھاگنے کی صورت میں کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸) ما قالوا فِی المجوسِ تکون علیھِم جِزیۃٌ ؟

جن لوگوں نے کہا: کہ مجوسیوں پر بھی جزیہ لاگو ہے

(۳۳۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلَى أَنْ لاَ تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لَهُمُ امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۱۳) حضرت حسن بن محمد بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوسیوں کو خط لکھا اور ان پر اسلام پیش کیا جو تو اسلام لے آیا آپ ﷺ نے اس کے اسلام کو قبول کرلیا۔ اور جس نے انکار کردیا۔ آپ ﷺ نے اس پر جزیہ مقرر فرما دیا ان شرائط کے ساتھ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور نہ ہی ان کی عورتوں سے نکاح کیا جائے گا۔

(۳۳۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ. (ابن زنجویہ ١٢٥)

(۳۳۳۱۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ ، وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ فَارِسَ ، وَأَخَذَهَا عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ بَرْبَرَ.

(مالك ٢٧٨- بيهقى ١٩٥)

(۳۳۳۱۵) امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر ؓ نے ایران کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

(بخاری ٣١٥٧- ابو داؤد ٣٠٣٨)

(۳۳۳۱۶) حضرت بجالہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ؓ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ وَمِنْ يَهُودِ الْيَمَنِ وَنَصَارَاهُمْ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، وَأَخَذَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ ، وَأَخَذَ عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ مِصْرَ الْبَرْبَرِ الْجِزْيَةَ.

(۳۳۳۱۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور یمن کے یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے مصر میں بربری مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ عَنْ جِزْيَةِ الْمَجُوسِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۸) حضرت جعفر کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے متعلق سوال کیا: تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۳۳۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْمَجُوسِ فِي الْجِزْيَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۹) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۱۹) ما قالوا فِي المجوسِ أيفرّق بينهم وبين المحرّمِ مِنهم

جن لوگوں نے مجوس کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے اور ان کے محرم کے درمیان تفریق کردی جائے گی؟

(۳۳۳۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ ، وَانْهَوْهُمْ ، عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ حَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۳۳۳۲۰) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت بجالہ رحمہ اللہ عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء کو بیان فرما رہے تھے کہ میں حضرت جزء بن معاویہ رحمہ اللہ کا کاتب تھا۔ تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔ اور مجوسیوں میں ہر ذی محرم کے درمیان تفریق کردو، اور ان کو کھانے کے دوران بات کرنے سے روک دو۔ حضرت بجالہ رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، اور ہم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق تفریق کردی۔

(۳۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ الْعَنْبَرِي ، وَكَانَ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ عَلَى طَائِفَةِ الأَهْوَازِ فَحَدَّثَ أَنَّ أَبَا مُوسَى وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِقَتْلِ الزَّمَازِمَةِ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا ، وَأَنْ تُنْزَعَ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْ حَرِيمِهَا ، وَأَنْ يُقْتَلَ كُلُّ سَاحِرٍ ، فَكَتَبَ بِهَذَا أَبُو مُوسَى إِلَى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَدَعَا الزَّمَازِمَةَ فَتَكَلَّمُوا ، قَالَ :وَكُنَّا إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ شَابَّةً نَزَعْنَاهَا مِنْ حَرِيمِهَا وَأَنْكَحْنَاهَا آخَرَ ، وَإِذَا كَانَتْ عَجُوزًا نَهَيْنَا عنها وَزَجَرْنَا عنها.

(۳۳۳۲۱) حضرت بجالہ بن عبدۃ العنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ رحمہ اللہ کا کاتب تھا اور آپ رحمہ اللہ اھواز کے لوگوں پر امیر مقرر تھے۔ اس دوران حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ جو کہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے ہماری طرف خط لکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ وہ کھانے کے درمیان منہ بند کر کے آواز نکالنے والے مجوسیوں کو قتل کردیں یہاں تک کہ وہ کلام کریں۔ اور ہر عورت کو اس کے محرم سے چھین لیا جائے اور ہر جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ نے یہ خط حضرت جزء بن معاویہ کو بھی لکھ بھیجا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے زمازمہ کو بلایا، پس انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی۔ اور راوی کہتے ہیں جب کوئی عورت جوان ہو جاتی تو ہم اس کے محرم سے اس کو چھین لیتے اور کسی دوسرے سے اس کا نکاح کروا دیتے۔ اور اگر عورت بوڑھی ہوتی تو ہم اس کو روک دیتے اور اس پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے۔

(۳۳۳۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبَّادٌ ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنَ اعْرِضُوا عَلَى مَنْ قِبَلَكُمْ مِنَ الْمَجُوسِ أَنْ يَدَعُوا نِكَاحَ أُمَّهَاتِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَأَخَوَاتِهِمْ وَيَأْكُلُوا جَمِيعًا كيما يَلْحَقُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ وَاقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَكَاهِنٍ.

(۳۳۳۲۲) حضرت بجالہ ابن عبدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ کو خط لکھا: جو تمہاری طرف مجوسی ہیں ان پر یہ بات پیش کرو کہ وہ اپنی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح چھوڑ دیں۔ اور وہ سب خاموش ہو کر کھائیں اور یہ کہ انہیں اہل کتاب سے ملا دیا جائے۔ اور ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔

(۲۰) ما قالوا فِي المجوسِيّةِ تسبى وتوطأ

جن لوگوں نے قیدی مجوسیہ عورت سے وطی کرنے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُرَّةَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي ، أَوْ يَسْبِي الْمَجُوسِيَّةَ ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الإِسْلاَمَ ؟ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ ، قَالَ :وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ،

فَقَالَ :مَا هُوَ بِخَيْرٍ مِنْهَا إذَا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۳۳۳۲۳) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ رطیٹیلہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی مجوسی عورت کو خریدا یا قیدی بنایا ہو پھر وہ اس سے وطی کرلے اسلام کی تعلیم دینے سے پہلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رطیٹیلہ نے فرمایا: یہ درست کام نہیں ہے۔ اور راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلہ سے پوچھا: تو آپ رطیٹیلہ نے فرمایا: جب اس نے ایسا کام کیا تو اس نے اس کے ساتھ بھلائی نہیں کی۔

(٣٣٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الأَمَةِ الْمَجُوسِيَّةِ يُصِيبُهَا الرَّجُلُ ، أَيَطَؤُهَا ؟ قَالَ :لاَ يُجَامِعُهَا حَتَّى تُسْلِمَ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، إنْ عَادَ إلَيْهَا فَهُوَ شَرٌّ مِنْهَا.

(۳۳۳۲۴) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ بن شراحیل الھمدانی اور حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلہ سے مجوسی باندی کے متعلق سوال کیا کہ آدمی جب اسے پالے تو کیا اس سے وطی کرسکتا ہے؟ حضرت مرہ نے فرمایا: وہ اس سے جماع نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے۔ اور حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلہ نے فرمایا: اگر وہ اس کی طرف دوبارہ لوٹے گا تو یہ اس کے حق میں برائی کی بات ہے۔

(٣٣٣٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إذَا كَانَتْ وَلِيدَةٌ مَجُوسِيَّةٌ فَإِنَّهُ لاَ يَنْكِحُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۵) حضرت مکحول رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جب لڑکی مجوسیہ ہو تو وہ اس سے نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(٣٣٣٢٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عن الأوزاعي عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ :لاَ تَقْرَبُ الْمَجُوسِيَّةَ حَتَّى تَقُولَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَهُوَ مِنْهَا إسْلاَمٌ.

(۳۳۳۲۶) امام اوزاعی رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رطیٹیلہ نے ارشاد فرمایا: تم مجوسی کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے۔ پس جب وہ یہ پڑھے تو اس کی جانب سے اسلام سمجھا جائے گا۔

(٣٣٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :لاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۷) حضرت سماک رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رطیٹیلہ نے ارشاد فرمایا: اس سے وطی مت کرو یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(٣٣٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ منهم قَبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ غَيْرَ أَنْ لاَ يُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لهم امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۲۸) حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھجر کے مجوسیوں کی طرف خط لکھ کر ان پر اسلام پیش کیا۔ پس ان لوگوں میں سے جو اسلام لے آیا تو اس کے اسلام کو قبول کر لیا گیا۔ اور جس نے انکار کر دیا تو اس پر جزیہ مقرر کر دیا گیا۔ سوائے یہ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۳۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ؟ قَالَ : لاَ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۲۹) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں یوں فرمایا: جس کے پاس مجوسیہ باندی ہو۔ اس کو چاہیے کہ وہ اس سے وطی مت کرے۔

(۳۳۳۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سُبِيَتِ الْمَجُوسِيَّاتُ وَعَبَدَةُ الأَوْثَانِ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَجُبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ ، وَإِنْ أَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمْنَ اسْتُخْدِمْنَ وَلَمْ يُوطَأْنَ.

(۳۳۳۳۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مجوسیہ عورتوں یا بت پرست عورتوں کو قید کر لیا جائے تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا اور ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا پس اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان سے وطی کی جائے گی اور ان سے خدمت کروائی جائے گی۔ اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو ان سے خدمت تو لی جائے گی لیکن ان سے وطی نہیں کی جائے گی۔

(۳۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ فَيَتَسَرَّاهَا.

(۳۳۳۳۱) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی مجوسیہ باندی خریدے اور اس سے جماع کرے۔

(۲۱) ما قالوا فِي اليهودِيّاتِ والنّصرانِيّات إذا سُبين

جن لوگوں نے یوں کہا: یہودی اور نصرانی عورتوں کو جب قیدی بنا لیا جائے

(۳۳۳۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سُبِيَتِ الْيَهُودِيَّاتُ وَالنَّصْرَانِيَّات عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَأُجْبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ ، أَوْ لَمْ يُسْلِمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ.

(۳۳۳۳۲) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور نصرانی عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے تو ان پر اسلام کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں۔ ان سے وطی بھی کی جا سکتی ہے اور خدمت بھی لی

جاسکتی ہے۔

(۳۳۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلْيُقْرِرْهَا بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُقِرَّ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۳۳۳۳۳) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مشرکہ باندی پالے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اس سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کروائے۔ پس اگر وہ اقرار کرنے سے انکار کردے، تو یہ بات اس کے لیے وطی کرنے سے مانع نہیں ہے۔

(۳۳۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَإِنَّهُ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۳۴) حضرت برد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ جب اس کے پاس یہودی یا نصرانی باندی ہو تو وہ اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا إِنْ شَاءَ وَيُكْرِهَهَا عَلَى الْغُسْلِ.

(۳۳۳۳۵) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی باندی کتابیہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس سے جماع کرے اور وہ اس کو نہانے پر مجبور کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّة يَتَطِيهُمَا.

(۳۳۳۳۶) حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور نصرانی باندی سے وطی کی جاسکتی ہے۔

(۲۲) من كره وطيء المشركةِ حتّى تسلِم

جس شخص نے مشرکہ باندی سے وطی کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے

(۳۳۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَمَته مُشْرِكَةً.

(۳۳۳۳۷) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی مشرکہ باندی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ أَطَأَ أمة مُشْرِكَةً حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۳۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں مشرکہ باندی سے وطی کروں یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(۳۳۳۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الرَّجُلِ

يَشْتَرِى الجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :لاَ ، حَتَّى يُعَلِّمَهَا الصَّلاَةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

(۳۳۳۳۹) حضرت عمرو بن هرم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جو قیدیوں میں پہلے کوئی باندی خریدے کیا وہ اس سے وطی کر سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ اس کو نماز سکھائے، اور ناپاکی کا غسل اور زیر ناف بال کاٹنا سکھائے۔

(۳۳۳٤۰) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ :إِذَا أَصَبْتَ الأَمَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلاَ تَأْتِهَا حَتَّى تُسْلِمَ وَتَغْتَسِلَ.

(۳۳۳۴۰) حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشرکہ باندی کو حاصل کرو۔ تو تم اس کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لے اور غسل کر لے۔

(۲۳) ما قالوا فِي طعامِ المجوسِ وفواكِههِم

جن لوگوں نے مجوسیوں کے کھانے اور پھلوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إِنَّ لَنَا أَظآرًا مِنَ الْمَجُوسِ وَإِنَّهُمْ يَكُونُ لَهُمَ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ، فَقَالَتْ :أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا ، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۳۳۳۴۱) حضرت قابوس کے والد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کہ ہمارے پاس مجوسیوں کی عورتیں ہیں ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں کھانے کی اشیاء ہدیہ کرتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہر حال وہ اشیاء جو اس دن ذبح کی جاتی ہیں تم ان کو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھالیا کرو۔

(۳۳۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، فَيَقُولُ لأَهْلِهِ :مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَاقْبَلُوهُ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۳۳۳۴۲) حضرت ابو برزہ اسلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ مجوسی آباد تھے۔ تو یہ لوگ نیروز اور مہر جان والے دن ہمیں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر والوں سے فرماتے: جو پھل وغیرہ میں سے ہو اس کو تو قبول کر لیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو اس کو لوٹا دیا کرو۔

(۳۳۳٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، قَالَ :فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ هَلْ سَمِنَ.

(۳۳۳۴۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ ؓ نے ارشادفرمایا: ہم لوگ کسی غزوہ میں شریک تھے۔ ہماری ملاقات مشرکین کے چندلوگوں سے ہوئی۔تو ہم نے ان کوگرم راکھ پر بنی ہوئی روٹی کھانے سے روک دیا پھر ہم بھی اس میں پڑ گئے اور ہم نے بھی اس کو کھانا شروع کر دیا۔اور ہم زمانہ جاہلیت میں سنتے تھے۔جو شخص روٹی کھاتا ہے وہ فربہ ہوجاتا ہے۔پس جب ہم نے یہ روٹی کھائی تو ہم میں سے ہر ایک اپنے کو یوں دیکھتا تھا کہ کیا وہ فربہ ہوگیا؟

(٣٣٣٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ مِنْ جُبْنِهِمْ وَخُبْزِهِمْ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۳۳۳۴۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: جب مسلمان آئے اور انہوں نے مجوسیوں کا کھانا پایا، ان کا پنیر اور ان کی روٹیاں وغیرہ پس انہوں نے یہ چیزیں کھالیں اور انہوں نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(٣٣٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ سَمْنٌ ، أَوْ جبن ، أَوْ كَامَخٌ ، أَوْ شيراز، أَوْ لَبَنٌ.

(۳۳۳۴۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اس کھانے کو ناپسند کرتے تھے جو مجوسیوں کے برتن میں پکایا گیا ہو۔اور وہ ان کے کھانوں کو تناول فرمانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سوائے ان چیزوں کے۔گھی، پنیر، یا شوربہ یا مکھن یا دودھ وغیرہ کو۔

(٣٣٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِخَلِّهِمْ وَكَامَخِهِمْ وَأَلْبَانِهِمْ.

(۳۳۳۴۶) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشادفرمایا: کوئی حرج نہیں مجوسیوں کے سرکہ میں اور ان کے شوربے میں اور ان کے دودھ وغیرہ میں۔

(٣٣٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۳۳۳۴۷) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشادفرمایا: تم مجوسی کے کھانوں میں سے پھل کے سوا کچھ بھی مت کھاؤ۔

(٣٣٣٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ فَيَشْتَرِيه أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۳۳۳۴۸) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ ان دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لایا کرتے تھے۔اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور مسلمان ان کو خرید لیتے تھے۔ پھر وہ بھی کھاتے تھے اور ہم بھی

اس کو کھا لیتے۔

(۳۳۳٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۳۳۳۴۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ گھی کھاتے تھے اور چربی و چکناہٹ نہیں کھاتے تھے۔ اور نہ ہی ہم برتنوں سے متعلق پوچھتے تھے۔

(۳۳۳۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ، فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنِّي لآكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۳۳۳۵۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پہاڑی گھی کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: عربی مجھے زیادہ پسند ہے البتہ میں کھاتا پہاڑی گھی ہوں۔

(٢٤) ما قالوا فِی آنِیۃِ المجوسِیِّ والمشرِكِ

جن لوگوں نے مجوسی اور مشرکوں کے برتنوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِی إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قُلْت : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إِلَى آنِيَتِهِمْ ، فَقَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا.

(۳۳۳۵۱) حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں۔ پس ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طاقت کے بقدر ان سے بچو۔ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پاؤ تو ان کو دھولو۔ پھر ان میں کھا پی لیا کرو۔

(۳۳۳٥۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکوں کی زمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم نہیں رکے ان کے برتنوں میں کھانے سے اور نہ ہی ان کے برتنوں میں پینے سے۔

(۳۳۳٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانُ بِبَاطِيَةٍ فِيهَا خَمْرٌ فَغَسَلَهَا حُذَيْفَةُ ، ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا.

(۳۳۳۵۳) حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ تو جاگیردار ایک بڑا شیشہ کا برتن

جس میں شراب تھی لے آیا۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دھولیا پھر اس میں پانی پیا۔

(٣٣٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ أَبِي الْمُهَلِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَيَأْكُلُونَ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین پر غالب آجاتے تھے۔ پھر ان کے برتنوں میں کھاتے تھے۔ اور ان کے برتنوں میں ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کے برتنوں میں کھاتے تھے اور ان کے پینے کے برتنوں سے ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کفار کے برتنوں کو استعمال کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ پس اگر وہ ان کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں پاتے تو وہ ان کو دھوتے اور پھر ان میں پکاتے تھے۔

(٣٣٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ وَآنِيَتِهِمْ فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ مشرکین کی ہانڈیوں اور ان کے برتنوں کے محتاج ہو تو ان کو دھولیا کرو پھر ان میں پکایا کرو۔

(٣٣٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۳۳۳۵۸) حضرت عمر بن ولید الشنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مجوسی کے برتن کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(٣٣٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ فِي بُرَمِهِم وصحافهم : اغْسِلْهَا ، وَاطْبُخْ فِيهَا، وَائْتَدِمْ.

(۳۳۳۵۹) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ان کی پتھر کی ہانڈیوں اور پلیٹوں کے بارے میں فرمایا: ان کو دھو

لو۔ اوران میں پکالیا کرواور شوربہ بنالیا کرو۔

(۳۵) ما قالوا فِي طعامِ اليهوديِّ والنّصرانِيِّ

جن لوگوں نے یہودی اور نصرانی کے کھانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ ، عَنْ أبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى ، فَقَالَ : لاَ يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ. (ابن ماجه ۲۸۳۰۔ مسند ۸۵۹)

(۳۳۳۶۰) حضرت ھُلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانوں کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز شک مت ڈالے تیرے دل میں وہ کھانا جس کو تم عیسائیوں کے مشابہ پاؤ۔

(۳۳۳٦۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِطَعَامِهِمْ بَأْسًا.

(۳۳۳۶۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہود ونصاریٰ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۳٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ بَيْنَ فَارِسَ وَالنَّبَطِ ، فَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا ، فَإِنْ كَانَ ذَبِيحَةَ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوهُ ، وَإِنْ ذَبَحَهُ مَجُوسِيٌّ فَلاَ تَأْكُلُوهُ.

(۳۳۳۶۲) حضرت قیس بن سکن الاسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ ایرانی اور نبطی لوگوں کے درمیان اترتے ہو۔ پس جب تم ان سے گوشت خریدو تو اگر وہ یہودی یا نصرانی کا ذبح شدہ ہو تو اس کو کھالیا کرو۔ اور اگر اس کو کسی مجوسی نے ذبح کیا ہو تو اس کو مت کھایا کرو۔

(۳۳۳٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾ قَالاَ : الذَّبَائِحُ.

(۳۳۳۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیت: ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔ اس میں اہل کتاب کے ذبح شدہ جانور مراد ہیں۔

(۳۳۳٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضُّرَيْسِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، قُلْتُ : إنَّا نَغْزُو أَرْضَ أَرْمِينِيَةَ أَرْضَ نَصْرَانِيَّةً ، فَمَا تَرَى فِي ذَبَائِحِهِمْ وَطَعَامِهِمْ ؟ قَالَ : كُنَّا إذَا غَزَوْنَا أَرْضًا سَأَلْنَا عَنْ أَهْلِهَا ، فَإِذَا قَالُوا : يَهُودٌ ، أَوْ نَصَارَى ، أَكَلْنَا مِنْ ذَبَائِحِهِمْ وطعامهم وَطَبَخْنَا فِي آنِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۶۴) حضرت عمرو بن ضریس اسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ ہم لوگ آرمینیہ میں جہاد

کرنے جا رہے ہیں جو کہ عیسائیوں کا علاقہ ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی ان کے ذبیحوں اور کھانے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب ہم کسی جگہ میں جہاد کرتے تھے تو ہم وہاں کے لوگوں کے متعلق پوچھ لیا کرتے تھے۔ اگر وہ کہتے: ہم یہود ہیں یا عیسائی ہیں۔ تو ہم ان کا ذبیحہ اور کھانا کھا لیتے تھے، اور ہم ان کے برتنوں میں پکا لیتے تھے۔

(٢٦) ما قالوا فِي الكنزِ يوجد فِي أرضِ العدوِّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس خزانہ کے بارے میں جو دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو

(٣٣٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا وُجِدَ الْكَنْزُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَفِيهِ الْخُمُسُ ، وَإِذَا وُجِدَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(٣٣٣٦٥) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو خزانہ دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو تو اس میں خمس واجب ہوگا۔ اور جو خزانہ ارضِ عرب میں پایا گیا ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی۔

(٣٣٣٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذَا فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٣٣٦٦) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو جنگ قادسیہ میں شریک تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا اس نے غسل کیا تو اچانک مٹی پر پانی پڑنے کی وجہ سے اسے سونے کی اینٹ ملی تو وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں ڈال دو۔

(٣٣٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنِّي وَجَدْت مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لاَ أَرَى الْمُسْلِمِينَ بلغت أَمْوَالُهُمْ هَذَا ، أُرَاهُ رِكَازَ مَالٍ عاديٍّ ، فَأَدِّ خُمُسَه فِي بَيْتِ الْمَالِ وَلَكَ مَا بَقِيَ.

(٣٣٣٦٧) حضرت ھزیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک مجھے دو سو درہم ملے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال نہیں ہے کہ مسلمانوں کا مال اس مقدار تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں عام مدفون مال ہے۔ پس تم اس میں سے خمس بیت المال کو ادا کرو۔ اور جو باقی بچے گا وہ تمہارا ہوگا۔

(٣٣٣٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(٣٣٣٦٨) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(٣٣٣٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۶۹) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۳۳۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۳۳۳۷۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ وَوَكِيعٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلاَهُمَا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۳۳۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۳۳۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ غُلاَمًا مِنَ الْعَرَبِ وَجَدَ سَتُّوقَةً فِيهَا عَشْرَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ، فَأَتَى بِهَا عُمَرَ فَأَخَذَ مِنْهَا خُمُسَهَا أَلْفَيْنِ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۳۷۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک غلام کو پوستین کا ایک تھیلا ملا جس میں دس ہزار درہم تھے۔ تو وہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے خمس یعنی دو ہزار لے لیے اور آٹھ ہزار اس کو عطا کر دیے۔

(۳۳۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ فِي خَرِبَةٍ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَى عَلِيًّا، فَقَالَ :أَدِّ خُمُسَهَا وَلَكَ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِهَا وَسَنُطَيِّبُ لَكَ الْخُمُسَ الْبَاقِيَ.

(۳۳۳۷۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ویران جگہ میں پندرہ سو درہم ملے۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا خمس ادا کرو۔ اور اس کے خمس کا تیسرا حصہ تیرے لیے ہوگا۔ اور باقی خمس کو عنقریب ہم تیرے لیے پاکیزہ کر دیں گے۔

(۳۳۳۷٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِي ، وفِيهِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: رکاز یعنی مدفون خزانے میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ الضَّبِّيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا رِجَالٌ بسابور يلينون ، أَوْ يُثِيرُونَ الأَرْضَ إِذْ أَصَابُوا كَنْزًا وَعَلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الرَّاسِبِي ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عَدِيٍّ فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خُذُوا مِنْهُ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۵) حضرت عمر الضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ سابور کے آدمی زمین کو نرم کر رہے تھے یا یوں فرمایا: کہ زمین میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ ان کو خزانہ مل گیا۔ اور ان پر حضرت محمد بن جابر الراسبی امیر تھے۔ تو انہوں نے اس بارے میں حضرت عدی رحمہ اللہ کو خط لکھا۔ اور حضرت عدی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جواب میں لکھا: کہ ان سے خمس لے لو۔

(۳۳۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۷) حضرت عبداللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ کے بارے میں خمس کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۳۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۱۳۳۲)

(۳۳۳۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۲۷) ما قالوا فِي الخمسِ والخراجِ كيف يوضع

خمس اور خراج کیسے مقرر کیا جائے گا؟

(۳۳۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۰) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھیتی والوں پر ہر کھیتی میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا ، وَعَلَى جَرِيبِ الرُّطَبَةِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الشَّجَرِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخْلَ.

(۳۳۳۸۱) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد پر ہر آباد یا غیر آباد زمین میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا: اور سبزی کی کھیتی پر پانچ درہم اور پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور درختوں کی کھیتی پر دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے اور انگور کی کھیتی پر بھی دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور کھجور کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۳۳۳۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يَبْلُغُهُ الْمَاءُ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ وعَلَى الْبَسَاتِينِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ ، وَعَلَى الرِّطَابِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ وَعَلَى الْكُرُومِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ، وَلَمْ يَضَعْ عَلَى النَّخْلِ شَيْئًا جَعَلَهُ تَبَعًا لِلأَرْضِ.

(۳۳۳۸۲) حضرت ابوعون محمد بن عبداللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب سواد والوں پر ہر کھیتی میں جس کی زمین پانی سے سیراب ہوتی ہو چاہے آباد ہو یا غیر آباد ایک درہم اور کھانے کا ایک قفیز مقرر فرمایا: اور باغات کی تمام کھیتیوں پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور سبزیوں کی تمام کھیتیوں پر پانچ درہم اور کھانے کے پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور انگور کی مکمل کھیتی پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر کچھ مقرر نہیں فرمایا۔ اسے زمین کے تابع قرار دیا۔

(۳۳۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :بَعَثَ عُمَرُ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الأَرْضِ ، قَالَ :فَوَضَعَ عُثْمَان عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ، ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ ، يَعْنِي الرَّطْبَةَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْبُرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ.

(۳۳۳۸۳) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حُنیف کو زمین کی پیمائش ناپنے کے لیے بھیجا۔ تو حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ نے انگور کی کھیتی پر دس درہم مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر چھ درہم مقرر فرمائے اور گیہوں کی کھیتی پر چار درہم مقرر فرمائے اور جو کی کھیتی پر دو درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۳۳۸۴) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَاد ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ يَنَالُهُ الْمَاءُ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا ، يَعْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ ، وَعَلَى كل جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشْرَةً وَعَلَى جَرِيبِ الرِّطَابِ خَمْسَةً.

(۳۳۳۸۵) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف رحمہ اللہ کو مالدار لوگوں کے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ہر آباد اور غیر آباد زمین کی کھیتی پر جو پانی سے سیراب ہوتی ہو ایک درہم اور گندم یا جو کا ایک قفیز مقرر فرمایا۔ اور ہر انگور کی کھیتی پر دس مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر پانچ مقرر فرمائے۔

(۳۳۲۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الرِّقْلَتَيْنِ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۶) حضرت ابان بن تغلب ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کھجور کے دو لمبے درختوں پر ایک درہم مقرر فرمایا: اور ہر فارسی پر بھی ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۲۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : جِئْت وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَوْ شِئْت لأَضْعَفْت أَرْضِي ، قَالَ : وَقَالَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ : لَقَدْ حَمَّلْت أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ : انْظُرا مَا لَدَيْكُمَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ. (بخاری ۳۷۰۰)

(۳۳۳۸۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا تو حضرت عمر حضرت حذیفہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے تھے۔ حضرت عمر فرما رہے تھے کہ تم دونوں کو اس بات کا خوف ہے کہ تم زمین والوں کو اس چیز کا مکلّف بناؤ گے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین پر دگنا کر دوں۔ حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کو ایسی چیز کا مکلّف بنایا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور اس میں بہت فضل ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم دونوں سوچ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ زمین کو اس چیز کا مکلّف بناؤ جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔

(۳۳۲۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْت عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى عُمَرَ فَسَمِعْته يَقُولُ : لأَنْ زِدْت عَلَى كُلِّ رَأْسٍ دِرْهَمَيْنِ وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ لاَ يَضُرُّهُمْ ذَلِكَ ، وَلاَ يُجْهِدُهُمْ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَكَانَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ ، فَجَعَلَهَا خَمْسِينَ.

(۳۳۳۸۸) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن حنیف حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہر ایک پر دو درہم کا اضافہ کر دو اور ہر جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز غلے کا اضافہ کر دو تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عثمان بن حنیف نے اس کی تائید کی۔ پہلے ایک شخص کے ذمے اڑتالیس تھا اب پچاس کر دیا گیا۔

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : آمُرُك أَنْ تَطُرُزَ أَرْضَهُمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الْكُوفَةِ ، وَلاَ تَحْمِلْ خَرَابًا عَلَى عَامِرٍ ، وَلاَ عَامِرًا عَلَى خَرَابٍ ، وَانْظُرَ الْخَرَابَ فَخُذْ مِنْهُ مَا أَطَاقَ وَأَصْلِحْهُ حَتَّى يَعْمُرَ ، وَلاَ تَأْخُذْ مِنَ الْعَامِرِ إِلاَّ وَظِيفَةَ الْخَرَاجِ فِي رِفْقٍ وَتَسْكِينٍ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَآمُرُك أَنْ لاَ تَأْخُذَ فِي الْخَرَاجِ إِلاَّ وَزْنَ سَبْعَةٍ لَيْسَ لَهَا آس ، وَلاَ أُجُورَ الضَّرَّابِينَ ، وَلاَ إذابة الْفِضَّةِ ، وَلاَ هَدِيَّةَ النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، وَلا

ثَمَنَ الصُّحُفِ ، وَلاَ أُجُورَ الْفُسُوحِ ، وَلاَ أُجُورَ الْبُيُوتِ ، وَلاَ دِرْهَمَ النِّكَاحِ ، وَلاَ خَرَاجَ عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۳۳۸۹) حضرت داؤد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن کو خط لکھا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اہل کوفہ کی زمین پر غور کر۔ کسی بنجر زمین پر آباد زمین کا حکم نہ لگاؤ اور کسی آباد زمین پر بنجر زمین کا حکم نہ لگاؤ۔ بنجر زمین کو آباد کرنے کی پوری کوشش کرو۔ زمین کو آباد کرنے والے سے صرف خراج لو تاکہ ان کے ساتھ نرمی ہو اور انہیں سہولت ملے۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ خراج میں صرف سات کا وزن لو، ضرابین کی اجرت نہ لو۔ چاندی پگھلی ہوئی نہ لو۔ نیروز اور مرجان کا ہدیہ نہ لو۔ صحف کی قیمت نہ لو۔ فسوح کی اجرت نہ لو، کمروں کا کرایہ نہ لو، نکاح کا درہم نہ لو اور جو مسلمان ہو جائے اس سے خراج نہ لو۔

(۲۸) ما قالوا فِي التَّسوِيمِ فِي الحربِ والتعلِيمِ لِيعرف

جنگ میں نشانی اور علامت لگانے کا بیان تاکہ وہ پہچانے جاسکیں

(۳۳۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ مُعَلَّمِينَ مجزوزة أَذْنَابُ خُيُولِهِمْ عَلَيْهَا الْعِهْنُ وَالصُّوفُ.

(۳۳۳۹۰) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ نشان لگے ہوئے تھے۔ یعنی ان کے گھوڑوں کی دُمیں کٹی ہوئی تھیں اور ان پر اون تھی۔

(۳۳۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قِيلَ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالُوا : فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ لَيَوْمَئِذٍ.

(۳۳۳۹۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا گیا: تم کوئی نشانی اور علامت بنالو۔ پس بے شک ملائکہ نے بھی نشانی لگائی ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے اسی دن اون کو نشانی بنایا گیا۔

(۳۳۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الأَبْيَضُ.

(۳۳۳۹۲) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی نشانی سفید اون تھی۔

(۳۳۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالَ لَهُ : يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۳۳۹۳) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کے پلہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس ملائکہ اترے اس حال میں کہ ان کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔

(٣٣٣٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۳۹۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩) مَا قالوا فِي الرّجلِ يسلِم ، ثمّ يرتدّ ما يصنع بِهِ

اس آدمی کا بیان جو اسلام لے آئے پھر مرتد ہو جائے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا

(٣٣٣٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا وَاسْتَصَحُّوا ، قَالَ : فَمَالُوا عَلَى الرُّعَاء فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوا بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا. (مسلم ١٢٩٦۔ ابویعلی ٣٩٨٢)

(۳۳۳۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقے کے اونٹوں کی طرف نکل جاؤ۔ اور ان کے دودھ اور پیشاب میں سے کچھ پیو پس انہوں نے ایسا کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ لوگ چرواہوں کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مویشی ہانک کر لے گئے اور اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجا پس ان کو پکڑ کر لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں کو داغا گیا اور انہیں حرہ کے مقام پر چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ یہ لوگ مر گئے۔

(٣٣٣٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(مسلم ١٢٩٦۔ ترمذی ٧٢)

(۳۳۳۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٣٣٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۳۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو تبدیل کرے تو تم اس کو

قتل کردو۔

(٣٣٣٩٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، قَالَ : هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ ، وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، فَقَالَ مُعَاذٌ : لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَضَاءُ اللهِ وَقَضَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۳۹۸) حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا تھا پھر مرتد ہو گیا اور تحقیق حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نے دو مہینہ اس کو توبہ کے لیے مہلت دی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن نہ اڑادوں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ ہے۔

(٣٣٣٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، عَنْ دِينِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَأَبَى أَنْ يَجْنَحَ لِلسَّلْمِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ يُقْبَلُ مِنْك إِلاَّ سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، أَوْ حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، قَالَ ، فَقَالَ : وَمَا سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَنَّ قَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، فَاخْتَارُوا سِلْمًا مُخْزِيَةً.

(۳۳۳۹۹) حضرت عاصم بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، اپنے دین سے مرتد ہو گیا۔ تو مسلمانوں نے اس سے قتال کیا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے صلح کے لیے جھکنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا سوائے رسوا کر دینے والی صلح کے یا سخت جنگ کے۔ اس نے پوچھا: رسوا کر دینے والی صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ تم ہمارے مردوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دو کہ بے شک وہ جنت میں ہیں۔ اور یقیناً تمہارے مردے جہنم میں ہیں۔ اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے۔ تو ان لوگوں نے رسوائی والی صلح کا انتخاب کر لیا۔

(٣٣٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَاءَ وَفْدُ بُزَاخَةَ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُونَهُ الصُّلْحَ ، فَخَيَّرَهُمْ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِيَةِ ، وَالسَّلْمِ الْمُخْزِيَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : هَذَا الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا السَّلْمُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : تُؤَدُّونَ الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ ، وَتَتْرُكُونَ أَقْوَامًا يَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَرُدُّونَ مَا أَصَبْتُمْ مِنَّا وَنَغْنَمُ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ ، فَقَالَ : قَدْ رَأَيْت رَأْيًا ، وَسَنُشِيرُ عَلَيْك ، أَمَّا أَنْ

يُؤَدُّوا الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَتْرُكُوا أَقْوَامًا يَتَّبِعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَهُمْ بِهِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت وَأَمَّا أَنْ نَغْنَمَ مَا أَصَبْنَا مِنْهُمْ وَيَرُدُّونَ مَا أَصَابُوا مِنَّا فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنَّ قَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ لاَ نَدِيَ قَتْلاَهُمْ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَدُوا قَتْلاَنَا فَلا ، قَتْلاَنَا قُتِلُوا عَنْ أَمْرِ اللهِ فَلاَ دِيَاتٍ لَهُمْ ، فَتَتَابَعَ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ.

(۳۳۴۰۰) حضرت طارق بن شھاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسد اور غطفان کے بڑے لوگوں کا وفد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے صلح کا سوال کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے رسوا کر دینے والی صلح یا سخت جنگ کے درمیان اختیار دیا۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ اس سخت اور صفایا کر دینے والی جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ یہ رسوا کر دینے والی صلح کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تمام اسلحہ اور گھوڑے دو گے، اور تم لوگوں کو چھوڑ دو گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں۔ یعنی جس کی مرضی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایسی بات دکھا دیں جس کی وجہ سے وہ تم لوگوں کو معذور سمجھیں اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے۔ اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔ اور جو چیز تم نے ہماری لی ہے وہ تم واپس لوٹاؤ گے اور ہم نے جو تمہارا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تحقیق یہ آپ کی رائے ہے۔ اور عنقریب ہم آپ کو ایک مشورہ دیں گے۔ بہرحال وہ اسلحہ اور گھوڑے دیں گے تو یہ بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی ایسی بات دکھلا دے جس کی وجہ سے وہ ان کو معذور سمجھیں یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور ہم نے جو ان کا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔ اور انہوں نے جو ہمارا مال لیا وہ ہمیں واپس لوٹائیں گے۔ تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ان کے مقتولین جہنم میں ہیں اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ہم ان کے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ ہمارے مقتولین کی دیت ادا کریں گے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے مقتولین اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں قتل کیے گئے تو ان کے لیے کوئی دیتیں نہیں ہوں گی۔ تو لوگوں نے اس بات پر ان کی موافقت کی۔

(۳۳٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ فَبَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ ، فَقَالَتْ : إِنْ كَانَ عَلْقَمَةُ كَفَرَ فَإِنِّي لَمْ أَكْفُرْ أَنَا ، وَلاَ وَلَدِي ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : هَكَذَا فَعَلَ بِهِمْ ، يَعْنِي بِأَهْلِ الرِّدَّةِ.

(۳۳۴۰۱) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن عُلاثہ مرتد ہو گیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اور بیٹے کی

کھڑے ہوگئے اور اس کو مارنے لگے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔

(٣٣٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَكَتَبَ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ، مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ فِي الزَّنَادِقَةِ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، وَيَتْرُكَ سَائِرَهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۳۳۴۱۰) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے محمد بن ابی بکر کو مصر والوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر زنادقہ کے بارے میں سوال کیا۔ جن میں سے کچھ سورج اور چاند کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ اس کے علاوہ چیزوں کی پرستش کرتے تھے اور کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا ار زنادقہ کے بارے میں ان کو حکم دیا کہ جو تو اسلام کا دعویٰ کرے اس کو قتل کر دو، اور باقی سب کو چھوڑ دو وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(٣٣٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ يَطْرُقُ فَرَسًا لَهُ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَصَلَّى فِيهِ فَقَرَأَ لَهُمْ إِمَامُهُمْ بِكَلاَمِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ، فَأَتَى ابْنُ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَجَاءَ بِهِمْ ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا إِلاَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ النَّوَّاحَةِ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ لولا أَنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَوْلاَ أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْت عُنُقَك ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَسْت بِرَسُولٍ ، يَا خَرَشَةُ قُمْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَامَ فَضَرَبَ عُنُقَهُ. (ابو داؤد ٢٧٥٦۔ احمد ٣٨٤)

(۳۳۴۱۱) حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکلا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر وہ بنو حنیفہ قبیلہ کی مسجد کے پاس سے گزرا۔ اور اس میں نماز ادا کی۔ تو ان لوگوں کے امام نے مسیلمہ کذاب کے کلام کی تلاوت کی! یہ شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر ان لوگوں کو بلایا۔ ان سب لوگوں کو لایا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب سے توبہ کروائی۔ ان سب نے توبہ کر لی سوائے عبداللہ بن نوّاحہ کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے عبد اللہ! اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔'' لیکن آج تو قاصد نہیں ہے۔ اے خرشہ! اٹھو اور اس کی گردن مار دو۔ پس خرشہ اٹھے اور انہوں نے اس کی گردن مار دی۔

(٣٣٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي مَرَرْت بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَسَمِعْت إِمَامَهُمْ يَقْرَأُ بِقِرَائَةٍ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ : الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللاَقِمَاتُ لَقْمًا قَالَ : فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى بِهِمْ سَبْعِينَ وَمِئَةَ رَجُلٍ عَلَى دِينِ مُسَيْلِمَةَ إِمَامُهُمْ عبدُ اللهِ ابْنِ

امیر نے ان کے ایک گروہ سے پوچھا: تمہارا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عیسائی تھے اور ہم نے اسلام قبول کیا اور خود کو اسلام پر ثابت قدم رکھا۔ امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم عیسائی لوگ تھے۔ ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا لہٰذا ہم نے خود کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھا تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔

پھر امیر نے آخری گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھی پس ہم نے اسلام قبول کیا پھر ہم اسلام سے پھر گئے کیونکہ ہم نے اپنے دین سے افضل کوئی دین نہیں سمجھا اور ہم عیسائی ہو گئے۔ امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیروں تو تم ان پر حملہ کر دینا پس لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا۔ پھر میں قیدی لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گیا۔ اور معقلہ بن ھبیرہ آیا اور اس نے ان قیدیوں کو دو لاکھ میں خرید لیا پھر وہ ایک لاکھ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ معقلہ اپنے دراہم لے کر واپس چلا گیا اور ان غلاموں کے پاس آیا اور ان سب کو آزاد کر دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ اولاد کیوں نہ لے لی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے کوئی تعرض نہیں فرمایا۔

(٣٣٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عُلاَقَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ سَرِيَّةً فَوَجَدُوا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ عُمَرُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ دَعَوْتُمُوهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، قَالُوا :لاَ قَالَ :فَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ دَمِهِ.

(۳۳۴۰۸) حضرت ابوعلاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا پس ان لوگوں نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی پایا جو اسلام لانے کے بعد عیسائی ہو گیا۔ تو انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً پھر تو میں اللہ کی طرف اس کے خون سے بری ہوں۔

(٣٣٤٠٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، قَالَ :فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۳۴۰۹) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کو لایا گیا جو نصرانی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر وہ دوبارہ نصرانی ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری۔ پھر لوگ بھی

عَنْ ذِكْرِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: قُلْتُ: قُتِلُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَخَذْتهم سِلْمًا كَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتهمْ إِلاَّ الْقَتْلَ، قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالشِّرْكِ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِضُ أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْبَابِ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ، فَإِنْ فَعَلُوا قبلْت ذَلِكَ مِنْهُمْ، وَإِنْ أَبَوْا اسْتَوْدَعْتهمَ السِّجْنَ.

(۳۳۴۰۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے کچھ افراد اسلام سے مرتد ہو گئے اور مشرکین سے جا ملے۔ پھر ان کو جنگ میں قتل کر دیا گیا۔ پھر جب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لے کر آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے لوگوں کا کیا معاملہ ہوا؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے دوسری بات شروع کر دی تا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو ان کے ذکر سے ہٹا دوں، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: قبیلہ بکر بن وائل کے گروہ کا کیا معاملہ ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! ان کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان سے صلح کا معاملہ کرتا تو یہ بات میرے نزدیک اس سونا، چاندی سے زیادہ محبوب ہوتی جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو پکڑ لیتے جو اسلام سے مرتد ہوئے اور مشرکین سے جا ملے تو ان کے قتل کے سوا کیا راستہ ہو سکتا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے سامنے یہ بات پیش کرتا کہ وہ اسی دروازے میں داخل ہو جائیں جس سے وہ نکلے ہیں پس اگر وہ ایسا کرتے تو میں ان کی طرف سے یہ چیزیں قبول کر لیتا اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دیتے تو میں ان کو جیلوں میں قید کر دیتا۔

(۳۳٤۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ نَصَارَى وَأَسْلَمْنَا ، فثبتنا على إسلامنا ، قَالَ اعتزلوا ، ثم قَالَ للثانية : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى لم نر دينا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا فثبتنا عليه فقال اعتزلو ، ثم قَالَ لفرقة أخرى : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إذَا مَسَحْت رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ فَفَعَلُوا فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَوْا الذَّرَارِي ، فَجِئْت بِالذَّرَارِيِّ إلَى عَلِيٍّ وَجَاءَ مِصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَاشْتَرَاهُمْ بِمِائَتَيْ أَلْفٍ فَجَاءَ بِمِئَةِ أَلْفٍ إلَى عَلِي ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ ، فَانْطَلَقَ مِصْقَلَةُ بِدَرَاهِمِهِ وَعَمَدَ إلَيْهِمْ مِصْقَلَةُ فَأَعْتَقَهُمْ وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ : إلاَّ تَأْخُذُ الذُّرِّيَّةَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُمْ.

(۳۳۴۰۷) حضرت عمار الدھنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس لشکر میں موجود تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم پایا۔ پس ہمارے

طرف قاصد بھیجا۔ اس کی بیوی نے کہا: اگر چہ علقمہ نے کفر کیا ہے لیکن میں نے کفر نہیں کیا اور نہ ہی میرے بیٹے نے۔ آپ رحمہ اللہ نے یہ بات امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح مرتدین کے ساتھ معاملہ ہوگا۔

(۳۳٤۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ : ثُمَّ إِنَّهُ جَنَحَ لِلسَّلْمِ فِي زَمَانِ عُمَرَ فَأَسْلَمَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ كَمَا كَانَ.

(۳۳۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے۔ پھر علقمہ بن عُلاثہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صلح کے لیے جھک گیا اور اسلام لے آیا۔ پھر اس نے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر لیا جیسا کہ وہ تھا۔

(۳۳٤۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتُهُمْ ، ثُمَّ تَلاَ : (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۴۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ لوگ مجھے اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوائے رسول کے۔ اور تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ آیت کے آخر تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(۳۳٤۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَطَاعَنَا أَبُو بَكْرٍ لَكَفَرْنَا فِي صَبِيحَةٍ وَاحِدَةٍ إِذْ سَأَلُوا التَّخْفِيفَ من الزَّكَاةِ ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ ، وقَالَ : لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً لَجَاهَدْتُهُمْ.

(۳۳۴۰۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہماری اطاعت کرتے تو ہم ایک صبح میں کفر کر لیتے۔ کیونکہ جب لوگوں نے ان سے زکوۃ میں کمی کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اگر وہ مجھے ایک اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔

(۳۳٤۰٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُسَاكِنُكُمَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِي أَمْصَارِكُمْ ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ارْتَدَّ فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۰۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ تم لوگوں کو اپنے شہروں میں نہیں بسائیں گے۔ پس ان میں سے جو اسلام لایا پھر وہ مرتد ہو گیا تو تم اس کی گردن ماردو۔

(۳۳٤۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِفَتْحِ تُسْتَرَ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قُلْتُ عَرَضْتُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لأَشْغَلَهُ

النَّوَّاحَةِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ ، فَقَالَ : مَا نَحْنُ بِمُجْزِرِى الشَّيْطَانِ هَؤُلَاءِ ، سَائِرُ الْقَوْمِ رَحِّلُوهُمْ إِلَى الشَّامِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يفنيهم بِالطَّاعُونِ. (عبدالرزاق ۱۸۷۰۸)

(۳۳۴۱۲) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بے شک میں بنو حنیفہ قبیلہ والوں کی مسجد کے قریب سے گزرا۔ تو میں نے ان کے امام کو سنا کہ اس نے اس قرآن میں تلاوت کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا۔ پھر میں نے اس کو سنا کہ وہ یہ کلمات پڑھ رہا ہے: الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللَاقِمَاتُ لَقْمًا!!! راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ان کی طرف قاصد بھیجا۔ پھر ان لوگوں کو لایا گیا۔ ایک سو ستر آدمی مسیلمہ کے دین پر تھے۔ اور ان کا امام عبداللہ بن النواحہ تھا۔ آپ ؓ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ ؓ نے باقی لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہم ان کو قتل کر کے شیطان کو خوش نہیں کریں گے۔ ان سب لوگوں کو شام کی طرف لے جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کو طاعون کے ذریعے ختم فرما دیں۔

(۳۳٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً تَبَدَّلَ بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِيمَانِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : اسْتَتِبْهُ ، فَإِنْ تَابَ فَاقْبَلْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص ؓ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو خط لکھا کہ یقیناً ایک آدمی نے ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار کر لیا۔ تو حضرت عمر ؓ نے اس کے جواب میں خط لکھ کر فرمایا: اس سے توبہ طلب کرو پس اگر وہ اس سے توبہ کر لے تو اس کی طرف سے توبہ قبول کر لو، ورنہ اس کی گردن مار دو۔

(۳۳٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوَ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۴۱۴) حضرت عبید العامری ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تھے جو روزینہ اور عطیات لیتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ تو نماز پڑھتے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی ؓ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ؓ نے ان کے مسجد میں یا قید خانہ میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے اس قوم کے بارے میں جو تمہارے ساتھ روزینہ اور عطیات لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ان کو قتل کر دیا جائے۔ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ان کے ساتھ وہ معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پھر آپ ؓ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(٣٣٤١٥) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي قَوْمٍ نَصَارَى ارْتَدُّوا فَكَتَبَ أَنَ اسْتَتِيبُوهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا وَإِلاَّ فَاقْتُلُوهُمْ.

(۳۳۴۱۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں خط لکھا جو عیسائی تھے پھر وہ مرتد ہو گئے تو آپ رحمہ اللہ نے لکھا: ان سے توبہ طلب کرو۔ پس اگر توبہ کریں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دو۔

(٣٣٤١٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مرتد کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٣٤١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : يُقْتَلُ.

(۳۳۴۱۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار نے میرے سامنے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا: کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٣٤١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ : يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کرے یوں ارشاد فرمایا: اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کر دے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٣٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ : فَأَتَانِي ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعِنْدِي يَهُودِيٌّ قَدْ كَانَ مُسْلِمًا فَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ ، فَقَالَ : لاَ أَنْزِلُ حَتَّى تَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ حَجَّاجٌ : وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَدْ كَانَ دَعَاهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۳۳۴۱۹) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس حال میں کہ میرے پاس ایک یہودی تھا جو مسلمان ہوا تھا پھر اسلام سے یہودیت کی طرف واپس لوٹ گیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز تمہارے ہاں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ تم اس کی گردن مارو۔

حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ نے اس یہودی کو چالیس دن تک دعوت دی تھی۔

(٣٣٤٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا :إنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ لاَ يَصْلُحُ فِيهَا مِلَّتَانِ ، فَأَيُّمَا نَصْرَانِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ.

(۳۳۴۲۰) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ارشاد فرمایا: بے شک اس بستی میں یعنی مدینہ منورہ میں دو ملتیں نہیں رہ سکتیں۔ پس جو کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے پھر وہ دوبارہ نصرانی بن جائے تو تم اس کی گردن مار دو۔

(۳۳٤۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَمَّنْ سَمِعَ إبْرَاهِيمَ يَقُولُ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۱) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(۳۳٤۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الحكم قَالَ:يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۲) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(۳۳٤۲۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ مِمَّنْ كَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ يُفْشُونَ أَحَادِيثَهُ وَيَتْلُونَهُ فَأَخَذَهُمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فكتب ابن مسعود إلَى عُثْمَانَ فَكَتَبَ إلَيْهِ عُثْمَان أَنَ ادْعُهُمْ إلَى الإِسْلاَمِ فَمَنْ شَهِدَ مِنهُمْ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَارَ الإِيمَانَ عَلَى الْكُفْرِ فَاقْبَلْ ذَلِكَ مِنهُمْ وَخَلِّ سَبِيلَهُمْ ، فَإِنْ أَبَوْا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ، فَاسْتَتَابَهُمْ، فَتَابَ بَعْضُهُمْ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَضَرَبَ أَعْنَاقَ الَّذِينَ أَبَوْا. (عبدالرزاق ۱۸۷۰۷)

(۳۳۴۲۳) حضرت عبید اللہ ابن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو حنیفہ قبیلہ کے کچھ لوگ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ تھے وہ اس کی باتوں کو ظاہر کرتے تھے اور ان کی تلاوت کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ لیا پھر ان کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اطلاع دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر جواب دیا کہ ان لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دو، پس ان میں سے جو تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور کفر کو چھوڑ کر ایمان کو اختیار کرلے تو تم ان سے ایمان کو قبول کرلو اور ان کا راستہ چھوڑ دو۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو تم ان کی گردنیں مار دو، پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے توبہ طلب کی۔ ان میں سے بعض نے توبہ کرلی اور بعض نے انکار کردیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کرنے والوں کی گردنیں اُڑا دیں۔

(۳۰) ما قالوا فِي المرتدّ كم يستتاب ؟

جن لوگوں نے مرتد کے بارے میں کہا: کہ کتنی مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی

(۳۳٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةٍ ، قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ :مَا صَنَعْتُمْ بِهِ ، قَالُوا :قَتَلْنَاهُ ، قَالَ :أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذَا بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ : حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۳۴۲۴) حضرت عبد الرحمن ویشیلہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لائی گئی...... تستر یہ بصرہ کا ایک علاقہ ہے...... آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے پوچھا: دور دراز کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مسلمانوں کا ایک آدمی تھا۔ جو مشرکین سے جا ملا۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہ تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے کسی گھر میں داخل کیوں نہ کیا اور پھر تم اس پر دروازہ بند کر دیتے یعنی اس کو قید کر دیتے اور تم اسے روزانہ تھوڑا سا کھانا دیتے پھر تین مرتبہ اس سے توبہ طلب کرتے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اسے قتل کر دیتے؟! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں نہ ان پر گواہ ہوں اور نہ میں نے ان کو حکم دیا اور جب مجھے اس بات کی خبر ملی تو میں اس پر خوش نہ ہوا۔

(۳۳٤۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۵) حضرت سلیمان بن موسیٰ ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ویشیلہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ ، عنقُهُ.

(۳۳۴۲۶) حضرت حیان ویشیلہ فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشیلہ نے ارشاد فرمایا: مرتد کو تین بار اسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کر دے تو اس کی گردن ماردی جائے گی۔

(۳۳٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۷) حضرت عامر ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۳۳۴۲۸) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ ایسا کرے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاثًا.

(۳۳۴۲۹) حضرت عبد الکریم ؒ اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابن عمر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْيَمَنِ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَهَوَّدَ ، وَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَ ادْعُهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَسْلَمَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبَى فَادْعُ بالخشبة ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَضْجعهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَوْثِقْهُ ، ثُمَّ ضَعَ الحربة عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ ادْعُهُ ، فَإِنْ رَجَعَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبَى فَاقْتُلْهُ ، فَلَمَّا جَاءَ الْكِتَابُ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ حَتَّى وَضَعَ الْحَرْبَةَ عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ دَعَاهُ فَأَسْلَمَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۴۳۰) حضرت ولید ابن جمیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ایک گورنر نے یمن سے آپ ؒ کو خط لکھا کہ ایک آدمی یہودی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے دوبارہ یہودیت کو اختیار کر لیا، اور اسلام سے پھر گیا۔ حضرت عمر ؒ نے اس کا جواب لکھا کہ اس کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسلام لے آئے۔ تو اس کو چھوڑ دو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی کے ذریعہ مارو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی پر لٹا دو پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دو، اگر پھر بھی انکار کر دے تو تم اس کو باندھو اور اس کے دل میں نیزہ کی نوک رکھ دو پھر دوبارہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دو۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو اس کو چھوڑ دو، اور اگر انکار کر دے تو اس کو قتل کر دو۔ جب خط آیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا گیا یہاں تک کہ اس کے دل پر نیزہ کی نوک رکھ دی گئی پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دی وہ اسلام لے آیا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۳۳٤۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاثًا فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ.

(۳۳۴۳۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۱) ما قالوا فِي المرتدّ إذا لحِق بِأرضِ العدوّ وله امرأةٌ ما حالهما ؟

اس مرتد کا بیان جو دشمن کے ملک میں چلا جائے اور اس کی بیوی بھی ہو تو ان دونوں کا کیا حکم ہوگا؟

(۳۳٤۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : فِي الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَرْتَدُّ عَنِ

الإِسْلاَمِ وَيَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ قالا : تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، وَيُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ تُزَوَّجُ إِنْ شَائَتْ ، وَإِنْ هُوَ رَجَعَ فَتَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۳۳۴۳۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے۔ ان دونوں نے فرمایا: اگر اس کی بیوی کو حیض آتا ہوگا تو وہ تین حیض عدت گزارے گی۔ اور اگر اس کو حیض نہیں آتا ہوگا تو وہ تین مہینے عدت گزارے گی، اور اگر وہ حاملہ ہوگی تو وضع حمل اس کی عدت ہوگی۔ اور پھر اس مرتد کی وراثت اس کی بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دی جائے گی۔ پھر اگر وہ عورت چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر مرتد لوٹ آئے اور اپنی بیوی کی عدت مکمل ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا جائے گا۔

(۳۳٤۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَشْرَكَ وَلَحِقَ بِأَرْضِ الشرك ، قَالَ : لاَ تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَقَالَ حَمَّادٌ : تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ.

(۳۳۴۳۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے اس آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو مشرک ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے تو اس کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ اور حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اس کی بیوی نکاح کر سکتی ہے۔

(۳۲) ما قالوا فِي مِيراثِ المرتدّ

جن لوگوں نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَقَدِ ارْتَدَّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ فَأَبَى ، قَالَ : فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۴) حضرت ابو عمرو الشیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس مستورد العجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا۔ آپ ؓ نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو آپ ؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ اور اس کی وراثت کو اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۳٤۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے مرتد کی میراث کو اس کے مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(۳۳٤۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا ارتد الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۳۴۳۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا۔

(۳۳٤۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ لأَهْلِ دِينِهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۳۷) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں خط لکھا۔ میں ضرور مسلمانوں کو اس کا وارث بناؤں گا۔ اور اس کے دین والوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

(۳۳٤۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْمُرْتَدُّ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۸) حضرت ابو الصباح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ مرتد کے ہم وارث بنیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

(۳۳٤۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ هَلْ يُوَصَّلُ إِذَا قُتِلَ ، قَالَ : وَمَا يُوَصَّلُ ، قَالَ : يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ ، قَالَ : نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۹) حضرت موسیٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے مرتد کی وراثت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ پہنچائی جائے گی؟ آپ ؒ نے فرمایا: پہنچائے جانے کا کیا مطلب؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ اس کے ورثہ وارث بنیں گے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہم مسلمان تو اس کے وارث بنیں گے وہ ہم مسلمانوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

(۳۳٤٤۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُقْتَلُ وَمِيرَاثُهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور اس کی میراث مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(۳۳٤٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۱) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: مرتد کی میراث اس کی بیوی اور اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۳) ما قالوا فِي المرتدّةِ عنِ الإسلامِ

جن لوگوں نے اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تستأمى ، وَقَالَ حَمَّادٌ :تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۲) حضرت خلاس ویشید فرماتے ہیں حضرت علی رٹاٹو نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگائی جائے گی۔اور حضرت حماد ویشید نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۴۳) حضرت ابورزین ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رٹاٹو نے ارشاد فرمایا: جب عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کو قید کر دیا جائے گا اور اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور اسلام پر ان کو مجبور کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۴) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۵) حضرت عمرو ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ وَجُعِلْنَ إِمَاءً لِلْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ.

(۳۳۴۴۶) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے ارشاد فرمایا: عورتیں جب اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔ اگر وہ انکار کر دیں تو ان کو قید کر دیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کی باندیاں بنا دیا جائے گا اور ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ؟ قَالَ :لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ.

(۳۳۴۴۷) حضرت ابوحُرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہو جائے یوں ارشاد فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کو قید کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۸) حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۴۹) حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا.

(۳۳۴۵۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ایک شخص کی ام ولد مرتد ہوگئی۔ تو اس شخص نے اس کو دومۃ الجندل کے مقام پر اس کے دین کے مخالف شخص کو فروخت کر دیا۔

(۳۳٤٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۵۱) حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہو جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ قبول کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۴۵۲) حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳٤) ما قالوا فِي المحارِبِ أو غيرِهِ يؤمّن أيؤخذ بما أصاب فِي حال حربِهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: لڑنے والا یا اس کے علاوہ شخص جس کو امان دے دی گئی ہو، کیا حالت جنگ میں ملنے والا مال اس سے لیا جائے گا؟

(۳۳٤٥۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ : إِذَا أُمِّنَ الْمُحَارِبُ لَمْ يُؤْخَذْ بِشَيْءٍ كَانَ أَصَابَهُ فِي حَالِ حَرْبِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا أَصَابَهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۴۵۳) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء فرمایا کرتے تھے: کہ جب لڑنے والے کو امان دے دی جائے تو اس سے وہ مال نہیں لیا جائے گا جو اس کو حالت جنگ میں ملا ہو۔ مگر اس سے وہ مال لے لیا جائے گا جو اس کو جنگ سے قبل ملا ہو۔

(۳۳٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْحُدُودَ ، ثُمَّ يَجِيءُ تَائِبًا ، قَالَ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۳۳۴۵۴) حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا؛ جو حدود کو

پہنچ جائے پھر وہ توبہ کر کے آجائے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر حدود قائم کی جائیں گی۔

(٣٣٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيَلْحَقُ بِالْعَدُوِّ فَيُصِيبُهُمْ أَمَانٌ ، قَالَ : يُؤَمَّنُونَ إلاَّ أَنْ يُعْرَفَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ، فَيُرَدُّ عَلَى أَصْحَابِهِ ، وَأَمَّا هُوَ فَيُؤْخَذُ بِمَا كَانَ جَنَى قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ.

(۳۳۴۵۵) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جرم کرے اور دشمنوں سے جا ملے پھر ان لوگوں کو امان ملی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کو امان دے دی جائے گی مگر یہ کہ ان کے پاس موجود کسی چیز کو پہچان لیا گیا تو وہ اُن سے لے لی جائے گی اور مالکوں پر لوٹا دی جائے گی۔ اور وہ چیز لی جائے گی جو اس نے دشمنوں سے ملنے سے پہلے جنایت کے ذریعہ حاصل کی تھی۔

(٣٣٤٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَصَابَ حَدًّا ، ثُمَّ خَرَجَ مُحَارِبًا ، ثُمَّ طَلَبَ أَمَانًا فَأُمِّنَ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ الَّذِي كَانَ أَصَابَهُ.

(۳۳۴۵۶) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا: جس کو حد پہنچے پھر وہ لڑائی کر کے بھاگ جائے اور پھر امان طلب کرے اور اس کو امان بھی دے دی جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے جو کام کیا تھا اس کی وجہ سے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إذَا قَطَعَ الطَّرِيقَ وَأَغَارَ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ.

(۳۳۴۵۷) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو ڈاکہ مارے اور غارت گری کرے پھر توبہ کر کے لوٹ آئے، یوں ارشاد فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی اور اس کی توبہ اس کے اور رب کے درمیان ہوگی۔

(٣٣٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عَطَاءً كَانَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ كَفَرَ فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ فِيهِمْ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا قُبِلَتْ تَوْبَتُهُ مِنْ شِرْكِهِ ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ ، وَلَوْ أَنَّهُ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَقْتُلْ فَكَفَرَ ، ثُمَّ قَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ جَاءَ تَائِبًا قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۵۸) حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ یوں فرمایا کرتے تھے: اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی آدمی کو قتل کر دے پھر کفر اختیار کر لے اور مشرکین سے جا ملے اور ان میں رہے۔ پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آئے۔ شرک سے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اس پر حدِ قصاص قائم کی جائے گی۔ اور اگر کوئی مشرکین سے جا ملے اس حال میں کہ اس نے قتل تو نہیں کیا صرف کفر اختیار کیا پھر مسلمانوں سے قتال کیا اور کچھ مسلمانوں کو شہید بھی کیا پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آیا تو اس کی توبہ قبول کی

جائے گی اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

(۳۵) ما قالوا فِيمن يحارِب ويسعى فِي الأرضِ فسادًا ثمّ يستأمن مِن قبلِ أن يقدر عليهِ فِي حربِهِ

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جو لڑائی کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرے پھر امان طلب کرے اس بات سے پہلے کہ اس پر قابو پالیا گیا ہو

(۳۳٤٥۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ حَارِثَةُ بْنُ بَدْرٍ التَّمِيمِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَدْ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ وَحَارَبَ ، فَكَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَابْنَ جَعْفَرٍ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ وَغَيْرَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَكَلَّمُوا عَلِيًّا فَلَمْ يُؤَمِّنْهُ ، فَأَتَى سَعِيدَ بْنَ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيَّ فَكَلَّمَهُ ، فَانْطَلَقَ سَعِيدٌ إِلَى عَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ تَقُولُ فِيمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا فَقَرَأَ (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) حَتَّى قَرَأَ الآيَةَ كُلَّهَا ، فَقَالَ سَعِيد ، أَفَرَأَيْت مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَقُولُ كَمَا قَالَ وَيُقْبَلُ مِنْهُ ، قَالَ : فَإِنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ قَدْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُقْدِرَ عَلَيْهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَيْهِ فَأَمَّنَهُ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا ، فَقَالَ حَارِثَةُ :

أَلَا أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتهَا سَلَامًا فَلَا يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا
لَعَمْرُ أَبِيك إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي الإِلَهَ وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا
شيب رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حُلُومَنَا رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَنَا وَبُرُوقُهَا
وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسُنَا وَنَتْرُكُ أُخْرَى مُرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ ابْنُ عَامِرٍ : فَحَدَّثْت بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ : نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۳۳۴۵۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر التمیمی اہل بصرہ میں سے تھا اس نے زمین میں فساد پھیلایا اور جنگ کی۔ پھر اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن جعفر رحمہ اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور قریش کے چند افراد سے امان کے بارے میں بات چیت کی۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو امان نہیں دی۔ پس حارثہ بن بدر حضرت سعید بن قیس الھمدانی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں بات کی۔ تو حضرت سعید رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس کو پیچھے اپنے گھر میں چھوڑ دیا۔ اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے بھاگ دوڑ کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: صرف یہی سزا ہے اُن لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے میں

بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل آیت تلاوت فرمائی۔ اس پر حضرت سعید نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اُس شخص کے بارے میں جو خود پر قابو دینے سے پہلے ہی توبہ کرلے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے توبہ قبول کی جائے گی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک حارثہ بن بدر نے خود پر قابو دینے سے پہلے توبہ کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلانے کے لیے قاصد بھیجا۔ پس اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو امان دی اور اس کے لیے ایک تحریر لکھ دی۔ اس پر حارثہ نے یہ اشعار کہے: میری طرف سے ہمدان کو سلام پہنچاؤ جب تم وہاں پہنچو، اس کا دشمن سالم نہ رہے۔ یقینی طور پر ہمدان کے لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ سے فیصلہ کرتا ہے۔ میرا سر سفید ہوگیا اور ہماری عقلیں ماند پڑ گئیں۔ ہمارے اردگرد کی کڑک اور چمک سے۔ ہمارے نفوس موت کو شیریں سمجھتے ہیں۔ جبکہ زندگی کو ہم کڑوا سمجھتے ہیں۔

حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن جعفر رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ھمدان والوں سے ان اشعار کے زیادہ حقدار تھے۔

(٣٣٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ :بنحوه منه، ولم يذكر فيه الشعر.

(۳۳۴۶۰) امام شعبی رحمہ اللہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مروی ہے۔ لیکن انہوں نے اس میں شعر کا ذکر نہیں فرمایا:

(٣٣٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ صلَّى ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى قَامَ ، فَقَالَ :هَذَا مَقَامُ التَّائِبِ الْعَائِذِ ، فَقَالَ :وَيْلَكَ مَا لَكَ ، قَالَ :أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِي ، وَإِنِّي كُنْتُ حَارَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَيْتُ فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، فَهَذَا حِينَ جِئْتُ وَقَدْ تُبْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيَّ ، قَالَ :فَقَامَ أَبُو مُوسَى الْمَقَامَ الَّذِي قَامَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِيُّ :وَإِنَّهُ كَانَ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، وَإِنَّهُ قَدْ تَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ يَكُ صَادِقًا فَسَبِيلُ مَنْ صَدَقَ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا يَأْخُذُهُ اللَّهُ بِذَنْبِهِ ، قَالَ :فَخَرَجَ فِي النَّاسِ فَذَهَبَ ونجا ، ثُمَّ عَادَ فَقُتِلَ.

(۳۳۴۶۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مراد کے ایک آدمی نے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: یہ توبہ کرنے والے اور پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں مرادی ہوں۔ اور تحقیق میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور میں نے زمین میں فساد پھیلانے کی بھاگ دوڑ کی۔ اور تحقیق میں اب آیا ہوں اس حال میں کہ میں نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے توبہ کی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس جگہ میں کھڑے ہوئے جہاں وہ کھڑا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ فلاں بن فلاں مرادی ہے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کی اور بے شک اس نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے ہی توبہ کرلی۔ پس اگر یہ شخص سچا ہے تو اس کے ساتھ سچوں والا معاملہ ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اللہ رب العزت اس کے گناہ کی وجہ سے اس کو پکڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص لوگوں میں نکلا اور چلا گیا اور نجات پالی۔ پھر

اس نے دوبارہ وہی کام کیا تو اُس کو قتل کر دیا گیا۔

(٣٦) ما قالوا فِي المحارب إذا قتل وأخذ المال

اس لڑنے والے کا بیان جو قتل کر دے اور مال لے لے

(٣٣٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ وَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۲) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت کے اس قول کی تلاوت فرمائی: آیت: ترجمہ: صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کرتے ہیں کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل آیت پڑھی۔ اور ارشاد فرمایا: جب آدمی لڑائی کرے اور قتل کر دے اور مال بھی لے لے تو اس کا ایک ہاتھ اور اس کا ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور سولی دی جائے گی۔ اور جب کوئی قتل کر دے اور مال نہ لے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور جب مال لے لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور جب نہ قتل کرے اور نہ ہی مال لے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(٣٣٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ لَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُطِعَ وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۳) حضرت عمران بن حُدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ نے اس آیت کے بارے میں: ترجمہ: صرف یہی جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں...... آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ آدمی قتل کرے اور مال بھی لے لے۔ تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جب مال چھین لے اور راستہ کو پر خطر بنا دے تو اس کو سولی دی جائے گی۔ اور جب قتل کرے اور اس کام کو دوبارہ نہ لوٹائے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور جب مال چھین لے اور یہ قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے۔ اور جب فساد پھیلائے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(٣٣٤٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلَافٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِي ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۳۳۴۶۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس آیت : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ نکل جائے اور راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ مخالف سمت سے کاٹ دی جائے گی۔ اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال نہ چھینے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ اور جب وہ قتل بھی کر دے تو اس کو بھی قتل کیا جائے گا اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنا دے اور مال چھین لے، اور قتل کر دے تو اس کو سولی دی جائے گی۔

(٣٣٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ حُدِّثْت ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، فقَالَ سَعِيدٌ : وَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ لِقَوْلِهِ ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ فَإِنْ تاب فَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۳۳۴۶۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ محارب ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ خون کر دے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر وہ خون کر دے اور مال بھی چھین لے تو اس کو صولی دی جائے گی پس بے شک صولی دینا زیادہ سخت ہے، اور جب وہ مال چھین لے اور خون نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے: ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کی ٹانگیں مخالف سمت سے کاٹ دی جائیں گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ اس کے اور اللہ کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَخَذَ الْمُحَارِبُ فَرُفِعَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنْ كَانَ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ وَلَمْ يُقْتَلْ ، وَإِنْ كان أَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ قُتِلَ وَصُلِبَ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ لَمْ يُقْطَعْ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَشَاقَّ الْمُسْلِمِينَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مورّق عجلی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لڑائی کرنے والے کو پکڑ لیا جائے تو اس کو امیر کے پاس لے جایا جائے گا، پس اگر اس نے مال چھینا ہو اور قتل نہ کیا ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر اس نے مال چھینا تھا اور قتل بھی کر دیا تھا تو اس کو قتل کیا جائے گا اور سولی دی جائے گی، اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور قتل نہیں کیا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں بھی نہیں کاٹے جائیں گے اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور نہ قتل کیا صرف مسلمانوں کو تنگ کیا ہو تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(۳۷) المحاربة ما هي ؟

محاربہ کیا ہے؟

(٣٣٤٦٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْمُحَارَبَةُ الشِّرْكُ.

(۳۳۴۶۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: محاربہ یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ، شرک کرنا ہے۔

(۳۸) مَنْ قَالَ الإِمَامُ مخيّرٌ فِي المحارِبِ يصنع فِيهِ ما شاء

جن حضرات کے نزدیک امام کو محارب کے بارے میں اختیار ہے کہ اس کے بارے میں جو چاہے کرے

(٣٣٤٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَجُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالُوا : الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۳۳۴۶۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ضحاک رحمہ اللہ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ امام کو محارب کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے۔

(٣٣٤٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ : ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ.

(۳۳۴۶۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور فرمایا: یہ اختیار امام کو ہے۔

(٣٣٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِءٍ وَأَبَاهُ ، فَلَيْسَ إِلَى مَنْ يُحَارِبُ الدِّينَ وَيَسْعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا سَبِيلٌ ، يَعْنِي دُونَ السُّلْطَانِ ، وَلاَ يُقَصَّرُ عَنِ الْحُدُودِ بَعْدَ أَنْ تَبْلُغَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنَّ إِقَامَتَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۳۴۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ سلطان اس شخص کے قتل کا نگران ہے جو دین میں بگاڑ کا سبب بنے۔ سلطان کے علاوہ کسی کو اس کا اختیار نہیں۔ جب حدود امام کے پاس پہنچ جائیں تو ان کی معافی کی کوئی صورت نہیں اور ان کا قائم کرنا سنت ہے۔

(۳۳٤۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُحَارِبِ :إذَا رُفِعَ إلَى الإِمَامِ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

(۳۳۴۷۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے محارب کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ جب اس کو امام کے پاس لے گئے تو اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ معاملہ کرے۔

(۳۹) ما قالوا فِي المقامِ فِي الغزوِ أفضل أم الذّهابِ

لڑائی میں ٹھہرنا افضل ہے یا جانا؟

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(۳۳٤۷۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لأَنْ يَذْهَبَ وَيَرْجِعَ أَحَبُّ إلَيْهِ ، وَسَأَلَهُ وأراد أَخٌ لَهُ يَغْزُو.

(۳۳۴۷۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ان کا ایک بھائی جہاد کے لیے جانا چاہتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جائے اور واپس آ جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

(٤٠) ما يكره أن يدفن مع القتيلِ

ان چیزوں کا بیان جو مقتول کے ساتھ دفن کرنا مکروہ ہے

(۳۳٤۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يُدْفَنُ مَعَ الْقَتِيلِ خُفٌّ ، وَلاَ نَعْلٌ.

(۳۳۴۷۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مقتول کے ساتھ موزے اور چپل دفن نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۳٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُنْزَعُ ، عَنِ الْقَتِيلِ الْفَرْوُ وَالْجَوْرَبَانِ وَالْمَوْزَجَانُ والأفراهيجان إلاَّ أَنْ يَكُونَ الْجَوْرَبَانِ يُكَمِّلاَنِ فَيُتْرَكَانِ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۷۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مقتول سے پوستین لگا کپڑا، جرابیں، اور بڑے موزے اور چھوٹے موزے سب چیزیں اتار لی جائیں گی مگر یہ کہ دونوں جرابیں کفن کو پورا کریں تو ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳٤۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ العبدي ، قَالَ :قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ : لاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إلاَّ الْخُفَّيْنِ.

(۳۳۴۷۵) حضرت عیزار بن حُریث العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے کپڑے

مت اتارنا مگر موزے اتار لینا۔

(٤١) ما قالوا فِي الرّجلِ يستشهد يغسّل أم لاَ ؟

جن لوگوں نے شہید ہونے والے آدمی کے بارے میں یوں کہا: کیا اس کو غسل دیا جائے گا یا نہیں؟

(٣٣٤٧٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ حَدَّثَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ إذْ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : قَالَ حُجْرٌ : لاَ تَطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، ادْفِنُونِي فِي وِثَاقِي وَدَمِي ، فَإِنِّي أَلْقَى مُعَاوِيَةَ على الْجَادَّةِ غَدًا.

(۳۳۴۷۶) حضرت ھشام بن حسان ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ سے جب شہید کو غسل دینے کے بارے میں پوچھا جاتا؟ تو آپ ؒ حضرت حجر بن عدی ؒ کے حوالہ سے نقل فرماتے کہ جب معاویہ نے ان کو قتل کیا تو حضرت حجر ؒ نے فرمایا: تم لوگ میرا اسلحہ مت اتارنا۔ اور نہ ہی میرے خون کو دھونا اور مجھے میرے کپڑوں اور میرے خون لگے رہنے کی حالت میں ہی دفن کرنا۔ پس میں کل اسی جھگڑے پر معاویہ سے ملوں گا۔

(٣٣٤٧٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَابِسٍ يُخْبِرُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ قَالَ : ادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ.

(۳۳۴۷۷) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے میرے کپڑوں ہی میں دفن کرنا پس میں جھگڑالو ہوں گا۔

(٣٣٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ نَحْوَهُ.

(۳۳۴۷۸) حضرت یحییٰ بن عابس ؒ سے بھی حضرت عمار بن یاسر ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٣٣٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ : أَرْمِسُونِي فِي الأَرْضِ رَمْسًا ، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إلاَّ الْخُفَّيْنِ ، فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۳۳۴۷۹) حضرت عیزار بن حریث العبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان ؒ نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے قبر میں دفنا کر قبر کو برابر کر دینا اور میرے خون کو دھونا مت اور نہ ہی میرے کپڑے اتارنا مگر موزوں کو۔ پس بے شک میں جھگڑالو ہوں گا جھگڑا کروں گا۔

(٣٣٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى الْعَبْدِيِّ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : ادْفِنُونَا ، وَمَا

أَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا.

(۳۳۴۸۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: ہمیں اور جو ہمیں خون لگا ہوا ہو اس کو دفنا دینا۔

(۳۳٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقَارِءُ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ :إِنَّا لاَقُوا الْعَدُوِّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلاَ تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا ، وَلاَ نُكَفَّنُ إِلاَّ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا.

(۳۳۴۸۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبید القاری رحمہ اللہ نے جنگ قادسیہ کے دن ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل دشمن سے ملاقات کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم شہید ہوں گے تو تم ہمارے خون کو مت دھونا۔ اور ہمیں کفن مت دینا۔ مگر ان ہی کپڑوں میں جو ہم نے پہنے ہوئے ہوں۔

(۳۳٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ سَمِعْت غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ :يقال :الشَّهِيدُ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۲) حضرت ثابت بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت غُنیم بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہید کو اس کے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۳۳٤۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَتَلَهُ الْعَدُوُّ فَدَفَنَّاهُ فِي ثِيَابِهِ.

(۳۳۴۸۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو اس کے دشمن نے قتل کر دیا تو ہم لوگوں نے اسے اس کے کپڑوں میں دفن کر دیا۔

(۳۳٤۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا رُفِعَ الْقَتِيلُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ ، وَإِذَا رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۳۳۴۸۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مقتول کو اٹھا لیا جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور جب اسے اٹھایا گیا اس حال میں کہ اس کی سانس باقی ہو تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو اس کے علاوہ دیگر میت سے کیا جاتا ہے۔

(۳۳٤۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَتْهُ اللُّصُوصُ ، قَالَ :يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۵) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو چوروں نے قتل کر دیا تھا کہ اس کے کپڑوں میں ہی اس کو دفن کیا جائے گا اور اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔

(٣٣٤٨٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلُوا.

(۳۳۴۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہیدوں پر نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٣٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الشَّهِيدُ إِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ.

(۳۳۴۸۷) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی معرکہ میں شہید ہو جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

ضروری یادداشت

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

فیکس: 042-7221395